طلسماتی دنیا

جنات کو دیکھنے کا فن

جنوری فروری ۲۰۱۱ء

ہمزاد کو تابع کرنے کے قیمتی فارمولے

ہمزاد نمبر

طلسمی انگوٹھی بنانے کا گُر

دانش عامری

Rs. 75/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 6 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25ہزار روپے انڈین

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند

جلد نمبر ۸
شمارہ نمبر ۱-۲
جنوری، فروری ۲۰۰۱ء
سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپئے سادہ ڈاک سے
چار سو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

ہمزاد نمبر

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی

آفس ہاشمی روحانی مرکز

انتباہ
طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔
(منیجر)

اطلاع عام
اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ملنے کا پتہ
مکتبۃ العارف، لاہور، پاکستان
(فون) 042-35033371
(موبائل) 0332-4487877
darulamal.org/bookshop,maktaba@darulamal.org

مکتبۃ العارف، دار العمل چشتیہ
پوسٹ بکس 9118 لاہور۔ پوسٹ کوڈ 54570
0322-4773786 042-35033371
www.darulamal.org/bookshop

کیا اور کہاں

اداریہ

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ------

بقلم خاص

ناظرین کی خدمت میں "ہمزاد نمبر" پیش کرتے ہوئے ہم اس بات پر خوشی اور فخر محسوس کررہے ہیں کہ ہم نے ایک بار پھر طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو ایک انمول خزانہ عطا کردیا ہے۔ یہ بخشش اور یہ عطا درحقیقت بربنائے توفیقِ خداوندی ہے۔ انسان اس دنیا میں کتنی بھی محنت کرلے۔ اور کسی بھی معاملے میں اس کو کتنی بھی صلاحیت اور مہارت میسر ہو اس کو کامیابی اور مقبولیت کا نشانِ امتیاز اسی وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب فضلِ خداوندی اور رحمتِ یزداں اس پر اور اس کے ارادوں پر سایہ فگن ہو۔ چنانچہ ہر صاحبِ ایمان اور ہر صاحبِ علم وہنر نے عظمت وبرتری کی فلک بوس چٹانوں پر کمند ڈالتے ہوئے بصد خلوصِ دل یہی کہا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے ----- بخشندہ۔

طلسماتی دنیا ایک چھوٹا سا دیا ہے۔ یہ رسالہ ایک ایسے چراغ کی مانند ہے جس کا اپنا وجود بہت ہی مختصر سا ہے۔ جسے بہت زیادہ وسائل بھی میسر نہیں ہیں۔ لیکن جس نے سخت ترین آندھیوں میں خود کو روشن رکھنے کی جرأت کی ہے۔ ربّ العزّت کا فضل بکرا ہے کہ تیز وتند ہواؤں، خوفناک اندھیروں، حاسدوں اور برا چاہنے والوں کے بُرے ارادوں اور ناپاک سازشوں کے باوجود طلسماتی دنیا جہالت کی آندھیوں سے بھی برسرپیکار رہے اور اسلام مخالف ظلمتوں کے خلاف بھی سینہ تانے کھڑا ہے۔ طلسماتی دنیا کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی آج روحانی عملیات کی ایک کسوٹی بن چکی ہے۔ خلقِ خدا اس روشنی سے پوری طرح فیضیاب ہوکر فیض رساں بن رہی ہے۔ طلسماتی دنیا نے جہانِ علم وعمل کو جنات نمبر، شیطان نمبر، جادو ٹونا نمبر اور روحانی ڈاک نمبر کی صورتوں میں علم ومعرفت کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ ان نمبروں کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ اور ان نمبروں نے اربابِ ذوق اور قدردانِ علم سے زبردست خراجِ عقیدت وصول کیا ہے۔ اب پورے اعتماد اور مکمل یقین کے ساتھ فضلِ خداوندی کا امیدوار ہوتے ہوئے ادارہ طلسماتی دنیا چاہنے والوں کی خدمت میں "ہمزاد نمبر" پیش کرنے کی جرأت کررہا ہے۔ اس وثوق کے ساتھ کہ اس کو بھی زبردست پذیرائی نصیب ہوگی۔ اور اس کو بھی محبت وعقیدت کے پھولوں اور گجروں سے نوازا جائے گا۔

ناظرین دیکھیں گے کہ اس ہمزاد نمبر میں ہمزاد تابع کرنے کے بعض فارمولے ایسے بھی ہیں کہ جنہیں لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ بعض فارمولے ایسے ہیں کہ جو عملیات کا سربستہ راز تھے لیکن جنہیں فراخدلی کے ساتھ ادارہ طلسماتی دنیا نے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کردیا ہے۔ تاکہ وہ ان فارمولوں سے مستفیض ہوکر اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانے کے اہل بنیں۔ اور اس طرح چراغ سے چراغ جلتا رہے۔ اور وہ کائنات جو دن بدن جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبتی جارہی ہے، علم وعمل کے اُجالوں سے منور ہوجائے۔ اللہ کا فضل وکرم جب کسی پر اپنا نور برساتا ہے تو اس کی حیثیت ہی بدل جاتی ہے۔ اس کے راستوں کی مشکلات آسانیوں میں اور سفر کی کٹھنائیاں راحتوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ وہ دل آزار حالات میں اپنا سفر شروع کرتے ہوئے بھی مطمئن ہوتا ہے۔ فضلِ الٰہی کی موسلادھار بارش کی وجہ سے بادِ سموم بھی اس کو نسیمِ سحر محسوس ہوتی ہے اور رحمتِ یزداں کی وجہ سے پُرخار وادیاں بھی اس کے لئے گلزار بن جاتی ہیں۔ وہ تنہا اپنا سفر شروع کرتا ہے لیکن اللہ کے فضل کی وجہ سے ہزاروں لوگ اس کے نقشِ قدم پر رواں دواں ہوجاتے ہیں۔ اور منزلیں خود سر جھکا کر ایسے مسافروں کو سلام کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔

طلسماتی دنیا نے جب اپنا روحانی سفر شروع کیا تھا۔ اس وقت قطعاً اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ اس کو اس درجہ مقبولیت اور قدر و منزلت عطا ہوگی۔ کہ سارے عالم سے محبت و عقیدت کے پیغام وصول ہونے لگیں گے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہزاروں لوگ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اور ذاتِ واحد ایک قافلے کی صورت اختیار کر لے گی۔ زیرو سے شروع ہونیوالا یہ رسالہ آج ہزاروں دہائیوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور یہ چھوٹا سا چراغ اب آفتاب کی طرح جگمگا رہا ہے۔ اور صرف کچے مکانوں میں نہیں عالیشان حویلیوں میں بھی اس کی روشنی پھیل رہی ہے۔ اور صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلمین بھی اس کی روشنی سے اپنا حصّہ وصول کر رہے ہیں۔ اس کی کرنیں کسی ایک شہر ایک خطے اور کسی ایک ملک کو نہیں بلکہ پورے عالم کو منوّر کر رہی ہیں۔ اور اس کے نور سے دنیائے جہالت میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ اور ابلیس لعین پریشان ہے۔ کیوں کہ طلسماتی دنیا خدا کے بندوں کو خدا سے ملانے کی خدمت انجام دے رہا ہے۔

ہم مالک کون و مکاں کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں خدمتِ خلق کی توفیق دی۔ اور ہمارے کاموں کو کارناموں میں تبدیل کرنے کا شرف عطا کیا۔ ہم اپنے رب کے حضور یہ دعا کرتے ہیں۔

اے اکرم الاکرمین! تم ادارہ طلسماتی دنیا کو دین و اسلام کی تبلیغ کرنے کی مزید توفیق اور صلاحیت عطا کرو۔ اور طلسماتی دنیا کے ہمزاد نمبر کو اسی مقبولیت اور قدردانی سے نواز و جس طرح تم نے طلسماتی دنیا کے دوسرے نمبرات کو اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم کیا ہیں اور ہماری بساط ہی کیا ہے۔ ادنیٰ درجے کا علم، معمولی درجے کی صلاحیت اور نہ ہونے کے درجے میں وسائل۔ لیکن۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

آپ کا محبوب رسالہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا

- اگلے شمارے سے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے
- اگلے شمارے سے کئی دلچسپ، انوکھے اور عجیب و غریب مضامین
- آپ کی ذہانت کو پرکھنے کے لئے ایک حیرتناک سلسلہ۔
- آپ کی شخصیت آپ کے دستخط میں پوشیدہ ہے ـــــ جی ہاں ـــ کس طرح یہ جاننے کے لئے اگلا شمارہ دیکھیں
- علم الاعداد اگلے شمارے سے ایک نئے انداز کے ساتھ۔
- ایک خوفناک کہانی کا سلسلہ بھی اگلے ماہ سے آپ پڑھیں گے۔ خوفناک حویلی کے بعد دوسری دلچسپ اور رونگٹے کھڑے کر دینے والی حیرتناک، جسم میں لرزہ پیدا کر دینے والی داستان۔ جسے پڑھ کر آپ تاعمر متاثر رہیں گے۔
- اگلا شمارہ۔ نت نئی دلچسپیوں کے ساتھ جلوہ گر ہو رہا ہے

منیجر، ماہنامہ "طلسماتی دنیا" دیوبند

آہ! مولانا شمیم احمد عثمانی

۱۱ر دسمبر بروز پیر کو دارالعلوم دیوبند کے قدیم استاد مولانا شمیم احمد عثمانی طویل علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

مولانا شمیم عثمانی تقریباً نصف صدی تک دارالعلوم دیوبند میں خدمتِ تدریس میں مصروف رہے۔ راقم الحروف کو بھی مولانا مرحوم سے رشتۂ تلمّذ کا شرف حاصل ہے۔ بیشمار صاحبِ صلاحیت حضرات نے ان کے سامنے زانوئے ادب طے کیا ہے۔ دنیا بھر میں ان کے شاگردوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔

مولانا شمیم عثمانی شاعر انقلاب علاّمہ انور صابری کے داماد تھے ـــ مولانا عرصۂ دراز تک مغربی یوپی میں جمعیۃ العلماء کے صدر رہے۔ اور انہوں نے عرصۂ دراز تک جامع مسجد سہارنپور کے تولیت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ان کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے۔ بظاہر اس کا پُر ہونا مشکل ہے۔ آج ان کے رخصت ہونے پر ہم نہ صرف ان کے اہل خانہ نہ صرف ان کے اقارب بلکہ ان کے تمام شاگردوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ جو ان کے وصال پر دنیا بھر میں سوگوار ہوں گے۔

مولانا شمیم عثمانی مولانا سیّد اسعد مدنی کے رفیقِ خاص تھے۔ ان دونوں کی دوستی ضرب المثل تھی۔ دوستی اور عقیدت دونوں الگ الگ نوعیت کی چیزیں ہیں۔ لیکن مولانا شمیم عثمانی نے دوستی کو باقی رکھتے ہوئے مولانا سیّد اسعد مدنی سے عقیدت کے رشتے کو بھی پوری طرح نبھایا ہے۔ دیکھنے والے یہ اندازہ نہیں کر پاتے تھے کہ مولانا شمیم دوست زیادہ تھے یا معتقد۔ ان کی وفات سے مولانا اسعد مدنی کو بھی شدید صدمہ ہوا ہے ـــ ادارہ طلسماتی دنیا مولانا سید اسعد مدنی سے بھی اظہارِ تعزیت کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

مختلف باغوں

فضلِ ربّی

اللہ کا ارشاد ہے۔ جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اسکے پھل ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں اور اس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔

(پارہ ۱۳۔ سورۂ رعد)

حضرت عیسیٰؑ کے اقوال

- سفر دو قسم کا ہے۔ دنیا اور آخرت کا۔ دونوں کے واسطے توشہ درکار ہے۔ دنیا کے سفر میں توشہ ہمراہ رکھنا چاہیئے۔ اور سفر آخرت میں روانگی سے پہلے بھیج دینا چاہیئے۔ دنیا میں دو چیزیں پسندیدہ ہیں سخن دل پذیر اور دل سخن پذیر۔
- عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثنا کی امید نہ رکھی جائے۔
- میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا۔ لیکن احمق کی اصلاح سے عاجز آگیا۔
- ننانوے راست بازوں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے۔ ایک توبہ کرنیوالے گنہ گار کی بابت آسمان پر زیادہ خوشی ہوگی۔
- آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے مٹ جانے سے زیادہ آسان ہے۔

دُعائے طلب

- مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔
- جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو۔ کیونکہ سب نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔ اور خوشنودی خداتعالیٰ کے حصول کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔
- جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے خدا تعالیٰ سے جو پوشیدگی ہے۔ دعا مانگ اس صورت میں تیری دعا ضرور قبول ہوگی۔
- خبردار اپنے راست بازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کیلئے نہ کر ــــــ ورنہ درگاہِ ایزدی میں تیرے لئے کچھ اجر نہیں۔

حضرت لقمانؑ کے اقوال

- بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا۔ جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔
- جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو۔ دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔ مبادا وہ بھی کسی دن دشمن ہوجائے۔
- جدّوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہوتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو خفیف اور مروّت کو زائل کرتی ہے۔
- مصائب سے مت گھبرایئے کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔
- حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔
- کوئی چیز تیرے نزدیک نعمت آخرت سے محبوب تر نہ ہو۔
- دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ رزقِ مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال۔ تاکہ رنجِ نفس سے سلامت رہے۔

کسوٹی

- اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔
- شریر کا مقابلہ نہ کر۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے اور جو کوئی تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔
- کسی کی عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ جس پیمانے سے تم ناپتے ہو۔ اس سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا۔
- مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیوں کہ وہ بہشت کے حقدار ہوں گے۔
- مبارک ہیں وہ جو دل کے غمگین ہیں۔ کیوں کہ وہ تسلی پائیں گے۔
- مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں۔ کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔

... کے پھول

گل چیں
مریسو صدیقی

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اقوال

- مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں۔
- خیر یہی ہے کہ شر سے باز آ۔
- حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہوجائے باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا۔ چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔
- سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھا۔ یہ نہ دیکھ کہ مشعل بردار کون ہے۔
- بہترین خصلت زبان کی حفاظت ہے۔
- جب معدہ بھر جاتا ہے تو قوت فکر کمزور پڑ جاتی ہے۔ اور حکمت و دانش کی صلاحیتیں گونگی ہوجاتی ہیں۔
- شکم سیری بیماری کی جڑ اور پرہیز ساری بیماری کا علاج ہے۔
- عظمت صرف ایک فیصد ودیعت کیجاتی ہے اور ۹۹ فی صد محنت و ریاضت سے ملتی ہے۔

آئینۂ عمل

- اگر تم کمزور کو کچھ دے نہیں سکتے تو اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ۔

(حضرت علیؓ)

- انتقام کی طاقت ہوتے ہوئے انتقام نہ لینا اور غصہ پی جانا جہاد افضل ہے۔

(امام جعفر صادقؒ)

- اپنا انداز گفتگو نرم رکھو۔ کیوں کہ لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔

(امام غزالیؒ)

- مجلس میں زبان پر غصے کی حالت میں ہاتھ پر اور دسترخوان پر بیٹھے بھوک پر قابو رکھو۔ (امام رازیؒ)
- کسی عالم دین سے ایک گھنٹے کی گفتگو دس برس کے مطالعہ سے افضل ہے۔

(بو علی سینا)

- دل ایک شفّاف آئینہ ہے۔ اگر بدی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی نظر آسکتا ہے۔

(مولانا رومؒ)

حضرت امام حسنؓ کے اقوال

- اچھے اخلاق دس ہیں۔ زبان کی سچائی، باطل سے جنگ کے وقت حملہ میں شدّت، سائل کو دینا، احسان کا بدلہ، صلہ رحم، پڑوسی کی حفاظت، حقوق العباد، مہمان نوازی، حسن خلق اور سب سے بڑھ کر شرم وحیا۔
- دانائیوں میں اعلیٰ درجے کی دانائی تقویٰ ہے اور کمزوریوں میں سب سے بڑی کمزوری بداخلاقی اور بداعمالی۔
- جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔
- تمہاری عمر برابر گھٹتی جارہی ہے بس جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کرجاؤ۔
- مومن وہ جو زادِ آخرت مہیا کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول رہے۔

فکر و نظر

- خاموشی کو اپنا شعار بنا۔ تاکہ شرِ زبان سے محفوظ رہے۔
- کسی ذکر میں بجز ذکر خدا اور کسی خاموشی میں بجز فکر روز جزا کوئی خیر و خوبی نہیں۔
- مصائب دنیا کو سہل خیال اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھ۔
- فرمایا عقل و حکمت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ نظر نیچی رکھنا، زبان کو بے محل نہ کھولنا، حلال غذا کھانا، شرمگاہ کو قابو میں رکھنا، سچ بولنا، عہد کو پورا کرنا، مہمان کی عزّت کرنا، پڑوسی کی حمایت کرنا اور جس بات سے کوئی فائدہ نہ ہو اسے ترک کردینا۔
- مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بناسکے اگر بوجہ خاص یہ تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت مخاصمت فرط غضب سے حذر کر کہ تیرا غضب تیرے لئے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔

علم بے عمل اور عمل بے علم سے پرہیز کر۔

علم بہتر ہے یا مال

- ایک دفعہ کسی نے حضرت علیؓ سے درخواست کی کہ ہم دس آدمی ہیں۔ اور سوال ایک ہی ہے

مگر جواب جداگانہ چاہتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہو: اس نے سوال پیش کیا۔

- "علم بہتر ہے یا مال" آپ نے اس طرح جواب دینا شروع کیا۔
- علم بہتر ہے اس لئے کہ مال کی حفاظت تجھے کرنی پڑتی ہے اور علم تیری حفاظت کرتا ہے۔
- علم بہتر ہے اس لئے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم ترقی کرتا ہے۔
- علم بہتر ہے اس لئے کہ مال دیر تک رکھنے سے فرسودہ ہوجاتا ہے۔ مگر علم کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔
- علم بہتر ہے۔ اس لئے کہ مال فرعون و ہامان کا ترکہ ہے۔ اور علم انبیاء کی میراث ہے۔
- علم بہتر ہے اس لئے مال کو ہر وقت چوری کا خطرہ رہتا ہے علم کو نہیں۔
- علم بہتر ہے اس لئے کہ صاحب مال کبھی بخیل بھی کہلاتا ہے مگر صاحب علم کریم ہی کہلاتا ہے۔
- علم بہتر ہے اس لئے کہ اس سے دل کو روشنی ملتی ہے اور مال سے دل تیرہ و تار ہوجاتا ہے۔
- علم بہتر ہے اس لئے کہ مال سے بیشمار دشمن پیدا ہوتے ہیں۔ مگر علم سے ہر دلعزیزی حاصل ہوتی ہے۔
- علم بہتر ہے اس لئے کہ یوم قیامت مال کا حساب ہوگا۔ مگر علم پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔

روشنی

- انفعال گناہ غرور عبادات سے بدرجہا بہتر ہے۔
- دنیا کے مال و اسباب پر غرور مت ہو۔ کیا خبر کہ اس رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔
- اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ میں خداوند تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور مکار ہے کیونکہ جب وہ آنکھوں سے نظر آنے والے انسان سے برا سلوک کرتا ہے تو نادیدہ خدا کی محبت کس طرح کر سکتا ہے۔؟ اصل میں مخلوق کی محبت بھی خدا کی محبت ہے۔
- جو شخص اپنے لئے خزانہ جمع کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ غریب ہے۔ اور ایک بے سروسامان مفلس خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ دولتمند ہے۔

اعمالِ مومن

- نعمت کا نامناسب جگہ پر خرچ کیا جانا ناشکری ہے۔
- سخاوت پھل ہے مال کا، اعمال پھل ہیں علم کا، خوشنودی خدا تعالیٰ کا پھل ہے اخلاص۔
- اس نے خدا تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں جانا۔
- جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے۔ پس وہ جان لے کہ مجھ سے میرا رب ناراض ہے۔
- جو شخص التجائے نگاہ کو نہیں سمجھ سکتا اس کے سامنے اپنی زبان کو شرمندہ نہ کر۔

کردار

- جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔
- خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ اور انسانوں سے اپنے برابر محبت رکھ۔
- ان سے نہ ڈرو جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اس کے کچھ نہیں کر سکتے، بلکہ اس سے ڈرو جس کو قتل کرنے کے بعد اختیار ہے کہ جہنم میں ڈالے۔
- اگر تیرا بھائی گناہ کرے تو ملائمت سے اور نرمی سے اسے ملامت کر۔ اور تو اسے معاف کر۔ اگر وہ ایک دن میں سات دفعہ گناہ کرے۔ اور ساتوں دفعہ تیرے پاس آکر کہے توبہ کرتا ہوں تو اسے معاف کر۔
- اپنے بھائی سے بلاوجہ خفا نہ ہو۔
- اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو خداوند تعالیٰ تمہارے قصور معاف نہ کریگا۔
- حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے اپنی بیویوں کو حتی المقدور ہرگز طلاق مت دو۔
- اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو ـــــ کیونکہ خداوند کریم اپنے سورج کو نیک و بد دونوں پر چمکاتا اور راستباز اور بدکار دونوں پر مینہ برساتا ہے۔

چراغِ راہ

- اپنی بہتری کا خیال نہ کرو۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کو افضل سمجھو۔
- اس دنیا میں نیک چلنی کا راستہ دوسری دنیا میں نجات کی سڑک ہے۔
- دین کے حصول کو دنیا کا ذریعہ نہ گردانو یہ انتہائے ذہانت ہے۔
- تجھے کیا ضروری ہے۔ اگر دنیا تجھے نہ جانے جب کہ تو اللہ کے نزدیک مقبول و محمود اور مظفر و منصور ہے۔
- دنیا کو عشرت کدہ قرار دینے والو بہت جلد تم ماتم کدہ کی حقیقت کو از خود تسلیم کر لوگے۔

اچھی باتیں

- ان لوگوں کو کبھی وفادار نہ مانو۔ جو تمہارے ہر قول و فعل کی تعریف کریں۔

- دنیا یہ نہیں دیکھتی کہ تم کیا تھے۔ بلکہ یہ دیکھتی ہے کہ تم اب کیا ہو۔
- دولت مندی سے زیادہ کوئی چیز ایمان میں خلل نہیں ڈالتی۔
- چاند کے بغیر رات بیکار ہے اور دینی علم کے بغیر ذہن بیکار ہے۔
- جن لوگوں کے ساتھ اچھے خیالات اور اچھی کتابیں ہوتی ہیں وہ لوگ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

نعمتِ رب

- جو کی روٹی کھانا، صاف پانی پینا اور کھلے میدان میں سو رہنا مرنے والے کیلئے بہت ہے۔
- اپنی جان کی فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے یا کیا پیئیں گے، نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں۔؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں۔ اور نہ کاٹتے ہیں اور نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔
- یہی تمہارا خدا تعالیٰ ان کو رزق پہنچاتا ہے پہلے تم راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔ پس کل کے لئے فکر نہ کیا کرو، کیوں کہ کل کا دن اپنے لئے خود فکر کریگا۔ آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔ غور کرو کہ تمہیں ان پرندوں کی نسبت بہت زیادہ قدرت حاصل ہے۔

دین اور دنیا

- قسم بالکل نہ کھاؤ۔ بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو" لیکن اس سے زیادہ جو ہے وہ بدی ہے۔
- جب تو خیرات کرے تو تیرا دایاں ہاتھ کیا کرتا ہے۔ اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔
- جب تم روزہ رکھو تو ریا کاروں کی طرح اپنی صورت نہ بناؤ۔ تاکہ لوگ تمہیں روزہ دار جانیں جو ایسا کرتے ہیں وہ اپنا اجر پا چکے ہیں۔
- جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں مگر باطن میں بھیڑیئے ہیں۔ ان کے اعمال سے تم انہیں پہچان لوگے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور اور اونٹ کٹاروں سے انجیر حاصل کر سکتے ہیں۔

میزانِ عمل

- جو اپنے آپ کو بڑا بنائے گا۔ وہ چھوٹا کیا جائے گا۔ اور جو کوئی چھوٹا بنائے گا بڑا کیا جائے گا۔
- جب تم مغرب کی طرف سے بادل اٹھتے دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ خدا مینہ برسائے اور یہی ہوتا ہے۔ پھر جب تم دکن کی طرف سے ہوا چلتی دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ لو چلے گی اور یہی ہوتا ہے۔ اے ریاکارو تمہیں زمین و آسمان کی صورت میں فرق کرنا تو آتا ہے۔ لیکن اس زمانے کے متعلق امتیاز کرنا تمہیں کیوں نہیں آتا۔ اور تم خود ہی یہ فیصلہ نہیں کر لیتے کہ واجب کیا ہے۔

سنہری باتیں

- زندگی کی کامیابی کا فیصلہ زندگی کے اختتام پر ہی ہوسکتا ہے۔
- آسمان پر نگاہ ضرور رکھو۔ لیکن یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔
- موت سے زیادہ خوفناک شئے موت کا ڈر ہے۔
- جو زندگی خوفِ خداوندی سے محروم ہو وہ محض ایک بوجھ ہے۔

منتخب اشعار

جسے باسی سمجھ کر لوگ اکثر پھینک دیتے ہیں
وہی روٹی غریبوں کو بڑی مشکل سے ملتی ہے

•

آسائشوں کے دور میں ہم آ گئے کہاں
رکھ دی رہین ہم نے بزرگوں کی آبرو

•

بلبلاتے رہے رہ رہ کے جو بھوکے بچے
سوچئے کیسے انہیں ماں نے سلایا ہوگا

•

میں آ نہیں سکتا ہوں بلاؤں کے اثر میں
بچوں کی دعائیں ہیں مرے ساتھ سفر میں

•

دیکھنے کو ان گنت چہرے ہیں دنیا میں مگر
اس نے کیا دیکھا ہے جس نے آئینہ دیکھا نہیں

•

بچوں کی بھوک، بیٹی جوان، مفلسی کا غم۔
پنہاں ہیں کتنے راز مری خودکشی کے ساتھ

جن کا بچہ

ایک بار ایک جن کا بچہ انسان کے بچے کے پاس آگیا۔ اور ڈرانے لگا۔ انسان کے بچے نے معصومیت سے پوچھا تم کون ہو۔؟ جن کے بچے نے کہا کہ میں "جن کا بچہ ہوں"

انسان کا بچہ بولا۔ اچھا تو کل مسجد میں تمہارا ہی اعلان ہو رہا تھا" ایک بچہ مسجد میں ملا ہے۔ جن کا بچہ ہے آکر لیجائیں۔

تو پھر

ڈاکٹر نے مریض کو غذا کی افادیت بتاتے ہوئے کہا۔ دیکھو مچھلی سے بہتر کوئی غذا نہیں اس سے جسم سڈول دلکش اور موٹا ہوتا ہے۔

مریض بولا۔ تو پھر بگلا تو مچھلیاں کھاتا ہے وہ اتنا دُبلا اور سوکھا ہوا سا کیوں ہوتا ہے۔

چار آنے کی دعا

ایک بہت ہی دُبلے اور سوکھے ہوئے مریض نے ایک فقیر کو چار آنے دیتے ہوئے کہا کہ میری صحت کی دعا کریں ——— فقیر نے مریض کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کہ تم تو بہت ہی زیادہ دُبلے اور سوکھے ہوئے ہو۔ صرف چار آنے کی دعا سے کام نہیں بنے گا۔

پریشانی کی بات

ڈاکٹر۔ (مریض سے) تمہاری ٹانگ کافی سوجی ہوئی ہے۔ لیکن پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔

مریض۔ اگر آپ کی ٹانگ سوجی ہوئی ہوتی تو میرے لئے بھی پریشانی کی کوئی بات نہ ہوتی۔

مَدد

دو دوست خریداری کے لئے بازار گئے۔ بازار پہنچ کر ایک دوست کو یاد آیا کہ وہ اپنا بٹوہ گھر ہی بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے دوست سے کہا کہ میں اپنا بٹوہ بھول آیا ہوں۔ اور مجھے ایک ہزار روپے کی خریداری کرنی ہے۔ کیا تم میری کچھ مدد کروگے۔

دوست بولا۔ کیوں نہیں۔ آڑے وقت میں دوست کے دوست ہی کام آتا ہے اس نے یہ کہہ کر اپنے بٹوے میں سے پانچ روپے نکال کر دیئے اور کہا۔ جاؤ رکشہ پکڑو اور گھر جاکر اپنا بٹوہ لے آؤ۔

جدید محاورے

- چچا وہ جو سلیکشن میں کام آئے۔
- بیوی کھود دیتا ہے۔ روز روز کا دیر سے آنا۔
- سفارش رشوت کی ماں ہے۔
- غریب امیدوار کا سر نیچا۔
- کلرک کو کسی کا ڈر نہیں۔ افسر دفتر میں نہیں۔
- ہاتھ کو ہاتھ سے راہ ہوتی ہے۔

المیہ

میں برسوں خزاں
کے لبادے میں لپٹی۔
بہار کی منتظر رہی
کہ
کبھی تو بہار آکر
مجھے سنوار دے گی
اور جب بہاروں کا قافلہ
میری جانب بڑھا
تو راستے ہی سے لوگوں نے
اس کا رُخ بدل دیا۔
(شاہانہ آکاش)

غزل

تری خوشبو نہیں ملتی ترا لہجہ نہیں ملتا
ہمیں اس شہر میں کوئی ترا جیسا نہیں ملتا
یہ کیسی دُھند میں ہم تم سفر کا آغاز کر بیٹھے
تمہیں آنکھیں نہیں ملتیں ہمیں چہرہ نہیں ملتا
ہر اک تدبیر اپنی رائیگاں ٹھہری محبت میں
کسی بھی خواب کی تعبیر کا رستہ نہیں ملتا
زمانے کو قرینے سے وہ اپنے ساتھ رکھتا ہے
مگر میرے لئے اس کو کوئی لمحہ نہیں ملتا
جہاں ظلمت رگوں میں اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے
اسی تاریک رستے پر دیا جلتا نہیں ملتا

حضرت ابو حازم

خلیفہ ہشام عبدالملک نے پوچھا۔ بادشاہی میں نجات کا راستہ کیا ہے۔؟

آپ نے جواب دیا۔ مال جائز طریقے سے لو اور جائز طریقے سے خرچ کرو۔

خلیفہ۔ یہ کون کرسکتا ہے۔؟

آپ نے جواب دیا۔ دوزخ سے ڈرنے والا اور جنت کی آرزو رکھنے والا۔ اور اپنے مالک کو راضی رکھنے والا۔

آپ نے فرمایا۔ میں نے دنیا کی ساری چیزوں کے بارے میں یہ عقیدہ بنالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو میرے لئے مقدر کردیا ہے۔ وہ مجھ کو مل کر رہے گی۔ خواہ لوگ اس کی مخالفت کریں۔

اور جو چیز میرے مقدر میں نہیں ہے وہ مجھے ہرگز ہرگز نہیں ملے گی۔ خواہ میں اس کے لئے کتنی بھی جد وجہد کردوں۔

راستہ چلتے وقت ایک دن آپ کی نظر ایک قصائی کی دکان پر پڑی۔

قصائی بولا۔ لے لیجئے آج گوشت اچھا ہے ——— آپ نے جواب دیا ——— پیسے نہیں ہیں۔

قصائی نے کہا۔ ادھار کرلوں گا۔

آپ نے جواب دیا۔ میں اپنے نفس ہی سے اُدھار کرلیتا ہوں۔

قصائی نے کہا۔ آپ نفس سے اُدھار کرتے رہے۔ تب ہی تو آپ کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔

آپ نے جواب دیا۔ قبر کے کیڑوں کیلئے یہ ہڈیاں بھی کافی ہیں۔

نوشتۂ دیوار

نہ گرنا کمال نہیں۔ کمال یہ ہے کہ تم گرو اور پھر از سرِ نو اٹھ کر کھڑے ہوجاؤ۔

قسط ۴۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلۂ سورۂ مریم

اس سورۃ کی آیت ۲۵ اور ۲۶ نئے قلم سے زرد، سُرخ، سبز کپڑے میں لکھ کر درخت کی تین شاخوں میں باندھیں۔ انشاء اللہ اس قدر پھل آئے گا کہ عقل حیران رہ جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۝ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۝

رجب کی نوچندی جمعرات کو اس سورۃ کی پہلی آیت کٓھٰیٰعٓصٓ کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرکے پہننے سے ہر قسم کا خوف دور ہوجاتا ہے۔ اور شادی کے پیغامات موصول ہونے لگتے ہیں اگر اس انگوٹھی کو پانی میں ڈال کر پانی صبح وشام پئیں تو حافظے میں زبردست اضافہ ہو۔

مرگی کے مریض پر اگر اسی آیت کو ۱۹۵ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور چند دنوں تک اس عمل کو جاری رکھیں تو مرض رفع ہوجائے گا۔

ڈاڑھ کے درد میں اگر اسی پہلی آیت کو ۹۴ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں تو درد موقوف ہوجائے گا۔

اگر اسی پہلی آیت کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیا جائے تو گھر تمام آفات وبلیات سے محفوظ ہوجائے گا۔

اگر عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو میاں بیوی جمعہ کے دن روزہ رکھیں۔ اور شکر، بادام اور روٹی سے افطار کریں۔ اور پانی بالکل نہ پئیں۔ اور اس سورۃ کی آیت ۵ تا ۱۵، آیت یہ ہے۔

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۝ يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَحَنَانًا مِنْ لَدُنَّا وَزَكَاةً ۝ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

چینی کی پلیٹ پر لکھ کر شہد اور آب زمزم سے اس کو دھولیں۔ اور اس پانی کو کسی مٹی کی ہانڈی میں ڈال دیں۔ اس کے بعد چنے کی دال کے ۲۲۴ دانے لیں۔ ہر ایک دانے پر ان آیات کو ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرتے رہیں۔ اور ہانڈی میں ڈالتے رہیں اس کے بعد اس ہانڈی کو چولہے پر رکھ کر پکالیں۔ جب دال گل جائے تو اس ہانڈی کو چولہے سے اتارلیں۔ اس کے بعد انگور کا رس نکال کر اس دال میں ملالیں اور دونوں میاں بیوی اس کو آدھی آدھی کرکے پی لیں۔ اس کے بعد مباشرت کریں۔ انشاء اللہ اسی رات حمل قرار پائے گا۔ اس عمل کو احتیاطاً ۳ ماہ تک لگاتار کرلیں تو یقیناً اولاد پیدا ہوگی انشاء اللہ۔ بارہا کا آزمودہ عمل ہے۔ جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ وہ اس عمل کو ضرور آزمائیں۔ اور کامیابی پر اپنے رب کا شکر ادا کریں۔

اس سورۃ کے نقش مثلث کو اگر خاکی چال سے لکھ کر کسی لڑکی کے گلے میں ڈال دیں تو اللہ کے فضل وکرم سے اس کے اچھے رشتے موصول ہونے لگیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۶۵۴۷	۹۶۵۵۲	۹۶۵۴۵
۹۶۵۴۶	۹۶۵۴۸	۹۶۵۵۰
۹۶۵۵۱	۹۶۵۴۴	۹۶۵۴۹

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد ۹

نام سیارہ	برج	عرصہ	مبارک دن	مبارک پتھر	مبارک رنگ
مریخ	حمل عقرب	۲۲ر مارچ تا ۲۰ر اپریل ۲۲ر اکتوبر تا ۲ر نومبر	منگل جمعرات جمعہ	مانک پنّا	گلابی کالا سرخ

۹ کا عدد جولانی طبع کا حامل ہے۔ اس عدد کے لوگ حد سے زیادہ بکھری ہوئی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ علمی، ادبی ذوق بھی ان کے اندر حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ عشق و محبت کے دلداد ہ ہوتے ہیں۔ ان میں وفا نبھانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ لیکن ۹ عدد کے لوگ بالعموم کئی بار عشق و محبت کے جال میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور بار بار چوٹ کھانے میں انہیں مزہ آتا ہے۔

۹ عدد کے لوگ صنف نازک میں آسانی سے مقبول ہو جاتے ہیں۔ عورتیں انہیں پسند کرتی ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کو اپنا قائد خود بننے کی عادت ہوتی ہے۔ اور یہ عادت انہیں نقصان بھی پہنچاتی ہے۔

۹ عدد کے لوگ فہم و فراست سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ایسی حماقتیں بھی کر گزرتے ہیں جو ان کے فیوچر کیلئے زبردست ضرر رساں ہوتی ہیں۔ اور ان کے وقار کو زبردست ٹھیس پہنچاتی ہیں۔

۹ عدد کے لوگ آزاد خیال ہوتے ہیں۔ یہ کسی کی پابندی گوارہ نہیں کرتے انہیں جانور پالنے کا شوق جنون کی حد تک ہوتا ہے یہ اپنی دنیا خود بنانے کی صلاحیت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ لوگوں سے اظہارِ ہمدردی ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے۔ ۹ عدد کے لوگوں کو اکثر اپنے احباب و اقارب سے صدمات اٹھانے پڑتے ہیں۔ انکے چاہنے والے بہت ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے حاسدین کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہوتی۔

۹ عدد کے تعمیری خصوصیات یہ ہیں۔ عالی ہمتی، استقلال، استحکام، جوش و خروش، الوالعزمی، خوش اخلاقی، کردار کی مضبوطی، غریب پروری ہنرمندی وغیرہ۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے ۹ عدد کے لوگ اپنے ہمعصروں میں ممتاز رہتے ہیں۔ اور ان کے ملنے والے ان سے خوش ہوتے ہیں اور ان کی عزت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ۹ عدد والے افراد میں تخریبی خصوصیات یہ ہوا کرتی ہیں۔ جھلاہٹ، اپنا رہبر خود بننے کا مرض، طعنہ و تشنیع کی عادت، غلط اقدامات، ہر کس و ناکس پر بھروسہ کرنیکی خرابی، کاموں کو ادھورا چھوڑ دینے کا مرض، لاف و گزاف، آوارہ مزاجی وغیرہ۔ ان خرابیوں کی وجہ سے ۹ عدد کے افراد نقصان بھی اٹھاتے ہیں۔ بدنام بھی ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر اپنی زندگی کو اجیرن بھی بنا لیتے ہیں۔ مجموعی اعتبار سے ۹ عدد کے افراد کامیاب اور قابلِ رشک زندگی گزارتے ہیں۔ اگر ۹ عدد والے افراد کی شادی ایک یا ۴ عدد والی خاتون سے ہو جائے تو ان کی زندگی کامیابیوں سے اور خوشیوں سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔ اگر ۹ عدد والے مرد کی شادی ۹ عدد والی عورت سے ہو جائے تو دن اچھے گزرتے ہیں۔ گھر میں محبت بھی ہوتی ہے اور اعتماد بھی۔ خوشیاں بھی ہوتی ہیں اور راحتیں بھی۔ لیکن اگر ۹ عدد والے افراد کی شادی ۶ یا ۷ عدد والی عورتوں سے ہو جائے تو ازدواجی زندگی رسہ کشی کا شکار ہو جاتی ہے۔ بعض ماہرین اعداد کی رائے یہ ہے کہ ۹ عدد والے افراد کو ۶ اور ۷ عدد والے مرد راس نہیں آتے۔ البتہ ۶ اور ۷ عدد والی خواتین راس آجاتی ہیں اور زندگی خوشگوازی سے ہمکنار رہتی ہے۔ بہر حال ۹ عدد والے حضرات کو ۱، ۴ اور ۹ عدد والی خواتین کو ترجیح دینی چاہیئے اور اتفاقات کو اہمیت

م نہیں دینی چاہیئے۔ کیوں کہ اتفاقات کو ہر لائن میں مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

قسط ۴۸

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

الشّھیدُ

حق تعالیٰ کا ۵۱ واں صفاتی نام الشّہیدُ ہے۔ شہید کے معنی یہ ہیں کہ وہ ذات بابرکت جو پوشیدہ اور اعلانیہ سبھی طرح کی باتوں، خبروں اور رازوں سے باخبر ہے۔

یہ اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۳۱۹ ہیں۔ اس نام سے متّصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ اپنے علم اور معرفت میں دن رات اضافہ کرنے کی سعی کرتا رہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم الٰہی کی کثرت رکھے گا اس کا دل باطل کی طرف سے متنفّر ہو جائے گا۔ اور اس کی طبیعت حق کی طرف مائل ہو جائے گی۔

جو شخص اپنی بیوی اور اپنے بچوں کے سر کے بال پکڑ کر ایکہزار مرتبہ "یا شہیدُ" پڑھے گا تو اس کے بیوی بچّے اس کے زبردست مطیع اور فرمانبردار ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو ۳۱۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اسکے بیوی بچّے ہر طرح کی بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہیں۔

اگر کوئی شخص اپنے مقدمہ میں حق بجانب ہو۔ لیکن مخالف گروہ جھوٹے گواہوں سے غالب ہونے کی کوشش کر رہا ہو تو مقدمہ کی تاریخ سے (اس تاریخ سے جس میں جھوٹے گواہ جھوٹی گواہی کے لئے پیش ہونے والے ہوں) سات دن پہلے اس اسم کو روزانہ ۱۰۰۵ مرتبہ پڑھے اور جس وقت گواہ عدالت میں پیش ہو۔ دل ہی دل میں لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے انشاء اللہ وہ گواہی دینے پر قادر نہ ہو سکے گا۔

مقدمہ کی کامیابی کے لئے روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ یا شہیدُ یا اللہ چالیس روز تک پڑھے۔

اگر کسی شخص پر کسی نے جھوٹی تہمت لگا رکھی ہو تو اس سے بری ہونے کیلئے "یا شہیدُ" روزانہ گیارہ سو مرتبہ کسی قبرستان یا مسجد میں بیٹھ کر پڑھے۔ نمازِ عصر کے بعد پڑھنے میں زیادہ فائدہ ہے۔ ۱۱ روز تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تہمت سے بری ہوگا۔

اگر کوئی شخص روزانہ اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ فحش گناہوں اور دیگر برائیوں سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص اس اسم کا عامل بننا چاہے وہ روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ ۴۰ دن تک لگاتار پڑھے انشاء اللہ زکوٰۃ چالیس دن میں ادا ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد اس اسم الٰہی کا جو بھی عمل کرے گا انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

اس اسم الٰہی کا نقش علم و معرفت کی زیادتی کے لئے تیر بہدف ہے۔ اگر حافظہ کمزور ہو یا یادداشت خراب ہو تو پینے کے نقش بھی کارگر ثابت ہوتے ہیں۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانبِ مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۲	۸۶	۸۲	۷۹
۸۳	۷۸	۷۳	۸۵
۷۷	۸۰	۸۸	۷۴
۸۷	۷۵	۷۶	۸۱

ان ہی حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں۔ ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۰	۱۰۲	۱۰۷
۱۰۴	۱۰۶	۱۰۹
۱۰۵	۱۱۱	۱۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ مغرب کی طرف کرلے اور دوزانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۶	۷۸	۸۰	۷۵
۷۲	۸۳	۷۷	۸۷
۷۹	۸۵	۷۴	۸۱
۸۲	۷۳	۸۸	۷۶

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں۔ ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۷	۱۰۹	۱۰۳
۱۰۲	۱۰۶	۱۱۱
۱۱۰	۱۰۴	۱۰۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، غ، ر، خ، یا غ ہو۔ تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷	۷۵	۷۶	۸۱
۷۷	۸۰	۸۸	۷۴
۸۳	۷۸	۷۳	۸۵
۷۲	۸۶	۸۲	۷۹

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں اور انکو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۳	۱۱۱	۱۰۵
۱۰۹	۱۰۶	۱۰۴
۱۰۷	۱۰۲	۱۱۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ح، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ بچھا کر اور ایک ٹانگ اٹھا کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۲	۷۹	۷۲	۸۶
۷۳	۸۵	۸۳	۷۸
۸۸	۷۴	۷۷	۸۰
۷۶	۸۱	۸۷	۷۵

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۳	۱۰۹	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۲
۱۰۵	۱۰۴	۱۱۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۱۹ مرتبہ "یا شہید" پڑھ کر ان پر دم کر دیا جائے تو ان کی تاثیر میں زبردست اضافہ ہو جائے۔ ان نقوش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں باندھ کر استعمال کرنے کی تاکید کی جائے۔ مردوں کے دائیں بازو پر نقش باندھنا چاہیئے اور عورتوں کے بائیں بازو پر۔ ورنہ پھر دونوں حضرات اپنے اپنے گلے میں ڈالیں۔ (باقی آئندہ)

سورۂ ھود کی آیت ۴۴ کا ورد
ذیابیطس کا علاج

نماز پنجگانہ کا اہتمام کریں اور روزانہ نماز فجر کے بعد سورہ ہود کی آیت ۴۴ کا ۴۱ مرتبہ ورد کر کے پانی پر دم کریں اور یہ پانی سارے دن میں پی کر ختم کر دیں۔ یہ عمل ۴۱ دن تک جاری رکھیں اور اسمیں کوئی تعطل نہ آنے دیں۔ سورۂ ہود قرآن شریف کے بارہویں پارے میں موجود ہے۔

باب ۷

ہمزاد تابع کرنے کے طریقے

بنیادی باتیں

"صنم خانۂ عملیات" کے اس باب میں ہمزاد تابع کرنے سے متعلق اکابرینِ عملیات کے اہم تجربات پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ روحانی عملیات کی لائن اختیار کرنے والے حضرات کی اہم خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی مؤکل یا ہمزاد کو اپنا غلام بنالیں اور پھر اس کی مدد سے محیر العقول خدمات انجام دیں۔ ہمزاد یا مؤکل تابع کرنا اگرچہ بہت آسان نہیں ہے لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہ جتنا مشکل باور کرایا جاتا ہے۔ حق جل مجدہٗ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس انسان کو وہ صلاحیتیں عطا کی ہیں جو فرشتوں کو بھی عطا نہیں کی گئیں۔ اگر انسان خدا کی بخشی ہوئی صلاحیتوں اور طاقتوں کا صحیح استعمال کرنے کی ٹھان لے تو دنیا کی ہر مخلوق اس کی غلام بن کر رہ جائے۔ لیکن انسان فطرتاً بے صبرا اور عجلت پسند واقع ہوا ہے۔ عجلت پسندی اور بے صبری کی وجہ سے وہ اکثر معاملات میں ناکام ہوجاتا ہے اور پھر مایوس ہو کر راہِ امید سے اِدھر اُدھر بھٹک جاتا ہے۔

ہم اس باب میں اہم تجربات اور وقیع فارمولے پیش کرنے سے پہلے ان بنیادی باتوں کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ جنہیں نظر انداز کر کے ہمزاد تابع کرنے کی آرزو پوری نہیں ہوسکتی۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہمزاد کا عمل کرنے والا انسان دولتِ یقین سے بہرہ ور ہو اگر عامل دولتِ یقین سے خود ہی محروم ہوگا تو اسے عملِ ہمزاد ہی میں نہیں بلکہ کسی بھی عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔ عامل کو یہ یقین ہونا چاہیئے کہ بزرگوں کے تجربات کھرے تجربات ہیں۔ اور ان تجربات کو اختیار کرنے میں ناکامی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ الّا یہ کہ اگر اللہ ہی کی مرضی نہ ہو۔ کیوں کہ اللہ کی مرضی آسان سے آسان کام میں بھی ضروری ہے ـــ اللہ کی مرضی کے بغیر کسی سہل ترین کام میں بھی کامیابی ممکن نہیں ہوتی۔ یہ یقین کہ میں جس کام میں ہاتھ ڈال رہا ہوں۔ اس میں مجھے اللہ کے فضل و کرم سے سو فیصد کامیابی ملے گی۔ عامل کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ یقین اور فضل خداوندی ہی تمام مہمات کی کنجی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عامل میں خود اعتمادی بھی ہونی چاہیئے۔ اسے یہ یقین ہونا چاہیئے کہ جو عمل میں کرنا چاہوں گا اسے کر گزروں گا اور اللہ کے فضل سے اس میں کامیاب ہوجاؤں گا۔ تذبذب، تردد اشکالات، احساسِ کمتری جیسے معائب عامل کو کامیابی سے محروم رکھتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس کی محنت رائیگاں ہوجاتی ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ صبح کے وقت کسی وسیع میدان میں جا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے اور اپنا رُخ مشرق کی طرف کرے۔ جس وقت سورج طلوع ہو اس وقت یہ عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اس وقت عامل کو چاہیئے کہ لاتعداد مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور اس یقین کے ساتھ پڑھے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک

کی ذات بے نیاز ہے اور اس کی مدد کے بغیر کسی بھی کام میں کامیابی ممکن نہیں ہے اور یہ یقین بھی دل میں جمائے رکھے کہ خدائے پاک نے اسے بے شمار قوتیں اور صلاحیتیں دے کر اس دنیا میں بھیجا ہے اور اس روئے زمین پر ہر انسان کو اپنا خلیفہ نامزد کیا ہے۔ اس لئے میں جس کام کے لئے بھی اپنا قدم اٹھاؤنگا اس میں لامحالہ مجھے کامیابی عطا ہوگی۔

اس عمل کے ساتھ ساتھ عامل کو کسی الگ تھلگ کمرے میں آئینے کے روبرو کھڑے ہو کر "یا سلامُ یا قویُّ" لاتعداد مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ دورانِ پڑھائی اس کو آئینے کی طرف دیکھ کر یہ تصوّر کرنا چاہیئے کہ وہ کسی اور سے مخاطب ہے۔

یہ دونوں عمل عامل کے اندر یقین اور خود اعتمادی پیدا کریں گے اور اس کو کامیابئ عمل کی طرف لے جائیں گے۔ اُن تمام حضرات کے لئے جو عملِ ہمزاد کے خواہش مند ہیں۔ یہ چند باتیں جو مختلف عنوانات کے تحت درج کی جا رہی ہیں بے حد ضروری ہیں۔ کسی بھی عمل کی شروعات کرنے سے پہلے ان عنوانات پر ضرور نظر ڈالیں۔

عامل کی خصوصیات

یوں تو ہر شخص ہمزاد کا عمل کر سکتا ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ لیکن عملِ ہمزاد کرنے والا انسان صحت مند اور مضبوط ارادے والا ہونا چاہیئے۔ جن لوگوں کی صحت متاثر ہو یا جو مستقل مزاج نہ ہوں یا جنکے فیصلے تذبذب اور تردّد کا شکار رہتے ہوں ان کو ہمزاد کا عمل نہیں کرنا چاہیئے۔

پرہیز

دورانِ عمل عامل کو ان چیزوں سے بچنا چاہیئے۔ کھانے پینے کی اشیاء میں عامل کو خاص طور سے بدبودار چیزوں سے دور رہنا چاہیئے۔ گوشت، انڈا، مچھلی سے بھی پرہیز رکھنا چاہیئے اور نشہ آور چیزوں سے بھی دور رہنا چاہیئے۔ افضل تو یہ ہے کہ عامل دورانِ عمل اپنی خوراک نصف کر دے — اور پیٹ بھر کر کھانے سے اجتناب کرے۔ کھانے پینے میں پرہیز کرنے کے ساتھ ساتھ عامل کو چاہیئے کہ وہ زبان سے متعلق جو گناہ ہیں ان سے باز رہے۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، فحش کلامی، بہتان زنی اور لایعنی باتوں سے عامل خود کو محفوظ رکھے۔ ان کے علاوہ حرص، لالچ، غصہ، شہوت، تکبّر، تعصّب وغیرہ سے بھی کوسوں دور رہے۔

عامل کو چاہیئے کہ دورانِ عمل ہمیشہ صاف ستھرا رہے۔ اور خوشبو سے خود کو معطّر رکھے۔ اور ہر وقت ذکرِ خداوندی میں مصروف رہے۔ اور یہ یقین دل میں جمائے رکھّے کہ وہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کا ہمزاد اس کے ساتھ ساتھ ہے۔

صفاتِ عامل

ذیل میں کچھ صفات دی جا رہی ہیں۔ جو عاملین ہمزاد تابع کرنے کے شائق ہیں۔ اُن میں اُن صفات کا ہونا ضروری ہے۔ اگر اتفاقاً یہ صفات عامل میں موجود نہ ہوں تو عامل کو چاہیئے کہ وہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

صفت ۱: ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ صادق القول ہو۔ اور جھوٹ اور لایعنی باتوں سے کُلّی طور

پر محترز رہتا ہو۔ سچائی کی دولت عامل کو کامیابی سے ہمکنار کراتی ہے۔ اور اس کے اعمال میں تاثیر کا حُسن پیدا کرتی ہے۔

صفت ۲: عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنے تمام معاہدہ کو پورا کرے۔ اور حتیّ الامکان وعدہ خلافیوں سے دور رہے۔

صفت ۳: عامل نماز کی پابندی رکھّے۔ اور روزانہ کم سے کم پچاس رکعات ضرور پڑھا کرے۔

صفت ۴: عامل کو چاہیئے کہ وہ کم بولنے، کم سونے، کم کھانے اور لوگوں سے کم ملنے کی عادت ڈالے۔

صفت ۵: عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بے ہودہ خیالات سے خود کو محفوظ رکھّے۔ کسی کے بارے میں بُرا سوچنا بھی اس کی غیبت کرنے کے برابر ہے۔

صفت ۶: عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنی شہوت کو کنٹرول میں رکھّے۔ اور جائز طریقے سے بھی ایک حد میں اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرے۔

صفت ۷: عامل کے قویٰ مضبوط ہونے چاہئیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ خاص طور پر اپنی تندرستی کی طرف دھیان دے اور حفظانِ صحت کے اصولوں سے غفلت نہ برتے۔

صفت ۸: عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے انجام دے۔ اپنے کاموں کے سلسلے میں دوسروں کی مدد سے حتیّ الامکان بچنے کی کوشش کرے۔

صفت ۹: عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیٹ کا پکّا ہو اور اپنے رازوں کی حفاظت کرنے کی اس میں اہلیت ہو۔ مثلاً ہمزاد تابع کرتے وقت وہ ہرگز ہرگز کسی کو اس بارے میں کچھ بتانے کی غلطی نہ کرے اور ہمزاد تابع کر لینے کے بعد بھی اس کا پروپیگنڈہ نہ کرے

عملِ ہمزاد کی شرائط

جب ہمزاد کا عمل کرنے کیلئے عامل بیٹھے تو اس کو ان باتوں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

۱: اپنے مزاج کے اعتبار سے عملِ ہمزاد کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

ہمزاد چار قسم کے ہوتے ہیں۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی۔

آتشی ہمزاد

اس ہمزاد کا عمل یا تو چراغ جلا کر پشت کی طرف رکھ کر کیا جاتا ہے۔ یا پھر سورج کی طرف دیکھ کر اس کا عمل کیا جاتا ہے۔ یا پھر آگ روشن کر کے عامل اس آگ کی طرف دیکھ کر عمل کرتا ہے۔ غرضیکہ آتشی ہمزاد کے عمل میں آگ یا پھر سورج کی گرمی کو نمایاں خصوصیت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس ہمزاد کو خاص طور پر وہ لوگ تابع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام میں آتشی حروف غالب ہوں وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہو جاتے ہیں جن کا عنصر آتشی ہو۔ اور وہ لوگ بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جن کے نام کا پہلا حرف آتشی ہو۔

بادی ہمزاد

اس ہمزاد کا عمل ہوا میں نظریں جما کر کیا جاتا ہے۔ یا دھوپ میں سائے پر نظریں جما کر کیا جاتا ہے بہت سے لوگ اس ہمزاد کا عمل درخت پر اُلٹے لٹک کر بھی کرتے ہیں۔ جب کہ بہت سے لوگ سیدھے کھڑے ہو کر آسمان کی طرف یا خلاؤں میں نظریں جما کر یہ عمل کرتے ہیں۔ اس ہمزاد کو

خاص طور پر وہ لوگ تابع کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

جن کے نام کے حروف میں بادی حروف غالب ہوں۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہوجاتے ہیں جن کے نام کا پہلا حرف بادی ہو۔ اور وہ لوگ بھی جلد کامیابی سے ہمکنار ہوجاتے ہیں جن کا عنصر بادی ہو۔

آبی ہمزاد اس ہمزاد کا عمل کسی دریا کے کنارے کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے یا پھر طشت یا بوتل میں پانی رکھ کر پڑھا جاتا ہے۔ اس عمل میں خاص طور پر وہ لوگ جلد کامیاب ہوجاتے ہیں جن کے نام میں آبی حروف غالب ہوں۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہوجاتے ہیں۔ جن کے نام کا پہلا حرف آبی ہو۔ اور وہ لوگ بھی جلد کامیابی سے ہمکنار ہوجاتے ہیں جن کا عنصر آبی ہو۔

خاکی ہمزاد اس ہمزاد کا عمل زمین پر بیٹھ کر کیا جاتا ہے۔ اس عمل کو اندھیرے میں بھی کیا جاتا ہے اِس عمل میں کامیابی کے لئے مٹی کے دانے بنا کر اس کی تسبیح بنائی جاتی ہے۔ پھر عامل اس پر عمل کا شمار کرتا ہے۔ اس عمل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مٹی کے غلولے بھی بنا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس عمل میں خاص طور پر وہ لوگ جلد کامیاب ہوجاتے ہیں جن کے نام کے حروف میں خاکی حروف کا غلبہ ہو۔ وہ لوگ بھی جلد کامیاب ہوجاتے ہیں۔ جن کے نام کا پہلا حرف خاکی ہو۔ وہ لوگ بھی بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہوجاتے ہیں جن کا عنصر خاکی ہو۔

مزاج کے اعتبار سے ۲۸ حروف کی تقسیم یہ ہے۔

آتشی	ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ
بادی	ب، و، ی، ن، ص، ت، ض
خاکی	د، ح، ل، ع، ر، خ، غ
آبی	ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اصولی طور پر عنصر دیکھنے کے لئے صرف نام کے اعداد لئے جاتے ہیں اور حروف کا غلبہ دیکھنے کے لئے پورا نام جس میں ذات کی پہچان والے حروف بھی ہوں لئے جاتے ہیں۔ مثلاً، خان، صدیقی، انصاری، بیگ، مرزا، قریشی وغیرہ۔ اب اس بات کو ایک مثال سے سمجھیں۔

مثال کے طور پر مرزا علاءالدین بیگ ہمزاد کا عمل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں عمل کا انتخاب کرنے کے لئے اپنے نام کے حروف کی فہرست اس طرح بنانی چاہیئے۔

آتشی ۔ م، ا، ا، ا۔

بادی ۔ و، ی، ن، ب، ی۔

آبی ۔ ز۔

خاکی ۔ ر، ع، ل، د، گ۔

اس تفصیل سے یہ اندازہ ہوا کہ مرزا علاؤالدین کے نام میں بادی اور خاکی حروف کی تعداد برابر ہے۔ غلبہ کسی بھی طرح کے حروف کو نہیں ہے۔ اس لئے انہیں بادی اور خاکی دونوں طرح کے عمل راس آسکتے ہیں۔ افضل یہ ہے کہ ہمزاد کے عمل میں اسی طریقے کو ترجیح دینی چاہیئے۔ دوسرے نمبر پر اُس طریقے کو ترجیح دینی چاہیئے۔ جس میں اصولی طور پر عنصر نکالا جاتا ہے۔

مثلاً علاؤالدین کے نام کے اعداد نکال کر ۴ سے تقسیم کریں۔ علاؤالدین کے کل اعداد ۲۰۳ ہیں اُن کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴) ۲۰۳ (۵۰
۲۰
×۳

تقسیم کے بعد ۳ باقی رہا۔ ثابت یہ ہوا کہ مرزا علاؤالدین کا عنصر آبی ہے۔ اگر ایک بچتا تو آتشی ہوتا۔ اگر ۲ باقی رہتے تو بادی ہوتا۔ اگر صفر بچتا تو خاکی ہوتا۔ اس حساب سے مرزا علاؤالدین کو آبی عمل کرنا چاہیئے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ نام کے پہلے حرف کو مرکزی حیثیت دیں۔ علاؤالدین میں پہلا حرف ع ہے جو خاکی ہے۔ اس لئے انہیں خاکی عمل کو ترجیح دینی چاہیئے۔ ان تینوں صورتوں میں افضل ترین طریقہ غلبہ حروف کا ہے۔ دوسرا طریقہ اصولی طور پر عنصر دریافت کرنے کا ہے۔ اور تیسرا طریقہ جسے کم ہی عاملین نے قبول کیا ہے نام کے پہلے حرف کو بنیاد بنا کر عمل کرنے کا ہے۔

۲۔ عامل کو چاہیئے کہ عمل کرنے کیلئے ان تاریخوں کو ترجیح دے۔ سب سے پہلے اُن تاریخوں کو ترجیح دے جو نام کے اعتبار سے اس کے لئے مبارک تاریخیں ہیں۔ مثلاً علاؤالدین کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے تو علاؤالدین کے لئے انگریزی ماہ کی ۵، ۱۴، ۲۳ تاریخیں مبارک ثابت ہوں گی۔ علاؤالدین کو عمل عروج ماہ میں کرنا چاہیئے عروج ماہ چاند کی یکم تاریخ سے ۱۴ تاریخ کے زمانے کو کہتے ہیں۔

۳۔ عامل کو چاہیئے کہ وہ عمل شروع کرتے وقت ان تاریخوں سے پرہیز کرے۔ ماہِ قمر کی کونسی تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ انکی تفصیل دی جارہی ہے۔ اسکو ذہن میں رکھیں۔ اور ان تاریخوں میں ہرگز ہرگز عمل ہمزاد کی شروعات نہ کریں۔

ماہ	غیر مبارک تاریخ	ماہ	غیر مبارک تاریخ
محرم	۱۱، ۲۴	رجب	۱۳، ۱۵
صفر	۱، ۳	شعبان	۲، ۴
ربیع الاوّل	۱۰، ۲۰	رمضان	۹، ۲۰
ربیع الثانی	۱، ۱۸	شوّال	۶، ۷
جمادی الاوّل	۲، ۱۱	ذی قعدہ	۲، ۵
جمادی الثانی	۲، ۴	ذی الحجہ	۲، ۷

جن دنوں میں عمل کرنا ہو ان دونوں میں چاند عقرب میں نہیں ہونا چاہیئے۔

۴؎ عامل کو چاہیئے کہ وہ دورانِ عمل رجال الغیب کا خیال رکھے۔ عمل کے دوران رجال الغیب عامل کی پشت کی طرف ہونے چاہئیں۔ رجال الغیب کس تاریخ میں کس سمت میں ہیں۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے فن کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ یا راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں۔ اور رجال الغیب کو متوجہ کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو عمل سے پہلے تین مرتبہ پڑھیں۔

عزیمت یہ ہے۔ السلام علیکم یا رجال الغیب ویا ارواحُ المقدسۃ اَغیثونی بقعۃ انظرنی بنظرۃ یانقباء یا نجباء یا ابدال یا اوتاد یا اقطاب یا غوث اَغیثونِی بحرمۃ محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واھلِ بیتہٖ اجمعین ط وبارک وسلم تسلیماً کثیرًا کثیرًا۔

اس عزیمت کو پڑھ کر عامل کو چاہیئے کہ اپنے اوپر دم کر لے۔ انشاء اللہ رجال الغیب کی طرف سے مدد حاصل ہوگی۔

۵؎ عامل کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ اپنے بُرج کے اعتبار سے اُن تاریخوں میں عمل کرنے سے پرہیز کریں۔ جو اصولی طور پر غیر مبارک ہیں۔ ذیل میں ۱۲ بُرجوں کی غیر مبارک تاریخوں کی تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔ اس کو ذہن نشین کر لیں۔

بُرج	غیر مبارک تاریخیں
حمل	۲،۶،۱۱،۲۰،۲۹
ثور	۴،۹،۲۴،۲۵،۲۸
جوزا	۴،۱۳،۱۷،۲۸،۳۰
سرطان	۶،۱۲،۱۷
اسد	۶،۱۲،۱۶،۲۱،۲۵
سنبلہ	۶،۱۲،۱۷
میزان	۲۲،۲۳،۲۸
عقرب	۴،۹،۱۳،۱۵،۲۴
قوس	۳،۴،۹
جدی	۱۷،۲۲،۲۴،۲۵
دلو	۲،۱۲،۱۷ ۲۳
حوت	۱۳،۱۴،۲۹

۶؎ جس ستارے کی ساعت میں عمل شروع کریں اس کی بخورات روشن کریں۔ اور اس کی تفصیل

فنِ عملیات کی کتابوں میں دیکھیں۔ اس سلسلے میں راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین بھی انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

۷؎ عملِ ہمزاد سے پہلے مختلف قسم کے حصار بھی ضروری ہیں۔ حصار دراصل ایک قلعہ کی مانند ہوتا ہے۔ جس کے دائروں میں بیٹھ کر عامل بے خوف و خطر اپنا عمل پورا کرتا ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیئے کہ عمل سے پہلے اپنے بدن کا حصار ضرور کر لے۔ اس کے دس طریقے دیئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی ایک طریقے کو یا زیادہ سے زیادہ ۳ طریقوں کو اختیار کرے۔

حصار ۱؎، یَا رَقِیبُ ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے بدن پر بالخصوص سر اور سینے پر پھیر لے۔

حصار ۲؎، سورۂ مزمّل کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۳؎، سورۂ جن ۳ بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۴؎، گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۵؎، سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۶؎، سورۂ یٰسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سے فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ط تک ۲۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۷؎، لا الٰہ کا کوٹ الا اللہ کی کھائی شاہ مرداں کی چوکی بحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی دہائی ۳ بار پڑھ کر شہادت کی اُنگلی پر دم کر کے اور اپنے سر کے چاروں طرف اس اُنگلی کو پھیریں۔

حصار ۸؎، اسم یَا حَفِیظُ یَا مُھَیمِنُ سو بار پڑھ کر پانی پر دم کر دیں۔ پھر اس پانی سے کچّی زمین میں وضو کریں۔ اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیں۔ (پانی نالی میں نہ جائے)

حصار ۹؎، یَا حَافِظُ یَا حَفِیظُ یَا رَقِیبُ یَا وَکِیلُ دو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔

حصار ۱۰؎، چاروں قل تین تین مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں۔

مکان کے حصار کے لئے چار کیلوں پر سورۂ مزمّل پانچ پانچ مرتبہ پڑھ کر مکان کے چاروں کونوں میں یا اُس کمرے کے چاروں کونوں میں گاڑیں جہاں بیٹھ کر عمل کا ارادہ ہو۔ ایک اور حصار فن کی کتابوں میں درج ہے جسے "صنم خانۂ عملیات" کے قارئین کے لئے اور ہمزاد کے شائقین کے لئے بطورِ خاص پیش کیا جا رہا ہے۔ اس حصار کی تیاری اس طرح کریں کہ آٹھ چھریاں جن میں لکڑی یا پلاسٹک کا دستہ نہ ہو لے لیں اور ہر چھری پر گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے عامل اپنے چاروں طرف گاڑ لے۔ اور چھری سے پہلے عامل اپنے چاروں طرف "طلسماتِ اربعہ" کسی لکڑی میں لٹکائیں اور لکڑی کو زمین میں گاڑ دیں۔ عامل جو چھری اپنے سامنے گاڑے اس چھری میں "طلسم فتاح" باندھے۔ اور جب بھی عامل کو دورانِ عمل حصار سے باہر آنا ہو تو آیت الکرسی پڑھ کر طلسم فتّاح والی چھری کو زمین سے نکال کر اور اپنے سامنے والے طلسماتِ اربعہ

کی لکڑی کو زمین سے نکال کر سامنے کی لکیریں چھری سے کاٹ دیں اور وہاں سے باہر آجائیں۔ جب واپس جائے عمل پر عامل آئے، تو اسی راستے سے واپس آئے اور آنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ کر چھری سے کٹی ہوئی لکیریں درست کرے پھر چھری گاڑ دے۔ اور اس لکڑی کو بھی گاڑ دے جس پر "طلسمات اربعہ" بندھا ہوا ہے۔ انشاء اللہ یہ وہ حصار ہے جو ہر طرح سے عامل کی حفاظت کرے گا۔ اور نظر نہ آنے والی مخلوقات کی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں سے عامل محفوظ رہے گا۔

عامل کس طرح عمل کے لئے بیٹھے گا اس کا نقشہ ذیل میں دیا جا رہا ہے تا کہ بات سمجھ میں آجائے گا۔

چھری	چھری	چھری
چھری	طلسم اربعہ / طلسم اربعہ — عامل کی نشست گاہ — طلسم اربعہ / طلسم اربعہ	چھری
چھری	چھری	چھری

طلسمات اربعہ یہ ہیں۔

طام اضہ

طلسم مفتاح یہ ہے۔

اس حصار کو "ہشتگانہ بارہ ہزار" کا نام دیا جاتا ہے۔ اور یہ حصار خصوصاً ہمزاد کے عمل کے لئے قابلِ ترجیح ہے۔ اس لئے عامل کو چاہیئے اگر احتیاط کے ساتھ اس کی تیاری کر سکے تو اس کو ترجیح دے ورنہ جس حصار کو اپنے لئے آسان سمجھے اسی حصار کو اختیار کر لے۔ اپنی اپنی جگہ ہر حصار ایک محفوظ قلعے کی مانند ہے۔ اور عامل کی حصار کے اندر پوری طرح حفاظت ہوتی ہے۔ ہمزاد جیسے عمل بغیر حصار کے شروع کرنے کی عامل غلطی نہ کرے۔

آخری بات

ہمزاد تابع کرنا بہت زیادہ آسان نہیں ہے۔ لیکن اتنا مشکل بھی نہیں ہے کہ انسان کی دسترس سے باہر کی چیز ہو۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ اپنے رُوحانی عملیات کی شروعات ہمزاد و مؤکل ہی کے عمل سے کرتے ہیں جو ایک بچکانہ طرزِ عمل ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی ڈاکٹر بننے کی خواہش رکھنے والا بچہ پہلے ہی دن قینچی اور چھری ہاتھ میں لے کر آپریشن کرنے کی مشق شروع کر دے۔ حالانکہ اس نے طب کی پہلی کلاس کا بھی ابھی مُنہ نہ دیکھا۔ ایسا بچّہ ایک دم سرجن کیسے بن سکتا ہے؟ اسی طرح روحانی عملیات میں ہمزاد اور مؤکل تابع کرنے کا مرحلہ بہت بعد کا مرحلہ ہے۔ جسے سب سے پہلے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہمزاد اگر تابع ہو جائے اور عامل کو روحانی عملیات کی بنیادی باتوں کا علم نہ ہو تو وہ ہمزاد سے خاطر خواہ فائدے حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی خلقِ خدا کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

اگر کوئی بھی انسان محنت کر کے ہمزاد تابع کر لے لیکن اسے عملیات کے فن کی خوبو میسّر نہ ہو تو وہ ہمزاد تابع کر کے مداری تو بن سکتا ہے عامل نہیں بن سکتا۔ کیوں کہ وہ عامل سرے سے ہے ہی نہیں ـــــــ اور ہماری رُوحانی تحریک کا مقصد لوگوں کو مداری نہیں عامل بنانا ہے۔ اس لئے ہم اپنے تمام قارئین سے دستہ بستہ یہ التجا کریں گے کہ وہ مداری نہیں عامل بننے کی کوشش کریں۔ اور لوگوں کو تماشے دکھانے کے بجائے ان کی حاجتوں کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں۔ صرف حاضرات کر لینا کسی مرض کی دوا نہیں جبتک لوگ مصائب سے نجات نہ پا سکیں۔ اور لوگ مصائب سے تب ہی نجات پائیں گے جب عامل فنِ عملیات سے پوری طرح واقف ہو گا۔ مثلاً ہمزاد حاضر ہو کر کسی مریض کی تشخیص کر کے عامل کو بتائے کہ اس مریض کو آیت قطب کا نقش مربّع آبی چال سے لکھ کر دو اور اس کو پنجاہِ قاف کے وظیفے کی تاکید کرو تو عامل کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ آیت قطب قرآن حکیم کی کس آیت کو کہتے ہیں اور پنجاہِ قاف سے کیا چیز مراد ہے۔؟ ـــــــ اور نقش مربع کی آبی چال کونسی ہے۔

ہمزاد عامل کی زیادہ تر رہنمائی کرے گا۔ وہ اپنے ہاتھوں سے تعویذ بنا کر عامل کو نہیں دے گا اس لئے ہمزاد تابع کرنے سے پہلے فنِ عملیات سے پوری طرح واقفیت ضروری ہے۔

آیئے اب ان فارمولوں پر نظر ڈالیں۔ جو بطورِ خاص آپ ہی کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ ان فارمولوں سے آپ خود بھی فائدہ اٹھائیں اور خلقِ خدا کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

طریقہ ۱

عامل اپنا نام روزانہ "یا" لگا کر ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے۔ مثلاً نام انور حسین ہے تو یا انور حسین روزانہ پڑھیں عمل بالکل تنہائی میں کریں۔ ہلکی روشنی چراغ کی رکھیں۔ اور چراغ اپنی پشت پر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ سایہ سامنے پڑے۔ اور عامل کو چاہیئے کہ عمل کے دوران اپنے سائے پر نظر رکھے۔ اور کھانا ہمیشہ تنہائی میں کھائے۔ اور کھانے کے دوران ایک آدھ روٹی یا لقمہ سامنے ڈال کر زبان سے عامل یہ کہے کہ انور حسین یہ حصّہ تمہارا ہے تم اس کو کھا لو۔ چند گھنٹوں کے بعد یہ لقمہ یا روٹی اٹھا کر کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیا کریں۔ پھر اس کو پانی وغیرہ میں بہا دیا کریں جس دن روٹی یا کوئی کھانے یا پینے کی چیز زمین پر ڈالنے کے بعد غائب ہو گئی۔ سمجھ لو ہمزاد تابع ہو گیا۔

اس کے بعد عامل اپنے نام کو ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر جو کچھ بھی حکم دے گا اس کی تعمیل ہو گی۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ لیکن اس میں کامیابی تین چلّوں سے پہلے مشکل ہی سے ملتی ہے۔

طریقہ ۲

سب سے پہلے کسی تنہائی کی جگہ کا انتخاب کریں۔ اور چالیس دن تک روزانہ روزہ رکھیں۔ ترکِ حیوانات جلالی اور جمالی کا اہتمام کریں۔ دورانِ عمل لوبان کی دھونی لیتے رہیں۔ عمل ہمیشہ نصف رات کو شروع کریں۔ روزانہ عزیمت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھیں۔ اور مٹی کا چراغ اپنی پشت پر روشن کریں۔ دورانِ عمل اپنے سائے پر نظر رکھیں۔ چراغ میں زیتون کا تیل ڈالیں۔ عمل کے آخری دن عامل کو اپنی شکل میں ایک شخص کھڑا ہوا نظر آئے گا۔ اس سے علیک سلیک کے بعد تابع ہو جانے کے بعد بات کریں۔ وہ جو شرائط رکھے گا ان پر غور کریں۔ اگر مان لینے کی ہوں تو مان لیں۔ اور اس سے حاضر کرنے کا طریقہ دریافت کریں۔ انشاء اللہ ہمزاد تابع ہو گا۔ اور ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔

خمعسق اَحْضَرُوْا اَحْضَرُوْا یَا قَوْمِ ھَمْزَادْ حَاضِرْ شَوْ بِحَقِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

طریقہ ۳

یہ عمل روحانی عملیات کا ایک راز ہے۔ دعا ہے کہ کسی نا اہل کو اللہ کامیابی سے ہمکنار نہ کرے۔ اہل کے لئے بطورِ تحفہ یہ عمل پیش ہے۔

کسی ماہ کی چاند کی ۲۸ تاریخ کو ۴۱ نقش زعفران سے عامل لکھ لے۔ آخری نقش عامل ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور باقی ۴۰ نقش احتیاط سے اپنے پاس رکھ لے۔ جب نیا چاند طلوع ہو تو پہلی تاریخ کو ہرے کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دے اور دفن کرتے وقت زبان سے کہے اے ہمزاد یہ نقش پہن کر حاضر ہو جا۔

اسی طرح چالیس دن تک ہر صبح کو یہ عمل کرتے رہیں۔ ۲۸ تاریخ کی صبح کو ۴۱ نقش عامل لکھے گا اور اسی دن کے گزر جانے کے بعد رات سے "یَا بُدُّوحُ" کا وظیفہ عامل کو حسبِ ذیل تعداد میں پڑھنا ہو گا۔

دو رات تک ——— ۲۲۲۲ مرتبہ روزانہ۔
چار رات تک ——— ۴۴۴۴ مرتبہ روزانہ۔

چھ راتوں تک ——— ۶۶۶۶ مرتبہ روزانہ۔
آٹھ راتوں تک ——— ۸۸۸۸ مرتبہ روزانہ۔

یہ کل ۲۰ دن ہوئے۔ ۲۰ دن کے بعد پھر اسی طرح شروع سے آخیر تک پڑھیں۔ کل ۴۰ راتوں تک یہ عمل پڑھا جائے گا۔ دورانِ عمل ہر قسم کے گوشت، انڈے اور مچھلی کا پرہیز رہے گا۔ پرہیز جمالی ضروری ہے۔ اور پرہیز جلالی اس عمل میں افضل ہے۔ انشاء اللہ پہلے چلّے میں ورنہ تیسرے چلّے میں کامیابی صد فیصد ہو گی۔ اس عمل کے ذریعہ جو ہمزاد تابع ہوتا ہے وہ عامل کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور زمین کے خزانے بھی لا کر دے سکتا ہے۔ پہلے دن جو نقش ۴۱ کی تعداد میں لکھے جائیں گے وہ یہ ہیں۔ چال آتشی ہے۔

۷۸۶

بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

(دائیں جانب:) وبحق ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ
(بائیں جانب:) فبحق عزرائیل

بحق جبرائیل و میکائیل و اسرافیل

طریقہ ۴

جب ہمزاد تابع کرنے کا ارادہ ہو تو ایک ہفتہ پہلے مچھلی اور ہر طرح کا گوشت چھوڑ دیں روزانہ غسل کریں۔ پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھیں۔ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھائیں کوشش کریں کہ ۸ دن تک جو کی روٹی کھائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو سادی غذائیں اور اُبلی ہوئی ترکاریاں استعمال کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد سورۂ اخلاص روزانہ تین سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد نوچندی جمعرات یا اتوار یا پیر کو روزہ رکھیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے پر بیٹھ کر سات ہزار مرتبہ "اللہ الصمد" اوّل و آخیر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ اس کے بعد یہ نقش لکھیں۔ اور تالاب یا حوض کے کنارے اسے کھلا چھوڑ دیں۔ یہ نقش آتشی چال سے پُر کریں۔ لگاتار پانچ دن تک یہ عمل کریں یعنی روزہ رکھیں۔ روزے کی حالت میں تالاب یا حوض کے کنارے جائیں۔ سات ہزار مرتبہ اللہ الصمد پڑھیں اور نقش لکھ کر اس کو کھلا تالاب کے یا حوض کے کنارے چھوڑ آئیں۔ پانچویں روز شام تک کہیں بھی کسی شخص سے بالکل تنہائی میں ملاقات ہو گی۔ یہ ملاقات بند کمرے میں بھی ممکن ہے اور سرِ راہ چلتے وقت بھی جب کہ عامل تنہا چل رہا ہو۔ یہ شخص عامل کے ہم شکل ہو گا۔ اور عامل سے یہ سوال کرے گا کہ تم ہمزاد کیوں تابع کرنا چاہتے ہو۔ عامل کو جواب دینا چاہیئے کہ میں ہمزاد اچھے کاموں میں تعاون اور خدمتِ خلق کے لئے تابع کرنا چاہتا ہوں۔ ہمزاد یہ سُن کر کچھ شرطیں پیش کرے گا۔ عامل جن شرطوں کو پوری کر سکتا ہے وہ اس کو مان لینی چاہیئیں اگر شرطیں مشکل ہوں تو ان کا انکار کر دینا

چاہیئے جب وہ تابع ہوجانے کا عہد کرلے تو عامل کو چاہیئے کہ اس سے حاضر ہونے کا طریقہ پوچھ لے۔ ہمزاد کا عمل عامل کو پوری رازداری کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہمزاد حاضر نہیں ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۱۰	یا مدٗ قائیل احضرو	۲۱۲	۴
۲۱۳	۳	احضروا احضروا	۶	۹
۲	۲۱۰	بحق یا جبرائیل	۱۲	۷
۱۱	۸		۱	۲۱۱

طریقہ ۵ کاغذ کے چار ٹکڑوں پر یہ عبارت لکھو۔ قارون، فرعون، شدّاد، نمرود، ہامان، ابوجہم شیطان۔ رات کو پلنگ پر سوؤ اور پلنگ کے ہر پائے کے نیچے ایک ٹکڑا کاغذ کا رکھ لو صبح کو اٹھ کر ان تمام ٹکڑوں کو جلادو۔ اگلی رات پھر اسی طرح لکھو اور صبح کو جلادو۔ کچھ دنوں کے بعد لگاتار یہ عمل کرنے سے خواب میں ہمزاد سے باتیں شروع ہوجائیں گی۔ جو عامل کے ہر سوال کا جواب دے گا۔ اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس میں کچھ پڑھنا نہیں ہے۔ اور کسی طرح کا کوئی پرہیز بھی نہیں کرنا ہے۔

طریقہ ۶ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ اس آیت کو ۱۰۷ مرتبہ روزانہ رات کو پڑھیں۔ اور پڑھتے وقت اپنے سامنے پر نظر رکھیں اور چراغ جلا کر عمل سے پہلے اپنی پشت پر رکھ لیں۔ ۴۱ دن اس عمل کو جاری رکھیں اور ترک حیوانات کریں انشاءاللہ پہلے ہی چلے میں ورنہ دوسرے چلے میں ہمزاد در بدر حاضر ہوگا۔ اور تابع ہوجائے گا۔ بہت ہی قیمتی عمل ہے۔ اور آزمودہ بھی ہے۔

طریقہ ۷ یہ عمل خواب میں حقیقتِ حال معلوم کرنے کا ہے۔ اس میں کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بہت ہی آسان عمل ہے۔ مندرجہ ذیل نقش ۴ عدد لکھ کر چارپائی کے چاروں کونوں میں دبادیں۔ اور ۱۴۱ مرتبہ یہ پڑھیں۔ "کالی چڑی پس بھری اَنْتَ فِی اَمرِی" آخر میں ایک بار یہ کہیں کہ اے میرے ہمزاد اگر تو نے فلاں مسئلے میں مجھے آگاہ نہیں کیا تو قیامت کے دن میں تیرا گریبان پکڑوں گا۔
نقش یہ ہے۔

ک ○ نام اپنا مع نام والدہ

ف
یہاں اپنا
مقصد لکھیں
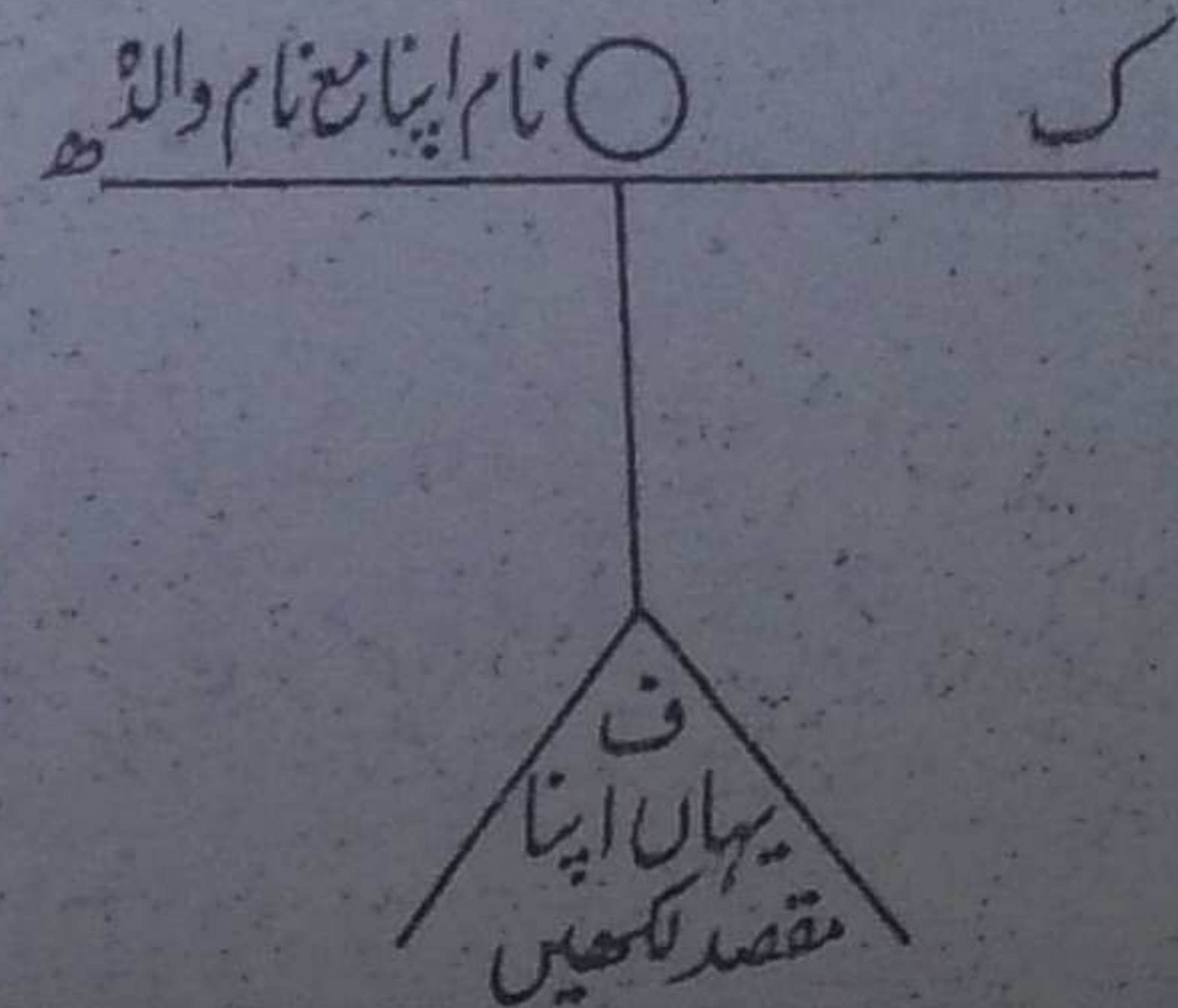
طریقہ ۸ یہ عمل ۲۱ دن کا ہے اور اس میں پرہیز جلالی شرط ہے۔ کسی ایسے آدمی کی قبر تلاش کریں جس کے نام اور اس کی ماں کے نام سے آپ اچھی طرح واقف ہوں۔ بعد نماز عشاء روزانہ تازہ غسل کے بعد پاک صاف کپڑے پہن کر قبر کے برابر میں بیٹھ جائیں۔ دوزانو ہوکر بیٹھیں۔ اور اپنا رخ مغرب کی طرف کریں۔ سب سے پہلے ۲۱ مرتبہ درود تاج پڑھیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں "یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سَخِّرْ ھمزادِ فلاں ابن فلاں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔"

فلاں ابن فلاں کی جگہ صاحب قبر کا نام اور اس کی ماں کا نام لیں۔ ایک ہفتے کے بعد کچھ ڈراؤنے چہرے نظر آئیں گے۔ آپ بالکل نہ ڈریں۔ اپنے دل کو مضبوط رکھیں۔ ۲۱ ویں روز انشاءاللہ ہمزاد حاضر ہوکر تابع ہوجائے گا۔

طریقہ ۹ کسی بھی ہرے بھرے درخت پر بیٹھ کر ۶ دن تک یا ۱۲ دن تک ۳۱۰۳۲ مرتبہ عمل پڑھیں۔ اگر ۱۲ دن تک پڑھنے کی نیت ہو تو روزانہ ۲۵۸۶ مرتبہ پڑھیں۔ اگر ۶ دن کی نیت ہو تو ۵۱۷۲ مرتبہ پڑھیں۔ انشاءاللہ اس دوران درخت ہی پر ہمزاد ظاہر ہوکر تابع ہوجائے گا۔ عمل یہ ہے۔ اَجِبْ یَا مَیَادَمُ بِحَقِّ دَال بَا۔

طریقہ ۱۰ موٹے کاغذ پر یا گتے پر سفید کاغذ چپکا کر یہ نقش لکھو۔

۷۸۶

اَنَّا سمعنا	قل اوحی	عجبا یہدی
قرانا	فقالوا	استمع
الی اللہ	الی الرشد	نفر من الجن

فَاٰمَنَّا بہ ________ یا ________ آمن

نقش کے نیچے سطروں کی جگہ عامل اپنا نام لکھدے۔ اس نقش کو عامل اپنی پرانی ٹوپی میں اندر کی طرف سی دے۔ اور سو مرتبہ یہ پڑھے ________ فَاٰمَنَّا ________ یا ________ آمن سطر کی جگہ اپنا نام لے اور پڑھنے کے بعد ٹوپی پر دم کر کے ٹوپی کو بکس میں رکھ دے اور بکس میں تالا لگادے چالیس دن عمل کو جاری رکھیں۔ اس دوران جب بھی ہمزاد حاضر ہوجائے ٹوپی اس کو پہنادے۔ ٹوپی سر پر رکھتے ہی وہ تابع ہوجائے گا۔ اس عمل میں اسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بس عمل پڑھنے کا وقت ایک ہی ہونا چاہیئے۔

طریقہ ۱۱ کسی بھی قمری مہینے کی ۱۳ تاریخ کو یہ عمل شروع کریں۔ عمل پڑھتے وقت اپنی ٹانگیں پھیلا کر چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ۳۰۱ مرتبہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ پڑھیں دوسرے دن اسی طرح چاند کی طرف دیکھتے ہوئے ۳۰۲ مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ ایک مرتبہ بڑھاتے چلے جائیں۔ جب

چاند کی آخری اور شروع کی تاریخیں چلیں گی اس وقت مغرب کی طرف رُخ کر کے عمل پڑھیں۔ اسی طرح اگر اتفاقاً چاند گھٹا وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے تب بھی مغرب کی طرف رُخ کر کے پڑھیں۔ البتہ جب چاند نظر آ رہا ہو تو چاند ہی کیطرف دیکھتے ہوئے عمل پڑھنا چاہیئے۔ عمل ٹانگیں پھیلا کر یا لیٹ کر زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ ورنہ پھر آلتی پالتی مار کر بیٹھ کر پڑھیں۔

اس دوران یا آخری دن ایک شخص عامل سے ملاقات کرے گا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہوں گی اِس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے تابع اور مطیع ہونے کی بات کریں۔ جب وہ وعدہ کر لے تو اس کا ہاتھ چھوڑ دیں۔ اس سے خوف زدہ نہ ہوں۔ وہ آپ کے عمل کی طاقت پر حاضر ہو گا۔ اس لئے وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد آپ جب بھی ۳۳۰ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں گے ہمزاد حاضر ہو کر خدمت بجا لائے گا۔ اس عمل میں بھی کوئی پرہیز نہیں ہے۔

طریقہ ۱۲ دن کے وقت جب سورج نصف النہار پر ہو غسل کر کے کسی میدان میں چلا جائے اور کپڑے اُتار دے صرف لنگوٹ کس لے اور سورج کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے۔ سایہ زمین پر پڑے گا۔ سائے کی گردن پر عامل نظر رکھے۔ پندرہ منٹ تک سائے کی طرف دیکھتا رہے اور کوشش کرے کہ پلک جھپکنے نہ پائے اور ۱۵ منٹ میں بہت کم پلک جھپکنے کی نوبت آئے۔ ۱۵ منٹ کے بعد ایک دم عامل کو چاہیئے کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے۔ وہاں بھی دھندلا سا ایک سایہ نظر آئے گا۔ دو منٹ کے بعد پھر زمین پر نظر جمالے۔ اور پندرہ منٹ تک نظر جمائے دیکھتا رہے اور یہ یقین رکھے کہ ہمزاد کو مسخر کر رہا ہے پھر دو منٹ تک آسمان کی طرف دیکھ کر پھر ۱۵ منٹ تک زمین کی طرف دیکھے۔ اس طرح تقریباً ایک گھنٹے تک کرتا رہے۔ اس عمل کو ۶ ماہ تک جاری رکھنا ہے۔ اس میں نہ کچھ پڑھنا ہے نہ ہی کوئی پرہیز ہے انشاء اللہ ۶ ماہ کے اندر اندر ہمزاد تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۱۳ عامل کو چاہیئے کہ اپنے قد کے برابر ایک آئینہ تیار کرائے اور بالکل الگ تھلگ کمرے میں اس آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر (بالکل برہنہ صرف نیکر پہن لے) اور اس طرح کھڑا ہو کہ عامل کا چہرہ شمال کی طرف ہو۔ عامل شیشے سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اپنے سائے کو دیکھتا رہے لگاتار ایک گھنٹے تک دیکھے۔ اس کے بعد پانچ منٹ چھت کی طرف دیکھے۔ عامل کو اپنا سایہ چھت پر نظر آئیگا۔ اس عمل میں ساڑھے ۴ ماہ میں ہمزاد ہم کلام ہو کر تابع ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ بس وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔

طریقہ ۱۴ اس عمل میں عامل کو چاہیئے کہ احرام باندھ لے۔ عامل مٹی کا کورا چراغ لیکر اس کو جنوب کی طرف رکھے اور عامل اپنا منہ شمال کی طرف رکھے۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھے۔ چراغ اس طرح رکھا جائے کہ عامل کا سایہ زمین پر رہے۔ دیوار پر نہ جائے۔ فرش پر سفید چادر بچھا لینی چاہیئے۔

عمل کو ۳ ماہ تک جاری رکھنا اور ۳ ماہ تک کوئی ایک طرح کا آٹا اور کوئی طرح کی دال پکا کر کھائے

دودھ اور گھی بھی استعمال کر سکتا ہے۔

عمل ہمیشہ رات کو ۹ بجے کے بعد شروع کرے۔ اور مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی ۳ سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد چھت کی طرف ۲ منٹ تک دیکھ کر پھر اپنے سائے کی طرف دیکھ کر ۳ سو مرتبہ آیت مذکورہ پڑھے۔ اس طرح ایک رات میں ۹ سو مرتبہ آیت پڑھنی ہے اور پھر ۳ سو مرتبہ کے بعد دو منٹ تک چھت کی طرف دیکھے۔ انشاء اللہ مدتِ مقررہ کے اندر ہمزاد آ کر محو کلام ہو گا۔ اور عامل کا مطیع ہو جائے گا۔

آیت یہ ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

طریقہ ۱۵ یہ عمل دن میں ۹ بجے کرے۔ اور عامل احرام باندھ کر عمل کرے۔ ڈھائی ماہ تک لگاتار عمل کرنا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ ایک قدِ آدم آئینہ لیکر اس کو شمالی دیوار پر لگا دے اور خود آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر آئینے میں دیکھتے ہوئے سات سو مرتبہ مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی کی تلاوت کرے۔ اس کے بعد ۳ منٹ تک آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کا دھیان کرے۔ پھر ۳ منٹ کے بعد آیتِ قرآنی کو سات سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد پھر ۳ منٹ تک آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کا تصور کرے۔ چند یوم کے بعد آنکھیں بند کرنے کے بعد ایسا محسوس ہو گا کہ آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور عامل خود سے ہمکلام ہو رہا ہے۔ ڈھائی ماہ کے اندر اندر کمرے میں عامل اپنی جیسی شکل وصورت کا دوسرا انسان موجود پائے گا جو درحقیقت ہمزاد ہو گا۔ اس سے بات چیت کریں اور اس کو خدمت کے لئے تابع کر لیں۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے البتہ وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ

طریقہ ۱۶ یہ عمل رات کو گیارہ بجے کرنا ہے۔ کسی الگ تھلگ کمرے میں جہاں روشنی بالکل نہ ہو۔ احرام باندھ کر عامل کھڑے ہو کر شمال کی طرف اپنا رُخ کر کے مندرجہ ذیل آیت کو ۱۳۰۰ مرتبہ پڑھنا ہے۔ عامل آنکھیں بند کر کے عمل پڑھے۔ اور تصوّر رکھے کہ میرا ہمزاد بہت جلد حاضر ہو گا۔ چند دن کے بعد عامل کو ایسا محسوس ہو گا کہ کمرے میں روشنی ہو رہی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد عامل کو ایسا محسوس ہو گا کہ کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہے۔ عامل عمل ختم کرنے کے بعد ہلکی روشنی میں اسی کمرے میں سو جائے انشاء اللہ ڈھائی ماہ کے اندر اندر ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہو گا اور عامل کی اطاعت کرے گا۔

آیت یہ ہے۔ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا۔

طریقہ ۱۷ ایک آسان اور عجیب وغریب عمل تحریر کیا جاتا ہے۔ روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے عامل لوٹا لیکر جنگل جائے اور آڑ میں بیٹھ کر قضائے حاجت کرے اور آبدست کرتے وقت کچھ پانی لوٹے میں چھوڑ دے۔ پھر اس پانی کو کیکر کے درخت کی جڑ میں ڈال دے۔ اور پانی ڈالتے وقت اس طرح سلام کرے جیسے ہمزاد نظر آ رہا ہے اور سلام کے بعد یہ کہے، اے ہمزاد کبھی ہمارے کام آؤ۔

ایک ماہ کے بعد اسی درخت سے ایک شخص اتر کر عامل کی اطاعت کا وعدہ کرے گا۔

طریقہ ۱۸ ایک کمرہ عمل کے لئے منتخب کرو۔ اس کے فرش پر نیلی چادر بچھادو اور اس کی دیواروں پر نیلا رنگ کرادو۔ اور چھت پر نیلے رنگ کا کاغذ، یا کپڑا لگادو۔ کھڑکیوں اور دروازے پر بھی ہلکے نیلے رنگ کے جسے آسمانی کہتے ہیں، پردے لٹکادو۔ مٹی کے کورے چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈال کر چراغ روشن کرو۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر رکھ لو۔ اور اپنی نظریں اپنے سائے کی گردن پر جمائے رکھو۔ اور خیال رکھو کہ بس ہمزاد بہت جلد حاضر ہونے والا ہے۔ لگاتار ایک گھنٹے تک اپنے سائے پر نظریں جمانے کے بعد دو منٹ تک چھت کی طرف دیکھو۔ اس کے بعد پھر دس منٹ تک اپنے سائے کی طرف دیکھو پھر دس منٹ کے بعد دو منٹ تک پھر چھت کی طرف دیکھو۔ ایک ہفتے کے بعد دورانِ عمل کمرے سے باہر آ کر ایک منٹ تک آسمان کی طرف دیکھو۔ پھر اپنے کمرے میں آجایا کرو۔ اگر دودھ، گھی اور دہی پر قناعت پر کرو گے تو ایک ماہ کے اندر اندر ہمزاد کمرے میں حاضر ہو کر تمہارے تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۱۹ عشاء کی نماز کے بعد ۴۴ مرتبہ مندرجہ ذیل آیات کو ۲۱ یوم تک پڑھو۔ انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہوگا۔ اور عامل کی تابع داری کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل میں کسی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے۔ البتہ جگہ اور وقت کی پابندی ضروری ہے۔

آیاتِ قرآنی مع عزیمت یہ ہیں۔ اَلَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ؕ یَا قَوۡمِ هَمۡزَادُ حَاضِرۡ شو حاضر شو۔

طریقہ ۲۰ مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے اپنے سامنے رکھو۔ اور مندرجہ ذیل عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھو۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کرنے پر مجبور ہوگا۔ پرہیز کچھ نہیں۔ وقت اور جگہ کی پابندی کرنا شرط ہے۔ اور عمل مکمل تنہائی میں ہونا چاہیئے۔

عزیمت یہ ہے۔ یَا لَطِیۡفُ تَلَطَّفۡ وَاللُّطۡفُ فِیۡ لُطُوۡفِکُمۡ یَا لَطِیۡفُ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۹	۴۴۲	۴۴۶	۴۳۲
۴۴۵	۴۳۳	۴۳۸	۴۴۳
۴۳۴		۴۴۰	۴۳۷
۴۴۱	۴۳۶	۴۳۵	۴۴۷

طریقہ ۲۱ نصف رات کے بعد مکمل تنہائی والے کمرے میں غسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر دو نفلیں پڑھ کر بیٹھ جاؤ۔ رجال الغیب کا خیال رکھو۔ چراغ جلا کر اپنی پشت پر رکھو۔ بلا تعداد مندرجہ ذیل آیت کو ایک گھنٹے تک پڑھتے رہو۔ کمرے میں اگربتی جلاؤ۔ اور مصلّے پر اور اپنے کپڑے پر عطر لگاؤ۔ لگاتار سات دن تک عمل کو جاری رکھو۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابعداری

کرے گا۔ اس عمل میں پرہیز جلالی کرنا ضروری ہے۔

آیت یہ ہے۔ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ؕ

طریقہ ۲۲ حَلَبَ شَافِیۡ حَلَبَ کَافِیۡ حَلَبَ مَاسِیۡ میرا سایہ کردِ وراسی۔ نصف رات کو ۱۴ مرتبہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھو۔ اور اپنی پشت پر سرسوں کے تیل کا چراغ جلاؤ۔ لگاتار ۴۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھو۔ انشاء اللہ ۴۱ ویں روز ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کرے گا۔ اس عمل میں بھی پرہیز جلالی شرط ہے۔

طریقہ ۲۳ بعد نمازِ عشاء ۳۵۰ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھیں۔ پرہیز جمالی اور جلالی ضروری ہے۔ لگاتار سات دن تک عمل کریں۔ انشاء اللہ ساتویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کا وعدہ کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔ عَزَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ یَا مَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ وَالۡاَرۡوَاحِ بِحَقِّ سُلَیۡمَانَ ابۡنَ دَاؤدَ علیہم السّلام اُحۡضُرُوۡا اُحۡضُرُوۡا اُحۡضُرُوۡا یَا هَمۡزَادُ حَاضِر شو بحقِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ ؕ

طریقہ ۲۴ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ صرف بدبودار اشیاء سے پرہیز کرنا ہے۔ البتہ دورانِ چلّہ ایک ہی طرح کا غلّہ عامل کو استعمال کرنا چاہیئے۔ عزیمت روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد عمل کی شروعات کریں۔ انشاء اللہ ۴۰ ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابعداری کا عہد کرے گا۔ عزیمت یہ ہے۔ یَا هَمۡزَادُ یَا مُسَخَّرَاتُ بِلُطۡفِکَ یَا لَطِیۡفُ۔

طریقہ ۲۵ ۲۱ راتوں تک روزانہ سورۃ قریش چار سو مرتبہ پڑھو۔ دورانِ عمل صرف پرہیز جمالی کا خیال رکھو۔ جگہ اور وقت کی پابندی بے حد ضروری ہے۔ چالیس ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کا عہد کرے گا۔

طریقہ ۲۶ قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک عمل ہمیشہ عشاء کے بعد کریں مکمل تنہائی میں کریں۔ بدبودار اشیاء سے پرہیز کریں۔ عمل کی تعداد کم یا زیادہ بالکل نہ کریں۔ ورنہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ ۴۰ ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائیگا۔

آیت یہ ہے۔ اَلَمۡ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوۡ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَیۡہِ دَلِیۡلًا ۙ ثُمَّ قَبَضۡنٰہُ اِلَیۡنَا قَبۡضًا یَّسِیۡرًا ؕ

طریقہ ۲۷ نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں۔ عمل مکمّل تنہائی میں کریں۔ کمرے کو خوشبوؤں سے معطر رکھیں۔ چنبیلی کے تیل کا چراغ جلائیں۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر رکھیں۔ اور اس طرح کھڑے ہوں کہ سایہ عامل کے قد کے برابر ہو۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو دو ہزار ایک سو مرتبہ پڑھیں۔ دورانِ عمل پلک نہ جھپکائیں۔ اور جب بھی پلک جھپکنے لگے تو کمرے کی چھت کی طرف دیکھیں۔ دورانِ عمل تو ہمزاد کا تصوّر رکھیں ہی چوبیس گھنٹے بھی ہمزاد کا تصوّر رکھیں۔ اور دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں ۶ گھنٹے سے زیادہ ہرگز نہ سوئیں۔ اور کوئی پرہیز نہیں ہے۔ ۲۱ ویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ یَاقَوْمِ هَمْزَاد بِاِذْنِ اللہ تعالیٰ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا۔

طریقہ ۲۸ قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت کو گیارہ دن تک بعد نمازِ عشاء مکمل تنہائی میں پڑھنا ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ اپنے نام کے اعداد نکالے اور اس میں ۷۸۶ کا اضافہ کر کے جو تعداد آئے اس تعداد کے مطابق آیت شریفہ کی تلاوت کرے۔ انشاء اللہ گیارہویں دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائیگا۔ آیت یہ ہے۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔

طریقہ ۲۹ مندرجہ ذیل عمل سات ہفتوں کا عمل ہے۔ آخری ہفتے میں ۸ دن عمل کرنا ہے۔ اس طرح کل پچاس دن عمل کرنا ہوگا۔ اس عمل میں پرہیز جلالی شرط ہے۔ جگہ اور وقت کی پابندی بھی ضروری ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر کسی تنہائی والی جگہ میں جا کر بیٹھ جائیں۔ اور رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔ عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ تجلیات اسماءِ الحسنیٰ بِسْمِ اللہ بِسْمِ اللہ بسم اللہ لا الٰہ کا کوٹ الا اللہ کی کھائی پاک محمدؐ کی دھائی، جبرئیلا جبر کر میکائیلا اثر کر اسرافیلا مہر کر عزرائیلا پکڑ ھمزاد حاضر کر بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ۔

پڑھائی آہستہ آہستہ کریں۔ اگر پہلے ہی ہفتے میں کامیابی مل جائے تو عمل چھوڑ دیں۔ جس ہفتے میں بھی کامیابی مل جائے۔ اسی ہفتے میں عمل چھوڑ دیں۔ اگر آخری ہفتے میں بھی خدانخواستہ کامیابی نہ ملے تو پھر ایک دن کا اضافہ کریں پچاسویں دن میں عمل میں لازماً کامیابی مل جاتی ہے۔

طریقہ ۳۰ ایک عجیب و غریب عمل نقل کر رہے ہیں۔ اس عمل کا پڑھنا بھی آسان ہے اور اس میں کسی طرح کا کوئی پرہیز بھی نہیں ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ ۳ فٹ لمبا صاف پانی کا آئینہ لیں۔ اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی شہ رگ پر نظریں جماتے ہوئے "یا ہمسایہ" آدھے گھنٹے تک پڑھیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی عشرے میں اثرات ظاہر ہونگے۔ ۴۰ دن کا عمل ہے۔ آخری عشرے میں عجیب و غریب قسم کی بشارتیں ہوں گی۔ اور عمل کے آخری دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع داری کا عہد کرے گا۔

طریقہ ۳۱ ایک بہت ہی نادر اور مؤثر قسم کا عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ جو نہ صرف ہمزاد کو مسخر کرنے کیلئے تیر بہدف ہے، بلکہ تسخیر خلائق کے لئے بہت کامیاب عمل ہے۔ یہ عمل مشکل بھی نہیں ہے۔ اور جسے ہمزاد اور خلائق کو مسخر کرنے کی آرزو ہو تو اس کے لئے تو یہ عمل ایک گوہر نایاب ہے۔ عمل کی شرط یہ ہے کہ جس کمرے میں عمل کرنے کا ارادہ ہو اس کمرے میں چونا کرا لیں۔ اور کمرہ ہر اعتبار سے صاف ستھرا ہو اور اس میں ساز و سامان موجود نہ ہو۔ نہ ہی آس پاس کسی طرح کا شور و غل ہو۔ کمرے کی چاروں دیواروں پر قد آدم آئینہ لگا لیں۔ اور ایک لالٹین جلا کر اسے کمرے کی چھت میں بالکل درمیان میں لٹکا دیں۔ عمل

سے پہلے لالٹین لٹکا دیں اور اپنا حصار کر لیں۔ اس عمل کا مخصوص حصار ہے اسی طرح کریں ـــــ اور اس آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ (سورۂ انعام) جب اس آیت کو پڑھ چکیں تو پھر یَا لَطِیْفُ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رُخ شمال کی طرف کریں۔ اور آئینے میں دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ (سورۂ یوسف) جب پڑھ چکیں تو ۱۲۹ مرتبہ "یا لطیفُ" پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رُخ مغرب کی طرف کریں۔ اور آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ اِنَّ اللہَ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔ (سورۂ شوریٰ) پڑھیں۔ اور جب ۱۲۹ مرتبہ آیت پڑھ چکیں تو یا لَطِیْفُ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنا رُخ جنوب کی طرف کریں۔ اور آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ (سورۂ ملک) پڑھیں۔ اور اس کے بعد ۱۲۹ مرتبہ "یا لطیفُ" پڑھیں۔

چند روز کے بعد آئینے میں اپنی صورت کے بجائے عجیب و غریب صورتیں نظر آئیں گی۔ اور درمیان عمل آئینے میں اپنی صورت بھی کئی بار غائب ہو جائے گی۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دورانِ عمل کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے۔ اور جسم حرکت نہ کرے۔ عمل لگاتار ۲۱ روز تک کرنا ہے۔

عمل سے پہلے ۴ نقش لکھ کر چاروں آئینوں پر چسپاں کر دیں۔ اور حصار کیلئے گیرو تیار کریں۔ گیرو ایک دن میں ایک کلو سے کم نہ ہو۔ عامل ایک چوکور دائرہ کھینچ کر اس کے چاروں طرف گیرو ڈال دیں۔ اور اس گیرو پر سورۂ یٰسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر گیرو پر دم کر دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والارواح

ابو ولید شمھورش	ابو الحسین زوابیض معہ
ابو نوح شمو سیاف السحابی	یہاں عامل اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھے

احضروا احضروا احضروا یا قوم ہمزاد

آئینہ

گیرو

آئینہ — گیرو — عامل کی نشست — گیرو — آئینہ

گیرو

آئینہ

یہ عمل احتیاط سے کریں۔ بہت عجیب وغریب عمل ہے۔ ہمزاد تو تابع ہو ہی جاتا ہے۔ مخلوقات خداوندی بھی مسخّر ہو جاتی ہے اور عامل جہاں بھی جاتا ہے بھیڑ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسے عمل بتانے کے نہیں ہوتے لیکن ہم نے "صنم خانہ عملیات" پڑھنے والوں کے لئے تمام سربستہ راز کھول دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے اور بھی بے شمار عملیات ہم ظاہر کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل کو کامیاب کرے اور نا اہل کو ایسے قیمتی اعمال سے دور رکھے۔

طریقہ ۳۲ مندرجہ ذیل عمل سے قرآنی قوت حرکت میں آکر ہمزاد کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ عمل خود ہمزاد کی صورت میں متشکل ہو کر عامل کی مدد کرتا ہے۔ طریقہ عمل بے حد آسان اور سادہ ہے۔ یہ عمل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے متعلق ہے۔ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو روزانہ ۷۸۶ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ اور بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو حروف کی تعداد کے مطابق ۱۹ دن تک پڑھنا چاہیئے۔

طریقہ یہ ہے کہ نوچندی پیر کو اس عمل کی شروعات کرے۔ اور ایک ہفتے پہلے ہی سے ترکِ حیوانات کرے۔ چراغ حصار کے دن اپنی پشت پر رکھے۔ عمل کھڑے ہو کر پڑھے اور نظر اپنے سائے پر جمائے رکھے۔ عمل کی شروعات رات کو ۱۲ بجے کرے۔ تقریباً ۳ گھنٹے میں عمل مکمل ہوگا۔

اس عمل کو وہی لوگ کر سکتے ہیں کہ جو حد سے زیادہ بہادر ہوں۔ اور ان کی فطرت میں استحکام ہو۔ کسی طرح کا کوئی خوف اور ڈر ان کی طبیعت میں نہ ہو۔ اگر طبیعت میں استحکام نہیں ہوگا ——— تو روزانہ تین ساڑھے تین گھنٹے کھڑے ہو کر عمل پڑھنا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے عمل سے پہلے عامل کو اپنی طبیعت کا بھرپور جائزہ لے لینا چاہیئے۔

دورانِ عمل عامل کسی طرح کا ڈر محسوس نہ کرے۔ دورانِ عمل مختلف قسم کی بشارتیں بھی ممکن ہیں۔ اور خوف دلانے والی چیزوں کا ظاہر ہونا بھی متوقع ہے۔ آخری روز ایک روشنی نمودار ہوگی۔ پھر یہ روشنی ایک آئینے کی صورت اختیار کر لے گی اور اس میں عامل کو اپنا سراپا نظر آئے گا۔ بس یہی دراصل ہمزاد ہے۔ اس سے قول و قرار کر لیں۔ انشاء اللہ ہمزاد تابع ہوگا۔ اور حکم کی تعمیل کا وعدہ کر لے گا۔

عزیمت یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَصْحَابَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یَا اَصْحَابَ الْحُوْدِ وَالسَّبَاحِ اَھْلِ مَاسَامَاھُوْ وَمَا اَبْرَھُوْا اَھْیَا اِشْرَاھِیَا اِحْضَرُوْا یَا قَوْمَ ھَمْزَادِ الرُّوْحِ بِحَقِّ رَبِّنَا وَرَبِّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

طریقہ ۳۳ یہ عمل جو اب پیش کیا جا رہا ہے مجرّب عمل ہے۔ کتب قدیم میں اس عمل کا طریقہ سات سات روز کے سات چلے کرنا تحریر ہے۔ ہر نوچندی جمعرات کو شروع کر کے سات روز تک عمل کو جاری رکھیں۔ اس طرح لگاتار ۷ ماہ تک کریں۔ اگر کسی ماہ نوچندی جمعرات کو چاند عقرب میں ہو تو اس ماہ نوچندی اتوار یا نوچندی پیر سے عمل شروع کریں۔ دورانِ عمل ہر ماہ ۷ روز تک جمالی اور جلالی پرہیز

کریں۔ عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ اور اپنی پشت پر چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کریں۔ اور اپنے سائے کو ایک ہزار بار درود شریف پڑھ کر عمل کی شروعات کریں۔

درود شریف یہ والا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ تَجَلِّیَاتِ اَسْمَاءِكَ الْحُسْنٰی اس کے بعد بسم اللہ۔ بسم اللہ۔ بسم اللہ لا الٰہ کا کوٹ، الا اللہ کی کھائی، پاک محمدؐ کی دھائی، جبرائیلا جبر کر، میکائیلا اثر کر، اسرافیلا مہر کر عزرائیلا پکڑ، ہمزاد حاضر کر بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ ——— پڑھائی آہستہ آہستہ کریں۔ عمل کی تعداد پر خاص دھیان رکھنا چاہیئے۔ کم زیادہ نہ ہو۔ ورنہ عمل کی ناکامی کا خطرہ رہے گا۔

یہ عمل کئی بزرگوں سے منقول ہے۔ اور تجربات کی کسوٹی پر مؤثر اترتا ہے۔ جو لوگ ہمزاد تابع کرنے کے خواہش مند ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ اس عمل پر تقدیر آزمائیں۔ انشاء اللہ یقیناً کامیابی نصیب ہوگی۔

طریقہ ۳۴ یہ عمل ۱۱ دن کا ہے۔ عمل کے دوران مکمل تنہائی اختیار کریں۔ کسی سے ملاقات نہ کریں۔ نیز بیوی کے ساتھ مجامعت سے مکمل پرہیز کریں۔ عمل بالکل الگ تھلگ مکان یا کمرے میں کریں۔ شروع کے سات دن تک روزہ رکھیں۔ سحر و افطار میں بہت معمولی غذا استعمال کریں۔ عمل کے دوران بخورات روشن کریں۔

یہ عمل سیاہ لباس ہی میں کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اس لئے اس عمل کے لئے سیاہ لباس سلوا لیں۔ رات کو عمل کے وقت اس لباس کو پہن لیں۔ بصورت قعدہ بیٹھ کر عمل شروع کریں۔ عمل کو ایکہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ عمل کے بعد اسی مکان کے صحن میں لیٹ جائیں۔ اگر سردی کا زمانہ ہو تو اسی کمرے میں لیٹ جائیں۔ آخری دن سیاہ لباس میں ہمزاد حاضر ہو کر ہمکلام ہوگا۔

عمل کی عبارت یہ ہے۔ یَا ھَمْزَادَا ھَمُوْاقًا یَا ھَمْزَادَا ھَمْھُوْقًا۔ یَا ھَمْزَادَا اَقْقُھُوْقًا۔ یَا ھَمْزَادَا اَھْقَھُوْقًا۔ یَا ھَمْزَادَا اَھْمُھُوْقًا یَا ھَمْزَادَا اَقْفُمُوْقًا۔ یَا ھَمْزَادَا اَقْنُھُوْقًا یَا سَرِیْعًا سَرِیْعًا سَرِیْعًا۔

طریقہ ۳۵ اس عمل کو بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کر کے دو ہزار مرتبہ پڑھے۔ جلالی اور جمالی پرہیز رکھے۔ عمل مکمل اندھیرے میں کرے تو بہتر ہے۔ اس عمل میں حصار وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ کانوں میں روئی وغیرہ لگا لیں۔ عمل آہستہ آہستہ پڑھیں۔ اور دورانِ عمل لمبے لمبے سانس لیں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ روز تک جاری رکھیں۔ آخری دن ہمزاد حاضر ہو کر تابع ہو جائے گا۔

عمل کی عبارت یہ ہے۔ اَھَانَا وَھُوْدَا۔ اَھیَا ھَمزَا اَھمزادا تَخمِیثًا رحیقًا وحیدًا اَشراھیا ھُواقًا ھیمثًا دُودًا الیمحًا کیمحًا کُوراشًا وازاشًا ریمھاك جھمًا وجیمًا ھونًا۔

طریقہ ۳۶ یہ عمل بھی صرف ۱۱ دن کا ہے۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات کو شروع کریں۔ اور روزانہ عمل سے پہلے آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ، چاروں قل تین تین بار پڑھ کر اپنا حصار کر لیں۔ زمین پر بیٹھ کر عمل کریں۔ اور عمل کے دوران اپنی آنکھوں کو بند رکھیں۔ عمل کی تعداد ایک سو گیارہ ہے۔

عمل کی عبارت یہ ہے۔ اَسْئَالُکَ کَشْفَ حِجَابَ الغیب بمافیہ حتیٰ اَشاھد الرّوح الباقی ۔ اٰ ۃ اٰ ۃ اٰ ۃ اٰتت یاحیی یاقیوم یانور السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابینھما ربّ العرش العظیم اَنْ تصلّی وتسلّم علیٰ سیّدنا محمّد وان تکشف لی عن اسرارِ اسمائِکَ وَان تسخرلی ھمزاد بالطاعۃِ وقلبی لک بالعبادۃ وان ترزقنی انوار ھدایتک ومعرفۃ اسرارک حتّٰی اکون بتھجابباھرمایظھرمن لُطفکَ یالطیفُ الطفُ یاارحمَ الرّاحمین انشاء اللہ گیارویں دن ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا۔ حسب قاعدہ اس سے قول و قرار کریں۔

طریقہ ۳۷ یہ عمل چالیس روز کا ہے۔ اس عمل کا ہمزاد صرف خبریں لاکر دیتا ہے۔ لیکن اس ہمزاد سے دور دراز کی خبریں منگائی جاسکتی ہیں۔ عمل روزانہ عشاء کے بعد کریں۔ اور عمل کی تعداد پندرہ سو مرتبہ ہے۔ عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ گوشت، دودھ، دہی اور تمام بدبودار چیزوں سے اجتناب کریں۔ انشاء اللہ پہلے ہی چلے میں ہمزاد تابع ہوگا۔

عمل یہ ہے۔ یااللہ یاخبیرُ یاعلیمُ یاباطن یاشھید یارشیدُ۔

بعض ماہرین کی رائے یہ ہے کہ عامل کو چاہیئے اسی عمل کو دورانِ چلہ نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے۔ اس سے عمل میں تقویت پیدا ہوگی۔

طریقہ ۳۸ یہ عمل صرف تین دن کا ہے۔ اس عمل کے دوران مکمل تنہائی اختیار کریں۔ عمل کا کمرہ ساز و سامان سے محفوظ ہو۔ اور آس پاس کسی طرح کا شور و غل نہ ہو۔ پرہیز جلالی اور جمالی کو ملحوظ رکھ کر اس عمل کی شروعات کی جائے۔ عمل کے وقت اگر نیا لباس پہنے تو افضل ہے۔ ورنہ پاک صاف جو اپنے پاس سب سے اچھا لباس موجود ہو اس کو زیب تن کریں۔ مندرجہ ذیل نقش ۶ عدد لکھ کر رکھیں۔ نقش طالع جوزا یا سنبلہ میں بدھ کے دن عروج ماہ میں لکھیں۔

عمل منگل گزر کر جو رات آتی ہے اس سے شروع کریں۔ اور لگاتار ۳ راتوں تک کریں درج ذیل نقش کی بتی بناکر نئی روئی کے ساتھ نئے اور کورے چراغ میں روشن کریں۔ اور چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈالیں۔ چراغ اپنی پشت پر رکھیں۔ اور ذرا اونچا کر کے رکھیں۔ بہتر ہے کہ چراغ حصار کے اندر ہو۔ عمل کی عبارت لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے۔

عمل یہ ہے۔ عزمت علیکم یامعشر الجنّ والانس والارواح بحقّ حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السّلام وبحق یاحیی یاقیوم احضروا احضروا احضروا یاقوم ھمزاد حاضرشو برحمتک یاارحم الرّاحمین

دورانِ عمل اپنے سائے پر نظر رکھیں۔ چراغ میں روئی اتنی لگائیں کہ صبح تک دو بتیاں جل جائیں۔ اس عمل میں پہلے ہی دن سے عجیب عجیب نظارے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور ایک سایہ سا اِدھر اُدھر بھاگتا دکھائی دیتا ہے۔ تیسرے دن انشاء اللہ ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہو جائے گا۔ یہ عمل سردیوں میں کرنا چاہیئے۔ اور عشاء کے بعد سے نمازِ فجر تک کرنا چاہیئے۔

عمل کی دیگر شرائط یہ ہیں۔ عمل کرنے سے پہلے میٹھے چاول پکا کر بچوں میں تقسیم کریں۔ اور کم سے کم

دس فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں۔ نماز کی پابندی رکھیں۔ اور ۳ روز تک روزہ رکھیں ــــــ افطار کے بعد روزانہ سر میں کدو کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ نمازِ فجر کے بعد سورۃ مزمل کی تلاوت عمل سے ایک ہفتے پہلے سے ۱۵ مرتبہ روزانہ کرنی چاہیئے۔ اور عمل کے دوران بھی اسی طرح تعداد میں تلاوت جاری رکھیں۔ اگر سورۃ جن بھی روزانہ عمل کے دوران پانچ مرتبہ نمازِ فجر کے بعد پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے۔ دورانِ عمل اگر بھوک یا پیاس کا احساس ہو تو عمل روک کر تین سو مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھ لیں۔ اگر نیند کا غلبہ ہو تو گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سُبُّوحٌ قدّوسٌ سو مرتبہ پڑھیں۔ دورانِ عمل دن میں اگر کوئی پھل کھائیں تو اس کا خیال رکھیں کہ پھل داغ دار نہ ہو۔ کوئی بھی پھل کھانے سے پہلے "یاوہابُ" ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اُس پھل پر دم کریں پھر اسے کھائیں۔ پینے کی چیز پر سو مرتبہ "یامنعمُ" پڑھ کر دم کر کے پئیں۔ انشاء اللہ تین ہی دن میں کامیابی ملے گی۔ ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا۔

جس نقش کی بتی بنائی جائے گی وہ نقش یہ ہے۔

عزمت علیکم یامعشر الجن والانس والارواح

ابو لید شمھورش	ابوالحسن زوبیض بعه
ابونوح میموسیا ن ف السحابی	یہاں عامل اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھے

بحق سلیمان ابن داؤد علیھم السلام
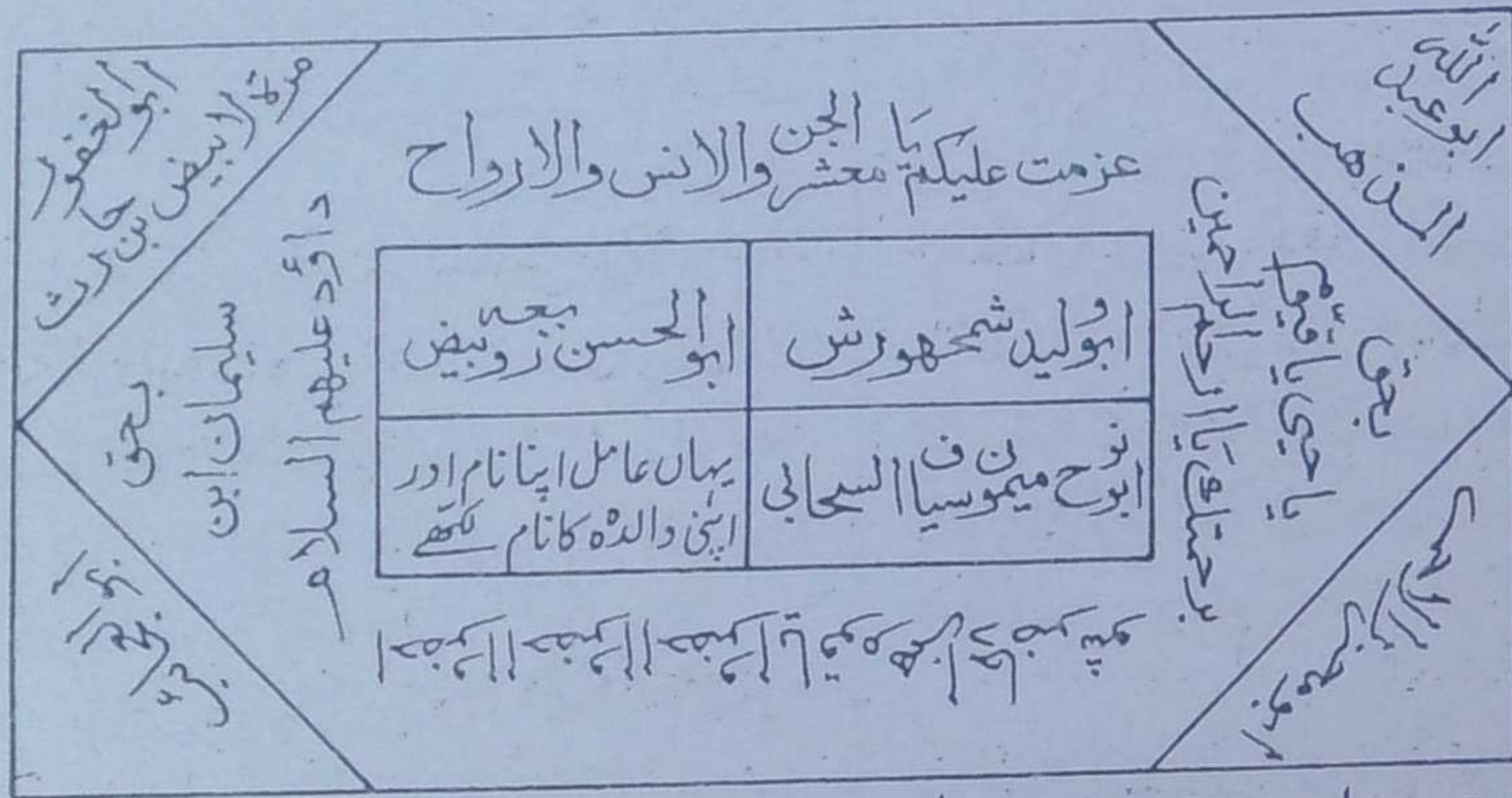
طریقہ ۳۹ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ چالیس دن میں ہمزاد حاضر ہو کر ہم کلام ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل عزیمت کو ۳ بجے رات کو تہجّد کی نماز ادا کر کے پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ اور دورانِ عمل اپنی نظر سامنے کی دیوار پر جمائے رکھیں۔ اس عمل کے دوران جمالی پرہیز کریں۔ اور نماز کی پابندی رکھیں۔ ہر فرض نماز کے بعد عزیمت کو سو بار پڑھا کریں۔

اس عمل میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہمزاد بیسویں روز ہی حاضر ہو جاتا ہے۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے اس سے کلام نہ کریں۔ بہت ہی مجرّب عمل ہے۔ اس عمل میں عامل کو کامیابی اللہ کے فضل سے یقیناً ہوتی ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ عزمت علیکم عفیط ظمش ملوم شمھط سلسیح طمہ مقنہ ھکھت سویدح کیطم ورطش ھفیط بحق یالطیف سخرلی ھمزادی فی صورتی۔

طریقہ نمبر ۴۰: یہ ایک اہم عمل جو لگاتار ۱۹ دن کرنا پڑتا ہے۔ ۱۹ویں دن ایک فرشتہ "اَحفَر" نام کا

حاضر ہوتا ہے اور ایک ہمزاد عامل کو عطا کر کے رخصت ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ باقی دوسری شرائط جو عملِ ہمزاد کے لئے ضروری ہیں ان کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ اس بخورات وغیرہ کا بھی لحاظ رکھیں۔ اس عمل کے دوران عود اور مصطگی کا بخور روشن کریں۔ پہلے دن اور آخری دن سورۂ فاتحہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور اس کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت ۱۲۳ مرتبہ پڑھیں۔ باقی دنوں میں صرف ۱۲۳ مرتبہ عزیمت پڑھیں اور کوشش کریں کہ دورانِ عمل آنکھ کم سے کم جھپکنے پائے۔ عمل اندھیرے میں کریں اور کھلی آنکھوں کے ساتھ عمل کو جاری رکھیں۔ آخری دن ایک نورانی مخلوق حاضر ہوگی اور ایک ہمزاد عامل کی خدمت میں پیش کر کے رخصت ہو جائے گی انتہائی قیمتی عمل ہے۔ جو لوگ قدر دان ہیں ان کے لئے یہ لاکھوں روپے سے زیادہ کا قیمتی سرمایہ ہے۔ اور جو لوگ نا قدرے ہوتے ہیں ان کے لئے اس سے بھی بڑی دولت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اور نا قدروں کو کچھ فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ ہم ان لوگوں سے بطورِ خاص عرض کریں گے کہ جو لوگ فن کے قدر دان ہیں کہ وہ بزرگوں کی اس امانت سے فائدہ اٹھائیں۔ جو سلسلہ در سلسلہ ہم تک پہنچی ہے اور جسے اب ہم آپ کے حوالے بصد خلوص کر رہے ہیں۔

اس عمل کی عزیمت یہ ہے۔ اَیّتُھا الْاَرْوَاحُ الروحانیۃ ذواتُ الذراتُ النورانیۃِ المشعشعۃ بالمنِ الروحانیۃ والنّوامیسِ الرّبانیۃِ الدّائمۃِ فی الطائفِ تعریف الحروفِ ودقائق معارفھا المکنونۃ الموکلۃ المخزونۃ اجیبوا ایّھا الارواح العظامِ والملائکۃ الکرامِ جبرائیلُ ومیکائیلُ واسرافیلُ وقبائیلُ وردو توکلوا بخدمتہ من دعاکُمْ وکونوا عونائیُ واتصال الاجابۃ للّٰہ ورسولہٖ اھیا اشراھیا اذنائی اصباؤث الِ شد ائی افھموا مرادی واقضوا حاجتی وتولوا خدمتی بحق اللّٰہ الفتاح الرزاق الحلیم الوھاب العلی العظیم الالاءِ اللطیف الکبیر کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ اجب ایتھا الملک الاحضرُ بارک اللّٰہ فیک وعلیک۔

اس عزیمت کے اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہیئے۔ اور پانچوں وقت کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پابندی سے پڑھیں۔

اس باب میں ہم نے اکابرین کی قابلِ قدر تصنیفات سے چالیس طریقے "صنم خانۂ عملیات" کے قارئین کے لئے بطورِ ہدیہ پیش کئے ہیں۔ اس امید اور یقین کے ساتھ کہ قارئین ان فارمولوں اور طریقوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ اپنے علم و عمل سے خلقِ خدا کو بھی فیض پہنچائیں گے۔ اور روحانی عملیات کے لئے نیک نامی کا ذریعہ بنیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کو زیادہ سے زیادہ ریاضت و مشقت کی توفیق عطا کرے۔ اور ان کی محنت بار آور ثابت ہو۔ (آمین)

روحانی ڈاک

حسنُ الہاشمی فاضلِ دار العلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کیلئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

اثراتِ جنّات سے پریشانی

سوال از: حافظ عبد المنّان مدنی ——— رام نگر۔

ہمارے دوست کے گھر میں جنّات کا اثر ہے۔ اگر کوئی عمل کرے تو اچھا ہونے کے بجائے نقصان ہو جاتا ہے۔ اگر کسی عامل سے بندش کرائے تو نقصان ہو جاتا ہے۔ اگر وہ بندش کو نکالکر پھینک نہ دیئے تب تک حالات سدھرتے نہیں۔ اور گھر کے اندر بھائی بہن کے اندر محبّت نہیں ہے۔ جتنی بات چیت کرنا ہے اتنی ہی زیادہ ہنسی مذاق کی باتیں، دلجوئی کی باتیں نہیں ہوتی۔ ہمارے دوست کے والد حاجی نور احمد شریف یہ ریشم کے انڈے کی تجارت کرتے ہیں۔

اور ایک مرتبہ کا واقعہ ہے۔ گھر کو بندش کرنے کے بعد اس انڈے کی فصل میں بہت نقصان ہوا۔ وہ انڈے دینے کے بعد کسی آدمی کو فصل نہیں آئی۔ اس لئے پورا گاہک ختم ہو چکے ہیں۔ تجارت بالکل ٹھپ ہو چکی ہے۔ حاجی نور احمد نمازی ہیں۔ بعد فجر بلا ناغہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ وہ ایک بزرگ شخصیت ہیں۔ گھر کے افراد حافظ نیاز، حاجی نور شریف ——— محمد ناصر شریف، والدہ خورشید النساء۔

نوٹ:— ان سوالات کے جوابات کے شدّت سے منتظر رہیں گے۔ اس لئے آئندہ ماہ کے رسالے میں جواب مطلوب ہیں۔ رسالہ کا بہت سخت انتظار کرتے رہیں گے۔

جواب گھر سے جنّات کے اثرات دور کرنے کیلئے چالیس دن تک سورۂ بقرہ اس طرح سے پڑھیں یا کسی سے پڑھوائیں سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد سات مرتبہ سورۂ مزمّل پڑھیں۔ پھر سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں۔ اس کے بعد پھر سات مرتبہ سورۂ مزمّل پڑھیں اور آخیر میں گیارہ مرتبہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کر کے ایک جگ پانی پر دم کر کے اس پانی کو گھر کے تمام گوشوں میں چھڑکیں اور تمام افرادِ خانہ کو روزانہ یہ پانی پلاتے بھی رہیں۔

ہر جمعرات کو نصف شب کے بعد چاروں سمت کا رُخ کر کے اذان بھی دے دیں تو بہتر ہے۔ اس عمل کو لگاتار ۸ جمعراتوں تک کریں۔ انشاء اللہ اثرات ختم ہو جائیں گے اور اثرات کی وجہ سے جو مشکلات پیدا ہو گئی ہیں وہ رفع ہو جائیں گی۔

کاروبار کی ترقی اور سلامتی کے لئے روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یا سَلامُ" پڑھا کریں۔ اور دُکان کھولتے اور بند کرتے وقت پابندی کے ساتھ ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اور دکان میں دکانداری شروع کرنے سے پہلے سَو مرتبہ "یا مغنی" پڑھنے کی اپنے دوست کو تاکید کریں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں آپکے دوست کو یہ محسوس ہوگا کہ کاروبار میں وسعت اور خیر و برکت پیدا ہو رہی ہے۔ شرط یہ ہے کہ مذکورہ تمام عملیات پورے یقین کے ساتھ کیے جائیں۔ یقین ہی وہ نعمت ہے جو انسان کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔ اور انسان کی اُلجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے میں مددِ الٰہی فراہم کرتا ہے۔

اُف یہ اُلجھنیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

میں یہ رسالہ ایک سال سے پڑھ رہی ہوں۔ کئی بار خط لکھنے کی کوشش کی۔ مگر مجھ میں ہمت نہیں کر پائی۔ اب حالات ایسے ہیں

میں یہ خط آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ آپ کو میری طرف سے تکلیف ہوئی تو معاف کیجئے۔

میری شروعات ہے میری کمزوریاں۔ میں اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کرتی ہوں۔ یہ سال میرے لئے بڑا بدنصیب نکلا اس میں سارے ارادے ٹوٹ گئے۔ فضول اپنے بارے میں سوچنا جیسے میری عادت پڑ گئی ہے۔ میں نے بہت سی باتیں دل کو لگائی ہے۔ تو مجھ سے بھولے سے نہیں بھولتی۔ مجھے بار بار اچھے کام کے وقت یاد آ کر اُداس کر دیتی ہیں۔ دماغ ہر وقت الجھن میں رہتا ہے۔ کتنا سکون پانے کے بعد بھی کچھ کر نہیں سکتی۔ کبھی کبھی جینے کی تمنا اڑ جاتی ہے۔ پہلے میں نماز گزار لڑکی تھی اب سستی جیسے مجھ پر طاری ہو گئی ہے۔ ہمیشہ اپنے آپ سے سوال آتے ہیں جواب بھی اندر ہی سے ہوتا ہے جیسے نفسیات کے سوال وجواب۔

آپ میری بات سمجھئے اور مجھے ہمت کی کچھ باتیں بتایئے۔ جو زندگی گزر رہی ہے اس کا ہر لمحہ یاد رہتا ہے۔ دماغ کو پریشان کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کوئی مجھے اندر سے روک رہا ہے۔ اچھا کام میں سمجھ نہیں پاتی الجھن میں پڑ جاتی ہوں۔ اب جلد نیند بھی نہیں آتی۔ بہت سی کروٹیں بدلنے کے بعد نیند آتی ہے۔

میرا خط پڑھ کر ناراض مت ہوئیے۔ میں اپنے آپ کو سدھارنا چاہتی ہوں۔ آپ میری بات پر غور سے روشنی ڈالئے۔ شاید دوسری بہت سی لڑکیوں کو فائدہ ہو۔ میں دین میں اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھنا چاہتی ہوں۔ مگر باتیں سنتی ہوں بھول جاتی ہوں۔ ان پر عمل نہیں کر پاتی۔ آپ کے اچھے جواب سے میری ساری زندگی شاید سنور جائے اور پھر سے اچھی بن جاؤں۔ سب بھول کر اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے۔ ایسی مشکلوں میں سے ہمیں نکالے۔ میرے خط کو غور سے اور جلد ہی اگلے مہینے کے شمارے میں دیجئے دیر نہ کیجئے۔ میں بڑی بے صبری سے انتظار کروں گی۔

اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دیجئے۔

جواب آپ خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہیں۔ رب العلمین نے جس مرد یا عورت کو صحیح اعضاء عطا کئے ہوں۔ اور سوچنے سمجھنے کے لئے عقل بھی بخشی ہو وہ اگر احساس کمتری کا شکار ہو تو افسوس کی بات ہے۔

آپ غور کریں گی تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ آپ کے اندر وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھی لڑکی میں ہونی چاہئیں۔ پھر آپ کیوں اپنے دل میں گھٹن محسوس کرتی رہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا کی رنگینی موسموں کی تبدیلی سے باقی ہے۔ اگر پورے سال ایک ہی موسم رہے تو انسان موسم کی یکسانیت سے خود ہی پریشان ہو جائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے خاص حکمت کے پیش نظر ایک سال میں تین موسموں کی آمد ورفت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ جاڑے آتے ہیں۔ پھر گرمی آتی ہے۔ پھر برسات آجاتی ہے۔ کسی سال اگر جاڑے ذرا طویل ہو جائیں یا گرمی کے ایام میں اگر چند دن بھی بڑھوتری ہو جائے تو انسان پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور حرفِ شکایت ان کی زبانوں پر آجاتا ہے۔ اس لئے رب العلمین نے خصوصی حکمتوں کے پیش نظر ایک سال کئی موسم پیدا کئے ہیں۔ تاکہ وہ انسان جو طویل ترین یکسانیت کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ موسموں کی آمد ورفت سے محظوظ ہوتا رہے۔ اسی طرح انسان کی تقدیر کا موسم بھی بدلتا رہتا ہے۔ کبھی غم کا موسم درِ زندگی پر دستک دیتا ہے اور کبھی خوشی کا موسم وادیٔ زندگی میں خوشبوئیں بکھیرتا ہے۔ جس طرح ایک سال میں کوئی موسم ایسا نہیں آتا جسے دوام نصیب ہو۔ سردی بھی جانے کے لئے آتی ہے۔ اور گرمی بھی رخصت ہونے ہی کے لئے اپنی شدت دکھاتی ہے۔ اسی طرح تقدیر کا کوئی موسم بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہیں آجاتا۔ وہ بھی آتا جاتا رہتا ہے۔ نہ خوشیوں کو دوام میسّر ہے نہ خوشی کو۔ اس لئے ایک شاعر نے کہا تھا۔

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

جن گھروں میں سے جنازے نکلتے ہیں۔ ان ہی گھروں میں پھر باراتیں بھی آتی ہیں۔ جن آنکھوں سے آنسو برستے ہیں۔ ان ہی آنکھوں میں خوشی اور مسرت چمک دمک بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسی بات کو قرآن حکیم میں ذرا انداز بدل کر یوں فرمایا ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرا۔ بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ ہر خزاں کے بعد پھر موسم بہار کی آمد ہوتی ہے۔ ہر رات کے بعد پھر صبح ہوتی ہے۔ ہر مصیبت کے بعد پھر راحت رسانی کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اور انسان غموں کی دھوپ کے بعد پھر خوشیوں کے سائے سے سرفراز ہوتا ہے۔ اس لئے انسان کو کسی بھی دور میں مایوسِ محض نہیں ہونا چاہئے۔

یہ سال اگر آپ کا اچھا نہیں گزرا تو یقین کر لیں کہ آنے والا سال آپ کے لئے خوشیوں کے پیغام لے کر آئے گا۔

آپ روزانہ "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح وشام پڑھا کریں انشاء اللہ آپ کو سکون وعافیت کی دولت میسّر رہے گی۔ اور آپ کو نیند بھی خوب آئے گی۔ شرط یہ ہے کہ آپ جینے کا حوصلہ پیدا کریں اور اللہ کی بخشی ہوئی عظیم نعمت جسے زندگی کہا جاتا ہے اس کی آپ قدر کریں۔ اور یہ یقین رکھیں کہ ربّ العالمین کو اپنے ایک ایک بندے اور ایک ایک بندی سے بے پناہ محبت ہے۔ وہ اپنے سب بندوں کی پریشانیوں کو رفع کرنے کی خود فکر کرتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ بندے رب سے مانگنے کا سلیقہ سیکھ لیں۔ اور انہیں زندگی اور بندگی کا شعور آجائے۔

میں تو آپ کا خط پڑھ کر ناراض نہیں ہوا۔ کیوں کہ اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرنا میرا فرض منصبی ہے۔ البتہ آپ میری نصیحتیں سن کر چراغ پا نہ ہو جائیں۔ میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے آپ کی بھلائی کے لئے لکھا ہے۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ آپ مایوسیوں کے بھنور سے باہر آئیں گی۔ اور آئندہ ایک نئی امنگ اور نئے ولولوں کے ساتھ زندگی گزاریں گی۔ اللہ آپ کی مدد کرے۔ اور آپ کو زندہ دلی کا حوصلہ بخشے۔

مختلف باتیں

سوال از: فرزانہ صدّیقی ——— کرلا۔ ممبئی۔

میں آپ کی طلسماتی دنیا کا مطالعہ نہایت ہی ذوق وشوق سے کرتی ہوں۔ اور اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ کے طلسماتی دنیا کو دن رات ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

میں آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتی ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے سوال کا جواب واضح طور پر دیں گے۔

اور میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جس کے اوپر سفلی عمل کیا جاتا ہے۔ تو اس کا چہرا مرنے کے وقت کالا ہو جاتا ہے۔؟ اور جو لوگ خودکشی کرتے ہیں تو کیا وہ اپنی مقررہ مدّت سے پہلے مرتے ہیں۔؟ اور جو بد روح ہوتی ہیں وہ سجّین میں یا ان کی روحیں جاتی ہیں یا وہ دنیا میں رہ کر لوگوں کو ڈراتی ہیں۔

فقط والسلام

دعاؤں میں یاد رکھئے

ہر وقت چومتی رہیں خوشیاں آپکے قدم
بھولے سے نہ آئے آپ کی زندگی میں غم

(نوٹ) اور میری عرض گزارش یہ ہے کہ اگر آپ میرے اس سوال کے جواب کو طلسماتی دنیا میں شائع کریں گے تو عوام کے اشکال (جن کو اس سوال وجواب کی بھی ضرورت ہوگی)۔ دور ہو جائے گی۔ اگر آپ رسالے میں شائع نہیں کریں گے تو پھر میں جوابی لفافہ بھی بھیج رہی ہوں۔ اور مہربانی کر کے میرے سوال کو کچرے کے ڈبے کی زینت نہ بنایئے۔ اس لئے کہ یہ میرے بہت اہم سوال ہیں۔

جواب یہ ضروری نہیں ہے کہ سفلی جادو کا شکار انسان کا چہرہ بوقت مرگ کالا ہو جائے کیوں کہ سحر زدہ انسان تو مظلوم اور شہید ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر کالس پھرنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی ایک آدھ انسان کے ساتھ ایسا ہو جائے تو وہ مستثنیٰ ہے۔ ہمارے خیال میں جو لوگ دوسروں پر سفلی جادو کرتے ہیں اور لوگوں سے جینے کا حق چھینتے ہیں۔ ان کا چہرہ مرتے وقت ضرور کالا ہو جاتا ہوگا۔ کیوں کہ سحر کرنا اور کرانا مطلقاً حرام ہے۔ اور سحر کے ذریعہ کسی انسان کو قتل کرنا ابدی دوزخی ہونے کی علامت ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے چہرے مرتے وقت یقیناً سیاہ ہو جاتے ہوں گے۔ اور چہرے سیاہ ہوں یا نہ ہوں لیکن ایسے لوگوں کے دل یقیناً کالے ہوتے ہیں۔

خودکشی کرنا بھی حرام ہے اور خودکشی کرنے والے کی بخشش بھی اصولاً نہیں ہوتی۔ انسان کسی کو مارے یا خود کو ختم کرے دونوں برابر ہیں۔ اور دونوں کی سزا ایک ہی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ انسان کسی کے مارنے سے مرے یا خودکشی کر کے مَرے وہ وقتِ مقررہ پر ہی مرتا ہے۔ البتہ ایسی موت کو غیر طبعی موت کہا جاتا ہے اور غیر طبعی موت مرنے کی صورت انسان کی روح اس وقت تک دنیا میں بھٹک سکتی ہے جب تک اس کی طبعی موت کا وقت نہیں آجاتا۔

اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح موت کا وقت معین ہے، اسی طرح موت کی جگہ اور موت کا ذریعہ بھی معین ہے۔ اگر کسی کی تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ وہ کنوئیں میں ڈوب کر مرے گا تو کتنی بھی حفاظت کرے کنوئیں میں گر کر ہی مرے گا۔ اسی طرح اگر کسی کی موت سحر سے یا زہر کھانے سے لکھی ہوئی ہے تو لامحالہ اسی طرح آئے گی۔

کچھ گناہگاروں کی روحیں جنہیں آسمان قبول نہیں کرتا وہ دنیا میں اِدھر اُدھر بھٹکتی ہیں۔ اور لوگوں کو پریشان کرتی ہیں۔ تجرباتِ زمانہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مرنے کے بعد بعض لوگوں کی روحوں نے اپنے جسموں کے ساتھ آکر لوگوں کو پریشان کیا اور لوگوں نے ان کی آمد ورفت کو محسوس کیا۔ یہ باتیں شریعت

سے ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو صد فی صد درست نہیں سمجھنا چاہئے۔ البتہ ان کا انکار کرنا بھی کوئی مذہب کا جزو نہیں ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں خاموشی بہتر ہے۔

تم نے جو شعر لکھا ہے اس کی میں قدر کرتا ہوں۔ لیکن تم نے اس شعر کے ذریعہ جو پُرخلوص دعا دی ہے اُس دعا پر مجھے تردّد ہے جو زندگی غموں سے عاری ہو وہ زندگی صرف ایک بوجھ ہوتی ہے۔ غم عقل کی زکوٰۃ ہے۔ انسان پر جتنے غم پڑتے ہیں۔ اتنے ہی اس کی عقل میں نکھار آتا ہے۔

تم میرے لئے یہ دعا کیا کرو کہ زندگی میں جو بھی غم نصیب ہوں اللہ ان پر صبر کرنے کی توفیق دے۔ غم تو زندگی میں آتے ہی رہتے ہیں۔ غموں سے مفر ممکن نہیں ہے۔ لیکن غم کسی کے لئے زینۂ ترقی بنتے ہیں اور کسی کے لئے ذریعۂ تنزلی۔ بندہ اگر صبر وثبات سے کام لے تو خدا کے بخشے ہوئے غم انسان کو انسانیت کی معراج عطا کرتے ہیں۔ یہ باتیں تو اصولی تھیں جو برجستہ نوکِ قلم پر آگئیں۔ لیکن تم نے جس محبت وعقیدت کا اظہار کرنے کیلئے شعر لکھا ہے اس کا میں قدردان ہوں۔ اور اس خدا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے لوگوں کے دلوں میں میری محبت پیدا کی ہے اس کی مہربانیاں گناہگاروں کو بھی کیا سے کیا بنا دیتی ہیں۔

اللہ تمہیں بھی خوش رکھے۔ اور تمہارے مستقبل کو چاند ستاروں کی طرح تابناک کرے (آمین)

قرض کی زیادتی سے کڑھن

سوال از: محبوب احمد ٹھیکر ــــــــ کویت۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں یہاں پر بہت پریشان ہوں۔ تنخواہ بھی کم ہے۔ اور ایک پریشانی ختم ہوتی ہے۔ دوسری شروع ہوتی ہے۔ اور میرے اوپر بہت قرض ہے اور میری ماں اور میں اور بھائی بہنیں ہم قرضے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ لہٰذا آپ اس مسئلے کا حل بتایئے کہ میں کیا کروں۔ اللہ آپ کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا۔

خط جلدی میں تحریر کیا ہے غلطی کی معذرت چاہتا ہوں، معافی چاہتا ہوں۔ جواب ضرور دینا

جواب قرض کی ادائیگی کے لئے مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اور پڑھتے ہوئے داڑھی اور سر کے بالوں میں کنگھا کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ چند ماہ بعد قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا ہوگی۔

آسیبی اثرات کی دسیسہ کاریاں

سوال از: (نام مخفی) ــــــــ مکہ مکرّمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ خط اس امّید سے لکھ رہا ہوں کہ ساتھ والے جوابی خط سے مجھے تفصیلی جواب آپ ارسال کردیں گے۔ اور ہماری اس پریشانی کا صحیح حل مل جائے گا۔ (انشاء اللہ)

عرض یہ ہے، بہت ہی امّید کے ساتھ یہ خط لکھ رہے ہیں۔ آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا پڑھ کر دل میں ایک امّید کی کرن نظر آرہی ہے۔ ہم طلسماتی دنیا بہت ہی جستجو کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اور اس رسالے کے ممبر بھی ہیں۔

پاکستان میں میرے بھائی تیئس ۲۳ برسوں سے مقیم ہیں۔ پہلے ہم سب کا بچپن انڈیا میں گزرا۔ ہمارے چچا بھائی سلیم کو میٹرک کے بعد کراچی اپنے ساتھ لے گئے۔ جانے کے چند دنوں بعد انڈیا اور پاکستان الگ الگ ہوگئے تو وہ (بھائی سلیم) مہاجر بن کر پاکستان میں رہنے لگے۔ پھر چچا نے اپنی بیٹی سے سلیم بھائی کی شادی کرادی۔ ویسے بھی ہمارے ابّا اور امّی بھی دونوں چچازاد بھائی بہن ہیں۔ (بھائی سلیم اور بھابی شاہینہ دونوں رشتے میں چچازاد بھائی بہن ہوتے ہیں)۔

بھابی شاہینہ کے دو بھائی چھوٹی عمر سے ہی چلتے چلتے ہی گرتے تھے۔ اور پندرہ بیس سال کی عمر تک بالکل معذور ہوکر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ان کے دوسرے بھائی بہن اللہ کے فضل وکرم سے ٹھیک ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں۔

بھائی سلیم کا پہلا لڑکا اپنے ماموں کی طرح پانچویں کلاس پڑھنے کے بعد وہ بھی معذور ہوگیا اور بیس سال کی عمر کے بعد اللہ کو پیارا ہوگیا۔ اور ایک لڑکی دماغی کمزوری سے بیس سال کی عمر کے بعد اللہ کو پیاری ہوگئی۔ اس کے بعد کی ایک لڑکی جس کا نام آمنہ ہے۔ اس وقت بارہویں جماعت میں زیر تعلیم ہے۔ اور بفضلِ تعالیٰ صحت مند ہے۔ اور چھوٹا بیٹا احمد جو پانچویں جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ اپنے بڑے بھائی کی طرح چلتے چلتے گرتا تھا اور اس کا علاج (ڈاکٹری اور حکیمی) کروا رہے تھے۔

اب وہ اس سال چلنے سے معذور ہوگیا ہے۔ پہلے لڑکے کی جانچ سے پتہ چلا تھا۔ کوئی امریکن ڈاکٹر سے معلوم ہوا تھا وہ یہ کہ خاندانی شادی کی وجہ سے خون میں کمزوری آتی ہے۔ اسی طرح دو تین پشت خاندانی شادیوں کی وجہ سے بچّوں میں اس طرح کی کمزوری آرہی ہے۔ اور اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

بھائی سلیم اپنے پہلے بچّے کے علاج میں بہت ہی پریشان ہوئے ہیں۔ اخراجات بھی کافی ہوگئے ہیں اور ان کے کاروبار پر بھی زیادہ اثر ہوا ہے۔ اب ان کی مدد کے لئے ان کے ساس سسر بھی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان کے اپنے سب انڈیا میں ہیں۔ اور وہ اس وقت کراچی میں اکیلے رہ گئے ہیں۔ پانچ دس سال میں ایک مرتبہ وہ اپنے لوگوں سے ملنے کے لئے انڈیا آتے رہتے ہیں۔

(۲) چند سالوں سے احمد کی صحت کے لئے اور کاروبار یا کوئی مناسب نوکری کے لئے بھائی سلیم کے خطوط آرہے تھے اور کعبہ شریف میں دعاؤں کے لئے بھی گزارش کرتے رہے ہیں اور ہم ہر وقت حرم شریف میں ان کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (اللہ قبول کرے آمین)

گزارش ہے کہ بچّے کی صحت کے لئے اور کاروبار کے لئے آپ اپنی معلجہ رائے اور موزوں رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ بچّہ اس وقت چلنے پھرنے سے معذور ہے اور بھائی سلیم اور بھابی شاہینہ بھی کافی پریشان ہیں۔ بڑے بچّے کی حالت ان کی نگاہوں میں اب تک ہے۔ اور یہ کافی پریشان اور گھبرائے ہوئے ہیں۔ اس کا کیا حل ہوگا۔ بچّہ کس طرح صحت مند ہوگا وغیرہ ہر وقت سوچتے رہتے ہیں۔

دوسری بات بیٹی آمنہ کی شادی انڈیا میں اپنے لوگوں میں کرنا چاہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آگے وہ پاکستان میں اکیلی ہوجائے گی اور انڈیا میں ان کی بیٹی سے کوئی شادی کرنے کے لئے راضی نہیں ہے۔ کیوں کہ ہونے والی اولاد اگر اسی طرح کی ہوگی تو مشکل ہے۔؟ اس طرح بیٹی کی شادی کا مسئلہ پیچیدہ ہوگیا ہے۔

آپ کو اس امّید سے خط لکھ رہے ہیں کہ آپ اسکے موزوں حل سے آگاہ کریں۔ دوا اور دعا جو بھی مناسب ہو ضرور بہ ضرور معلوم کرادیں۔ ہم ہمیشہ آپ کے شکرگزار رہیں گے۔

جواب احمد کے سلسلے میں ڈاکٹروں کی جو رائے ہے اس سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں احمد آسیبی اثرات کا شکار ہے۔ اور اس کا علاج تعویذوں اور دعاؤں ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ صرف دواؤں سے بات بننے والی نہیں ہے۔ احمد کے لئے اگر اس کو صحت مند بنانے کی خواہش ہو۔ پانچ باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ سب سے پہلے چار نقش اس کے لئے تیار کریں نقش ۱ کو اس کے گلے میں ڈالیں۔ نقش ۲ کو اس کے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور نقش ۳ کو اس کے بائیں بازو پر باندھیں۔ اور نقش ۴ کو اس کے تکیئے میں سلوادیں۔ چاروں نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں۔

نقش ۱ معوّذتین کا نقش ہے جو یہ ہے۔ یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

نقش ۲ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمٍ کا نقش ہے جو یہ ہے۔ یہ نقش سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

نقش ۳ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا نقش ہے جو یہ ہے۔ اس نقش کو اُلٹے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

نقش ۴ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کا نقش ہے جو یہ ہے اس نقش کو تکیئے میں سلوادیں۔

۷۸۶

۳۷۱	۳۸۵	۳۸۲	۳۷۸
۳۸۳	۳۷۷	۳۷۲	۳۸۴
۳۷۶	۳۸۰	۳۸۷	۳۷۳
۳۸۶	۳۷۴	۳۷۵	۳۸۱

ان چاروں نقوش کو ایک ہی چال سے لکھا جائے گا۔

۷۸۶

چال یہ ہے

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

یہ پہلی بات ہوئی۔ دوسری بات جس پر عمل کرنا ہے یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر سات مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور اس کا پانی روزانہ دن میں تین مرتبہ احمد کو پلایا کریں اس بوتل کو سات دن میں ختم کر کے اگلے ہفتے دوسری بوتل اسی طرح تیار کریں۔ اس طرح چھ ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر صبح و شام احمد پر دم کر دیا کریں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ایک کالو لکڑی کے کوئلے ہر جمعرات کو احمد کے سر سے پاؤں تک سات مرتبہ اُتار کر انہیں کسی میدان میں دبا دیا کریں۔ اس عمل کو بھی ۶ جمعراتوں تک کریں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ سرسوں کے تیل پر چالیس مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت اس کے سر کی اس تیل سے مالش کریں۔

چالیس دن پرہیز یہ ہے کہ اس کا گوشت، انڈا، مچھلی بند رکھیں۔ اور کسی جنازے میں شریک نہ ہونے دیں۔ نہ ایسے گھر میں جانے دیں۔ جہاں موت واقع ہو گئی ہو۔

اگر ان پانچ باتوں پر عمل کر لیا گیا تو انشاء اللہ احمد رو بہ صحت ہو جائے گا۔ اور اس کو بڑی حد تک معذوری سے نجات مل جائے گی۔

آپ نے اپنے خط میں جن حضرات کا ذکر کیا ہے جو معذور ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے وہ سب آسیبی اثرات کا شکار تھے۔ لیکن جو دنیا سے چلا گیا اس کے بارے میں بات کرنے سے اب کچھ حاصل نہیں۔ تقدیر کا لکھا ہوا پورا ہوا۔ مگر جو لوگ زندہ ہیں انہیں اپنی فکر کرنی چاہیے اور ڈاکٹری علاج کے ساتھ روحانی علاج بھی کرنا چاہیے۔ بہتر تو یہ ہے کہ احمد کے لئے آپ یا اس کے گھر والے کسی اچھے عامل سے رجوع کریں۔ اگر عامل دستیاب نہ ہو تو پھر مذکورہ فارمولوں پر خود عمل کریں۔ انشاء اللہ احمد کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اور وہ تندرست ہو جائے گا۔

آمنہ کی شادی کے لئے صرف دعا کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی شادی اس کے والدین کی آرزو کے مطابق انڈیا میں کرا دے۔ یہ سوچ لینا کہ رشتے داروں میں شادیاں کر کے بچوں میں خون کی کمی رہے گی نادانی اور کم علمی کی بات ہے ـــــ قریبی رشتے داروں میں شادیاں نہ کرنے کی اور دیگر مصلحتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ یقین کر کے بیٹھ جانا کہ رشتے داروں میں شادیاں کرنے سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں معذوری پیدا ہو جاتی ہے صرف خام خیالی ہے۔ اور عقیدے کا کچا پن ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سلیم عبدالغفار کے قرابت داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ آمنہ کو بہو کی حیثیت سے قبول کر لیں۔ اور خام خیالیوں سے باز آئیں۔

بہن کے رشتے کے لئے فکرمند

سوال از: دانش رحمان ـــــــ بجنور۔

میں نے اور میری بہن نے آپ کو فون کیا تھا۔ مسئلہ ہماری بڑی بہن کی شادی کا ہے۔ آپ نے ۳۶۵ بار ۴۰ دن تک "یا مُعطی" پڑھنے کے لئے بتایا تھا۔ بہن پڑھ رہی ہے۔ جن خوابوں کے بارے میں بہن نے آپ کو بتایا تھا اور آپ نے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنے کو بتایا تھا۔ اب اس کی برکت سے وہ خواب نظر نہیں آ رہے ہیں۔

مسئلہ میں ایک بار پھر آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ ہم تقریباً ۵ سال سے اپنی بہن کی شادی کے لئے پریشان ہیں۔ رشتے آتے ہیں پسند بھی کر لیتے ہیں۔ مگر پھر کچھ جواب نہیں ملتا اور بات ختم ہو جاتی ہے۔ کئی سالوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ ہم تینوں ہی بہن بھائی شادی کے لئے وظیفے بھی پڑھتے ہیں۔ مگر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ والدہ بیمار رہتی ہیں۔ اور والد حیات نہیں ہیں۔ اور ہماری مالی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔

ابھی کچھ دن پہلے ایک صاحب سے میری ملاقات ہوئی اُن سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے بہن کی شادی کے لئے تعویذ دیئے۔ مگر کچھ نہیں ہوا۔ وہ تعویذ بہن نے اب بھی ایک داہنے ہاتھ میں باندھ رکھا ہے اور ایک گلے میں پہن رکھا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک رشتہ پکا نہیں ہوتا وہ تعویذ نہ اُتارے۔

کچھ دن پہلے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا میں شادی کے لئے ۱۱ دن تک روزانہ ۱۰۰۰ بار "یا مُغنی" پڑھنے کے لئے بتایا تھا۔

بہن نے وہ وظیفہ پڑھا۔ اس کے کچھ دن بعد ہمارے یہاں ایک رشتہ آیا تھا یہیں بجنور سے۔ لڑکے کی بہنوں نے میری بہن کو پسند کر لیا اور بہن کا فوٹو مانگا۔ ہم نے فوٹو دے دیا اس لڑکے کی امی لڑکے کو فوٹو دکھانے کے لئے گئی۔ لیکن اُن لوگوں نے بھی آج تک کوئی جواب نہیں دیا۔

بہن کا نام شبانہ رحمٰن ہے اور والدہ کا نام شکیلا رحمٰن ہے۔ اس کی شادی جلد سے جلد ہو جائے اس کے لئے کوئی نقش طلسماتی دنیا کے قریبی شمارے میں شائع کرنے کی مہربانی کریں۔ آپ کا بڑا احسان ہوگا۔

وہ تعویذ جو اُن صاحب نے دیئے ہیں وہ پہنے رکھیں یا اُتار دیں۔ جن لوگوں نے ہمارے یہاں رشتہ دیا ہے اور جواب ابھی تک نہیں دیا۔ اُس لڑکے کا نام گوہر سلطان ہے۔ کوئی ایسا وظیفہ بتا دیں کہ وہی لوگ رشتے کے لئے راضی ہو جائیں۔ یا پھر کہیں اور جلد سے جلد بہن کی شادی ہو جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب اپنی بہن کو تاکید کر دیں کہ وہ ہر بدھ کو سورۂ یوسف اور ہر جمعہ کو سورۂ احزاب کی تلاوت کریں ـــــ اور یا مغنی والے وظیفے کو بھی جاری رکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ نقش وہ خود اپنے ہاتھ سے بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اور دوسرے تمام تعویذ جو پہلے سے ہاتھ وغیرہ پر بندھے ہوئے ہیں انہیں اُتار دیں ـــــ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر کوئی مناسب پیغام موصول ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

اس نقش کو آتشی چال سے پُر کریں۔ آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

بہتر تو یہی ہے کہ اچھے رشتے کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں لیکن اگر کسی مخصوص نوجوان سے رشتہ کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے آتشی چال سے اس نقش کو لکھ کر کسی پتھر کے نیچے گھر میں یا گھر سے باہر دبا دیں۔ اس تعویذ کو بھی ہرے کپڑے ہی میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰	۶۴	۶۰	۵۷
۶۱	۵۶	۵۱	۶۳
۵۵	۵۸	۶۶	۵۲
۶۵	۵۳	۵۴	۵۹

برائے شادی شبانہ بنت شکیلہ مع السلطان

پاؤں کا زخم

سوال از: ریحانہ بانو ـــــــ ممبئی

آپ نے اگست کے شمارے میں صفحہ ۲۷ پر آپ نے میرے شوہر کے پیر کے زخم کے متعلق جو عمل بتایا تھا جو کہ اکیس روز کا تھا۔ میں نے برابر اکیس روز بلاناغہ وہ عمل کیا۔ دورانِ عمل ان کو جو تکلیف تھی وہ ختم ہو گئی تھی۔ نہ سوجن چڑھتی تھی اور نہ ہی زخم میں تکلیف ہوئی۔ لیکن عمل کے پورا ہونے کے ایک دن بعد سے وہی تکلیف دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ وہی پیر میں زخم بننا اور سوجن چڑھنا۔ لیکن اب تو ان کے دونوں پیروں میں سوجن چڑھنے لگی ہے۔ اس عمل سے میرے شوہر کو صرف اتنا فائدہ ہوا ہے کہ زخم میں اُن کے مواد نہیں پڑا ہے۔ لیکن وہی تکلیف دوبارہ شروع ہو گئی ہے صرف مواد کو چھوڑ کر۔

آپ نے شمارے میں لکھا تھا کہ ہم سے دوبارہ رابطہ قائم کرنا۔ اگر عمل سے فائدہ نہ ہو تو محترم میں آپ سے بڑی منت کرتی ہوں کہ آپ کوئی دوسرا عمل بتائیں جو کہ مجھے کرنے میں آسانی پڑے۔ (جو کہ آپ جانتے ہیں)، اور فائدہ مند بھی رہے۔ مجھے آپ کے جواب کا بڑی بے صبری سے انتظار رہے گا۔

اُمید ہے کہ میرے اس خط کا جواب کسی قریبی آنے والے شمارے میں دیں گے تو عین نوازش ہوگی۔

جواب آپ روزانہ "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح و شام پانی پر دم کر کے اپنے شوہر کو پلائیں۔ اور ان کے پیروں پر روزانہ یہی عمل کر کے دم بھی کریں۔ اس مرتبہ یہ عمل آپ لگاتار ۴۵ دن تک کریں۔ انشاء اللہ آپ کے شوہر کا زخم مندمل ہو جائے گا۔

اور مواد وغیرہ سے بھی نجات مل جائے گی۔

اس عمل کو آپ اُس زمانہ میں بھی کر سکتی ہیں جب عورتیں نماز نہیں پڑھتیں۔ اور اس عمل کے لئے وضو کی بھی شرط نہیں ہے۔

عمل اور ترکِ نماز

سوال از: (ایضاً)

محترم میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پانچوں وقت کا نمازی نہ ہو۔ لیکن اگر وہ کوئی عمل کرنا چاہے جس کی وہ زکوٰۃ ادا کر دے تو کیا وہ عمل کارگر ثابت ہوگا۔ اس کے لئے، اور اگر وہ عمل کے کامیاب ہو جانے کے بعد نماز کی پابندی نہ کرے تو عمل کا اثر اس کے پاس رہے گا یا نہیں۔

برائے مہربانی اس سوال کے متعلق اپنا مفید مشورہ دیں۔

جواب عمل اپنی جگہ اور نماز اپنی جگہ۔ عمل کی کامیابی کا تعلق نماز سے جڑا ہوا نہیں ہے۔ لیکن ایک مسلمان کو خواہ وہ عامل ہو یا نہ ہو نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتے وہ سرحدِ کفر کے قریب قریب پہنچ جاتے ہیں عاملین کو دوسرے لوگوں کے مقابلے میں نماز کا زیادہ پابند ہونا چاہئے۔ تب تو ان کی زبان و قلم میں تاثیر پیدا ہوگی۔ جو عاملین شفا دینے والی اور حاجات پوری کرنے والی ذات کی یاد سے غافل ہوں اُن عاملین کا اعتبار ہی کیا ہوگا۔ اس لئے نماز پنج گانہ کی عادت بہر صورت ضروری ہے۔ نماز سے جان چرانا اچھے مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

جسمانی امراض

سوال از: شبانہ پروین ——— احمد آباد۔

جناب عامل صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گزارش یہ ہے کہ آپ کے طلسماتی دنیا رسالے کی جتنی بھی لفظوں میں تعریف کی جائے وہ بھی کم ہے۔ ہم خداوند قدوس کی اس نوازش و عنایات پر سجدۂ شکر ادا کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے یہ دعائیں کرتے ہیں کہ وہ اس رسالے کو از حد ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

میں اپنے حالات کے بارے میں پہلے بھی کئی تحریریں پیش کر چکی ہوں۔ لیکن خدا بہتر جانے وہ آپ کے پاس پہنچی یا نہیں میں اس وجہ سے نا امید ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ پھر پریشانی اور امید دل کے ساتھ لکھ رہی ہوں۔ خدا تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ یہ تحریر آپ تک پہنچ جائے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میری مایوسی اور پریشانی دور کریں گے۔

میرا مسئلہ اور پریشانی یہ ہے کہ میں نزلہ زکام کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ میری عمر سولہ سال کی ہے۔ مجھے پانچ چھ سال سے نزلے کی بیماری ہے۔ ہمیشہ نزلہ رہتا ہے۔ میں بس ہفتے میں ایک دن ٹھیک رہتی ہوں۔ چھ دن نزلہ زکام رہتا ہے۔ بہت بُری حالت ہو جاتی ہے۔ میں بیان نہیں کر سکتی۔ چھینکیں آتی رہتی ہیں اور ناک سے پانی جاتا رہتا ہے۔ چہرے پہ بھی ہلکی سی سوجن آجاتی ہے۔ صحت بھی خراب ہو گئی ہے۔ نزلے میں میری آواز بھی خراب گھٹی ہوئی بھاری ہو گئی ہے۔ جس سے میں بہت پریشان ہوں۔ میری بہت خواہش تھی کہ میں اچھی طرح بولوں۔ صاف صاف لیکن یہ میری آرزو ہی بن کر رہ گئی۔ اس لئے میں دنیا سے بیزار سی ہو گئی ہوں کسی محفل یا فنکشن میں جانے سے کتراتی ہوں۔ ہم نے بہت علاج کرائے۔ ڈاکٹروں کا، حکیم کے، ہومیوپیتھک کے پرہیز بھی بہت کیا۔ مگر عارضی طور پر تو ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مستقل نہیں ہوتا۔ میں کیا کروں بہت پریشان ہوں۔

براہِ کرم آپ ہی میری مدد کریئے۔ آپ دنیا بھر کی اللہ کی توفیق سے مدد کرتے ہیں۔ ان سے دعائیں لیتے ہیں میری بھی پریشانی دور کر دیجئے۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہوں۔ چاہے نزلے زکام میں کتنی بھی بُری حالت ہو اور اپنے خدا سے دعائیں کرتی ہوں۔ لیکن کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ آپ مہربانی کر کے کوئی علاج عمل بتایئے اور آواز صاف اچھی ہونے کا بھی۔ میں زندگی بھر آپ کا احسان نہیں بھولوں گی۔ اس تحریر میں جو غلطی ہو معافی چاہتی ہوں۔

جواب روزانہ ۳۶۰ مرتبہ "یَا قَابِضُ" پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کریں۔ اس کے بعد روزانہ یَا قَابِضُ کی ایک تسبیح صبح و شام پڑھ لیا کریں۔ اس کے علاوہ بسم اللہ کا نقش حرفی اپنے ہاتھوں سے بنائیں اور اس کے پیچھے بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں۔ پھر اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ آپ کو تمام جسمانی امراض سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللہ کا نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

ان نقوش کی اجازت آپ کو آپ کی ذات کے لئے دی جا رہی ہے۔ کسی اور کیلئے آپ یہ نقش تیار نہ کریں۔ اور اگر آپ کے علاقے میں کوئی عامل ہو تو بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے لئے یہ نقش اس عامل سے تیار کرا لیں۔ اور اُسے کچھ ہدیہ دے دیں۔ انشاء اللہ اس نقش کے گلے میں پڑے رہنے سے آپ بیشمار فوائد محسوس کریں گی۔

قرض کا بوجھ اور آمدنی کی کمی کا مسئلہ

سوال از: ڈاکٹر فہیم الدّین سیفی۔

میں روزگار کی طرف سے کافی پریشانی میں ہوں۔ میں پیشے سے ڈاکٹر ہوں اور میں نے قریب تین سال پہلے میڈیکل اسٹور کھولا تھا جس میں تقریباً میں نے سبھی پیسہ ادھار کا ہی لگایا تھا۔ اور جسے میں تقریباً ادا بھی کر چکا ہوں۔ بس تھوڑے سے ہی روپے باقی مجھ پر ادھار رہ گئے ہیں۔ لیکن اب تھوڑے سے بھی پیسے اُترنے میں نہیں آرہے۔ اور قرض بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اب سے قریب ۱۰ سال پہلے میں پاکستان گیا تھا۔ وہاں میں نے ایک رسالے میں پڑھا تھا کہ سورۂ واقعہ کو فجر کے بعد پڑھنے سے رزق کی تنگی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کام خوب ملتا ہے سورۂ واقعہ کو تب سے ہی فجر کے بعد سے پڑھتا آرہا ہوں۔

اب سے قریب تین مہینے پہلے میں باغپت کے پاس ایک رشتہ داری میں گیا تھا۔ وہاں مجھے آپ کے یہ دو رسالے طلسماتی دنیا ۱۹۹۷ء کے اکتوبر اور نومبر کے ملے۔ مجھے یہ رسالہ دینے والے نے حضرت تمیم انصاری رضی اللہ عنہ کا قصہ پڑھنے کے لئے دیا تھا۔ اور جب میں نے یہ رسالہ پڑھا تو مجھے یہ بہت ہی پسند آیا۔ اور میں یہ دونوں رسالے اُن سے ادھار لے آیا۔ اور اس کے نومبر کے رسالہ میں صفحہ ۲۲ پر عجیب و غریب فارمولے جو لکھے ہیں۔ براہِ کرم بتائیں انہیں کرنے سے شرک تو نہیں ہوگا۔

نومبر کے رسالے میں ہی صفحہ ۱۳ پر الرزاق کا نقش لکھ کر بازو میں باندھنے کے لئے لکھا ہے اور عشاء کی نماز کے بعد ۳۰۸ مرتبہ روزانہ پڑھنے کے لئے لکھا ہے۔

میں نے ۲ ستمبر کو یا رزّاقُ کے دو چلّے پورے کر لئے اور تعویذ بھی باندھ رکھا ہے اور اسی دن سورۂ یٰسین کے بھی دو چلّے پورے کئے ہیں۔ سورۂ یٰسین میں نے صبح فجر کی نماز کے بعد پہلے اور بعد میں ۱۱، ۱۱ بار درود شریف اور سورۂ یٰسین کی ۱۲ آیت کے پہلی مبین تک پڑھ کر سات بار مبین پڑھ کر پھر شروع سے پڑھ کر ۱۷ آیت ۲۴ آیت۔ ۴۷ آیت۔ ۶۰ آیت۔ ۶۹ آیت۔ ۷۷ آیت سے سات بار مبین پڑھ کر ہر بار شروع سے پڑھ کر پورا کیا۔ لیکن دو چلّے کے بعد میں نے اب بند کر دیا ہے اب صرف سورۂ یٰسین ایک بار، سورۂ رحمٰن ایک بار، سورۂ واقعہ ایک بار، سورۂ ملک ایک بار اور دعائے جمیلہ ایک بار روزانہ پڑھتا ہوں۔

اب میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔ آپ مجھے کوئی وظیفہ ایسا بتائیں جسے میں روزانہ پڑھتا رہوں۔ اور میرا روزگار اچھا چلنے لگے اور قرضہ بھی اُتر جائے اور گھر میں خوشحالی بھی آئے۔

نومبر کے رسالے میں صفحہ ۱۹ پر اپنے نام کے اسم اعظم کے بارے میں بھی آپ نے جو ترکیب دی ہے اس کے حساب سے میرے فہیم الدّین کے میری سمجھ سے (۱۲۳۰) عدد ہوتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہیں اور اپنے حروف مستوی۔ دلیلی اور سری معلوم کرنے سے میرے حساب سے ۹۴ عدد آیا۔ جس کا اسم اعظم یَا عَزِیزُ آیا ہے کیا یہ بھی ٹھیک ہے۔ اگر ٹھیک ہیں تو برائے کرم مجھے کوئی بھی عمل قرآنی دعا مانگنے کا طریقہ بتائیں جس سے میرے روزگار کی پریشانی ختم ہو جائے۔ اور میرے قرض سے بھی خلاصی ہو جائے۔ عین نوازش ہوگی۔ میں نے اب سے پہلے ایسا کوئی خط کسی کے لئے بھی نہیں لکھا ہے۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔

طلسماتی دنیا کے یہ دو رسالے میں نے اور میرے گھر کے افراد اور دوستوں میں سے جس نے پڑھے ہیں۔ ہمیں بہت پسند آئے ہیں۔ آپ سے التجا ہے کہ غازی آباد میں یا دلّی میں

آپ کا رسالہ ملتا ہو تو ہمیں وہاں کا پتہ ضرور دیں۔
عین نوازش ہوگی۔

جواب نماز فجر کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورۂ مزمل اور ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھا کیجئے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ سورۂ واقعہ کو مغرب کے بعد پڑھا کریں۔ اور عشاء کی نماز کے بعد اپنے ــــــ اسم اعظم کی تکرار ۹۲ مرتبہ کریں۔

آپ نے حرفِ ملفوظی اور حرف دیلی اور سرّی کا سہارا لے کر "یاعزیزُ" اسم اعظم نکالا ہے جو درست نہیں ہے۔ آپ کا حرفِ ملفوظی ف ہے۔ اور آپ کا حرفِ دیلی اور سرّی ق ہے۔ اس حساب سے آپ کے اعداد ۹۲ برآمد ہوتے ہیں۔ اور چوں کہ ۹۲ عدد کا کوئی اسم الٰہی نہیں ہے۔ اس لئے دو اسم الٰہی ملا کر وظیفہ پڑھنا ہوگا۔ گویا کہ آپ کا اسم اعظم دو اسم الٰہی پر مشتمل ہے۔

"یَا بَاسِطُ یَا وَدُوْدُ" ان دونوں ناموں کے مجموعی اعداد ۹۲ ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۹۲ مرتبہ یَا بَاسِطُ یَا وَدُوْدُ" پڑھا کریں۔

آپ نے طلسماتی دنیا میں چھپے ہوئے عجیب وغریب فارمولہ کا ذکر کرتے ہوئے پوچھا ہے کہ ان کے کرنے میں کوئی شرک تو نہیں ہے تو ہمیشہ کے لئے آپ یہ بات نوٹ کرلیں کہ طلسماتی دنیا میں کوئی بھی عمل ایسا شائع نہیں کیا جاتا۔ جو اللہ کے بندوں کے لئے گمراہ کن ثابت ہو۔ ہم جو اعمال دیتے ہیں ان اعمال کے ذریعہ بندوں کا تعلق اللہ سے قائم ہوتا ہے اور اگر تعلق پہلے سے قائم ہو تو ان اعمال کے ذریعہ بندوں کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوتا ہے۔ جب کہ شرک میں بندوں کا تعلق اللہ سے ٹوٹ جاتا ہے۔

آپ طلسماتی دنیا کے فارمولوں پر بے خوف وجھجک عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کا ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ اور آپ کی روحانیت میں روح پڑ جائے گی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے عصر کی نماز کے بعد اس دعا کو ایک مرتبہ روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

ایک مرتبہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بہت غمزدہ انسان ہوں اور بہت زیادہ مقروض بھی ہوں۔ آپ مجھے ایسی کوئی دعا بتا دیں کہ جس کی پابندی سے مجھے درد وغم سے نجات مل جائے۔ اور میرا قرض بھی ادا ہوجائے صحابی کی بات سن کر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ دعا انہیں یاد کرادی۔ اس دعا کا مطلب یہ ہے۔

اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری۔ معذوری اور کمزوری سے۔ اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری بخل اور تنگ دلی سے۔ اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری قرض کے غلبے سے اور لوگوں کی بے مروّتی سے۔

اُن صحابی نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ فرمایا تھا کہ میں نے چند دن اس دعا کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے درد وغم اور تکالیف ومشکلات سے نجات عطا کی۔ اور قرض کی لعنت سے بھی مجھے چھٹکارا حاصل ہوگیا۔ آپ بھی اس دعا کو پابندی کے ساتھ بعد نمازِ عصر ایک مرتبہ اور بعد نمازِ جمعہ تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی وقت متعین کر کے آپ روزانہ ۱۳۱ مرتبہ "یَا سَلَامُ" بھی پڑھا کریں۔ اور چلتے پھرتے بلا تعداد درودِ ابراہیم کی کثرت رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کو مشکلات سے نجات ملے گی۔ اور قرض کی ادائیگی کے بھی راستے کھلیں گے۔

طلسماتی دنیا ایک رسالہ نہیں بلکہ یہ ایک روحانی تحریک ہے۔ اسمیں دلچسپی لیں۔ اور اس کا مطالعہ پابندی کے ساتھ کریں۔ اس کے مطالعے سے آپ کی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور آپ کے وجدان میں نکھار پیدا ہوگا۔ اور وادیٔ روح میں اخلاص ومروّت کی کلیاں کھل اٹھیں گی۔

کچھ فنّی معلومات

سوال از: احمد ابراہیم ــــــ پٹنہ

مکرمی! سلام مسنون۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ میں "طلسماتی دنیا" کا قاری ہوں۔ مگر ان میں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو میرے دائرۂ فہم سے باہر ہوتی ہیں۔ مثلاً نقوش کی چالیں۔ نقوش کی اقسام۔ آبی، آتشی، بادی وغیرہ نقوش بنانے کی ترکیب۔ مثلاً "مصوّر" کا نقش عددی بنانا ہو تو کس طرح بنایا جائے گا۔ حالاں کہ اس کا کل عدد ۳۳۶ ہوتا ہے۔ اب اس کل میزان ۳۳۶ کو کل سولہ خانوں میں پُر کرنے کا طریقہ کیا ہے۔؟ اور ساعت کا تعین کس طرح پہچان سکتے ہیں؟ دیگر اینکہ "طلسماتی دنیا" میں چھپنے والے عملیات وتعویذات سے ہم دوسرے حضرات کا علاج کرسکتے ہیں یا نہیں۔؟ کیا ہر نقش لکھتے یا استعمال کرتے وقت باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑیگی؟ یا اذنِ عام ہے۔ نیز نقش بناتے وقت چال کی رعایت ملحوظ رکھنی پڑے گی۔؟ یا کیف ما اتفق لکھ سکتے ہیں۔؟ مزید برآں عامل بننے کے لئے اگر آپ سے اجازت لی جائے تو آپ کی اجازت کا دائرہ کہاں تک محدود ہوگا۔ اور اس کے لئے کون کونسی کتب مستند معتبر ہیں۔ براہِ کرم نشان دہی فرمائیں۔ نیز صنم خانہ عملیات معرضِ اشاعت میں آئی ہے یا نہیں۔؟ اگر شائع ہوچکی ہے تو اس کی کیا قیمت ہے۔؟ تحریر فرمائیں۔ بصورتِ دیگر کس وقت شائع ہوگی؟ تمام مسئولہ تفصیلات کے جواب کا انتظار رہے گا۔

امید ہے کہ آپ تمام سوالات کا تشفی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے۔

جواب انسان کو قدرت خداوندی نے ۴ عناصر سے مرکب کر کے بنایا ہے۔ مٹی، آگ، پانی، ہوا۔ ان چاروں عناصر سے انسان کا خمیر تیار کیا گیا۔ انسان کے اندر مٹی بھی ہے اور انسان کے جسم پر وقتاً فوقتاً جو میل جم جاتا ہے، اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس خمیر میں مٹی کی آمیزش ہے۔ بلکہ اصلاً یہ مٹی ہی سے بنایا گیا ہے۔ اس لئے انجام کار اس کے جسم کو مٹی ہی کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ اس کے جسم میں پانی کی آمیزش بھی ہے۔ روتے وقت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈ پڑتا ہے جو اس کے اندر سے آنکھوں کے راستے باہر آتا ہے اور یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسان میں پانی کی بھی آمیزش ہے۔ علاوہ ازیں مختلف بیماریوں کی صورتوں میں کان، ناک اور جسم کے دوسرے حصّوں سے پانی نکلتا ہے جو انسان کی آبی فطرت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ انسان کے جسم میں پانی موجود ہے۔ انسان جب سانس لیتا ہے تو اس کے مُنہ سے ہوا خارج ہوتی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان کے خمیر میں ہَوا بھی شامل ہے۔ انسان بخار کی حالت میں خاص طور سے گرم ہوجاتا ہے۔ اور بھی بعض امراض کی صورت میں اس کا بدن تپنے لگتا ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ انسان کے جسم میں آگ کی آمیزش بھی ہے۔ اُس کی فطرت سے بھی ان چاروں عناصر کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً کبھی انسان حد سے زیادہ عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب اسکی خاکی فطرت دوسرے عناصر پر غلبہ پالیتی ہے، مٹی کی فطرت میں سرنگوئی ہے۔ مٹی کو اگر آسمان پر بھی اچھالو گے تو وہ زمین پر آگرے گی۔ کیوں کہ سَر ابھارنا مٹی کو پسند نہیں ہے اس لئے جب خاکی عنصر کا غلبہ ہوتا ہے تو انسان میں حد سے زیادہ جھکاؤ اور دبنے کی ادا پیدا ہوجاتی ہے۔ انسان کی فطرت میں جب آتشی عنصر غالب ہوتا ہے تو انسان غیض وغضب کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس وقت وہ آگ کی طرح سَر اُبھارتا ہے۔ آگ کی فطرت یہ ہے کہ اگر اس کو زمین پر روشن کرد تو یہ آسمان کیطرف لپکتی ہے۔ اور اس کی چنگاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں انسان کی فطرت میں چوں کہ آگ کی آمیزش بھی ہے۔ اس لئے اس میں تکبّر اور غرور بھی کبھی کبھی سَر اُبھارتے ہیں۔ اور اکثر یہ انسان سرکشی اور تمرّد کی راہ اس طرح اختیار کرلیتا ہے جس طرح ابلیس نے اختیار کی تھی جو خالصتاً آگ سے بنایا گیا تھا۔

انسان کی فطرت میں پانی کا عنصر بھی موجود ہے۔ اس لئے بسا اوقات وہ پانی پانی بھی ہوجاتا ہے۔ اور جب آبی عنصر اس کی فطرت میں غالب ہوجاتے ہیں تو انسان شرمساری کا اظہار بار بار کرتا ہے ــــــ اسی طرح انسان کی فطرت میں جب ہوا کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کرتا ہے اور ہوا کی طرح ساری دنیا کے لئے فیض رساں بننے کی کوشش کرتا ہے۔

عاملین نے گہرے تجربات کے بعد انسانی فطرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تعویذوں کی تقسیم چار عناصر کے مطابق کی ہے۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی۔ جن لوگوں کی فطرت آتشی ہوتی ہے۔ ان کو آتشی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جن کی فطرت بادی ہوتی ہے ان کو بادی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ان تعویذوں کی زکوٰۃ کے طریقے بھی خاص اصول کے تحت بنائے گئے ہیں بہ نیت زکوٰۃ آتشی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو آگ میں جلایا جاتا ہے۔ آبی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو پانی میں بہایا جاتا ہے۔ خاکی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں۔ ان کو زمین میں دبایا جاتا ہے۔ بادی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں ان کو درختوں پر لٹکایا جاتا ہے۔

مربع کے نقوش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ نقش چاروں چالوں سے لکھ کر مذکورہ تفصیل کے مطابق عمل میں لائے جائیں گویا کہ کل نقش ۱۳۶ روزانہ بنائے جائیں گے۔ ان میں ۳۴ نقش آتشی چال سے ہوں گے اور ان کو آگ میں جلایا جائیگا۔ ۳۴ نقش آبی چال سے ہوں گے۔ ان کو پانی میں ڈالا جائے گا۔ ۳۴ نقش خاکی ہوں گے ان کو زمین میں دفن کیا جائے گا۔

۴۴ نقش بادی چال سے ہوں گے ان کو درخت پر لٹکایا جائے گا۔ اور اس سلسلے کو لگاتار ۴۰ دن تک کیا جائے گا۔ اس طرح ان چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد عامل جب کسی بھی چال سے نقش لکھے گا باذن اللہ اس میں خاص اثر ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

خاکی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

آبی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بادی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۰ وضع کر کے ۴ سے تقسیم کر دیں۔ خارج قسمت سے نقش شروع کریں۔ اگر تقسیم برابر ہو جائے تو ایک سے ۱۶ تک نقش بھرتے چلے جائیں۔ اور تقسیم کے بعد ایک بچے تو ۱۳ ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر دیں۔ اور اگر تقسیم کے بعد ۳ بچیں تو پانچویں خانے میں ایک کا اضافہ کریں۔ اور اگر تقسیم کے بعد ۲ بچیں تو نویں خانے میں ایک کا اضافہ کریں۔ مثلاً مصوّر کے کل اعداد ۳۳۶ ہوتے ہیں اس میں سے ۳۰ وضع کئے تو ۳۰۶ باقی رہے۔ ان کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴) ۳۰۶ (۷۶
۲۸
۲۶
۲۴
۲

۴ سے تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے اور خارج قسمت ۷۶ آیا۔ تو نقش ۷۶ سے شروع ہوگا۔ اور نویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ کر کے نقش مکمل کیا جائے گا۔ (اس طرح یہ نقش آتشی چال سے پُر کیا جا رہا ہے)

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

ساعت کی تعین کے لئے آپ کو علم نجوم کا مطالعہ کرنا ہوگا اور اس کے لئے روزمرّہ کی ساعتوں کو سمجھنا پڑے گا کہ کونسے دن کونسی ساعت سے دن شروع ہو کر کونسی ساعت پر ختم ہوتا ہے۔ ستارے کل ۷ ہیں۔ اور دن میں ساعتیں ۱۲۔ اور دن رات میں کل ساعتیں ۲۴ ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے نجوم کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اگر ہم اس کی تفصیل آپ کو سمجھائیں گے تو جواب بہت لمبا ہو جائے گا۔

اب رہی اجازت کی بات تو دنیا کا کوئی بھی علم ہو وہ بغیر استاد کے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اگر آپ جوتے پر پالش کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیں گے تو اس کے لئے بھی آپ کو کسی کی رہنمائی حاصل کرنی ہوگی۔ تب آپ کو جوتے پر پالش کرنے کی مہارت حاصل ہوگی۔ جوتے پر صرف برُش پھیر دینے کا نام پالش کا نہیں ہے۔

روحانی عملیات کا فن تو ایک عظیم الشان فن ہے۔ اس فن کو بغیر کسی رہنما اور بغیر کسی استاد کے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ پہلے کسی کی رہنمائی میں اس فن کا مطالعہ کریں۔ اور باقاعدہ الف بے سے مطالعہ شروع کریں۔ اور استاد کی رہنمائی میں مختلف ریاضتوں اور مشقتوں سے گزرنے کے بعد پھر استاد سے اس فنِ عملیات کی

اجازت طلب کریں۔

اب رہے اپنی ذات کیلئے یا اپنے گھر والوں کیلئے تعویذ کرنیکی بات تو اس کو آپ بغیر اجازت اور بغیر سیکھے بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنے کی ٹھانیں تو پہلے باقاعدہ اس فن کا علم حاصل کریں۔ اور کسی معتبر عامل سے اجازت لیں تب اس میدان میں قدم رکھیں۔

اکثر لوگ اپنے گھر میں ہنگامی اور وقتی طور پر کام آنے والی دوائیں رکھتے ہیں اور انہیں بوقت ضرورت خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی استعمال کراتے ہیں اور ان سے فائدہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس فائدے سے لوگ خود کو ڈاکٹر نہیں سمجھنے لگتے اور باقاعدہ مطب اور کلینک کھول کر نہیں بیٹھ جاتے لیکن عملیات کی لائن بے چاری ایسی لائن ہے کہ اس میں اگر کوئی شخص کسی پر کچھ پڑھ کر دم کر دے اور وہ مریض اتفاقاً دم کرنے سے ٹھیک ہو جائے تو دم کرنے والا خود کو عامل سمجھنے لگتا ہے۔ اور تعویذ گنڈے اور جھاڑ پھونک شروع کر دیتا ہے جو سراسر ظلم اور جہل کی علامت ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہ سمجھیں کہ اگر آپ طلسماتی دنیا کے نقوش سے ذاتی طور پر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دی جا سکتی جب تک آپ کو مختلف ریاضتوں سے نہ گزارا جائے۔ مختلف ریاضتیں کرانے کے بعد ہی آپ کو اہم عملیات کی مشق کرائی جائے گی اور اس کے بعد آپ کو عمل کی اجازت دی جائے گی۔ تب ہی آپ باضابطہ عامل بن سکیں گے۔

آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اس کے علاوہ آپ اس فن کی دیگر کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہیں لیکن مشق آہستہ آہستہ کریں اور بتدریج اس راستے پر قدم اٹھائیں عجلت ہرگز ہرگز نہ کریں۔ اور ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی بھی آرزو نہ کریں۔ ورنہ رجعت اور نقصان کا خطرہ رہے گا۔

"صنم خانۂ عملیات" کی طباعت میں کچھ وقت لگے گا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر انشاء اللہ مکمل کتاب ثابت ہوگی۔ اور اس کو عاملین کی طرف سے خراج عقیدت موصول ہوگا۔ اس کی طباعت کا انتظار کریں اور دعا کریں کہ اس کتاب کو ہم اپنی آرزو کے مطابق بہتر سے بہتر اور مفید سے مفید تر بنا کر پیش کر سکیں۔

جنّات کی ایذا رسانی

سوال از: (نام مخفی) ـــــ ٹونک (راجستھان)

آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ اس سے ہم کو کافی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ دنیاوی پریشانیوں کا قرآنی آیات وظائف کے ذریعے ان کا حل دنیا و آخرت میں کامیابی کی کنجی ہے۔ طلسماتی دنیا کو اللہ اسی طرح قائم رکھے اور اس کو زیادہ ترقی ملے۔ (آمین)

میری بھی کچھ پریشانی اور مسائل ہیں جو کہ میں لکھ رہی ہوں۔ اس کا حل کسی قریبی شمارے میں دیں تو بڑی مہربانی ہوگی میرے ساتھ جو واقعات گزرتے ہیں۔ اس کو میں صاف تحریر کر رہی ہوں۔ دن ہو یا رات جب میں سوتی ہوں تو ہلکی نیند اور کچھ ہوش میں میرے پاؤں میں کرنٹ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور سینہ دبتا ہے۔ کوئی ایسا جام کر دیتا ہے کہ نہ ہلا جاتا ہے اور نہ ہی گلے میں سے آواز نکلتی ہے اور گلا گھٹتا ہے۔ سینے میں سوجن آجاتی ہے اور بہت بھاری ہو جاتا ہے۔ پورے چہرے پر سوجن آجاتی ہے آنکھوں پر سخت سوجن آجاتی ہے۔ کانوں میں سانپ کے بولنے جیسی آواز آتی ہے۔ ایک ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کرنٹ لگتا رہتا ہے۔ بیت الخلا میں جاتے ہی بائیں ہاتھ کی انگلیاں چپک جاتی ہے۔ خواب میں ایک بالشت جتنے کالے سانپ دکھتے ہیں جو اوپر سے خوب چمکتے ہوئے ہوتے ہیں۔ سارے ایک ہی رنگ وہ سائز میں ہوتے ہیں۔ اس پریشانی کو دیکھتے ہوئے میں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتے وقت آنکھیں بند ہونے لگتیں۔ اور پڑھی نہیں جاتی۔ ہر حالت میں بلا ناغہ تین مہینے تلاوت کی۔ اور بوتل میں پانی پھونک کر پیتی رہی۔

ایک دن خواب میں دیکھا کہ میرے پیٹ میں سے مُنہ کی راہ سے ۱۱ چمکتے ہوئے سانپ نکلے ہیں۔ اسی دن سے میرا سینہ دبنا بند ہو گیا۔ اور گلا گھٹنا بند ہو گیا۔ سینے کی سوجن اور منہ کی سوجن مٹ گئی۔ لیکن آنکھوں کے آس پاس ہلکی سوجن رہتی ہے۔ اور سیدھی آنکھ پر زیادہ سوجن ہے اور اب حالت یہ ہے کہ کبھی سیدھے پاؤں میں کرنٹ لگ رہا ہے تو کبھی بائیں پاؤں میں کرنٹ لگ رہا ہے۔ اب ایسا لگتا ہے پورے شریر میں

کیڑے چل رہے ہیں، جیسے چیونٹا چل رہا ہو۔ جب دیکھتی ہوں تو کوئی بھی کیڑا نہیں ہوتا۔ میں کپڑے جھڑاتی پریشان ہو جاتی ہوں۔ کبھی ٹانگ میں چلتا ہے کبھی ہاتھ میں، کبھی ناک میں، کبھی کان میں، کبھی گالوں پر سناٹا لگتا ہے۔ جب غیر مسلم تہوار آتے ہیں۔ تو زیادہ زور ہو جاتا ہے۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں ہماری حق حلال کی روزی ہے۔ حرام روزی سے پرہیز کرتی ہوں صبح فجر میں سنت اور فرضوں کے درمیان اسم کی تعداد میں سورۂ فاتحہ پڑھتی ہوں۔ نماز کے بعد ایک بار سورۂ یسین اور ۱۱ مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھتی ہوں۔ عصر کی نماز کے بعد ۱۲۸ مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ط پڑھتی ہوں عشاء میں ۱۳۱ مرتبہ یَا سَلَامُ اور ۳۶۰ مرتبہ یَا مَجِیْدُ اور درودِ مقدس پڑھتی ہوں۔ تہجد میں ۲۰۰ مرتبہ آیت کریمہ پڑھتی ہوں۔ پہلے نماز اور بعد کو عمل پڑھتی ہوں۔ سورۂ بقرہ پڑھنے میں پاؤں میں کرنٹ لگتا ہے۔

شادی کے لئے میں بدھ کو سورۂ یوسف، عصر کی نماز کے بعد اور جمعہ کو سورۂ احزاب پڑھتی ہوں۔ فجر کی نماز کے بعد "یا لطیفُ" ۱۲۹۰ مرتبہ ۲۱ دن پڑھ چکی ہوں ـــــ اب ۲۱ دن اور پڑھنا ہے۔ عصر کی نماز کے بعد "یا فتّاحُ" ۱۱۵۶ مرتبہ اور عشاء میں "یا مُعطِی" ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھتی ہوں۔ جب سورۂ یوسف پڑھتی ہوں تو سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور "یا فتّاح" پڑھتی ہوں تو کرنٹ لگتا ہے اور سر بھی بھاری ہو جاتا ہے۔

دیوبند سے جو لاکٹ منگوایا تھا وہ بھی پہن رکھا ہے امید ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں گے اور اس کا حل رسالے میں ارسال کریں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب آپ اور آپ کا گھر جنات کے اثرات کا شکار ہے۔ سورۂ بقرہ کے عمل سے آپ کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوا ہوگا۔ اب آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نامۂ مبارک اپنے گھر میں آویزاں کرلیں۔ اس نامۂ مبارک کے آویزاں ہونے کے بعد انشاء اللہ جنات آپ کے گھر سے رفو چکر ہو جائیں گے اور ان کی ایذا رسانی سے آپ کو نجات مل جائے گی۔

نامۂ مبارک یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہٰذا کِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِلٰی مَنْ یَّطْرُقُ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سِعَۃً فَاِنْ کُنْتَ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا فَھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا کُنْتُمْ تَمْکُرُوْنَ اتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ ہٰذَا وَانْطَلِقُوْا عَلٰی عَبَدَۃِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَّزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ط لَہُ الْمُلْکُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اس نامۂ مبارک کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ آدھی رات کو غسل کرکے ۱۲ رکعات نفل بہ نیت تہجد پڑھیں۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ وَالْاَصْغَرِ وَالْاَکْبَرِ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط۔

اس کے بعد ۱۳۱ مرتبہ نامۂ مبارک کی تلاوت کریں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد اس کو اپنے قلم سے لکھ کر اپنے گھر کے اندر آویزاں کردیں۔ انشاء اللہ جنات فوراً آپ کے مکان سے چلے جائیں گے اور آپ کو انکی کارستانیوں سے نجات مل جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اصحاب کہف کے نام لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اور گھر کے دوسرے افراد کے گلے میں بھی ڈلوا دیں۔ اس سے بھی آپ کی اور آپ کے اہل خانہ کی حفاظت ہوگی۔

اس طرح لکھ کر تعویذ بنائیں۔

الٰھی بحرمۃ یملیخا۔ مکسلمینا۔ کشفوطط اذرفطیونس
کشافطیونس۔ تبیونس یوانس بوس وکلبھو قطمیر
وعلی اللّٰہ قصد السبیل ومنھا جائر ولو شاء
لھدٰکم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

اس نقش کے علاوہ آپ ۱۳۱ مرتبہ "یا سلامُ" پڑھ کر پانی پر دم کرکے روزانہ خود بھی پیا کریں اور اپنے تمام افراد خانہ کو بھی پلایا کریں۔ انشاء اللہ آپکو ان تمام تکالیف اور کیفیات سے نجات مل جائے گی جن کا ذکر آپ نے اپنے خط میں کیا ہے۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو جنات کی ریشہ دوانیوں سے نجات عطا کرے اور ہر طرح سے آپ کی اور آپ کے گھر کی حفاظت فرمائے۔

اپنے گھر کو پاک صاف رکھنے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اور روزانہ اگربتی بھی ضرور جلائیں۔

موذی مرض کا علاج

سوال از: محمد اقبال ـــــ مدھوپور

جولائی کے شمارے میں علاج بالقرآن کے تحت آپ نے لکھا ہے کہ موذی مرض سے بچاؤ کے لئے سورۂ نحل کی ۶۸ ویں اور ۶۹ ویں آیت ۱۳۶ مرتبہ خالص شہد پر پڑھ کر دم کرکے چاٹنا ہے۔ یہ عمل کتنے دنوں تک کرنا ہے۔؟

جواب عمل تو ایک ہی دن کا ہے البتہ دم کیا ہوا شہد لگاتار ۴۰ دن تک چاٹیں۔ بہتر ہوگا کہ اس شہد کو مریض دن میں دو مرتبہ چاٹے۔ اور چاٹنے کا وقت تقریباً مقرر ہو ـــــ مثلاً روزانہ صبح کو اور رات کو سوتے وقت یا کسی اور وقت سہی لیکن ایسا نہ کریں کہ کبھی صبح کو چاٹ لیا کبھی دوپہر کو۔ اگر وقت متعین نہیں ہوگا تو افادیت میں کمی آجائے گی۔

آسیبی اثرات کا علاج

سوال از: (ایضاً)

اگست کے شمارے میں "روحانی ڈاک" کے تحت آپ نے لکھا ہے "آسیبی اثرات" کے ہیر پھیر میں نقش اور دیگر عمل کے علاوہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کرکے ایک بوتل پانی پر دم کرنا ہے۔ سورۃ تو کافی لمبی ہے۔ پوری سورۃ کو پڑھنا لازمی ہے یا اس کا کچھ حصّہ۔؟ اگر کچھ حصّہ ہی پڑھنے سے کام چلے گا تب وہ کونسا حصّہ ہے؟

جواب اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سورۂ بقرہ قرآن حکیم کی دوسری سورتوں کے مقابلے میں سب سے طویل سورۃ ہے۔ اور اگر غیر حافظ اس کی تلاوت کرے گا تو تقریباً ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ جب کہ حافظ اس کو نصف گھنٹے میں پڑھ لے گا۔ لیکن کسی بھی بڑی مصیبت سے نجات پانے کیلئے ایک گھنٹے کا وقت نکالنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ آسیبی اثرات بہت بڑی آفت ہوتے ہیں۔ ان سے نجات پانے کے لئے اگر روزانہ بھی ایک گھنٹہ نکال لیا جائے تو بھی کوئی زحمت کی بات نہیں ہے۔

انسان اپنے بڑے امراض سے نمٹنے کے لئے ہفتوں اور مہینوں ہوسپٹل میں بھی تو داخل ہوتا ہے۔ پھر بھی بعض اوقات اسے صحت نصیب نہیں ہوتی۔ صرف ایک گھنٹہ سورۂ بقرہ پڑھنے میں کیا پریشانی ہے۔ جبکہ یہ بھی مسلّم ہے کہ آسیبی اثرات سے چھٹکارا پانے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں۔

براہ مہربانی اس میں مزید آسانی کی فکر نہ کریں۔ بلکہ پوری سورۂ بقرہ ہی کی تلاوت کرکے شہد پر دم کریں۔ اور مریض کو چالیس دن تک چٹائیں۔

آیت قرآن کی زکوٰۃ اور عملیات کا ذوق

سوال از: ایوب خان پٹھان ـــــ بیجاپور۔

آپ کا ماہنامہ رسالہ طلسماتی دنیا جولائی کے مہینے میں پہلی مرتبہ اچانک ہاتھ لگا جب اس کا مطالعہ کیا تو بہت ہی اچھا لگا کوئی بھی مسلک کی تنقید نہ کرتے ہوئے جو آپ نے خلق خدا کی خدمت میں خالص اللہ کے واسطے جو آپ رسالہ شائع کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جب تک چاند سورج رہے گا تب تک اسکو قائم رکھے اور اس کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور آپ کے علم میں مزید اضافہ ہو۔ آمین ثم آمین۔

اس میں جو روحانی ڈاک کا سلسلہ ہے۔ جن حضرات کیلئے آپ نے جو عمل بتائے ہیں۔ کیا انہیں لوگوں کے واسطے اجازت ہوتی ہے یا عام لوگوں کو بھی۔

اب رہا دوسرا سوال۔ برائے عداوت جو نقش ہیں یا وظیفے ہیں شائع کیجئے۔ اور جو برائے عداوت والی آیت قرآنی جو وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ہے اس کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرتے ہیں۔

برائے کرم مہربانی فرما کر جلدی سے بتائیں۔ ڈاک کے ذریعے اور اپنے رسالے میں شائع کیجئے۔ ایسے تو میں ایک لیب ٹیکنیشن (labtechnision) ـــــ جو خون، پیشاب وغیرہ چیک کرتے ہیں۔ لیکن عملیات میں شوق رکھتا ہوں۔ یہ محض میرے لئے بھی اور جو کوئی بھی اللہ کا بندہ پریشان حال ہو تو محض اللہ کے واسطے میں بھی خدمت کروں۔ ویسے تو میرے والد صاحب ڈاکٹر ہیں اللہ کا فضل ہے سب کچھ ٹھیک ہے۔

آخر میں آپ سے گزارش کرتا ہوں میرے پیشے میں اور میرے والد صاحب کے پیشے میں ترقی کی دعا چاہتا ہوں۔ اگر اسمیں غلطی ہو تو معافی کا طلب گار ہوں۔ کیوں کہ یہ پہلا خط ہے انشاء اللہ آپ سے ضرور روبرو ملاقات کروں گا۔ جلدی سے اس سوالات کے جوابات اگلے مہینے میں ہی شائع کردیجئے گا۔

جواب قرآن حکیم کی ہر آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو جس کی زکوٰۃ ادا کرنا مطلوب ہے ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ

چالیس دن تک بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ اگر روزانہ اتنی تعداد میں پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر تعداد گھٹا کر دنوں کی تعداد بڑھالیں۔ یعنی ۵۰۴۵ مرتبہ روزانہ ۱۲۰ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد اس آیت کو عملیات کے لئے استعمال میں لائیں ـــــ تو انشاء اللہ باذن اللہ خاص تاثیر پیدا ہوگی۔

آپ کو جو عملیات کا ذوق ہے وہ کوئی بُرا ذوق نہیں۔ اور آپ جو خدمتِ خلق کا جذبہ رکھتے ہیں وہ بھی اچھا قابلِ آفرین جذبہ ہے۔ لیکن کسی بھی چیز کا ذوق ایک الگ مسئلہ ہے اور اس کے لئے ممکنہ جدوجہد کرنا دوسری بات ہے۔ اور یہ دوسری بات بے حد ضروری ہے۔ اور ممکنہ جدوجہد ہی سے انسان کے خلوص اور اس کی لگن کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ یہ چاہتے ہیں اللہ کے پریشان بندوں کی خدمت عملیات کی لائن سے کریں تو یہ چاہت اور یہ آرزو قابلِ قدر بھی ہے۔ اور قابلِ احترام بھی۔ لیکن اس چاہت اور آرزو کو پورا کرنے کے لئے اگر آپ ممکنہ جدوجہد نہیں کریں گے تو صرف چاہت اور آرزو سے کوئی مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ آپ عملیات کی لائن میں باقاعدہ قدم رکھیں۔ اور روحانی عملیات کی کتابوں کا سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کریں۔ طلسماتی دنیا کو بھی پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ اس کے مطالعے سے بھی آپ کو عملیات کی اہم معلومات کا علم حاصل ہوتا رہے گا۔

بعض لوگوں کو یہ خوش گمانی ہوتی ہے کہ جب ہم کچھ فیس وغیرہ وصول نہیں کرتے تو پھر ہم غلط سلط جو کچھ بھی کریں گے وہ سب ثواب ہی کا کام ہے۔ یہ سوچ اور خوش گمانی قطعاً غلط اور گمراہ کن ہے۔ آپ باقاعدہ لوگوں سے ہدیہ لے کر کام کر سکتے ہیں۔ ہدیہ لینا گناہ نہیں ہے۔ البتہ نہ جانتے ہوئے کچھ کرنا خواہ خلوص کے ساتھ کیا جا رہا ہو غلط بات ہے۔ اور آخرت میں بھی یہ بات قابلِ گرفت ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ کچھ وصول نہ کرنے کی صورت میں علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے تو اس نقطۂ نظر سے تو ڈاکٹری اور طب کی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری نہیں رہتا۔ اگر مفت علاج کرنے کی نیت سے کوئی ہسپتال کھول کر بیٹھ جائے اور اس کو کارِ ثواب سمجھنے لگے تو ظاہر ہے اسے خدمت کا نہیں حماقت ہی کا نام دیا جائے گا۔ لیکن عملیات کی لائن میں ایسے بہت سارے لوگ ہماری دنیا میں موجود ہیں جو کچھ نہ سیکھ کر اور کچھ نہ جانتے ہوئے تعویذ گنڈے الٹے سیدھے صرف یہ سوچ کر کر رہے ہیں کہ وہ جب لوگوں کے مسائل حل کر رہے ہیں تو سب خدمت ہی خدمت ہے۔

ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ خدمتِ خلق کی آرزو کو معتبر بنانے کے لئے آپ عملیات کی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ آیئے۔ اور منزل علم و عمل کی طرف قدم بہ قدم چلئے۔ اس کے بعد پھر خدمتِ خلق کے لئے اقدامات کیجئے۔

آپ نے عملیات کی شروعات کے لئے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو عداوت کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اگر آپ عداوت کے بجائے محبت سے اس لائن کی شروعات کرتے تو بہتر ہوتا۔ آپ کی فرمائش کے مطابق دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے والد کو معاشی طور پر ترقیاں عطا کرے۔ اور دین و دنیا کے معاملات میں خیر و برکت سے سرفراز کرے۔ (آمین)

اعتراف اور الجھن

سوال از: شفیق الرحمٰن قاسمی ـــــ دودہارا سنت کبیر نگر۔

عرض یہ ہے کہ میں تقریباً دو سال سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ مصیبتیں تو بہت آئی ہیں۔ اور آتی رہتی ہیں ـــــ لیکن طلسماتی دنیا سے کچھ باتوں پر عمل پیرا ہونے سے اللہ رب العزت نے نقصان سے بچایا ہے اور مجھے امید ہے کہ ایک دن میری تمام تکلیفیں دور ہو جائیں گی انشاء اللہ آمین ثم آمین۔

ویسے میرے اپنے خیال سے تو وہ تمام باتیں طلسماتی دنیا میں ہوتی ہیں جو ہر وقت چاہے بیماری ہو، نظر بد ہو، قرض دار یا قرض وصولیابی ہو، نوکری نہ ملنے سے پریشان ہو، اولاد نہ ہوتی ہو وغیرہ وغیرہ۔ آسان قرآن کی آیات اور اسماء حسنیٰ سے علاج بتلائے گئے ہیں۔ اگر ہم لوگ عمل کریں تو کیا نہیں ہوتا۔

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

لیکن آج کا مسلمان اتنا سست، کاہل ہو گیا ہے کہ ٹی وی اور کیبل دیکھ کر اور گندے فحش رسالے پڑھ کر جب مصیبت آتی ہے تو خدا یاد آتا ہے۔ پھر نسخہ کسی باوا کے یہاں یا غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کروا لیا جب کہ۔ میرے خیال سے تو غیر مسلموں سے جھاڑ پھونک کروانا مطلقاً ناجائز ہے اور آئے دن پیروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان یہاں تک گر گیا ہے کہ مندروں میں

بھی جانے سے نہیں ڈرتے۔ خدایا ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ اور خاص کر طلسماتی دنیا کو مقبولیت کے ساتھ ساتھ افادیت بھی عطا کرے۔ اور ساری دنیا میں تبلیغ دین عام کرنے کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

بہرحال میری پریشانی یہ ہے کہ ستمبر ۱۹۹۶ء سے آج تک یونانی میڈیسن کا کاروبار کرتا ہوں۔ لیکن ابھی تک سوائے نقصان کے فائدہ نظر نہیں آیا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تنگیٔ معاش میرا مقدر ہے۔ یہ کسی بھی حال ٹلنے والا نہیں ہے۔ اور اسی بنا پر طرح طرح کے شکوک و اوہام دماغ میں گونجتے رہتے ہیں۔ اتنے میں ڈاک منشی نے طلسماتی دنیا شمارہ اگست ۲۰۰۰ء کا دیا اور لفافہ کھولتے ہی صـ۵۶ پر نظر پڑی تو آنجناب نے کرشمۂ اعداد کے ذریعہ فلاں چیز خریدوں کہ نہیں کا قاعدہ بتایا ہے۔ حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ کپڑے کی تجارت میرے لئے سودمند ثابت ہوگی تبھی سے کپڑے کی تجارت پر دل لگا ہوا ہے۔ اب مجبور ہو کر آنجناب کی خدمت میں عرض ہے کہ میرے لئے یہ دیکھ لیں کہ کہیں کسی نے بندش تو نہیں کر دیا ہے۔ اور کوئی اوپری اثرات کا چکر تو نہیں ہے۔ اور میں کپڑے کی تجارت کروں یا نہیں۔ ویسے بحمد اللہ اوراد و وظائف پنج وقتہ نماز میں کوئی کمی نہیں ہے۔

امّید ہے کہ کسی اگلے شمارے میں شائع فرما دیں گے۔

جواب آپ کے لئے دواؤں کا کاروبار بھی ٹھیک ہی ہے اور کپڑے کی تجارت بھی سودمند ثابت ہو سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ اپنے کل احوال کا جائزہ لیں ـــــ اور دیکھیں کہیں آپ سے بھول چوک تو نہیں ہو رہی۔ تعویذ، وظائف اور عملیات اپنی جگہ۔ لیکن کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے کچھ مسلمہ اصول بھی ہوتے ہیں۔ ان اصولوں کو نظر انداز کر کے سب باتیں بیکار ہو جاتی ہیں اور دعائیں بھی اپنا اثر نہیں دکھاتیں کسی بھی کاروبار کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جن شرائط کی ضرورت پڑتی ہے ان قواعد و شرائط کو پسِ پشت ڈال کر اگر کوئی کامیاب ہو جائے تو وہ محض اتفاق ہے اور یقین کریں کہ یہ دنیا صرف اتفاقات پر نہیں چل رہی ہے۔ بلکہ یہ دنیا اُصولوں اور نظریوں پر چل رہی ہے۔ اور مزاجِ خداوندی بھی یہی ہے کہ وہ اپنے اسی بندے کی مدد کرتے ہیں جو اسباب اور وسائل اختیار کرنے کے بعد خدا کے حضور اپنے دامن کو پھیلائے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگوں اور غزوات میں بہ نفسِ نفیس خود حصہ لیکر اور جنگ کرنے کیلئے ممکنہ جدوجہد کر کے اور ممکنہ وسائل اختیار کر کے ہی اپنے رب سے دعائیں مانگی تھیں ـــ آج کے مسلمان کا حال یہ ہے کہ وہ یا تو صرف وسائل ہی پر گھمنڈ کر کے بیٹھ جاتا ہے یا پھر صرف دعاؤں اور تعویذوں کے چکر میں لگا رہتا ہے۔ دور اندیش اور محتاط مسلمان وہ ہے کہ جو تمام اسباب اختیار کرنے کے بعد اور تمام اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے بعد پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے رب کے سامنے پھیلائے تاکہ اس کی محنت رائیگاں نہ ہو۔ اس دنیا میں محنت کے بغیر کچھ نہیں ملتا۔ اور محنت اسی وقت بارآور ثابت ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اس لئے محنت بھی ضروری ہے اور دعائیں بھی۔ اور تعویذ درحقیقت دعاؤں ہی کا ایک حصّہ ہے۔ اس لئے آپ اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے تعویذوں اور وظیفوں کا سہارا ضرور لیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ کہیں آپ سے کوئی کاروباری غلطی تو نہیں ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نقصان پہ نقصان اُٹھاتے چلے جا رہے ہیں۔

ہمارے خیال سے آپ نے کاروبار کے لئے جو لائن پکڑی ہے وہ اگرچہ غلط نہیں۔ لیکن اس لائن میں آپ کو تجربہ نہیں ہے۔ ورنہ اس لائن میں نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہے کھانے پینے کی اشیاء کے بعد دوائیں ایسی چیز ہیں جو سب سے زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ اور جو انسانی زندگی کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کی طرح ناگزیر ہیں۔

اگر آپکو نظر نہ آنے والی رکاوٹوں یا بندشوں کا شبہ ہے تو اس کیلئے یہ کر لیں کہ دُکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں۔ رات کو سوتے وقت ۹۰۰ مرتبہ "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب" پڑھا کریں۔ اور اس وقت اپنی بیچارگی اور اللہ کی بے پایاں رحمت کا تصوّر کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کو بھی مستقل معمول بنالیں ـــــ ان چند اور آسان عمل کے بعد آپ کی تمام رکاوٹیں انشاء اللہ ختم ہو جائیں گی۔ لیکن ان سب وظیفوں کا فائدہ اسی وقت سامنے آئے گا جب اسبابی طور پر آپ کسی بھاری غلطی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

خوابوں کی تعبیر

اپنا خواب پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں — آپ کے خواب کے تمام اجزاء سامنے رکھ کر ہی تعبیر دی جائے گی۔ (منیجر)

انتباہ خواب ہمیشہ سچ بیان کریں۔ اگر آپ جھوٹا خواب بیان کرینگے یا اسمیں ازراہِ کذب کمی بیشی کرینگے تو اسکی ذمہ داری شرعاً آپ ہی پر ہوگی۔ اور آخرت میں آپ ہی جوابدہ ہونگے (حسن الہاشمی)

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

خواب عالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض تحریر یہ ہے کہ میں ایک شادی شدہ عورت ہوں ہماری شادی ہوئے تقریباً چھ برس ہوئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے آج میں دو عدد بچوں کی ماں بھی بن چکی ہوں۔ دونوں لڑکے ہیں۔ میرے شوہر مجھے حد درجہ چاہتے ہیں۔ اور میں بھی ان سے بے انتہا پیار کرتی ہوں۔ مگر ایک ماہ قبل میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو کچھ اس طرح کا ہے۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے شوہر نے دوسری شادی کرلی ہے۔ وہ بھی میرے گاؤں کی ایک ایسی عورت کے ساتھ جس کی شکل وصورت بھی اچھی نہیں ہے اور اس عورت کے پاس اس کا پہلے والا شوہر بھی موجود ہے۔ اور ساتھ ساتھ ہے۔ میرے شوہر نے اس عورت سے اپنے آنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے اپنے وعدے پر نہیں آسکے۔ تو وہ عورت روتے روتے پریشان تھی جس کی وجہ سے بہت سارے آدمی وہاں جمع تھے۔ وہ عورت تو بالکل پاگلوں کی طرح رو رہی تھی اور میں دل ہی دل میں...... اتنے میں میرے شوہر آگئے اور اس عورت کے ساتھ چلے گئے۔ جب کہ ہمیں پوری امید تھی کہ وہ پہلے میرے پاس آئیں گے۔ لیکن انہوں نے تو مجھ پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی۔ اور اس عورت کے ساتھ چلے گئے۔

ہاشمی صاحب! برائے کرم اس خواب کی تعبیر بتایئے۔ عین نوازش ہوگی۔ میرا دل بہت زیادہ گھبراتا ہے۔

آپ کی احسان مند نزہت نواب۔ بردا ہا۔

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے شوہر کو کوئی مشکل پیش آئے گی۔ اور آپ کے شوہر کو زبردست صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ کوئی ایسی پریشانی اُن پر آئے گی جو تنہا ان کی ذات سے متعلق ہوگی۔ اور آپ قطعاً اس سے محفوظ ہوں گی۔ لیکن آپ کو اُن کی پریشانی دیکھ کر دُکھ بہت ہوگا۔ (واللہ اعلم)

خواب محترم المقام جناب عالی حسن الہاشمی صاحب — زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ اللہ پاک آپ کو صحت وسلامتی وعمر درازی عطا فرمائے۔

دیگر احوال یہ کہ احقر فجر کی نماز کے بعد اشراق پڑھ کر مسجد سے اپنے مقام کو واپس آجاتا ہے۔ کبھی کبھی مسجد میں صبح کے آٹھ بجے تک قیام بھی کرلیتا ہے۔ ستمبر ۲۰۰۰ء بتاریخ ۱۳ بروز بدھ اشراق کی نماز پڑھ کر مسجد میں قیام کیا تھا اور سو گیا ہوں اِس وقت ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر مع تفصیل اپنے کسی قریبی شمارے میں دے کر ممنون فرمائیں — یہ آپ کی بہت بڑی مہربانی ہوگی۔

خواب:۔ ایک راستے سے میں جا رہا ہوں جس کے اطراف محلات بھی ہیں اور گنجان علاقہ بھی ہے۔ اس وقت میرے پاس سے ایک صاحب گزرتے ہیں، مجھے دیکھ کر دعائیں دیتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ معلوم ہوتا ہے وہ کچھ پریشان ہیں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ صاحب موصوف کی جگہ دوسرے صاحب ہیں جن کا حلیہ بھی بدلا ہوا ہے۔ سر پر مکے کے سُرخ رنگ کی دستی باندھے ہوئے ہیں۔ چہرے میں ایک مٹھی داڑھی بھی ہے۔ سفید لباس ہے۔ لیکن پیشانی میں غیر قوم حضرات کی طرح تین لکیریں ہیں۔ میں ان کو آواز دے کر بلاتا ہوں۔ تو وہ آتے ہیں اس طرح پر کہ دونوں ہاتھوں میں دو لکڑیاں ہیں۔ دونوں لکڑیوں کے بیچ کپڑا باندھا ہوا ہے۔ میں ان سے پوچھا

ہوں کہ تمہاری کیا پریشانی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو میری بیٹی کی شادی ہے۔ میں اسی معاملے میں پریشان ہوں اٹھارہ ہزار روپیوں کی ضرورت ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں جتنا ہو سکے انشاء اللہ میں تمہاری مدد کر دوں گا۔ مگر دو شرائط پر وہ کہتے ہیں کیا شرائط ہیں بتاؤ۔؟ میں ان سے کہتا ہوں کہ دیکھو پہلی شرط یہ ہے کہ تمہیں حق و باطل میں فرق کرنا ہوگا۔ یہ کہتے ہی ان کا چہرہ متغیر ہوتا ہے جس کے سبب ایک قسم کی روشنی آکر ختم ہوجاتی ہے۔ پھر روشنی آجاتی ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ دوسری شرط کیا ہے۔؟ میں کہتا ہوں میرے مدد کرنے پر آپ مجھے کچھ تعلیم دینی ہوگی۔ کچھ سکھانا ہوگا۔ یہ سنتے ہی وہ جھک کر میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر کچھ منتر پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام پر درود پڑھو تو میرے منہ سے اللّٰھم صلّ علٰی محمد یہ درود شریف نکلتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام پر درود پڑھو۔ تو میرے منہ سے نکلنے لگا۔ اللّٰھم صلّ علٰی داؤد بن سلیمان یہ درود پڑھتے ہوئے سانس زور زور سے لیتا ہوں۔ اور وہ اپنے ہاتھ کو میرے سینے میں رکھ کر اپنا چہرہ آسمان کی طرف کرتے ہوئے وہی منتر دہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا اٹھو جب اٹھتا ہوں تو میری نیند ختم ہوجاتی ہے اور بیدار ہوجاتا ہوں۔

براہِ کرم اس خواب کی تعبیر عطا کر کے کسی قریبی شمارے میں شائع فرمائیں۔

تقریباً ڈیڑھ سال سے رسالہ طلسماتی دنیا کا قائل ہوچکا ہوں۔ اللہ پاک آپکو اور مبارک رسالے کو دونوں جہان کی ترقیات سے مالا مال فرما کر کامیابی و کامرانی کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد سکندر

پہلی بھیت

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ چند سالوں کے اندر اندر آپ کسی آسیبی اثرات کا شکار ہوجائیں گے۔ اور یہ آسیبی طاقتیں آپ کو کافی دنوں تک حیران و پریشان رکھیں گی۔ اثرات آپ پر سفلی جادو کی کارروائی بھی کریں گے۔ لیکن آپ جلد ہی اس پریشانی سے نجات پائیں گے۔ ممکن ہے کہ آپ کو اثرات سے نجات درود ابراہیم کی وجہ سے حاصل ہو (واللہ اعلم)

خواب جناب ایڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں اپنے آبائی وطن یعنی سسہولی جو کہ بہار کے مظفر پور ضلع میں ہے۔

خواب دیکھا ہوں کہ میرے گھر کے پورب (مشرق) جانب تھوڑی جگہ خالی ہے۔ جو دوسرے کا ہے۔ اس میں فصل بونے کے لئے اس کی جُتائی کروا رہا ہوں۔ جب کدال چلا تو زمین کے نیچے بہت جگہ خالی ہے۔ پھر جیسے آگے بڑھا تو اندر بہت بڑا ہال ہے جو بہت خوبصورت ہے اور بہت بڑا بھی ہے۔ اندر بہت سارے فانوس جل رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اندر کا منظر بہت روشن اور خوبصورت ہے۔ لیکن اس کے بیچ میں دو لاش پڑی ہے۔ جو کہ لگ بھگ سڑ چکی ہے۔ ایک لاش جانور کی ہے اور ایک انسان کی ہے۔ جانور کی لاش غور سے دیکھنے سے پتہ چلا کہ یہ گائے کی لاش ہے۔ اور انسان والی لاش کو پہچاننے کے لئے میں اپنی ماں کو بلایا تو پتہ چلا کہ یہ لاش میرے دادا کی ہے۔ بہت پہلے محل گرنے سے وہ (یعنی دادا جی) دب کر مر گئے تھے۔ اور اس جگہ چھوٹا چھوٹا سانپ بھی ہے۔

میرے دادا کو انتقال ہوئے لگ بھگ بیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے پانچ بج رہے تھے۔ اور وہ منگل کی صبح تھی۔ تاریخ ۲۶ ستمبر ۲۰۰۹ء۔ برائے مہربانی خواب کی تعبیر پرچے میں شائع کر دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ خدا حافظ

محمد علی ـــــ ممبئی

تعبیر آپ کے خواب سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے گھر میں دفینہ ہے۔ جس پر کسی جن کا پہرہ ہے یہ دفینہ آپ کے آباؤ اجداد ہی میں سے کسی نے دبایا تھا۔ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر آپ نے صحیح راستہ اختیار کیا تو آپ کو اس دفینے تک رسائی ہوسکتی ہے۔ کسی عامل کو اپنے مکان کا مشرقی حصہ دکھائیں۔ اگر موجودہ مکان آپ کا نہیں ہے کرائے کا ہے تو اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو اپنے باپ دادا کی کسی نیکی یا دعا کے طفیل میں کچھ دولت کہیں سے بھی ملنے والی ہے۔ (واللہ اعلم)

خواب محترم المقام قابل احترام عالی جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا بہت دنوں سے پڑھ رہی ہوں کافی دلچسپ ہے یہ رسالہ۔ اور یہ ہمارے گھر میں بھی کافی مقبول ہے۔

عرض خدمت یہ ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ میں اپنے پھوپی کے گھر میں ہوں۔ اس وقت ہمارے پھوپی زاد بہن اور بھائی اور میں تینوں گھر میں تھے کہ ہمارے پھوپھی زاد نے کچھ بات کا تقاضہ کیا۔ میں نے اس سے انکار کر دیا تو وہ چاقو لے کر کہنے لگے کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ میں خوف زدہ ہو کر چاقو لیکر باہر نکلنے لگی تھی کہ ہماری پھوپھی زاد بہن نے کہا کہ تبسّم تم جہاں بھی جاؤ گی راستہ نہیں ملے گا۔ لیکن میں پھر بھی باہر بھاگی۔ بھاگنے کا راستہ مجھے کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ اسی وقت مجھے ایک گلی میں میرے استاد مولانا غیاث احمد رشادی نظر آئے۔ میں دوڑ کر مولانا کو یہ سارا قصّہ سنائی تو مولانا کہنے لگے کہ میں ساتھ چلوں گا۔ اور اس کو سمجھاؤں گا میں اور مولانا جیسے ہی گھر میں قدم رکھتے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ پھوپھی زاد بھائی نے خود اپنے کو قتل کر لیا ہے۔ خون کے چھینٹے چوطرف عیاں تھے۔ اس کے بعد ہماری پھوپھی اور دو تین عورتیں رونا چلاّنا شروع کر دیتے۔ اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہوگئی۔

اس خواب نے مجھے بے چین کر دیا ہے۔ ہمارے پھوپھی زاد بھائی کا نام ابراہیم، پھوپھی کا نام سلطانہ ہے اور میرے والد کا نام جناب قاری محمد عمر علی صاحب اور میرا نام تبسّم سلطانہ ہے۔ پھوپھی زاد بہن کا نام ثمینہ ہے۔

میں خواب دیکھ کر ایک مہینہ ہوا ہے اس کی تعبیر کسی قریبی شمارے میں چھپوا دیجئے۔ خط کے طویل ہوجانے سے معافی کی طلب گار ہوں۔ امید کہ مایوس نہیں ہونے دیں گے۔

فقط

دعاؤں کی طالب تبسّم سلطانہ

تعبیر آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کا کوئی رشتہ دار جو آپ کے ددھیال میں سے ہوگا ـــــ وہ آپ کو پریشان کرے گا۔ لیکن اللہ کے فضل سے وہ خود کسی مصیبت کا شکار ہو کر آپ کے راستے سے ہٹ جائے گا۔ لیکن اس سلسلے میں آپ کو کسی دکھ یا رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (واللہ اعلم)

جواب محترم عالی جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں نے ابھی گزشتہ تین مہینوں سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ پڑھ کر دل و دماغ کو سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے۔ آپ نے جو خدمت خلق شروع کی ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے (آمین)، اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور اس رسالے کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔

میں ایک مسئلہ لے کر آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور جس کی وجہ سے میں کئی دنوں سے بےچین ہوں۔ برائے مہربانی آپ اس خواب کی تعبیر اپنے رسالے میں اشاعت فرمائیں۔ اور نہیں تو میں اس خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں۔ آپ اُس کے ذریعے مجھے مطلع کریں۔ آپ کو اللہ اور اس کے رسولﷺ کا واسطہ مجھے مایوس نہ کریں۔

دراصل بات یہ ہے کہ ایک لڑکی مجھے پسند آئی تھی۔ اور میں نے اپنے دل میں اس سے شادی کا ارادہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے حصول کے لئے دعائیں بھی مانگی تھی۔ اللہ گواہ ہے کہ میرے دل میں اس کے لئے ذرا سی بھی برائی نہیں تھی اور نہ اب ہے۔ بلکہ میں نے اسے ہمیشہ اپنی شریکِ حیات کے روپ میں دیکھا ہے۔

ایک بار میں نے اس سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ تب وہ بہت ناراض اور مجھ پر بہت غصّہ ہوئی تھی۔ اس نے بتایا کہ وہ کسی اور لڑکے سے محبت کرتی ہے اور اس کیساتھ اس کی منگنی بھی ہوچکی ہے۔ اور یہ بات سچ ہے جو کہ مجھے پتہ نہیں تھی۔ میں نے اس کے بارے میں خواب دیکھا ہے۔ مہربانی فرما کر اس کی تعبیر بتائیں۔

خواب:۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حج کا موقعہ ہے اور بہت سارے لوگ خدمت گار کے طور پر کام کرنے کیلئے مکّہ شریف جا رہے ہیں اور ان میں وہ لڑکی بھی بطور نرس خدمت گار کے جا رہی ہے۔ اور اُن تمام لوگوں کو ایک بڑے آہنی دروازے کے پیچھے رکھا گیا ہے۔ جیسے کہ جیلوں میں رکھتے ہیں اور اُن لوگوں کے رشتے دار اُن سے ملنے کے لئے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں اور تمام لوگ قطار بنا کر باری باری اپنے رشتہ داروں سے مل رہے ہیں۔ میں بھی اس لڑکی سے ملنے کے لئے کھڑا ہوں۔ جب وہ دروازے کے پاس آئی تو میں نے اُس سے کہا کہ "واہ تمہارے تو مزے ہیں کہ تم حج کے لئے جا رہی ہو"۔ تب اس لڑکی نے جواب دیا کہ "مزہ کیسا مزہ وہاں پر تو ریل جھیلنا پڑے گا۔ تب جا کر پیٹ بھر کر کھانا ملے گا"۔ اور اس کے فوراً بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت فجر کی اذان ہو رہی تھی اور جمعہ کا دن تھا۔ نیند سے جاگنے کے بعد میں نے اس کے کہے ہوئے الفاظ پر

تسخیراتِ ہمزاد

از قلم / شاہ زنجانی

ان عملیات سے ہر مذہب کا عامل استفادہ کرسکتا ہے

عمل تسخیر ہمزاد ۱ (عمومی)

تقریباً ۳×۲=۶ مربع فٹ کا آئینہ لاکر اپنے مخصوص کمرے کی شمالی دیوار پر اس طرح آویزاں کیا جائے کہ عامل کھڑا ہوکر اپنا اوپر کا نصف جسم اس میں دیکھ سکے۔ اب عامل دونوں ابروؤں کے درمیان نظر جماکر اس یقین محکم کے ساتھ دیکھے اور خیال کرے کہ اب عنقریب ہی ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔ عامل پلک جھپکنے نہ دے۔ آنکھیں تھک جائیں تو بغیر پلک جھپکائے اوپر چھت کی جانب دیکھنے لگے اور دو تین منٹ بعد ہی دوبارہ نگاہ واپس لے آئے۔ یہ مشق پندرہ روز تک ایک گھنٹہ روز جاری رہنے کے بعد سفید دھوئیں کی مانند ہمزاد کا ہیولیٰ سا نظر آنا شروع ہوجائے گا۔

اب مزید انہماک کے ساتھ مشق بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ ایک دن ہمزاد کا ہیولیٰ باقاعدہ متشکل اور مجسم صورت میں سامنے آجائے گا۔

ہمزاد کی حاضری کے بعد اس سے باقاعدہ معاہدہ اور قول و اقرار لینا عامل کی ہوشیاری پر موقوف ہے۔ ہم اس سلسلے میں آغاز ہی میں بڑی تفصیلات دے چکے ہیں۔

اس ہمزاد سے اخلاق کے ساتھ پیش آنا عامل کی ذمّہ داری ہے۔ وہ اس سے تمام جائز کام لے سکتا ہے مختلف خبریں اور دوسرے اسرار سربستہ مثلاً چوری، بیماری، مفرور کا پتہ لگانا وغیرہ سب ذرا سی دیر میں معلوم ہوجاتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲ (عمومی)

عامل ایک سنسان مقام مخصوص کرلے جہاں کسی کا گزر نہ ہوتا ہو اور پاک صاف ہوکر اپنے گرد ایک حصار کسی لوہے کی چیز سے کھینچ لے۔ اور نہایت خلوص و انہماک کے ساتھ بحالتِ پاکیزگی اپنے نام کا ورد کرے۔ دورانِ عمل نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جمی رہے۔

عمل دن کو بارہ بجے شروع کرے۔ جب نظر تھک جایا کرے چند منٹ کے لئے بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگے اس کے بعد پھر نگاہ واپس اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔

یہ عمل کامل توجہ، مکمل انہماک اور تصوّر آفرینی کے ساتھ ہونا شرط ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک یا دو چلّے میں ہمزاد مسخّر ہوکر سامنے آجائے گا۔ اب آپ اس سے تمام جائز کام لے سکتے ہیں۔ مثلاً بیمار کے بارے میں مفصل معلومات اور ادویہ کی تجویز بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوسکے گا کہ مریض موت سے بچ بھی سکتا ہے یا نہیں؟ مشکل مسائل میں مشورہ بھی لے سکتے ہیں۔ بے موسم پھل یا کوئی اور دوسری ضروری اور بھاری سے بھاری چیزیں منگا سکتے ہیں۔ ہفت اقلیم کی خبریں آن واحد میں معلوم کرا سکتے ہیں۔ پیغامات کی ترسیل کرا سکتے ہیں۔ غرض کہ ہر وہ کام جو عامل کے لئے مشکل ہوگا ہمزاد آنِ واحد میں کردے گا۔!

عامل کو بھی لازم ہے کہ اس نعمتِ خداوندی سے استفادہ کرنے میں عام فلاح وبہبود اور بنی نوع انسان کی خدمت کا خیال رکھے۔ تاکہ اسے دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی بھلائی بھی حاصل ہوسکے۔ وہی لوگ اچھے خیال کئے جاتے ہیں جو اپنی راحتوں میں دوسروں کا خیال رکھتے ہوں۔ ورنہ خود غرضی تو انسان کی عزت ووقار اور تمام عظمتوں کو خاک میں ملادیتی ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۳ (عمومی)

عامل بحسابِ ابجد قمری اپنے نام کے اعداد نکالے اور ان اعداد میں قانون کے گیارہ اعداد مزید شامل کرے۔ اب جو عدد حاصل ہو۔ اتنی ہی بار اپنے نام کے ساتھ لفظ "یا" کا اضافہ کرکے

ورد کرے۔ اور نظر اپنے سائے کی گردن پر رکھے۔

یہ عمل رات کو بارہ بجے شروع کیا جاتا ہے۔ پشت پر چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کر کے تقریباً دو فٹ بلندی پر رکھنا چاہیئے۔ اندازاً گیارہ ماہ میں ہمزاد مسخر ہو کر سامنے آجائے گا۔ باقی عمل حسب ہدایات گزشتہ ہونا چاہیئے۔

دورانِ عمل ناغہ ہرگز نہ ہونا چاہیئے ـــــ ورنہ عمل ضائع ہو جائیگا۔ اور تمام محنت پر پانی پھر جائے گا۔ اگر ایسی غلطی ہو جائے تو عمل از سر نو شروع کر دینا چاہیئے۔ ترک کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس ہمزاد سے بھی حسب معاہدہ پیش آنا چاہیئے۔ اور ہرگز معاہدے کی خلاف ورزی کر کے خود کو مصیبت میں نہ ڈالنا چاہیئے۔ بہتر یہی ہے کہ ہر قسم کے ہمزاد سے کام لیتے وقت اس سے مشورہ لے لیا جائے کہ فلاں کام کرنا کیسا رہے گا۔؟

عمل تسخیر ہمزاد ۴ (عمومی)

ایک کورا گھڑا نوچندی جمعرات کی شب کو چھٹی ساعت ـــــ (تقریباً نصف شب) میں لے کر عامل کسی دریا پر چلا جائے اور پانی بھر کر فوراً خاموشی کے ساتھ واپس چلا آئے۔ آتے یا جاتے کسی سے ہم کلام نہ ہو۔

مکان میں کسی مناسب جگہ اس پانی سے غسل کرے۔ یہ مکان بالکل خالی ہو۔ یعنی دوسرا کوئی شخص وہاں موجود نہ ہو۔ البتہ صاف اور پاکیزہ ضرور ہو۔ خود بھی باطہارت اور خوشبو لگائے ہوئے ہو کمرے میں خوشبو جلائی ہوئی ہو۔ اس کے بعد اپنے نام کے اعداد کے مساوی تعداد میں اپنا نام ورد کرے۔ یہ عمل ۳۹ دن تک اسی طرح کرتا رہے۔ چالیسویں روز اپنے نام کا ورد تین گنا کرے اسی اثنا میں عامل پر غنودگی طاری ہو جائے گی۔ اور قبل از طلوع آفتاب ایک شخص غصے میں بھرا ہوا سامنے آئے گا۔ جو ہمزاد ہوگا عامل کو اس سے ہرگز نہ ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی تسبیح اٹھا کر ورد پھر شروع کر دینا چاہیئے۔

ورد پڑھتے پڑھتے ہمزاد کی حالت میں کئی تغیرات ہوں گے۔ کبھی ہنسے گا اور کبھی روئے گا۔ آخر کار ایک نہایت ہی حسین شخص کی صورت اختیار کرے گا۔ اس وقت عامل کو اپنا عمل ختم کر کے کچھ شیرینی بچوں میں تقسیم کر دینی چاہیئے۔ کیوں کہ عمل تمام ہو گیا۔

یہ ہمزاد ہمہ اوقات عامل کی نظر میں رہے گا۔ اور کوئی نہ کوئی کام طلب کرتا رہے گا۔ عامل کے سوا کسی اور کو نظر نہیں آئے گا۔ اس کے کام طلب کرنیکے سلسلے میں جو تراکیب ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ آزما کر اپنے آرام کرنے کا وقت نکال لینا چاہیئے ورنہ وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی کام طلب کر کے عامل کو آرام نہیں کرنے دے گا۔ اور اس طرح اس کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ جان بھی چلی جائے۔

اس ہمزاد سے کسی غیر کی دولت نہ منگائی جائے۔ اگر منگوا کر اپنے کام میں لائی گئی تو عامل مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ دولت حاصل کرنا جائز نہیں تھا۔

عمل تسخیر ہمزاد ۵ (عمومی)

عامل کسی چاند رات سے اپنا عمل اس طرح شروع کرے کہ کسی بیابان یا ویران جگہ چلا جائے اور نظر آنے والے نئے چاند پر نظر جماتے ہوئے اپنے نام کا ورد کرے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھے۔ جب تک چاند غروب نہ ہو جائے۔

اگلے روز پھر یہی عمل کرے لیکن اس دن جتنی دیر چاند کی طرف نظر جمائے کبھی اس وقت میں کمی نہ کرے۔ گویا ایک گھنٹے سے تین گھنٹے روزانہ تک چاند پر نظر جمائے رکھے۔ چاند کی آخری تاریخوں میں جب چاند نظر نہ آئے۔ روشن ترین ستارے پر نظر جمائے اور جب نیا چاند نظر آئے پھر اس پر ٹکٹکی باندھ کر نگاہ ڈالے۔ ایک ماہ سے تین ماہ تک کامیابی یقینی ہے۔ جب عمل اپنی تاثیر دکھائے گا تو ابتدا میں آسمان پر ایک پتلا نظر آئے گا۔ جو بتدریج مجسم اور قریب سے قریب تر ہوتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ ایک دن مقابل آکر کھڑا ہو جائے گا۔ اس پتلے سے گفتگو ہونے لگے تو سمجھنا چاہیئے کہ عمل مکمل ہو گیا۔ اور اگر بات کا جواب نہیں دے تو کچھ عرصہ اور یہی عمل کرنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ ہمزاد پوری طور پر مسخر ہو کر سامنے آئے۔

دورانِ عمل بار بار اور جلدی پلک جھپکانا ممنوع ہے اس طرح کامیابی کا امکان نہیں ہے۔ نیز جتنی مدت چاند پر نگاہ کرے آنکھوں کی قوت پورے طور پر صرف کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۶ (عمومی)

کسی غیر آباد یا ویران آباد میں پہلے سے ایک جگہ صاف اور ہموار کر کے عامل کو پہلے سے تیار رکھنا چاہیئے۔

جب ماہ قمری کی سات تاریخ آئے پاک صاف ہو کر شب کی چوتھی ساعت میں وہاں پہنچ جائے۔ اور مغرب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے۔ اور کچھ دیر اپنی نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جمائے۔ جب کچھ تکان محسوس

کرے۔ فوراً بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ یہی عمل گھنٹہ سوا گھنٹہ جاری رکھے۔ اور روزانہ وقت مقررہ پر اس جگہ چلا جائے اور اپنے عمل کا اعادہ کرے۔

چند روز بعد دوران مشق یا وظیفہ جب آسمان پر نگاہ اٹھا کر دیکھے گا اوپر بھی ویسا ہی سایہ نظر آئے گا۔

رفتہ رفتہ یہ سایہ متشکل ہوتا چلا جائے گا۔ اور ایک دن عامل کی شکل اختیار کر لے گا۔ جب ہمزاد گفتگو کرے اور اپنے آپ کو عامل کی سپردگی میں دے دے۔ تو اس وقت عامل اس سے معاہدہ کرنے کیلئے ان ہدایات پر عمل کرے جو بیشتر مقامات پر لکھی جا چکی ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۷ (عمومی)

عاملین تسخیر ہمزاد کے لئے ہمارا یہ عمل انتہائی سود مند ہے اور اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آسان بہت ہے۔

عامل ایک سرخ رنگ کا لنگوٹ باندھ کر قد آدم آئینہ کے سامنے سیدھا کھڑا ہو جائے اور اپنے عکس پر اس طرح نظر گاڑے کہ پلک نہ جھپکنے پائے۔ اور تصور کسی بزرگ یا پیر وغیرہ کا کرتا رہے۔ نیز یہ نیت بھی مستحکم رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔

جب نظر کو قوت برداشت ۴۱ منٹ کی حاصل ہو جائے تو بیٹھ جائے اور اپنا تصور برقرار رکھے۔ ۴۱ دن میں کامیابی یقینی ہے ہمزاد ظاہر ہو کر سامنے آجائے گا۔ اس وقت بتائے ہوئے طریقوں کو کام میں لاتے ہوئے اس سے معاہدہ کر لے اور اس معاہدے میں پوری طرح احتیاط سے کام لے اور ہر بات صاف طور پر اس سے طے کر لے۔ مبہم عہد و پیمان میں نقصان بہر صورت عامل کو ہوا کرتا ہے۔

یہ موکل بڑا زبردست ہے بالخصوص ہر قسم کے مقابلوں کو کامیاب کرانے میں لاجواب صلاحیتیں رکھتا ہے۔ عموماً پہلوان اس عمل سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بڑے بڑے کھیلوں کے پروفیسر اس ہمزاد سے ہی کام لے کر لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۸ (عمومی)

عاملین ہمزاد سے ہماری التماس ہے، کہ اب جو عمل ہم پیش کر رہے ہیں وہ صرف ایسے حضرات کیلئے ہے جو اپنے اعمال کا محاسبہ رکھنے پر قادر ہوں۔ اور کسی حالت میں بھی ناجائز خواہشات کے مطیع نہ ہوں۔

عامل کو چاہیئے کہ صبح سورج نکلنے سے قبل منگل کو ایک گھنٹہ پہلے کسی صحرائے لق و دق میں پہنچ جائے اور لوبان سلگا دے پھر سورج نکلتے وقت بحالت برہنگی مشرق کی طرف نظر جما کر کھڑا ہو جائے۔ آفتاب نکلے تو اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ سورج میں کافی تیزی نہ آجائے اور نظر نہ ٹھہر سکے۔ جب نظر سورج پر سے ہٹے تو فوراً اپنا رُخ پھیر لے اور اپنے سائے کی گردن کو گھنٹہ سوا گھنٹہ دیکھتا رہے۔

تقریباً چالیس روز بعد روزانہ کوئی نہ کوئی گھوڑا سوار آکر طرح طرح کے سوالات کرے گا عامل کو اس پر ہرگز التفات نہ کرنا چاہیئے اور نہ اپنا عمل ترک کرنا چاہیئے۔ سوار خود بخود چلا جائے گا۔ آخر کار ایک شخص عامل کی اپنی ہی شکل کا نمودار ہوگا۔ اور پوچھے گا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اس وقت عامل کو چاہیئے اس سے کہے کہ میں جب تجھے اپنے نام سے بلاؤں حاضر ہوا کر۔ اور میرے کاموں میں میری مدد کیا کر۔ وہ اقرار کر کے چلا جائے گا۔ اس طرح یہ عمل پایۂ تکمیل کو پہنچ کر دین و دنیا کی منفعت پہنچا سکتا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۹ (عمومی)

عامل ایک نہایت پاک صاف مکان کا انتظام کرے۔ اس مکان میں سوائے عامل کے کسی اور شخص کا گزر نہ ہونا چاہیئے۔ باقاعدہ قلعی کر کے اسے عمل کے قابل بنا لینا چاہیئے۔ خوشبویات بھی سلگا لے اور بالکل برہنہ ہو کر مغربی دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اپنے پیچھے چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کرے اتنا اونچا کہ عامل کا سایہ اس کے مقابل ہو۔

اب عامل کو اپنے سائے کی گردن پر مکمل توجہ کے ساتھ نظر گاڑ دینی چاہیئے اور ہمہ اوقات یہ خیال دلنشیں رکھنا چاہیئے کہ میں ہمزاد سے ملاقات کر رہا ہوں اور نظر تھکنے لگے تو فوراً چھت کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ لیکن پلک نہ جھپکنے پائے۔ دورانِ عمل عامل کو روشن دائرے یا مختلف رنگوں کی چیزیں نظر آنے لگیں گی۔ عامل کو چاہیئے کہ اس پر التفات کئے بغیر اپنا عمل جاری رکھے ـــ اور بلا خوف و خطر کامیابی کی طرف رواں دواں رہے۔

عمل قمری ماہ کی یکم تاریخ سے شروع کرنا چاہیئے اور اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ ہمزاد ظاہر ہو کر عامل کا مدعا نہ معلوم کرے۔

جب ہمزاد ظاہر ہو۔ گفتگو کا آغاز اپنی طرف سے ہرگز نہ کرے بلکہ عمل جاری رکھے۔ جب ہمزاد ہی اپنے حاضر کئے جانے کا سبب

پوچھے تو بتائیے کہ میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں"۔ اس کے بعد معاہدہ کرے اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائیے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۰ (عمومی)

عامل عمل شروع کرنے سے قبل اچھی طرح غور کرلے کہ آئندہ چھ ماہ تک بوندا باندی یا مطلع کے ابر آلود ہونے کا امکان تو نہیں ہے؟ کیوں کہ یہ عمل دن میں کرنے کا ہے اور کامیابی کی توقع چھ ماہ بعد کی ہے۔ یہ عمل بوقت صبح چوتھی ساعت میں شروع کرنے کا ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ اپنے عمل کے لئے کسی صحرائے لق ودق میں ایک ایسا مقام منتخب کرے جو بالکل صاف اور ہموار ہو۔ وہاں آفتاب کی طرف پشت کرکے اپنے سائے کی رگِ گلو پر نظر جاکر کھڑا ہوجائے۔ بدن پر سوائے ایک لنگوٹے کے کوئی کپڑا نہ ہونا چاہیئے۔ عامل اس عمل کیساتھ ساتھ خیال یہ کرتا جائے کہ میں ہمزاد سے ملاقات کررہا ہوں۔ پندرہ منٹ پر اپنے سائے کی گردن پر بغیر پلک جھپکائے دیکھتا رہے۔ پھر دو تین منٹ کے لئے اپنی نظر اسی عالم میں بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف لیجائے دلی توجہ اور کامل انہماک کے ساتھ تین چار بار اسی طرح پلک جھپکائے بغیر زمین پر اپنے سائے پر پندرہ منٹ اور آسمان پر دو تین منٹ نظر جاکر دیکھتا رہے اور یہی خیال کرتا رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کررہا ہوں۔

عمل کے آخری وقت میں ہر روز پانچ منٹ آسمان پر دیکھے اور گھر چلا آئے۔ دورانِ عمل جب عامل کو آسمان پر اپنا سایہ نظر آنے لگے تو کوشش کرے کہ زورِ تخیل سے کام لے کر سائے کو آسمان سے زمین پر لائے اور اپنے پاس بلالے جب ہمزاد متشکل ہوکر سامنے آجائے اس سے خود کلام کا آغاز نہ کرے بلکہ جب ہمزاد ہی دریافت کرے کہ مجھے کیوں بلایا گیا ہے تو عامل کو چاہیئے اسے بتادے کہ وہ اسے قابو میں کرنا چاہتا ہے اس کے بعد وہ تمام حالات پیش آنے چاہئیں جو ہمزاد کی حاضری اور معاہدے کے سلسلے میں ہم پہلے اسباق میں لکھ چکے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۱ (عمومی)

ایک وسیع صحن کا کشادہ مکان لیا جائے یا سنسان مقام پر کوئی میدان حاصل کیا جائے اور ایک ایسے اتوار سے عمل شروع کیا جائے جو قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو ہو۔ یعنی نوچندی اتوار کو۔! عامل ایک چست لباس پہنے لیکن سر برہنہ ہو۔ آفتاب چوتھی ساعت میں ہو۔ اس وقت عامل کو چاہیئے کہ وہ مجوزہ مقام پر مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوجائے اور اپنی گردن کے سائے پر نظر جمالے۔

بغیر پلک جھپکائے پندرہ منٹ تک نظر جمائے اور آسمان کی طرف دو تین منٹ کے لئے دیکھے۔ اس عمل کے دوران اپنا نام ورد کرتا رہے۔ اور تصوّر میں یہ رہے کہ اب ہمزاد حاضر ہوکر خود کو میری سپردگی میں دینے ہی والا ہے۔

اس عمل میں اگر ہوسکے تو روزانہ چند منٹوں کا اضافہ کرتا رہے۔ مشق جتنی بڑھے گی عمل اتنی ہی جلدی تکمیل کو پہنچے گا۔ یہ مشق ایک گھنٹے سے دو گھنٹے تک جاری رکھیں۔

علاوہ ازیں شام کو بھی سورج کی طرف پشت کرکے یہی عمل دہرایا جاسکتا ہے۔ بلکہ دن میں کئی بار بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح عمل کی تکمیل جلد سے جلد ممکن ہے۔!

دورانِ عمل نظروں کے سامنے ایک پتلا سا آئے گا۔ یہ پتلا پہلے تو آسمان پر دور ساکت نظر آئے گا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ قریب ہوتا جائے گا۔ حتیٰ کے مقابل آجائے گا۔ جب گفتگو کرنے لگے تو عامل کو بھی چاہیئے کہ اس سے ہم کلام ہو۔ اور وہی عمل کرے۔ جس کا ذکر بار بار آچکا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنا کہ میں تجھے تسخیر کرنا چاہتا ہوں۔ تجھ سے کام لینا چاہتا ہوں وغیرہ۔ مگر معاہدہ کرنے میں غفلت کا شکار ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ تکمیل معاہدہ کے سلسلے میں مفصل ہدایات پہلے بار بار بیان کیجا چکی ہیں۔

ہمزاد "جسم لطیف" ہے اس سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ اور وہی کام لینا چاہیئے۔ جو انسانیت کے شایانِ شان ہیں۔ نامناسب احکام دینا اور اس سے ناجائز کام لینا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۲ (عمومی)

نئے چاند کا پہلا پنجشنبہ ہو عامل ایک مٹی کے چراغ میں موٹی سی روئی کی بتی ڈالے اور اس کمرے میں بیٹھ کر عمل شروع کرے۔ جو اس مطلب کے لئے پہلے سے تیار کیا گیا تھا۔

کمرے میں اچھی طرح سفیدی کرا کے خوشبویات جلائی گئی ہوں۔ شب کی چوتھی ساعت سے عمل شروع کیا جائے۔

مٹی کا چراغ جس میں سرسوں کا تیل ہو۔ اپنی پشت پر جلا کر دو فٹ اونچا رکھا جائے۔

اب اپنے سائے کی گردن میں عامل نظر جمادے۔ اور بغیر پلک جھپکائے بیس پچیس منٹ دیکھتا رہے۔ جب نظر تھک جائے

چھت کی طرف دیکھنے لگے۔ لیکن پلک نہ جھپکنے پائے۔ دو تین منٹ چھت پر دیکھنے کے بعد نظر پھر اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔ اس طرح ڈیڑھ گھنٹے تک مشق کرتا رہے۔

اس مشق کو چھ ماہ تک کرنے کے بعد عامل میں غضب کی مقناطیسیت پیدا ہوجائے گی۔ اور اب اپنے اس ہمزاد سے کام لے سکے گا جو بعد اختتامِ عمل اس کے سامنے حاضر ہوکر خود کو اسکی سپردگی میں دے دے گا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۳ (عمومی)

یہ عمل بھی نمبر ۱۲ کی طرح کا ہے۔ اس میں ایک کوٹھڑی کام آتی ہے جس کی مغربی دیوار پر قلعی کرائی گئی ہو اس میں کسی دوسرے شخص کے داخلے کا امکان نہ ہو۔

ماہ قمری کی چودھویں شب کو عامل چوتھی ساعت میں عمل شروع کرے۔ مٹی کا ایک بڑا چراغ غیر استعمال شدہ ڈیوٹ پر روشن کیا جائے جس میں بتی موٹی اور تیل چنبیلی کا ہو۔ عامل اپنے سائے کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جماکر یہ تصوّر کرے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔

زبان سے عامل کچھ نہ کہے دل میں ہمزاد کا خیال اچھی طرح رچا بسالے۔ پندرہ منٹ کی کامل توجہ تک گردن پر نظریں جمانے کے بعد دو تین منٹ چھت پر بھی دیکھے۔ چند روز میں سایہ چھت پر نظر آئے گا۔ یہ عمل روزانہ ڈیڑھ گھنٹے کرنے کا ہے۔

وہ سایہ جو پہلے چھت پر ساکت نظر آتا تھا۔ کثرت عمل کے ساتھ ساتھ متحرک ومتشکل ہوتا نظر آنے لگے گا۔

اب عامل کو چاہیئے کہ اپنی قوّتِ متخیلہ کو پوری طرح کام میں لائے اور اس سائے کو چھت سے زمین پر اتارے۔

ایک دن یہ سایہ بالکل حقیقت کا روپ دھار کر سامنے آجائے گا اور عامل کے آگے ہاتھ بڑھائے گا۔ گویا کچھ طلب کررہا ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ چراغ کا باقیماندہ تیل اسے پینے کے لئے دیدے۔ اور ان عجائب وغرائب سے متاثر نہ ہو جو پیش آئیں۔

تیل پی کر ہمزاد مسخر ہوجائے گا۔ عامل بتائے ہوئے طریقوں پر اس سے معاہدہ کرے۔

اس عمل کی کامیابی کا دارومدار عامل کی قوّتِ متخیلہ پر موقوف ہے۔ عمل میں ترقی روز بروز اور خود بخود ہی محسوس ہوتی رہے گی۔ ہوسکتا ہے کہ عامل دس پندرہ روز میں ہی ہمزاد کو اپنے قریب لانے میں کامیاب ہوجائے۔ عام طور پر اکیس سے چالیس ایام تک کامیابی حاصل ہونے کیلئے کافی ہوتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۴ (عمومی)

وہ کمرہ جس میں نیلا رنگ کرایا جائے ہمارے اس عمل کے لئے موزوں ہوگا۔ دروازوں اور کھڑکیوں تک پر نیلے پردے یا نیلے شیشے موجود ہوں۔ اس کمرے کی چھت اور فرش پر بھی نیلا رنگ ہونا چاہیئے۔

یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کیا جائے۔ زمین پر آرام سے بیٹھ کر پشت پر اندازاً دو ڈھائی فٹ بلندی پر چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کیا جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جماکر تصوّر کیا جائے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔

یہ عمل ہمہ اوقات کیا جاسکتا ہے۔ دو دو تین تین گھنٹوں تک یہ عمل جاری رکھتے ہوئے آرام بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس عمل کی کامیابی میں وقت کم لگنے کا دارومدار قوّتِ متخیلہ پر ہے۔ عامل جتنی پُر زور قوّتِ متخیلہ سے کام لے گا اتنی ہی جلدی کامیابی وکامرانی کی منازل طے کرکے ثمرات حاصل کرلے گا۔

یہ عمل شب وروز خلوت میں رہتے ہوئے جاری رکھا جائے گا۔ خوراک میں صرف ہلکی غذا یا [illegible] دودھ وغیرہ ہونا چاہیئے۔ خوراک بہم پہنچانے والے کو ہدایت کردی جائے کہ وہ خاموشی کے ساتھ خوراک رکھ کر واپس ہوجایا کرے۔

ہمزاد کی تسخیر ایک سنہرا خواب ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک بڑا ہی ذمّہ دارانہ کام ہے۔ اس کے حصول کے لئے آدمی اپنی جان کی بازی لگادیتا ہے۔ لیکن کامیابی حاصل ہوجانے پر اس کی ذمّہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ کیوں کہ ہمزاد سے کام لینا اور دنیا کے ساتھ ساتھ عقبیٰ بھی کما لینا ایک مشکل کام ہے۔

جو لوگ خود پر قابو نہیں رکھتے اور وہ حرص وہوا میں قطعی گھر چکے ہیں۔ انہیں بھول کر بھی ہمزاد ایسی خوفناک شئے کو منہ نہ لگانا چاہیئے۔ ورنہ اکثر وبیشتر لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۵ (عمومی)

عامل تنہا اپنے کمرے میں بالکل ننگا ہوکر جسم سیدھا کرکے بیٹھ جائے اور اپنی ناک کی نشست باندھ لے اور خیال کرے کہ نورانی قندیل روشن ہونے ہی والی ہے۔ اس وقت کمرے میں بالکل اندھیرا ہونا چاہیئے۔ اسی حالت اور خیال میں غرق کوئی ایک گھنٹے تک عمل کرتا رہے۔ تقریباً ایک ہفتے میں کچھ روشنی نظر آنے لگے گی۔ اس میں عامل کا اپنا عکس نظر آنے لگے گا

اس عمل کو کرتے کرتے ایک دن ایسا آئے گا جب اندھیرا

...رہ بالکل روشن و منوّر محسوس ہونے لگے گا اور اس میں عامل کا ...نا ہمزاد موجود ہوگا۔ عامل کو خوشی میں دیوانہ نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ ...د پر قابو پانے کی کوشش کرے اور ہمزاد کی طرف قطعی التفات ...کرے۔ نہ اس سے بولے اور نہ عمل ترک کر کے اس کی طرف متوجہ ...د۔ بلکہ قوّتِ ارادی کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ کامیابی کی منزل کو ...رواں دواں رہے۔

جب ہمزاد بولے اس وقت عمل ترک کر کے اس کی بات کا ...جواب دے۔

عاملین تسخیر ہمزاد کو یہ امر بار بار یاد دلانے کے قابل ہے کہ ...کہ ہمزاد کے ساتھ معاہدہ کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ...ہرگز اس کی چالبازیوں میں نہ آنا چاہیئے۔ اور معاہدہ میں کوئی ایسی شرط شامل نہ ہونے دے جو ناممکن العمل ہو۔ یا عامل کے لئے پریشانی کا سبب بنے۔ کیوں کہ معاہدے کی ذراسی بھی خلاف ورزی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔

ہمزاد جب غضب ناک ہو جاتے ہیں، دنیا میں آئے دن ایسی مثالیں پیش آتی رہتی ہیں کہ جنہیں دیکھنے سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ خدا کسی پر برُا وقت نہ لائے اور بخیر و خوبی نیک اعمال کا ثمر حاصل ہو۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۶ (عمومی)

عامل پنجشنبہ کی صبح تقریباً تیسری یا چوتھی ساعت میں ایک کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر آرام سے بیٹھ جائے۔ اور جھک کر پانی میں اپنا عکس دیکھے۔ یہ عمل بغیر پلک جھپکائے روزانہ ایک گھنٹہ کرے۔ اکیسویں روز اس عمل کے کرنے کے بعد آئینہ سامنے رکھے۔ اور اپنے عکس کے گلے پر نظر جمائے۔

شروع میں تھوڑی دیر نظر جمائے اور بعد میں وقت میں اضافہ کرتا رہے۔ حتیٰ کہ مشق ڈیڑھ گھنٹہ یا سوا گھنٹہ ہو جائے توقع ہے کہ عمل کی تکمیل جلد ہی ہو جائے گی۔

ہمزاد کے سامنے آنے پر باقاعدہ وہ معاہدہ مکمل کیا جائے۔ جس کا پہلے ذکر آچکا ہے۔

یہ ہمزاد نہ خطرناک ہے نہ گناہ پسند ہے۔ صرف نیک کاموں میں عاملین کی مدد کرتا ہے۔ عاملین اس سے ہر قسم کی خفیہ اور ظاہر خبریں دنیا کے ہر حصّے سے منگوا سکتے ہیں۔

خبروں کے علاوہ دیگر کام بھی سر انجام دیدیتے ہیں۔ مثلاً تشخیص امراض و اطبا وغیرہ موسمی اور غیر موسمی پھل وغیرہ لانا۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۷ (عمومی)

ایک ایسے کمرے کا انتظام کریں جہاں آپ کے سوا کسی دوسرے شخص کا گزر نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی شئے آپ کے عمل میں حارج ہو سکے۔ متعلقہ کمرے کو صاف اور پاکیزہ کر کے قلعی کریں۔ پھر شب کو چوتھی ساعت میں خوشبو سلگا دیں اور لنگوٹ کس کر باقی ملبوسات کو بدن سے اتار کر بحفاظت رکھ دیں۔

اب فرش پر ایک نہایت پاک و صاف کپڑا بچھا دیں۔ اور قبلہ رو ہو بیٹھیں۔ پشت پر کچھ فاصلے سے دو ڈھائی فٹ کی بلندی پر سرسوں یا چنبیلی کے تیل کا چراغ روشن کریں۔ اور دو زانو ہو کر اپنے سائے کی رگ گلو پر نظر جمالیں۔ پندرہ منٹ تک اس احساس کے ساتھ اسی جگہ قائم رہیں کہ بس اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔ اور اسی عالم میں بغیر پلک جھپکائے نظر چھت پر مرکوز کر دیں۔ اور اسی انہماک کے ساتھ دو منٹ تک چھت پر دیکھتے رہیں۔ پھر آہستہ سے بغیر پلک جھپکائے ہی دوبارہ سائے کی گردن پر نظر حسبِ سابق پہنچا دیں۔

مذکورہ عمل گھنٹہ سوا گھنٹہ جاری رکھیں۔ یہ عمل پہلے روز کا ہوا۔ آخر میں صرف پانچ منٹ اپنی گردن کے سائے پر نظر جمائیں۔ یہ عمل بلا خوف و تردّد اس دن تک جاری رکھیں کہ جب ہمزاد متشکل ہو کر آپ سے گفتگو کرنے پر مجبور نہ ہو جائے۔

جب عمل پورا ہو جائے اور ہمزاد دریافت کرے کہ اسے کیوں حاضر کیا گیا ہے۔ تو عامل کو چاہیئے کہے کہ ”میں تمہیں اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا چاہتا ہوں“ وہ سبب پوچھے گا۔ عامل کو بتانا چاہیئے کہ میں تجھ سے اپنے مشکل اور دقّت طلب امور میں مدد لینا چاہتا ہوں۔ دنیا بھر کی خبریں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ مریض کا احوال اور علاج دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے دشمنوں پر فتوحات چاہتا ہوں۔ دفینوں کا سراغ لگانا چاہتا ہوں۔ لوگوں کے دلوں میں اپنی محبّت پیدا کرانی چاہتا ہوں۔ صلح و جنگ کرانے میں مدد چاہتا ہوں“ وغیرہ۔

ہمزاد اظہار رضامندی کر دے گا۔ اور معاہدے کے لئے اپنی طرف سے شرائط پیش کرے گا۔ اس مرحلے پر عامل کو ہوشیاری کی سخت ضرورت ہے۔ اسے کوئی ایسی شرط تسلیم نہیں کرنی چاہیئے۔ جسے پورا کرنا عامل کے بس کی بات نہ ہو۔ یہ عمل بلا لحاظ ملک و قوم ہر شخص کر سکتا ہے ——— انشاء اللہ تعالیٰ چھ ماہ میں کامیابی یقینی ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۸ (عمومی)

اس عمل کے لئے بھی ویسا ہی مکان درکار ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں ایک قدّ آدم آئینے کی ضرورت ہے۔ یہ آئینہ کمرے کی شمالی دیوار پر بالکل سیدھا زاویہ قائمہ پر آویزاں کیا جائے۔

اس اہتمام کے بعد خوشبویات سلگا دی جائیں اور عامل برہنہ ہو کر آئینے کے مقابل کھڑا ہو جائے اور آئینے میں نظر آنے والے اپنے عکس پر اس طرح نظریں جمالے کہ ”رگِ گلو“ مرکوز ہو اور پہلے عمل میں بتائی گئی۔ مکمل توجہ کے ساتھ ایک گھنٹے تک نظر بالکل ساکت رکھے۔ اور عمل کے خاتمے پر پانچ منٹ کے لئے اپنی نظریں بغیر پلک جھپکائے چھت پر لے جائے۔ کچھ ہی دنوں میں ہمزاد پہلے سائے کی شکل میں نمودار ہوگا۔ اور پھر رفتہ رفتہ یہی سایہ ایک دن متشکل ہو کر گفتگو کی طرف رجوع ہوگا۔

یہ عمل اندھیرے مکان میں دن میں کئی بار بھی کیا جا سکتا ہے۔ کامیابی انشاء اللہ تعالیٰ چار ماہ میں ہو جائے گی۔

عمل تسخیر ہمزاد ۱۹ (عمومی)

یہ عمل حسبِ ذیل ساعات میں شروع کیا جائے۔ پھر روزانہ ایک مقررہ وقت پر پابندیٔ مقام کے ساتھ اس کی مشق کی جائے۔

یوم	ساعت موسم گرما	ساعت موسم سرما
پیر	شمس	مرّیخ
منگل	قمر	عطارد
بدھ	مرّیخ	مشتری
جمعرات	عطارد	زہرہ
جمعہ	مشتری	زحل
ہفتہ	زہرہ	شمس
اتوار	زحل	قمر

آبادی سے دور کسی سنسان میدان کو اپنے عمل کے لئے منتخب کر کے تھوڑی سی جگہ ہموار اور صاف کر لی جائے اور یہ دیکھ لیا جائے کہ کہیں آس پاس ایسا درخت یا عمارت وغیرہ تو نہیں ہے۔ جس کا سایہ اس صاف جگہ پر پڑتا ہو۔

جس دن عمل کرنا ہو۔ اوپر دی گئی ساعات کا خیال کرتے ہوئے عمل شروع کرے۔ اس عمل یا مشق میں کچھ نہ کچھ اضافہ روزانہ کرتا رہے۔ مشق شروع کرنے کا طریقہ یہ ہے۔

عامل صرف لنگوٹ کس کر مغرب کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جمائے۔

جب نظر کو کچھ تھکان یا الجھن محسوس ہو، آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اور دو منٹ نظر جمانے کے بعد واپس پھر کر اپنے سائے کی گردن پر لے آئے۔ چند روز مشق کے بعد آسمان پر ہمزاد بصورت سایہ نظر آنے لگے گا۔ یہی سایہ رفتہ رفتہ متشکل ہوتا چلا جائے گا۔ دوران عمل یا مشق ہمہ اوقات خیال یہ رہے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔ باقی عمل اسی طرح کیا جائے گا جس طرح گزشتہ دو اعمال میں بیان کر چکا ہوں۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲۰ (عمومی)

آپ آئینہ تو ہمیشہ ہی دیکھتے ہیں لیکن اب کچھ روز اس طرح بھی دیکھئے کہ ایک قد آدم آئینہ مطابق عمل ۱۸ نوّے درجے کے زاویہ پر آویزاں کر کے اس کے مقابل بحالتِ برہنہ کھڑے ہو جائیں۔ اور بڑے شوق اور اشتیاق کے ساتھ غور سے اپنے جسم کا ہر حصّہ دیکھیں۔ اور اسقدر توجہ اور انہماک رکھیں کہ آپ کا ایک ایک عضو آپ کی نظروں اور دل و دماغ میں اچھی طرح رچ بس جائے۔

یہ مشق روزانہ پچیس تیس منٹ جاری رکھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ اپنے بستر پر لیٹ جائیں اور بدن ڈھیلا کر کے آئینے میں دیکھتے ہوئے عکس کے تصوّر میں کھو جائیں۔ یقین تسخیر ہمزاد کا ہر وقت رہے۔ اس وقت بھی سوائے تسخیر ہمزاد کے کوئی خیال دل میں نہ لائیں۔ جب آپ سونے لگے ہوں۔

جب کچھ دن ہو جائیں گے تو آپ کا خیال پختہ ہو جائے گا اب اس مشق میں اضافہ کر کے ایک گھنٹہ کر لیں۔ عنقریب ہی وقت آجائیگا جب ہمزاد دست بستہ حاضر ہوگا۔ آئینہ پاس ہو یا نہ ہو آپ کا ہمزاد خود آپ کے سراپا کے مطابق نظر آئے گا۔

یہ عمل حکیم میرک رد نفس کا ہے جو بالکل بے ضرر ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد ۲۱ (عمومی)

میں نے قارئین کی سہولت کے پیش نظر اپنے اس مضمون میں صرف وہ اعمال تسخیر ہمزاد پیش کرنے کا التزام رکھا ہے جن میں کوئی لفظ منتر یا سورت وغیرہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ تسخیر ہمزاد کے لئے تصوّر آفرینی کی شدید طور پر ضرورت ہے اور یہی کلیہ مسمریزم وغیرہ کا بھی ہے۔ آپ کوئی عمل کیجئے اس میں خاطر خواہ کامیابی اس وقت تک نہیں ہوگی۔ جب تک آپ کا زورِ تصوّر سطحی ہو۔ غیر معمولی نہ ہو۔ صوفیا بھی جادۂ تصوّف میں اس وقت تک ناکام رہتے ہیں جب تک ان کا تصوّر بے جان ہو۔

آیئے آج کی صحبت میں میں ایک اور عمل اسی نوعیت کا پیش

کرتا ہوں۔ آپ اپنی گلی میں یا کوچہ و بازار میں گھنٹہ سوا گھنٹہ روز بیٹھنے کا انتظام کرلیں۔ اور ایک شخص کو جو روزانہ آپ کی نظروں کے سامنے بیٹھتا ہو، اپنی خصوصی توجہ کا مرکز بنالیں اس پر ہمہ اوقات نظر جمانا یا کسی سے گفتگو کرنا منع نہیں ہے۔ محض توجہ جو خصوصی ہو اس مشق میں اعتماد اور تصور میں استحکام درکار ہے اور صرف یہی یقین پختہ رہنا چاہیئے کہ عنقریب ہی یہ شخص میرے پاس آکر ہمکلام ہوگا۔ بے حد ہونا چاہیئے شدید تصور، آرزو، ذہنی خیال کی پختگی اور ناقابلِ شکست اعتماد کا اثر، ایک دن یہ ہوگا کہ وہ شخص خود بخود آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ اس مرحلے پر آپ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اب آپ کو مقناطیسی کشش حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیابی ہوگئی ہے۔ یہی مشق مستقبل میں آپ کو حیرت انگیز فوائد پہنچائے گی۔ اگر آپ چاہیں تو اسے تسخیر ہمزاد کا نام دے لیں۔ ویسے یہ ایک قسم ہے۔ مسمریزم یا ہپناٹزم کی۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲۲ (عمومی) آپ صبح سویرے باطہارت کسی ایسے تالاب پر جائیں جو آبادی سے دور ہو۔ نیز اس پر عام طور پر لوگ نہ جاتے ہوں۔ وہاں پہنچ کر کپڑے اتار کر بحفاظت رکھ دیں اور صرف لنگوٹ رہنے دیں۔ اس کے بعد کمر تک پانی میں اتر جائیں۔ اور اپنے چہرے کے عکس پر نگاہ گاڑ دیں جب خاصی دیر ہوجائے اور آنکھیں تھک جائیں تو دو منٹ کے لئے بغیر پلک جھپکائے آسمان کی طرف دیکھنے لگیں۔ چند روز بعد آپ کو ایک سایہ سا متحرک نظر آئے گا۔ اب اسے اپنی قوت متخیلہ کی مدد سے ٹھہرانے کی سعی کیجئے۔ یہ کام بھی کچھ ہی عرصہ میں کامیابی کے ساتھ ہوجائے گا اور ایک دن آئے گا جب آپ کا ہمزاد سامنے آکر آپ سے ہمکلام ہوگا۔ اس وقت بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کریں۔ اور ہمزاد سے معاہدہ کرنے میں اس کی کوئی ایسی بات نہ مان لیں جو پوری نہ ہوسکے۔ البتہ آپ اُسے اپنی شرائط کا پابند کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ معاہدے کی تکمیل کے بعد آپ رفاہِ عام کی خاطر نیک جذبات کے تحت اس سے بڑے بڑے کام لے سکتے ہیں۔ ہمزاد روئے زمین کا چکر پلک جھپکانے میں کاٹ سکتا ہے۔ درختوں، پہاڑوں اور مضبوط ترین دھاتوں میں سے بلا تکلف گزر جاتا ہے۔ ہر جہت کی خبریں لانا اور دوسری پیش گوئیاں کرنا اس کے لئے آسان ہے۔ علاج معالجہ اور اطبا ادویہ کے انتخاب کے سلسلے میں آپ کی مدد کرسکتا ہے۔ انسانی اجسام سے جو کام ناممکن ہیں انہیں یہ دَم مارنے میں سرانجام دے سکتا ہے — یہ لطیف ترین شخصیت آپ کا اپنا روحانی چولا ہے — جو عظیم ترین کارنامے پیش کرتا ہے۔ اس کے ذریعے دین اور دنیا دونوں کمائے جاسکتے ہیں۔ نیک نفسی شرط اوّل ہے۔

بقیہ: — خوابوں کی تعبیر

غور کیا تو پتہ چلا کہ وہ تین میں سے کوئی ایک لفظ ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ (۱) رمل (۲) ریحل (۳) رحیل اس روز انگریزی تاریخ ۲۰۰۰-۹-۲۲ اور اسلامی تاریخ ۲۲ جمادی الآخر تھی۔

اس خواب میں یہ بات پتہ چلی کہ ان لوگوں کو اسی طرح قید میں پابندی کے ساتھ کیوں رکھا گیا ہے تو کسی نے کہا کہ وہاں پر آج کل نازی حکمرانوں کے قتل میں یہاں کے ڈاکٹروں کا ہاتھ ہے۔ اسی لئے ان لوگوں کو دوسروں سے ملنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ براہِ مہربانی اس خواب کی تعبیر بتائیں۔ کیوں کہ میں بہت پریشان ہوں۔ اور میں اس لڑکی کا بھلا چاہتا ہوں۔ اسے زندگی میں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔

فقط والسّلام
آپ کا ممنون و مشکور
سید اسمٰعیل —— ممبئی

تعبیر خواب میں اُس لڑکی نے جو کچھ کہا تھا، وہ الفاظ آپ کو صحیح طور پر یاد نہیں رہے۔ اس لئے پورے اعتماد کے ساتھ کوئی تعبیر اخذ کرنا ممکن نہیں ہے۔ مجموعی اعتبار سے یہ خواب کم سے کم اُس لڑکی کے حق میں اچھا نہیں ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اس خواب سے لڑکی کی جدائی اور جدائی کے بعد کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کی نشاندہی ہے۔ اگر آپ کو الفاظ صحیح یاد رہتے تو یہ اخذ کرنا آسان ہوجاتا کہ یہ جدائی کس قسم کی جدائی ہے۔ اس طرح کے خوابوں کے بعد خواہ ان کی تعبیر اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے استغفار کرنا چاہیئے۔ (واللہ اعلم)

ہمزاد کو قابو کرنے کا فن

حضرت کاشف البرنی

عمل نمبر ۱ شمعی ایک مکان علیحدہ معین کرکے خوب صاف کرلیں اور دیواروں پر صاف مٹی یا قلعی کرا لینی چاہیئے اگر چاروں دیواریں صاف نہ کراسکیں تو مغرب رُخ کی دیوار کو ضرور صاف کرلینا چاہیئے۔

(۲) عمل سے پیشتر دھوپ وغیرہ دے کر کمرے کو معطّر کرنا چاہیئے۔ اور عامل کے سوائے اور کسی بھی شخص کو اس مکان میں نہ جانا چاہیئے۔ اوّل تو عامل کو چاہیئے کہ مادر زاد ننگا ہوکر ورنہ ایک لنگوٹ کے سوا اور کوئی کپڑا جسم پر نہ رکھّے۔ اور ہر روز بلا ناغہ مشق کرے۔ ناغہ کرنا موجب نقصان ثابت ہوتا ہے اور عامل جو چیز بھی کھائے اوّل نام ہمزاد زمین پر تھوڑی سی ضرور ڈال دے۔

(۳) چاند کی پہلی تاریخ کو اس عمل کا آغاز کرنا جائز ہے۔

عمل یہ ہے مکان میں ایک چراغ روشن کرکے اپنی پشت سے اونچا رکھ دے اور مغرب رُخ کی دیوار کی طرف مُنہ کرکے چوکڑی مار کر بیٹھ جائے اور دیوار پر اپنی تصویر یا سایہ کو خوب غور سے کامل ایک گھنٹے تک دیکھے۔ اپنی نظر کو سایہ کی پیشانی پر رکھّے جونہی نظر کو تھکان معلوم ہو اور پلک گرنے لگے تو فوراً اپنی نظر کو اوپر اٹھائے۔ اس وقت عامل کو اپنے تمام دورانِ عمل روشنی کا محیط یعنی دائرہ سا نظر آئے گا۔ ابتدائی مشق میں سایہ کبھی ظاہر کبھی غائب نظر آئے گا اور اکثر مختلف رنگ اور عجیب و غریب چیزیں بھی نظر آئیں گی۔ مگر عامل کو مستقل مزاجی سے بلا خوف و خطر اپنی مشق کو دن بدن زیادہ کرتا جائے اور ہر وقت عامل اپنے خیالات کو پاک و صاف رکھّے۔

عمل نمبر ۲ آفتابی اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر غسل کرکے عمل کی نیت سے باہر کھلے میدان میں چلا آئے۔ نو یا دس بجے کے قریب وقت ہو۔ آبادی سے دور باہر جنگل میں پہنچے۔ تمام بدن کے کپڑے اُتار دے۔ ستر پوشی کے لئے صرف ایک لنگوٹ رکھّے اور سورج کی طرف پشت کرکے کھڑا ہوجائے کہ اپنا سایہ زمین پر صاف نظر آتا رہے۔ زمین بھی ہموار ہو تاکہ تمام سایہ صحیح طور پر نظر آتا رہے۔ نزدیک کوئی درخت نہ ہو تاکہ اس کا سایہ عامل کے سایہ کو خراب نہ کردے۔ اب اپنے سایہ کے گردن کے مقام پر خوب توجہ سے دلی شوق سے دیکھنا شروع کرے۔ اس دیکھنے کی مشق بتدریج بڑھتی جائے۔ چند منٹ دیکھنے کے بعد جب نظر تھکنے لگے تو سایہ سے نظر ہٹا کر آسمان پر نظر کرے۔ بلکہ بلا گرے پلکوں کے آسمان کی طرف دیکھے ویسی ہی شکل آسمان پر نظر آئے گی۔ لیکن دھندلی سی اسے کوئی دو منٹ غور سے دیکھتا رہے۔ پھر سایہ کو دیکھنا شروع کردے۔ دل ہی دل میں خیال رکھے کہ میں اپنے ہمزاد کی تسخیر کررہا ہوں۔ سایہ پندرہ منٹ تک دیکھتا رہے۔ پھر نظر ہٹا کر آسمان کی طرف دو منٹ دیکھے۔ اس طرح ایک گھنٹہ میں چند بار ایسا کرے کہ پندرہ منٹ سایہ پر نظر رکھے اور دو منٹ آسمان کا سایہ دیکھے۔ اسی طرح ہر روز عمل جاری رکھے اور ہر روز یہی خیال رکھے کہ ہمزاد روز بروز نیچے اترتا آتا ہے اور واقعی ایسا معلوم ہوگا کہ ہمزاد نزدیک آرہا ہے اور اس کی غباری شکل بھی روز بروز صاف اور روشن ہوتی جارہی ہے۔ چھ ماہ کے اندر ہی اندر بالکل روشن شکل عامل کے سامنے آکر کھڑی ہوجائے گی۔ ہر روز وقت مقررہ پر عمل کیا کرے۔ اور بالکل منتشر نہ ہونے دے — کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یکسوئی قلب سے سایہ کو خوب اچھی طرح دیکھے۔ جب سایہ بخوبی نظر آنے لگے۔ اور یہاں تک مشق بڑھ جائے کہ جس وقت عامل نظر اُٹھائے۔ اوپر کی طرف تبھی سایہ محیط نظر آئے اس درجہ پر پہنچ کر اپنے سایہ کو قوتِ خیال اور آزادی سے اوپر سے نیچے کو اتار دے اور اپنے نزدیک اور مقابلہ میں لانے کی زبردست کوشش کرے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ سایہ ایک صورت میں

منتقل ہو کر عامل سے گفتگو کرے گا۔ یہی ہمزاد ہے جو پوچھنے پر مخفی بھیدوں کو بتادے گا۔ اور عامل کی سب جائز ضروریات پورا کرے گا۔

عملیات کو ناجائز ضرورت پر استعمال کرنے والے جہنمی عذاب کی سختیوں سے بچ نہیں سکتے۔

عمل نمبر ۳ شمعی ایک کمرہ عمل کے لئے علیحدہ تجویز کرو۔ اس کے فرش در و دیوار اور چھت پر آسمانی رنگ کے رنگین کاغذ چپکادو۔ روشنی کے لئے دو تین کھڑکیاں ہوں مگر سب پر نیلے رنگ کے پردے پڑے رہیں۔ اب تم میٹھے تیل کا ایک دیا جلاؤ اور پس پشت رکھ کر عکس کی گردن پر نظر جما کر دیکھنا شروع کرو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ یہی عکس ابھی ابھی انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے۔ ایک گھنٹے کے بعد نظر وہاں سے ہٹا کر چھت کی طرف دیکھنا شروع کرو۔ اندازاً ۱۰ امنٹ تک اسی سمت دیکھتے رہو۔ عجب نظارہ دیکھو گے۔ پھر تم اسی خیال میں مگن ہو جاؤ کہ ہمزاد ابھی ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ متواتر ایک گھنٹے تک اسی تصوّر میں محور ہو اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں تین بار اس عمل کو کیا کرو۔

دن رات خلوت میں رہو بعد گزرنے ایک ہفتے کے کمرہ سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے کمرہ میں واپس آجایا کرو۔ جب سخت بھوک لگے دودھ یا کوئی ہلکی غذا کھا لیا کرو۔ کسی سے بولو نہ چالو۔ جو آدمی تمہاری خوراک لے کر آئے اس سے بھی آنکھیں نہ ملانا ضرورت پڑنے پر صرف اشارہ سے یا لکھ کر بات چیت کر لینا چالیس روز تک لبوں پر مہر خاموشی لگائے رکھنے سے بدن میں گرمی بہت بڑھ جائے گی۔ اس لئے دوران عمل میں خالص دودھ مکھن، گھی کا استعمال بکثرت کرو۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیئے ہمزاد کو سامنے دیکھ کر اور باتیں کرتے سن کر عامل کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لانا چاہیئے ورنہ نقصان بلکہ خوف جان ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات اور خدائے پاک کا جزو لطیف ہے۔ دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ بشرطیکہ وہ خدا کی بنائی ہوئی قدرت سے برسر پیکار نہ ہو۔ قدرت کہتی ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دھوکا مت دو۔ جرا مکاری نہ کرو۔ ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول رہو۔ اور عذاب خدا سے ڈرو۔ جو شخص قادر قدرت کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ قدرت ہر مشکل سے مشکل میں اس کی معاون ہوتی اور اس کے سر پر نازل ہونے والی ہر آفت کا دفعیہ خود بخود کر دیتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ ہمزاد ایک خوفناک ہستی ہے اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیئے۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ جھک مارتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہمزاد کوئی جن یا بھوت نہیں بلکہ انسان کا اپنا ہی جسم لطیف ہے۔ اس کی شکل بعینہ عامل کی شکل کے مطابق ہوتی ہے۔ سر مو فرق نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ عامل کے لباس کے مطابق اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسی حماقت اور کم سمجھی کی بات ہے کہ انسان اپنے ہی جسم سے خوف کھائے۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر جب کوئی شخص ہراساں نہیں ہوتا تو اپنے جسم سے کیوں خائف ہونا چاہیئے۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عامل کے درمیان عموماً حسب ذیل بات چیت ہوا کرتی ہے۔

ہمزاد، آپ نے مجھے کیوں بلایا۔؟

عامل، میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہمزاد، مجھے مسخر کر کے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

عامل، میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لینا چاہتا ہوں۔

ہمزاد، ہمزاد آج سے آپ کا غلام ہوتا ہوں۔ لیکن فلاں شرط ہے۔

عامل، اپنی عقل اور ذہن رسا سے مشورہ لے کر بشرطیکہ ہمزاد کی شرط بالکل بے ضرر اور نہایت آسان ہو۔ کہے مجھے منظور ہے۔

بعض وقت ہمزاد کوئی ایسی شرط بتاتا ہے جس کا بجا لانا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً مجھے روزانہ پیٹ بھر کھانا کھلا دیا کرنا وغیرہ ایسی صورت میں عامل کو حکمت عملی سے کام لے کر فوراً انکار کرتے ہوئے کڑی شرط کو آسان میں تبدیل کرا لینا چاہیئے۔ اس وقت تو سب کچھ عامل کے اختیار میں ہوتا ہے۔ مگر جب ایک مرتبہ عہد و پیمان ہو گیا تو پھر زندگی بھر اس میں کسی قسم کا ردّ و بدل کرنا عامل کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

بعض ہمزاد تیز طبیعت ہوتے ہیں اور تسخیر ہونے کے وقت عامل کو دھمکاتے اور گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت میں عامل کو واجب ہے کہ اپنا رعب و وقار قائم رکھے۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے، ہمزاد سخت جواب پاتے گا تو خود بخود نرم ہو جائیگا۔ اور عاجزی کرے گا۔ مناسب یہ ہوگا کہ اس وقت ہمزاد سے کوئی نشانی لے لی جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ ہمارا حلقہ بگوش ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ عہد و پیمان کے وقت اس بات کا انسداد نہ کیا جائے۔ تسخیر ہو جانے پر ہمزاد ہر وقت سایہ کی طرح عامل کے

ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا۔ دور دراز کے تحفہ تحائف اور میوہ جات وغیرہ چشم زدن میں لا حاضر کرتا ہے۔ سات سمندر پار گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لا دیتا۔ نیز ہر گھڑی عامل کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ کئی کمزور دل عامل ہمزاد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس بات کا اقرار ہمزاد سے پہلے روز ہی لے لینا چاہیئے کہ بلا بلائے ہرگز تمہارے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک اعتراض اپنا عیب کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ پھر ملا کے جسم (ہمزاد) نے اپنا عیب کیسے دیکھ لیا۔؟ جان ہر شخص کو پیاری ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ملا کے جسم لطیف (ہمزاد) نے اپنے ہی جسم کثیف (ملا) کو مار ڈالا۔ اور خود فنا ہو گیا۔

جواب:۔ ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ ہر انسان کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک لطیف اور دوسرا کثیف۔ جب کسی انسان کی موت واقع ہوتی ہے تو حقیقت میں اس کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ صرف اس کے جسم کا خاکی جامہ اتر جاتا ہے۔ اور وہ عریاں ہو جاتا ہے۔ روح جو در اصل حقیقت ہے اور جس کے پرتو سے ہر دو اجسام کثیف و لطیف زندہ کہلاتے ہیں۔ اپنی نورانی شعاعوں کو سمیٹ کر جسم لطیف تک محدود کر لیتی ہے۔ اور جسم کثیف بے نور ہو کر مردہ ہو جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک انسان کا خاکی جسم فنا ہو جانے پر **فی الاصل** اس کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ عریانی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی ہستی جوں کی توں قائم رہتی ہے۔ اگرچہ اپنی آنکھوں سے مرنے والے کو نہیں دیکھ سکتے اور یہ سمجھ کر کہ وہ فنا ہو گیا ہے چیختے چلاتے ہیں[1]

کوئی شخص اپنے اچھے یا بُرے اعمال کی سزا و جزا سے نہیں بچ سکتا۔ ملا کی آنکھوں پر لذائذ دنیوی کے حصول نے جہالت اور گمراہی کی پٹی باندھ دی تھی اور اسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہی تھی۔ مگر ہمزاد جانتا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی۔ اس لئے جسم کثیف (ملا) کے نیست و نابود کرنے میں ہی اس نے اپنی بہتری سمجھی۔

[1] مسلمانوں کے پاس ایسے عمل ہیں کہ روحوں سے بات چیت کی جا سکتی ہے — یورپ والوں نے ایک نئی ایجاد اسپرٹس کیمونی کیٹر نکالی ہے جس کی بدولت ہمیں اس کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے مرحوم عزیزوں سے بات چیت کی اور بات کا اطمینان کیا کہ اگرچہ وہ دنیا والوں کی مادی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ مگر ان کا وجود جوں کا توں قائم ہے۔

عمل نمبر ۴ بلوری ایک بڑا سا آئینہ جس میں سر سے لیکر چھاتی تک کا تمام جسم بخوبی دکھائی دے سکے خرید دن میں کسی وقت علیحدہ کمرے میں شمال کی جانب منہ کر کے آئینہ میں اپنے عکس کی ناک کی جڑ میں نظر کی ٹکٹکی جما کر دیکھنا شروع کرو حتی الامکان آنکھ نہ جھپکو اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ ہمزاد ابھی ابھی مجسم شکل میں تمہارے روبرو ظاہر ہوا چاہتا ہے اس خیال میں یہاں تک محو ہو جاؤ کہ دنیا و مافیہا کا کچھ بھی ہوش باقی نہ رہے۔ کامل ایک گھنٹہ تک اس عمل کو کرو۔ ہر روز عمل کرنے کے بعد آسمان کی سمت دیکھ لیا کرو۔ پندرہ روز میں دھندلی شکل میں سفید رنگ کا ہمزاد آسمان پر دکھائی دینے لگتا ہے۔ مگر اس عمل کو متواتر تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔ تین مہینوں میں تمہیں اتنی قدرت حاصل ہو جائے گی کہ لوگ تمہیں مہاتما یا ولی اللہ سمجھنے لگیں گے۔

سر سے لیکر پیر تک کسی شخص کو ایک نظر دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے تم اس کے اچھے یا بُرے حالات سے فوراً باخبر ہو جایا کرو گے۔ قدرتی قانون کے مطابق کسی اچھی یا بُری علامات کے وقوع میں آنے کا اثر پہلے جسم لطیف پر ہوتا ہے۔ کسی بیماری کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد تمہیں سر قلم دکھائی دے تو سمجھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے اور کسی علاج سے شفایاب نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صحیح و سالم دکھائی دے تو بے دھڑک ہو کر اس کا علاج کرو وہ ضرور بچ جائے گا۔

چند ضروری ہدایات کا اعادہ (۱) عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ تم اسے سرانجام دے سکو گے، یا بیچ میں ہی چھوڑ دو گے۔ اگر چند روز کر کے عمل کو چھوڑ دینا ہو، تو اس سے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

(۲) رازداری شرط ہے تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہیئے کہ تم تسخیر ہمزاد کرنے لگے ہو۔

(۳) نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی شکل یا اشکال دیکھنے نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

(۴) تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیئے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کر لو گے۔ کیوں کہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔

(۵) عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کر کے جہاں کسی قسم کا شور و غل

نہ ہو۔ اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کیلئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔

(۶) دورانِ عمل میں پرہیزگار اور صاف ستھرے رہو۔ خوشبودار عطر کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی بوقت عمل مکان میں دو۔

(۷) ایامِ عمل میں گوشت اور منشی اشیاء سے پرہیز۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کھاؤ۔ مگر پیٹ بھر کر نہیں۔

(۸) صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بسا اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے۔ اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بعض عامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم بداعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا۔

(۹) پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز بلا ناغہ اسی جگہ اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا چاہیئے۔

(۱۰) جب ہمزاد کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اسکو مخاطب نہ کرو۔ بلکہ اس بات کا یقین کر لو کہ ہمزاد خود بخود تم سے ہمکلام ہوگا۔ ہمزاد سے کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہیئے۔

عمل نمبر ۵

اس قسم کے عملیات میں سے ایک نہایت معتبر عمل پیش کرتا ہوں۔ یہ عمل رات کے ۱۲ بجے سے صبح کی نماز تک کیا جا سکتا ہے۔ اور کوئی دقت نہیں۔ دریا کا کنارہ ہو، کوئی دوسرا آدمی سامنے نہ ہو پرہیز جلالی کیا جائے اور اس کے تین چلہ کئے جائیں۔ ہر چلہ چالیس چالیس یوم کا ہے۔ پہلے چلہ میں یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی دوسری پوشیدہ صورت میرے ساتھ ہے۔ کبھی کبھی سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی سوال لکھ کر رکھ دیا اور اس کا جواب مل گیا۔ دوسرے چلے میں صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی دوسری ذات ہمارے ساتھ ہے۔ مگر وہ نظر نہیں آئے گی۔ ہر سوال کا جواب ملتا رہے گا۔ اور غائبانہ طور پر کوئی شخص باتیں کرتا معلوم ہوگا۔

تیسرے چلے میں شروع ہے ہی عامل کو خوف دلایا جاتا ہے پوشیدہ مختلف صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ بالمشافہ گفتگو شروع ہو جاتی ہے۔ اگر عامل نے یہ چلہ پورا کر لیا تو چالیسویں دن ہمزاد تابع فرمان ہو کر سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے غلام بن جاتا ہے۔ یہ عمل قبلہ رُخ ہو کر پڑھیں۔ اور ۴۰ دن میں سوا لاکھ پورا کریں۔ اس کے لئے دو باتیں یاد رکھیں۔ ایک تو اگر ایک دن بھی ناغہ ہو گیا تو عمل ضائع ہو جائے گا۔ دوسرے اس کے عامل کو غصہ بہت آتا ہے۔ بعض اوقات نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ وقت جگہ اور مقام کی پابندی ضروری ہے۔ دریا سے مراد نہر تالاب نہیں۔

عمل یہ ہے۔

اللہ بادشاہ ہے محمد ہے وزیر علی کاروان۔ دیوان وزیر۔

عمل نمبر ۶ سفلی

میرا تجربہ نہیں اکثر سنا گیا ہے کہ سفلی عمل بہت جلد اثر کرتے ہیں۔ اور یہ صحیح ہو تو عجب نہیں اس لئے کہ نیک بننا مشکل ہے اور بد بننا آسان ہے۔ تسخیر ہمزاد کا ایک طریق سفلی تحریر کرتا ہوں۔ مگر نہ میرا معمول ہے نہ میں کسی کے گناہ کا ذمّہ دار ہوں جو صاحب کریں عذاب و گناہ کے خود ذمّہ دار ہوں گے۔ یہ عمل سات دن کا ہے اور سات دن تک نجس یعنی حالت جنب میں رہنا پڑتا ہے۔ دورانِ عمل میں لاحَولَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللہ مُنہ سے نہ نکالے ورنہ عمل ضائع ہوگا۔ غرضیکہ سراپا شیطان بننا پڑے گا۔ جس قدر نجاست کے قریب رہو گے اسی قدر زیادہ اثر ہوگا۔

ترکیب یہ ہے کہ نوچندی اتوار یا منگل کے دن اس عمل کو شروع کرو۔ پہلے چوراہے کی مٹی لا کر بہت سی جمع کر لو اور اتوار یا منگل کے دن صبح کے وقت ۴۱ غلولہ (گول گول جیسے سوڈا واٹر کی بوتلوں میں انٹے ہوتے ہیں۔ بنا ؤ رات کو کھانے پینے اور تمام ضروریات سے فارغ ہو کر کوٹھڑی میں داخل ہو جاؤ۔ جو پہلے سے منتخب کر لی ہو۔ اور سوائے تمہارے دوسرا کوئی وہاں نہ ہو۔ نہ کوئی سامان ہو۔ بالکل خالی ہو۔ سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کر جس میں خوب موٹی بتی پڑی ہو، اپنے پیچھے رکھو۔ تمہارا سایہ سامنے پڑے گا۔ اب سایہ پر گردن کی رگ پر نظر جما کر ہر غلولہ پر یا اَوَجْلَهِا ۴۱ ۴۱ مرتبہ پڑھو (۴۱ غلّہ ہر غلّہ پر ۴۱ بار یہ نام پڑھو۔ جب غلّہ ختم ہو جائے تو اسی جگہ سو رہیں۔ (زمین پر) صبح کو اٹھ کر ان غلوں کو کنوئیں میں ڈال دیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم سے قبل اس وقت تک کسی نے اس کنوئیں سے پانی نہ بھرا ہو۔ اگر پانی بھر لیا ہوگا تو عمل بیکار ہوگا۔ اس کے لئے ایسا کنواں تلاش کرو جس پر سے پانی کم بھرا جاتا ہو۔ جس کنوئیں میں پانی نہ ہو اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ غلّہ ڈالنے کے بعد پھر اپنی جگہ پر واپس آ جاؤ جہاں عمل پڑھا تھا۔ اور شام کے لئے پھر ۴۱ غلّہ بناؤ۔ بس ایک دن کا عمل ختم ہوا۔

رات کو عمل پڑھنے کیلئے کوٹھڑی میں داخل ہونے کے وقت سے صبح تک جبتک شام کے لئے غلہ بنا لو۔ کسی سے بات نہ کرو۔ نہ کوئی چیز کھاؤ نہ اس کوٹھڑی سے باہر نکلو۔ سوائے صبح کے غلہ ڈالنے کیلئے اسی طرح سات یوم برابر کرو۔ ساتویں روز ہمزاد حاضر ہوگا۔ اور فرمانبرداری کا اقرار کرے گا۔ عمل ختم ہونے کے بعد غسل کر سکتے ہو۔

اس سے ہمزاد پر اثر نہ پڑے گا۔ مگر وہ نیک باتوں سے ناخوش اور بُری باتوں سے خوش رہے گا۔

عمل نمبر ۷ بدری

تسخیر ہمزاد میں زیادہ کام تصوّر کا ہے پڑھنے کے لئے کوئی عبارت یا الفاظ محض عقائد کی بنا پر ہیں۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ حروف میں اثر ہے مگر تسخیر ہمزاد میں حروف سے زیادہ اثر تصوّر کا یعنی تسخیر ہمزاد نام ہی تصوّر کا ہے۔

ہندو مہاتما (عاملین) تسخیر ہمزاد کے لئے کوئی منتر تجویز نہیں کرتے۔ بلکہ صرف خیال سے ہی تسخیر ہمزاد کی تعلیم دیتے ہیں۔ جیسا کہ شروع کے دو عمل میں نے لکھے ہیں۔ اب ایک انسان ترکیب تسخیر ہمزاد کی پیش کرتا ہوں۔ پہلے مکان میں ایک کوٹھڑی تجویز کریں۔ جو بالکل علیحدہ اور اس میں مغرب کی طرف دیوار ہو۔ اس مغربی دیوار کو خوب گہری قلعی سے صاف و شفاف کر لیں۔ کسی مہینے کی ۱۳ تاریخ گزر کر جو رات آئے (چودھویں شب پورن ماشی) تو آپ اس عمل کو شروع کریں۔

ایک چراغ میں تِل کا تیل و روغن کنجد بھر کر اس میں خوب موٹی بتی ڈال کر روشن کریں۔ آپ اپنا مُنہ مغرب کی طرف کریں۔ اور چراغ کو اپنی پشت پر اس طریق سے رکھیں کہ آپ کا سایہ بالکل آنکھوں کے محازی ہو نہ جھکنا پڑے نہ سر اٹھانا پڑے۔ اب تم چوکڑی مار کر بیٹھو (یہ عمل رات کے گیارہ بجے شروع کریں) اور اپنی رگِ گردن پر نظر جما کر غور سے دیکھیں۔ اور یہ تصوّر کریں کہ یہ سایہ اب مجسم ہو کر سامنے آتا ہے۔ جس وقت آنکھ تھک جائے تو پلک نہ ماریں۔ بلکہ اوپر چھت کو دیکھنے لگیں۔ اوپر کو دیکھتے ہوئے پلک مار کر پھر نگاہ کو قوی کر کے رگ گردن پر جمائیں اسی طرح جب نظر تھک جایا کرے تو اوپر کو دیکھتے ہوئے پلک مار کر نگاہ کو قوی کر لیا کریں۔ ایک گھنٹے تک اس عمل کو کریں۔ روزانہ اس طرح ایک گھنٹہ مشق کیا کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک ہفتے کی مشق میں وہ سایہ متحرک ہونا شروع ہوگا۔ اور روزانہ اس میں حرکت زیادہ ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ اکیس دن میں وہ سایہ مجسم ہو کر آپ کے سامنے آ جائیگا۔ جس وقت ہمزاد آپ کے سامنے آئے تو وہی چراغ جس میں تیل بھرا ہے اس وقت جس قدر بھی باقی ہو اس کے سامنے کر دیں۔ ہمزاد تیل پی جائیگا۔ اور آپ کے تابع فرمان رہے گا۔ اپنے دل کو مضبوط رکھو۔ اگر بعض عجائبات یا حرکات سامنے آئیں تو اس سے مطلق خوف نہ کرو کیونکہ حقیقت میں وہ کوئی شئے نہیں۔ نہ اس سے کسی نقصان کا خطرہ ہے۔ اگر تمہارا خیال پختہ ہے تو ایک ہی ہفتے میں تم کو حرکت سایہ کی معلوم ہوگی۔ ورنہ پندرہ یوم تک ضرور حرکت کرے گا۔ جس جگہ تم عمل کرتے ہو اس جگہ صرف عمل پڑھنے کے وقت کوئی دوسرا نہ ہو۔ عمل کے خلاف وقت میں کسی کو آنے جانے یا رہنے سے کوئی نقصان نہیں۔ چراغ خوب بڑا ہو۔ جس میں بہت سا تیل آئے اور روزانہ اسے بھر لیا کرو۔ جب عمل ختم ہو تو اس چراغ کو بجھا کر رکھ دو ایک ہی چراغ آخر عمل تک کافی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز اس میں نہیں۔ بس اپنے تصوّر کو تیز کرتے جاؤ کہ یہ سایہ مجسم ہو کر میرے سامنے کھڑا ہے۔

عمل نمبر ۸، دوسرے کا ہمزاد

جو شخص اتوار یا منگل کو مر جائے تو غسل کے وقت وہ روئی جو کانوں میں لگاتے ہیں۔ وہ روئی کسی طرح سے حاصل کرے اور اس روئی کو بکس میں بند کر دے۔ اس وقت سے کسی سے بات چیت نہ کرے۔ جب مردے کو قبرستان لے جانے لگیں۔ تو عامل اگر مسلمان ہو تو یا بَعِثُ اور اگر عامل ہندو ہے تو ہرانگ سوانگ پڑھتا ہوا ساتھ جاوے۔ اگر ممکن ہو تو مردے کے کان میں کہے کہ میں رات کے ۱۲ بجے آؤں گا۔ واپسی پر سب لوگوں سے الگ آ دے گھر آنے تک کسی سے بات چیت نہ کرے۔ رات کو ایک سیر آٹا لے کر اس کی موٹی موٹی دو روٹیاں پکوائے اور اس میں آٹے کا ایک چراغ بھی بنائے۔ چراغ میں گھی بھی ڈالے اور بتی اس روئی کی ڈالے جس کو دن میں حاصل کیا تھا۔ گھی روٹیوں کو لگا کر اوپر تھوڑا سا گڑ رکھ کر قبرستان یا مرگھٹ کو جاوے۔ اگر قبر پر جائے تو چراغ کو قبر کے درمیان جگہ پر رکھے۔ چراغ کا رُخ مغرب کی جانب اور اپنا رُخ چراغ کی طرف یعنی مغرب کو پشت کر کے یا بَعِثُ بلا تعداد پڑھنا شروع کر دے اگر عامل ہندو ہے تو بھی اسی جگہ عمل کرے جہاں پر مردہ جلایا گیا تھا۔ ہندو کو پڑھنا ہوگا ہرانگ سوانگ تصوّر ہر دم مردے کا رکھے۔ بعد دو گھنٹے کے ایسا معلوم ہوگا کہ قبر شق ہوگئی اور مردہ سامنے نظر آئے گا۔ خوف ہرگز نہ کھائے کوئی نقصان نہیں کر سکتا۔ مردہ کو دو روٹیاں دکھاؤ۔ وہ روٹیاں مانگے گا تب اس سے ہمکلام ہو کر کہو ہم تم کو روٹیاں تب دیں گے جب تم ہمارے کام آ سکو گے۔ اگر وہ کام کرنے سے انکار کرے تو تم بھی روٹیاں دینے سے انکار کر دو۔ اگر وہ کام کرنے میں ہاں کہے تو کاموں کی تفصیل پوچھو۔ وہ یہ کام کرتا رہیگا اگر اس کی کچھ کمی رہے تو اس کی بھی ہاں اس سے کرا لینی چاہیئے۔

تفصیل یہ ہے۔

(۱) خبریں بتانا اور واقعات کی اطلاع دینا۔

(۲) ایک شخص جس قدر وزن اٹھا سکتا ہے اس قدر وزن کی اشیاء قیمت سے لادینا۔ بلا قیمت نہیں لاکر دے گا۔

(۳) دور دراز سے بے موسم کی اشیاء لانا۔

(۴) عورتوں اور بچّوں کے دلوں میں محبت پیدا کرنا اور ان کو ورغلانا۔ محبت یا بغض کرا دینا۔

(۵) پتھر یا غلاظت وغیرہ کسی کے گھر پھینکنا۔

(۶) بلا قیمت اشیاء یا روپیہ پیسہ لانا۔ اور پھر اندر میعاد واپس کرنا اس کے بعد کہے گا کہ اتنا طعام تم روزانہ دوگے۔ تو کبھی یہ وعدہ نہ کرنا کہ پیٹ بھر کر دوں گا۔ بلکہ وہ ہی دو روٹی روزانہ دینے کا وعدہ کرنا۔ اور روزانہ تم کو دو روٹیاں دینی پڑیں گی ـــــ اگر پیٹ بھر کر دینے کا وعدہ کروگے تو وہ تمہارا دیوالہ نکال دے گا۔ وہ کھانا کھانا بند نہ کرے گا اور تم ہار جاؤ گے۔ نیز جتنی مدّت کے لئے قبضے میں لانا ہو وہ طے کرلو۔

ایک سال یا تین سال وغیرہ یا عمر بھر، عموماً لوگ میعاد مقرّر کرلیتے ہیں۔ عمر بھر کے لئے نہیں کرتے۔ اپنے حاضر ہونے کی ترکیب وہ بتائے گا۔ جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ ہمزاد ہر دم تنگ کرتا رہتا ہے اور کام پوچھتا رہتا ہے یہ غلط ہے۔ جب تم بلاؤ گے تب ہی حاضر ہوگا۔

جن اصحاب کا دل کمزور ہو وہ ہرگز ہرگز اس عمل کو کرنے کی نیت نہ کریں۔ کیوں کہ وہ اپنے دل کمزور ہونے کی وجہ سے مردہ کو دیکھ کر ڈر جائیں گے۔ اور دل کی حرکت بند ہونے کا ڈر ہے۔ جن لوگوں کی قوّتِ ارادی مضبوط ہو۔ اور مزاج جلالی ہو وہ اس کو سرانجام دے سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۹ ۔ اُلٹی بسم اللہ ماہ پھاگن یا جیٹھ یا اگہن جو ثابت کے ماہ ہوتے ہیں نوچندی جمعرات سے لے کر بارہ روز کا عمل ہے۔ تیسرے دن ہمزاد سامنے آجاتا ہے۔ چاہیئے کہ بستی کے باہر ایسی جگہ تلاش کرے جو بالکل تنہائی کی ہو۔ اور لبِ آب ہو۔ مغرب کی نماز وہیں ادا کرے۔ رو بقبلہ ہو کر بارہ سو مرتبہ بسم اللہ معکوس جو یہ ہے۔ مِیحَرّنمَاحِرّہلاّہِسبِ پڑھے۔ دورانِ خواندگان گوشت قطعی چھوڑ دے۔ مسور کی دال بھی نہ کھائے اور جو جی چاہے کھائے۔ پڑھتے وقت اگر بتّی سلگا کر قریب رکھ لے۔ اور پڑھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گرد حصار کرلے انشاء اللہ ہمزاد تابع ہوگا۔

تہدید:۔ تیسرے دن عمل کرنے کے دوران میں اگر ہمزاد حاضر نہ ہووے تو پڑھنا ترک کرکے دوسرے مہینے میں عمل شروع کرے اکثر یہ ہوتا ہے کہ ہمزاد تیسرے روز سامنے آکر عامل کو پڑھتے وقت پڑھائی فراموش کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے، چاہیئے کہ اس کی باتوں میں دھیان نہ لگاوے۔ آخری روز جب وہ حاضر ہوتا ہے تو خود شرائط کا اظہار کرتے ہوئے ایک بات یہ کہدیتا ہے کہ میں یہ نہیں کروں گا۔ اس وقت بالکل یہ عامل جواب دے کہ جو ہم حکم دیں وہ سب کچھ بلا استثنیٰ تم کو کرنا پڑے گا۔ بالآخر وہ وعدہ کرتا ہے اور تابع ہوجاتا ہے اسوقت یہ کہدے کہ جب ہم تمہیں یاد کریں۔ فوراً آنا اور ایک میعاد مقرر کرے۔ اتنے سال تابع رہنا پڑیگا۔ کام جو ہمزاد کرتا ہے۔ وہ ہمزاد کی عملی قوّت پر موقوف ہوتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ہمزاد کوئی بڑا کام نہیں کرتا۔ وہ ہر کام جو شیطانی قوّت پر دال ہوتا ہے کرسکتا ہے۔

عمل نمبر ۱۰ ۔ شمسی عروج ماہ میں ہفتہ یا اتوار کے دن سے اس عمل کو شروع کریں۔ عمل ایسے میدان میں کریں جہاں آبادی دور تک نہ ہو بالکل ویرانہ ہو۔ اور ۲۰، ۲۵ گز کے فاصلے پر پیپل کا درخت ہو۔ سورج چڑھنے پر جب تمہارے سر کا سایہ پاؤں سے تقریباً ۴ گز کے فاصلے پر پڑنے لگے تو عمل شروع کرو۔ پڑھتے وقت منہ مغرب کی طرف ہو اور ایک بوتل شراب بھر کر اپنی داہنی بغل میں دباؤ۔ بوتل کا منہ کاگ سے مضبوط کردو۔ بوتل کا منہ درخت کی طرف ہو۔ اب اپنی رگِ گردن پر نظر جما کر کامل ایک گھنٹے تک یہ اسم اعظم پڑھو۔ مَنمُہَۃُ ذَاتِ الشَّیَاطِیْنِ کوئی تعداد مقرر نہیں ایک گھنٹہ تک پڑھو۔ ایک گھنٹے کے بعد رگ گردن سے نظر اٹھا کر پیپل کو دیکھو۔ درخت کی چوٹی پر ایک بے ڈول سا سایہ نظر آئے گا۔ اسی طرح روزانہ ۴۰ یوم یہ عمل کرتے رہو۔

وہ سایہ روز بروز تم سے قریب ہوتا جاتے گا۔ یہاں تک کہ نیچے اتر کر تمہارے سامنے آجائے گا۔ اور یہ بعینہٖ تمہاری شکل ہوگا۔ بس یہی ہمزاد ہے۔ جب ہمزاد تمہارے سامنے کھڑا ہو تو بوتل کی ڈاٹ کھول کر اس کے منہ سے لگا دو۔ شراب پی جائے گا اور بس تمہارا تابع ہے۔

اس عمل کا یہ اثر ہے کہ اگر عامل کمزور طبیعت کا ہو تو خود ہی شراب پی لیتا ہے۔ اس لئے دل کو سخت کرو اور خود شراب نہ پی لو۔ عمل پڑھتے ہی نظر رگ گردن پر جماؤ۔ تھکا وٹ پر پلک مارنے میں کوئی نقصان نہیں۔

عمل نمبر ۱۱ ۔ ماہتابی جب چاند کی سات تاریخ ہو تو کھلے میدان میں جب کہ آسمان صاف ہو۔ چاند کیطرف پشت کرکے کھڑا ہوجائے اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جما کر رکھے۔ پھر فوراً نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھے تو ویسا ہی سایہ آسمان پر نظر آئے گا۔ اس طرح آدھ گھنٹے تک یا ایک گھنٹے تک برابر کرے اور روزمرّہ بلا ناغہ وقت مقرّرہ پر عمل کیا کرے۔ چند روز کے بعد وہ سایہ آسمان پر اچھی طرح نظر آنے لگے گا۔ پھر آنکھیں بند کرکے بھی خیال کرے گا تو ہو بہو اپنی شکل نظر آیا کرے گی۔ چند ماہ کے تصوّر سے وہ غباری شکل روشن ہوتی جائے گی۔ پھر صاف اور واضح ہوکر حاضر ہوگی۔ اور تابعداری کے لئے گفتگو کرنے کیلئے بے قرار ہوگی۔

عمل نمبر ۱۲ ۔ محبوب عزیمت عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ بِحَقِّ حَضْرَتْ سُلَیْمَانَ بِنْ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا یَاقَوْمِ ہمزاد حَاضِرشَوْ بِحَقِّ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ایک شخص کا تجربہ یہ ہے کہ جلالی و جمالی پرہیز سے بند مکان میں ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھ کر ایک چلہ میں سوالاکھ پورا کرے۔ ہمزاد حاضر ہوگا۔

دوسرے شخص کا تجربہ یہ ہے کہ ۳۸۲ مرتبہ روزانہ بعد نمازِ عشاء پڑھے۔ پس پشت چراغ جلائیں جس میں خوشبو دار تیل ہو۔ ایک خالی بوتل ہمیشہ اپنے پاس رکھے۔ جب وہ حاضر ہو تو اس کو حکم دیں کہ وہ اس بوتل میں اترے۔ جب اس میں اتر جائے تو ڈاٹ لگا کر اس سے بلانے کی ترکیب دریافت کریں۔ اور عہد و قسم کے طریقوں کو پورا کرلیں۔ اس عمل کی میعاد مقرر نہیں۔ جب ہمزاد تابع ہو عمل ترک کردے۔

عمل نمبر ۱۳ ۔ سفلی کاغذ کے چار پرزوں پر یہ عبارت لکھا کرو "فرعون، قارون، شدّاد، ہامان، ابوجہل شیطان لکھ کر سوتے وقت ایک ایک پرزہ اپنی چارپائی کے پائے تلے رکھ لیا کرو۔ اور صبح ان پرچوں کو جلایا کرو۔ پرزے لکھتے اور جلاتے وقت تک کسی سے بات نہ کیا کرو۔ چند روز میں سوتے میں ہمزاد سے باتیں ہونا شروع ہوجائیں گی۔ یہ ہمزاد ہر قسم کی خبریں دے گا۔ جب کسی بات کی خبر لینی ہو تو ان ناموں کے ساتھ اپنا مطلب بھی لکھ کر چارپائی تلے رکھ دو۔ رات کو جواب مکمل ملے گا۔

عمل نمبر ۱۴ یہ عمل ۲۱ دن کا ہے۔ بعد نماز عشاء غسل کرکے ۲۱ تسبیح کھڑے ہوکر اپنے پیچھے ایک چراغ جلا کر پڑھیں۔ یَاقَیُّوْمُ ہمزادی بِاِذْنِ اللہِ تَعَالیٰ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا۔ اور دن کو تین چار بجے باہر جنگل میں جاکر سایہ کیطرف نگاہ کرکے کھڑے ہوکر پھر بلا تعداد بغیر پلک جھپکائے پڑھیں پلک جھپکنے پر آئے تو نظر اٹھا کر آسمان کی طرف نظر کریں ـــــ ہمزاد کا تصوّر رکھیں۔ اسی طرح آدھ گھنٹے تک مشق کیا کریں۔ دن کو تعداد پڑھائی مقرّر نہیں۔ ۲۱ دن میں حاضری ہوجائے گی۔

عمل نمبر ۱۵ ۔ ذاتی اپنے نام کے اعداد نکال کر اتنی ہی مرتبہ بڑا شیشہ سامنے رکھ کر اپنی شکل سے مخاطب ہوکر پڑھیں۔

اے فلاں (اپنا نام) ہمزادی اُحْضُرُوْا وَمُسَخَّرْ بِحَقِّ یَامُ ذُبَدُح آنکھ نہ جھپکیں۔ یا بہت کم جھپکیں۔ لہجہ ایسا ہو جیسے ایک ملازم کو حکم دے رہے ہیں۔ تصوّر یہ ہو کہ یہ شیشے سے باہر آکر میری اطاعت کرے گا۔ کمرہ بالکل علیحدہ ہو۔ صرف عامل کے استعمال میں آئے۔ پڑھتے وقت ایک روٹی پر ذرا سا گھی اور شکر رکھ لیں اور بعد عمل اس پر دم کرکے ایک ایسے چورستہ میں رکھ کر آیا کریں۔ جو عام گزرگاہ نہ ہو۔ جہاں سے بہت کم لوگ گزرتے ہوں یا نہ گزرتے ہوں۔ روٹی رکھ کر آہستہ سے کہدیا کریں "اے ہمزاد یہ تم کھالو" اب واپس چلے آؤ۔ اور مڑ کر نہ دیکھو۔ ہر روز عمل رات کو مقررہ وقت پر کرنا ہوگا۔ اور روٹی صبح کاذب کے وقت رکھ آنی ہوگی۔ راستے میں کوئی بات کرے تو جواب نہ دیں۔ روٹی مانگے تو نہ دیں۔ ۲۲ دن پابندی سے عمل کریں۔ ۲۳ ویں دن روٹی نہ پہنچائیں اگر کوئی خواب میں یا تحریر سے یا زبانی کہے کہ آج روٹی کیوں نہیں بھیجی تو سمجھ لیں عمل کارآمد ہوگیا۔ یہ ہمزاد ہے ۲۴ ویں دن پھر روٹی پہنچانا شروع کردیں۔ اگر ہمزاد زبانی کہے تو کوئی بات نہ کریں۔ صرف اتنا کہہ دیں کہ اب روٹی برابر پہنچائی جائے گی۔ اگر خواب یا تحریر سے کہے تو پھر جواب کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس پشت پر چراغ جلا کر رکھو۔ منہ قبلہ کی طرف ہو۔ ۴۰ دن کے اندر ہمزاد خود حاضر ہوجائے گا۔ اس وقت عمل ختم کریں اور اس سے شرائط طے کرلیں۔ بلا شرائط طے کئے حصار سے باہر نہ نکلیں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے عمل کیا۔ چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوا اور کہا کہ میں اتنی دور سے آیا ہوں اور تو حصار سے باہر نہیں آتا۔ باہر آکر مجھے روٹی دے اور بتا کہ میرے متعلق کیا کام ہے۔

اس کے پُریقین الفاظ سے حصار سے باہر آگیا تو ہمزاد نے اسے
[illegible] مارا۔ اور کہا تو مجھے تکلیف دیتا رہا ہے اب میں تجھے دیتا ہوں
یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

یہ عمل دیہات میں اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ عمل کے دوران جو کچھ بھی ظاہر ہو یا کچھ نہ ہو تو کسی سے ذکر مت کرو۔ البتہ جس کسی عامل کی زیر ہدایت عمل کرنا چاہیں اس سے ذکر کر سکتے ہیں۔

عملیات ہمزاد قرآنی

قرآن حکیم میں ایسے مقامات ہیں جن کی دعوتوں سے ہمزاد مسخر ہو کر سامنے آجاتا ہے اس سلسلے میں چند عمل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان عملیات میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ تصور اور کلام پاک کی دو طاقتیں مل کر ایک حتمی نتیجہ کامیابی کا لاتی ہیں۔ یہ دونوں عمل میرے راز ہیں۔ اور بہت کم لوگ ہیں جن کو اس حقیقت کا علم ہے۔

عمل نمبر ۱۶

سورہ فرقان سپارہ ۱۹ آیت ۴۵ کو پڑھیں اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ط

اس آیت پاک کے معانی پر غور کریں گے تو عمل کی تاثیر کا خود بخود علم ہو جائے گا۔

ترجمہ یہ ہے: "کیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب اپنے کی کیوں کر سایہ کو پھیلایا ہے اور اگر چاہتا البتہ کر دیتا اس کو تھما ہوا اور پھر کیا ہم نے سورج کو اوپر اس کے نشانی پھر کھینچ لیا ہم نے اسکو اپنی طرف کھینچنا آہستہ آہستہ"۔

اس عمل کو روزانہ ۳۱۲۵ بار پڑھتے۔ قمر در عقرب میں شروع کر دے اور ایک وقت مقرر کر کے روزانہ پڑھتا رہے مدت اس عمل کی ۴۱ روز ہے۔ اس عمل میں پاک دامن زمین سے روئی لائیں۔ اور مندرجہ ذیل فتیلہ کے اوپر روئی لپیٹیں۔ اور چراغ میں سرسوں کا تیل ڈال کر پس پشت جلائیں۔ اور سایہ کی گردن پر نظر رکھ کر عمل پڑھنا شروع کریں۔ ۴۱ روز بعد ہمزاد حاضر ہوگا۔ فتیلہ یہ ہے۔

جہرت جہارات یا ابلیس الاسماء والارض والنار والسقر الی یوم القیمۃ احضر احضر احضر ایا ہمزاد بحرہت ادیا گر یا عدی نوس جوگی الوحا الوحا الوحا ططع ططع ططع ججح ججح ججح

پاک دامن روئی سے مراد یہ ہے کہ جس کھیت میں کپاس ہو تو سب سے پہلے پھول توڑ کر لائے۔ اس سے پہلے اس کھیت میں سے کسی نے پھول نہ توڑے ہوں۔ وقت سے پہلے روئی لا کر حفاظت سے رکھ چھوڑیں نیز ۴۱ فتیلے پہلے ہی دن بحالت قمر میں لکھ کر رکھ لیں۔ اور شرائط سے عمل کریں۔

عمل نمبر ۱۷

سورہ یٰسین میں وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ سے مُحْضَرُوْنَ تک یاد کرلے۔ روزانہ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پانی میں کھڑا ہو کر پڑھے۔ دن کا وقت ہو اپنا سایہ پانی میں نظر آتا ہو۔ سایہ پر تصور کر کے ۴۱ دن تک پڑھے۔ ہر سو بار پڑھنے کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنَا اَعْظَمُ فَاِنَّهٗ يُذِلُّ يُقَاهِرُ وَالْاٰيَاتِ اُنْصُرْنَا يَاقَوْمِ هَمْزَادُ۔ پڑھے۔

عمل نمبر ۱۸

قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ط

اس عمل کو تین سو اکہتر مرتبہ (۳۷۱) روزانہ رات کو اپنے سایہ پر نظر جما کر پڑھنا ہے۔ خواہ بیٹھ کر پڑھیں یا کھڑے ہو کر اپنی پشت پر سرسوں کے تیل کا چراغ جلائیں۔ ۴۱ دن تک کریں اور ہمزاد کی تمام شرائط کے مطابق عمل پیرا ہوں۔ ہمزاد کی حاضری ہو تو شرائط طے کریں۔

بقیہ: ــــــ عملیات ہمزاد برائے خواتین

چاہیئے کہ کوئی شخص اس کے اس عمل میں دخل انداز نہ ہو۔ نیز کسی قسم کا شور وغل یا کوئی ایسی حرکت نہ کرے ــــــ جس سے اس کی تصور آفرینی اور انہماک عمل میں خلل واقع ہو۔ دورانِ عمل یقین واعتماد سے کام لیتے ہوئے یہی تصور کرے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہوا ہی چاہتی ہے۔ متذکرہ دھبے انسانی شکل میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور ایک دن (تقریباً ایک ماہ میں)، خوفناک آوازوں کا یہ رشتہ داروں کے تخاطب کا اضافہ ہوگا عاملہ کو بغیر التفات اپنا عمل جاری رکھنا چاہیئے۔ جب ہمزاد ظاہر ہو کر ہمکلام ہو اس سے معاہدہ کرے اور اپنی اس کامیابی سے بنی نوع انسان کو بھی فیض پہنچائے۔

ہمزاد سے بدسلوکی سے عامل اور عاملہ کو نقصان پہنچاتی ہے اس لئے ہمزاد سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ گوشت اور مباشرت سے دورانِ عمل خاص طور سے پرہیز کریں۔

ہمزاد سے کام لینا
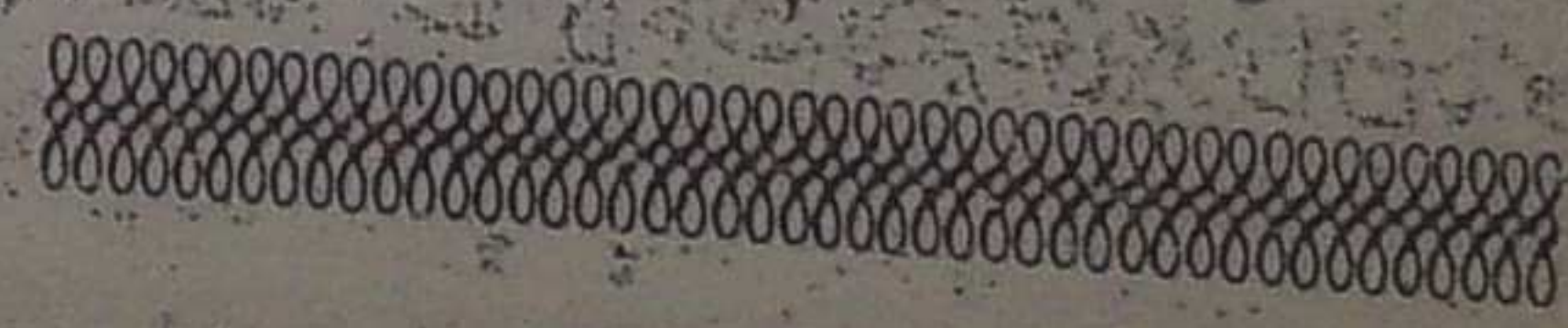
ہمزاد مسخر ہونیکے بعد کی ضروری باتیں اور ہمزاد سے کام لینا

ہمزاد کا حاضر ہونا!

جب ہمزاد مسخر ہو کر سامنے آجاتا ہے تو اس وقت عامل کے لئے خاص احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ یہی حصہ قابل توجہ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ جب ہمزاد سامنے آجائے تو اسے خود ہرگز نہ بلائے بلکہ دل میں یہ خواہش ضرور رکھے کہ ہمزاد مجھے خود ہی بلائے گا۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ ہمزاد کئی دن تک سامنے آتا رہتا ہے لیکن بلاتا نہیں۔ اس صورت میں عامل کو چاہیئے کہ اپنے عمل کو جاری رکھے اور عمل ختم کرنے کے بعد سیدھا اپنے گھر کو چلا آئے۔ جب ہمزاد خود بلائے تو بڑی سوچ اور سمجھ اور ہوشیاری سے جواب دینا چاہیئے۔ عام طور پر عامل اور ہمزاد کے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہوا کرتی ہے۔

ہمزاد:۔ آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے؟

عامل:۔ اس واسطے کہ تم میرے مطیع رہو۔

ہمزاد:۔ مجھے مطیع کر کے آپ کو کیا حاصل ہوگا یا مجھے مطیع کرنے سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

عامل:۔ میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لیا کروں گا۔

ہمزاد:۔ بہت اچھا! میں آپ کا مطیع ہوں اور آپ مجھ سے اپنے کاروبار میں ہر قسم کی مدد لے سکتے ہیں۔ لیکن ایک شرط آپ کو منظور کرنی پڑے گی۔

اس کے بعد ہمزاد ایک شرط پیش کرتا ہے یا تو کہتا ہے کہ مجھے ہر روز پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا کرنا۔ لیکن عامل کو یہ شرط ہرگز قبول نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمزاد کو کوئی شخص بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھلا سکتا۔ اور عامل کو کہنا چاہیئے کہ یہ شرط میرے لئے مشکل ہے کوئی اور بتایئے۔ ہمزاد پہلی شرطیں ایسی ہی بتلاتا ہے جو عامل کے لئے مشکل ہوں۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ انہیں منظور نہ کرے۔ کیونکہ اس وقت تو ہمزاد عامل کے اختیار میں ہوتا ہے لیکن جب ایک شرط مقرر ہو جائے، تو پھر تمام عمر اس کا پابند رہنا پڑتا ہے اور کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

پھر ہمزاد عموماً کہا کرتا ہے کہ تمہیں ساری عمر پاک وصاف رہنا پڑے گا۔ اگر پاخانہ یا پیشاب یا جماع کی نوبت آئے تو تمہیں دائرہ کھینچنا پڑے گا۔ اور جب اس سے باہر آؤ گے تو پاک صاف ہو کر آنا پڑے گا۔ یہ شرط بھی مشکل ہے لیکن بعض عامل اس کو مان لیتے ہیں۔ لیکن تمام عمر انہیں پاک وصاف رہنا پڑے گا کیونکہ اگر ذرا بھی ناپاکی ہو گئی تو جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر عامل یہ بھی شرط نامنظور کردے۔ تو عام طور پر کہا کرتا ہے کہ اچھا تمہیں تمام عمر ناپاک رہنا پڑے گا۔ اور اگر تم کسی وقت بھی پاک و صاف پائے گئے۔ تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ اور اگر نہانا ہو۔ تو ایک دائرہ میں نہا لیا کرو۔ لیکن دائرہ سے باہر آنے کے وقت ضرور اپنے جسم یا کپڑوں پر پیشاب کر کے ناپاک ہونا پڑے گا۔ یہ شرط پہلے سے بھی مشکل ہے کیونکہ آدمی پھر تمام عمر ناپاک ہی رہتا ہے۔ اگر یہ منظور ہو تو یہ کرے۔ ورنہ اس کو ٹال دے اور کہدے کہ مجھے کوئی اور آسان سی شرط بتا دو۔ پھر وہ کوئی اور شرط پیش کرے گا۔ یا تو یہ کہیگا کہ مجھے ہر روز ایک جانور دینا۔ جانور سے مراد ایک کنجشک یعنی چڑیا سے اونٹ تک ہے اور پھر روزانہ عامل

کو ایک جانور ذبح کرکے باہر ڈالنا پڑے گا۔ جانور سے مراد: بٹیر۔ کبوتر۔ مرغ۔ بکرا۔ گائے۔ اونٹ سب شامل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی قربانی دینی ہوگی۔ اگر یہ بھی نامنظور ہو۔ تو کوئی اور پیش کرے گا۔ چنانچہ عامل کو چاہئے کہ جو شرط آسان اور عامل تمام عمر کر سکے، وہی مانے۔

جب ہمزاد کی شرط پوری ہو جائے تو عامل کو ضرور ہی کہنا چاہئے۔ کہ ایک شرط میری بھی آپ کو ماننی پڑے گی، وہ یہ کہ جب تک میں آپ کو نہ بلاؤں میرے پاس ہرگز نہ آنا۔ اور نہ ہی میرے آرام کے وقت مجھے تنگ کرنا۔ صرف اسوقت آؤ جب میں آپ کو آواز "ہمزاد" دوں۔ یہ شرط ضرور ہی عامل کو پیش کرنی چاہئے۔ اگر نہ کرے گا تو ہمزاد ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہا کرے گا اور رات کو سونے بھی نہ دیا کرے گا۔ لیکن اس شرط کے پیش کرنے سے ہمزاد صرف بلانے پر ہی حاضر ہوا کرے گا۔ اور باقی اوقات نظروں سے دور رہا کرے گا۔

بعض اوقات جب ہمزاد سامنے آتا ہے تو بڑی سختی سے پیش آتا ہے۔ اور طرح طرح کی دھمکیوں سے ڈراتا ہے۔ اس وقت عامل کو ہرگز کسی قسم کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ خود بھی سختی سے پیش آئے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔ اس طرح جب ہمزاد سخت جواب سنے گا تو خود بخود ہی نرم ہو جائے گا۔

یہ سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ ہمزاد کوئی اور چیز نہیں۔ صرف اپنا ہی جسم لطیف ہوا کرتا ہے اس سے ڈرنا یا گھبرانا بالکل نہیں چاہئے۔ اسے ہم جس طرح مرضی چاہے مطیع کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی کا مختار نہیں ہوتا۔ بلکہ عامل کے قابو میں ہوتا ہے اس لئے عامل کے لئے ضروری ہے کہ حکمت عملی سے نہایت آسان شرائط طے کرے۔

ہمزاد کے ذریعہ پیشین گوئی جو بغیر دریافت کئے ہمزاد کیجا سکتی ہے

ہمزاد سے دریافت کرنے پر ہر قسم کی غیب کی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں لیکن مندرجہ ذیل باتیں بغیر دریافت کئے بھی معلوم ہو سکتی ہیں یہ عاملان نے نہایت کوشش سے معلوم کی ہیں۔

۱۔ اگر اپنے ہمزاد کا سر کٹا ہوا نظر آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ چھ ماہ کے بعد عامل کی موت واقع ہوگی۔

۲۔ اگر اپنے ہمزاد کا دائیاں بازو نظر نہ آئے تو بڑے بھائی کی موت واقع ہوگی۔

۳۔ اگر اپنے ہمزاد کا بائیاں بازو نظر نہ آئے تو چھوٹے بھائی کی

۴۔ اگر اپنے ہمزاد کی چھاتی نظر نہ آئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ عامل کے فرزند کی موت واقع ہوگی۔

۵۔ اگر اپنے ہمزاد کی ران نظر نہ آئے تو زوجہ کا انتقال ہوگا۔

۶۔ اگر ہمزاد کی شکل دُبلی اور لمبی نظر آئے تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ تنگی، رنج و مصیبت کا وقت آنے والا ہے۔

۷۔ اگر ہمزاد کی شکل خوشنما، صحیح و سالم نظر آئے تو سمجھنا چاہئے کہ دن اچھے ہیں۔

ہمزاد کو چھوڑنا!

جب عامل کو چاہئے کہ میں ہمزاد کو چھوڑ دوں یعنی آئندہ کے لئے تمام عمر اسے علیحدہ کر دوں تو اسے چاہئے۔ کہ اگر مسلمان ہو تو "اللہ الصمد" اور اگر ہندو یا کسی اور مذہب کا ہو تو "اوم نمو ہر یشائے" کو روزانہ بوقت شب قریباً ۹ بجے علیحدہ جگہ میں بیٹھکر ایک سو ایک دفعہ پڑھا کرے اور گیارہ دن تک یہ عمل جاری رکھے۔ بارہویں دن صبح کے وقت تھوڑے سے چاول پکا کر پاک و صاف پیالہ میں ڈال کر اپنے علیحدگی کے کمرے میں رکھے اور اس پر ایک سو ایک دفعہ وہی عمل جو روزانہ پڑھتا ہے پڑھ کر پھونک لگائے اور ہمزاد کو بُلا کر نہایت عاجزی سے التجا کرے کہ آپ میری آخری دعوت قبول کریں اور کہ آئندہ میں تمام عمر کے لئے" آپ کو چھوڑتا ہوں۔ اس لئے براہِ کرم آئندہ کبھی بھی میرے پاس نہ آنا۔

ہمزاد اس دن سے غائب ہو جائے گا۔ پھر تمام عمر خواہ عامل کتنے بھی عمل کرے ہمزاد قابو میں نہیں آئے گا۔

ہمزاد سے ہم کیا کام لے سکتے ہیں

ہمزاد کے ذریعہ ہم عجیب و غریب کام لے سکتے ہیں۔ ہر قسم کی غیب کی باتیں متعلقہ زمانہ حال، ماضی مستقبل بالکل ٹھیک ٹھیک معلوم کی جا سکتی ہیں۔ دور دراز جگہوں سے جو چیز مرضی چاہے منگوا سکتے ہیں۔ اور بڑے سے بڑا کام ایک لمحہ میں کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں بے موسم پھل منگانا،

سنگدل سے سنگدل معشوق کو فوراً مسخر کرنا۔ گمشدہ عزیزوں کا پتہ لگانا۔ چوری کا سراغ نکالنا، دشمن سے بدلہ لینا۔ دفینہ تلاش کرنا۔ دوسروں کے دلوں کا بھید معلوم کرنا حصول دولت کی تدبیریں معلوم کرنا وغیرہ کہاں تک لکھا جاوے۔ ہر ایک کام میں مدد دے سکتا ہے، جس طرح بھی اسے لگا دوگے کامیابی دیکھ لوگے۔

ایک عامل صاحب کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو ہر قسم کی غیب کی باتیں من و عن صحیح بتا دیتے ہیں۔ ان کے پاس لوگ ہر منگل کے دن جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن میں خود بھی گیا اور وہاں جاکر دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک بڑے کمرے میں جمع ہیں اور ان کے درمیان ایک بہت بڑا برتن رکھا ہوا ہے۔ جس شخص کی جو مرضی آئے اس میں ڈال دے کوئی پیسہ ڈال دیتا ہے کوئی گندم کے دانے کی مٹھی ڈال دیتا ہے کوئی تھوڑی سی مٹھائی۔ غرضیکہ یہ سائل کی مرضی پر تھا کہ جو چیز اس میں ڈالے ڈال سکتا تھا۔

بارہ بج گئے تو عامل صاحب بھی اس کمرہ میں آگئے۔ جو آنکھوں سے اندھے تھے لیکن اس طور پر چلتے تھے کہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور اپنی جگہ پر جا بیٹھے۔

پھر وہ برتن جس میں سائلان نے کچھ نہ کچھ ڈال دیا تھا۔ اپنے سامنے رکھ لیا اور اس میں ہاتھ مار کر بولے۔ کیا کوئی صاحب نکودر سے آئے ہیں۔ ایک آواز سائلان میں سے آئی۔ جی ہاں! میں آیا ہوں۔ پھر عامل صاحب نے بہت سے واقعات تبلائے اور یہ بھی کہدیا۔ کہ تو اس مطلب کے واسطے آیا ہے تیرا یہ نام ہے، جب اس نے کہا۔ یہ سب درست ہے۔ تو اس طرح سے وہ تمام آدمیوں کے جواب تبلاتا رہا۔

ایک اور عامل صاحب لکھتے ہیں۔ جو سوالات کے جوابات ہی تحریری دیتے تھے سائل کو یہ کہہ دیتے تھے۔ کہ اپنا سوال لکھ کر اپنی جیب میں ڈال لو۔ عامل سائل سے بہت دور پرے بیٹھا تھا۔ دو تین لمحے کے بعد عامل نے کہا کہ جیب میں سے وہی کاغذ نکال کر سوال کرو اور اپنے سوال کا جواب پڑھ لو۔ واقعی جب سائل نے کاغذ نکالا۔ تو سوال کے نیچے ہی خوشخط حروف میں اپنا جواب بالکل صحیح پایا۔

ایک اور عامل صاحب دیکھتے ہیں۔ جو دور دراز ملکوں سے خبر منگاتے تھے، جس کسی کا عزیز دور دراز شہر میں گیا ہوا ہوتا تھا۔ وہ اس کے نام چٹھی لکھ کر لفافہ میں اس خط کا جواب چاہتا ہوں۔ ایک دو لمحہ میں ہی جب وہ چٹھی کو کھولتا تو اس پر اپنا جواب ہی پاتا۔ چنانچہ جب میں خود وہاں پہنچا۔ تو ایک اور عورت خط لکھوا کر آئی اور جواب کی طالب ہوئی خط میں لکھا تھا۔ کہ آج دس سال ہونے کو آئے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک گھر کا رُخ نہیں کیا۔ اب جواب دیجئے کہ آپ کب گھر آویں گے؟

تھوڑی دیر کے بعد خط کھولا۔ تو جواب تھا کہ میں امریکہ سے چل پڑا ہوں۔ اور جس وقت میں جہاز پر سوار ہونے کو تھا۔ کہ آپ کا خط مجھے ایک اجنبی نے دیا۔ اب میں جلدی ہی گھر آجاؤں گا۔ چنانچہ وہ تھوڑے عرصہ بعد گھر آگیا۔ میں خود اس سے ملا اور تمام ماجرا پوچھا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک عامل صاحب کی شکل کا آدمی انہیں وہاں ملا۔ اور اس خط کو دیکھتے ہی میں نے اس کا جواب اس کے طلب کرنے پر دے دیا۔

اس قسم کے اور سینکڑوں واقعات ہیں۔ جو کہ میرے چشم دید ہیں۔ تمام واقعات کا بیان کرنا گویا مضمون کو خواہ مخواہ طوالت دینا ہے۔ اب ہم اصلی مقصد کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

غیبی خبروں کا پتہ کس طرح کیا جا سکتا ہے

جب کوئی شخص عامل سے جاکر کوئی بات دریافت کرتا ہے۔ تو عامل اپنے ہمزاد سے مخاطب ہو جاتا ہے۔ ہمزاد اس کا جواب دے دیتا ہے۔ جو کہ عامل سائل کو بتا دیتا ہے لیکن اس عمل سے اور کوئی واقف نہیں ہوتا۔ اور اس طرح درست و صحیح جواب پاکر لوگ حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

لیکن ایک بات ضروری دیکھی گئی ہے۔ زمانہ ماضی اور حال کی خبریں تو ہمزاد بالکل ٹھیک ٹھیک اور صحیح صحیح بتا دیتا ہے اور ذرا بھی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں زمانہ مستقبل کی خبریں پچیس ۲۵ فیصدی جھوٹی ہی ہوتی ہیں۔ یا ان کے وقوع پذیر ہونے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آدمی کی تقدیر بدلتی رہتی ہے۔ ایک شخص جو آج گناہوں کا مرتکب ہے۔ اگر کل کو ہی توبہ کرلے اور آئندہ کے لئے نیک بن جائے۔ تو اس پر بہت سی مصیبتیں جو آنے والی تھیں، نہیں آنے پاتیں یا ان میں تاخیر ہو جاتی ہے یا وہ سخت مصیبتیں

باتوں میں تبدیلی ہو جاتی ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سخت گنہگار چور ظالم شخص ایک عامل کے پاس گیا اور اپنے مستقبل کی بابت دریافت کیا۔ تو عامل نے اُسے یہ جواب دیا۔ کہ فلاں روز تجھے پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ لیکن وہ شخص اسی روز سے متقی اور پرہیز گار اور خدا پرست بن گیا۔ اور آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے توبہ کرلی۔ خداوند عالم کو رحم آیا اور اُس نے اس کی تقدیر بدل دی۔ جس روز اسے پھانسی دی جانی تھی اس روز اس کو ایک کانٹا چبھ گیا۔ اس طرح پھانسی کی سزا کانٹے میں منتقل ہو گئی۔ اسی طرح ایک اور شخص کو عامل نے بتایا تھا۔ کہ تو فلاں روز خزانہ غیبی پائے گا۔ لیکن اس پیشین گوئی کے ساتھ ہی کچھ دن بعد اس کی حالت بدل گئی۔ وہ بجائے نیک رہنے کے بد ہو گیا اور طرح طرح کی بداعمالیوں میں پڑ گیا۔ اس لئے اسے بروز وعدہ صرف ایک پیسہ ملا۔ گویا وہ خزانہ غیبی پیسہ کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔

اسی طرح ایک واقعہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرض طاعون پھوٹ نکلا۔ خلیفہ عمر صاحب رضؓ نے فوج کو حکم دیا۔ کہ پہاڑ کے اوپر چلے چلو۔ تاکہ اس مرض سے بچے رہیں۔ اس پر ایک اصحابی نے دریافت کیا۔ کہ یا حضرت! کہ موت تو ہر جگہ یکساں ہے۔ اگر ہم میں سے کسی شخص کی موت واقع ہونی ہے۔ تو وہ ہر جگہ ہو کر رہے گی۔ خواہ ہم یہاں رہیں، خواہ پہاڑ کے اوپر چلے جائیں اس صورت میں تبدیل جگہ کی کیا ضرورت ہے؟"

اس کے جواب میں خلیفہ صاحبؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے تقدیر کو بدل دیا ہے۔ اس تبدیلیٔ جگہ سے تقدیر بدل گئی ہے۔

ایک اور واقعہ ہے کہ ایک نوکری کے متلاشی صاحب ایک عامل کے پاس گئے اور پوچھا۔ کہ "میرے مقصد میں کب تک کامیابی ہوگی۔ عامل نے اُسے جواب دیا کہ آپ کا مقصد نوکری حاصل کرنے کا ہی ہے۔ آپ کو دو ماہ کے اندر ہی اندر کامیابی حاصل ہوگی پس اس کا جواب پانے کے بعد سائل نے کوشش بالکل ترک کردی اور تسلی سے گھر میں بیٹھ گیا۔ کہ نوکری تو اب مل ہی جائے گی۔ کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ فلاں فلاں جگہ میں اسامیاں خالی ہیں۔ لیکن اس نے کوشش نہ کی۔ آخر دو ماہ گذر گئے اور اُسے کوئی جگہ نہ ملی۔ اس پر وہ عامل صاحب کے پاس گیا۔ اور ان کی یہ پیشین گوئی کو غلط قرار دیا۔ عامل صاحب نے اُسے کہا۔ کہ جس روز سے آپ نے میرا جواب پایا۔ آپ بالکل لاپرواہ ہو گئے۔ آپ نے بالکل کوشش نہیں کی۔ اس لئے آپ نوکری سے محروم رہ گئے۔ یعنی آپ کے روزگار ملنے کی تقدیر بدل گئی۔

مفسرین کا بیان ہے کہ تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک معلق دوسری مبرم۔ معلق وہ ہے جو توبہ تائب کرنے سے دعا مانگنے سے، صدقہ خیرات دینے سے ٹل جاتی ہے۔ لیکن تقدیر مبرم ہرگز نہیں ٹل سکتی۔

چونکہ بہت سے تقدیریں معلق ہوتی ہیں۔ تو جب سائل اُنکے متعلق پیشین گوئی پاتا ہے۔ تو وہ اگر اپنے افعال واطوار میں تبدیلی کرلیتا ہے تو وہ بدل جاتی ہے۔ لیکن ان حالات کے لحاظ سے وہ ٹھیک ہوتی ہیں۔ پس ایسی حالت میں ہمزاد کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ غلط بتاتا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ تقدیر معلق بدلتی رہتی ہے۔

ہمزاد کے ذریعے دیگر کام کس طرح کئے جاسکتے ہیں؟

اگر کسی دور دراز مقام سے کوئی چیز منگوانی ہو۔ تو جس قدر منگوانی ہو۔ اُتنے ہی پیسے پردہ کی جگہ میں رکھدو۔ عامل اپنے ہمزاد کو اشارہ کریگا۔ وہ فوراً ایک لمحہ میں وہ پیسے دیکر وہ چیز لاکر وہیں رکھدے گا اس عمل کے واقع میں سیکنڈوں کی دیر لگتی ہے۔ کیونکہ ہمزاد ایک لمحہ میں ہی دنیا کے کونے کونے سے پھر کر دوسرے کونے تک پہنچ جائے گا اور ہر قسم کی چیز جو بھی دنیا میں موجود ہے لا دیتا ہے حتیٰ کہ بے موسم پھل جہاں بھی موجود ہوں۔ وہاں سے قیمتاً لا دیتا ہے۔

ہمزاد کے ذریعہ سے سنگدل سے سنگدل معشوق کو صرف ایک لمحے میں ہی مسخر کیا جاسکتا ہے عامل اپنے ہمزاد کو حکم دیتا ہے۔ کہ فلاں معشوق کے پاس جاکر اس کے دل میں ہماری محبت بٹھلادو۔ بس اس وقت سے وہ معشوق عمر بھر کا غلام بن جاتا ہے اور بے قرار ہو کر چلا آتا ہے۔ لیکن حرام کے لئے اجازت نہیں ہاں حلال کے لئے بخوشی کیا جاتا ہے۔

اگر گمشدہ عزیزوں کا پتہ لگانا ہو۔ تو اپنے ہمزاد کو بھیج کر معلوم کرسکتے ہو۔ کہ گمشدہ کس جگہ ہے اور کس حال میں ہے، ہمزاد ایک لمحہ میں واپس آکر تمام باتوں سے خبر کردیگا، اور اگر ہمزاد کو حکم دیا جائے کہ گمشدہ کو یہاں لے آؤ۔ تو وہ ایک دم میں اُسے حاضر کردیگا۔

اسی طرح چوری کا سراغ بھی بآسانی لگایا جاسکتا ہے ہمزاد سب کچھ بتادے گا۔ اور علاوہ ازیں تمام قسم کی غیبی باتیں ایک لمحہ میں بتادیگا۔

ہمزاد کے ذریعہ سفر کرنا

عامل اپنے ہمزاد کو حکم دے سکتا ہے۔ کہ مجھے فلاں جگہ لے چلو۔ ہمزاد فوراً وہاں پہنچا دے گا۔ ہمارے ضلع میں ایک عامل اس وقت بھی موجود ہے۔ جو ایک لمحہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتا ہے اس کے متعلق ایک واقعہ زبان زد خلائق ہے۔ کہ آپ ایک دفعہ اپنے گاؤں میں بیٹھے تھے اور اردگرد لوگوں کا بھی ہجوم تھا۔ آپ یک لخت اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے بچاؤ، بچاؤ اور پھر اوپر ہاتھ کردیئے لوگوں نے اس کا ماجرا دریافت کیا۔ وہ درویش صاحب بہت کم گفتگو رکھتے تھے لیکن اس وقت انہوں نے صاف بتادیا کہ قصبہ نورمحل میں بازیگر تماشہ کر رہے تھے۔ ایک بازیگر اوپر سے گر پڑا۔ اس کو بچانے گیا تھا۔ گاؤں والے پہلے بھی اس کے معتقد تھے بلکہ دور دراز تک ان کی مشہوری ہو چکی تھی۔ لیکن انہوں نے اس واقعہ کی مزید تحقیقات کے لئے ایک آدمی کو گھوڑے پر سوار کر کے فوراً نورمحل کو روانہ کردیا۔ اس نے وہاں جاکر دریافت کیا۔ تو لوگوں نے بتایا کہ واقعی آج دس بجے یہاں بازیگر تماشہ کر رہے تھے۔ ایک بازیگر گر پڑا۔ تو جونہی وہ گرا۔ تو ایک درویش مجمع کو چیرتا ہوا آگے چلا گیا اور اس کو بچا لیا۔ پھر درویش اسی وقت غائب ہو گیا۔

ایک انگریزی کتاب میں ایک واقعہ درج ہے۔ کہ امریکہ کے مشہور شہر نیویارک میں ایک فقیر پاگلوں کی طرح رہا کرتا تھا۔ اس کی ظاہری صورت ایسی گھنی تھی۔ کہ کوئی بھی اس کے پاس تک نہ جایا کرتا تھا۔ اس شہر میں ایک میم صاحبہ تھیں۔ جن کا شوہر چھ ماہ سے انگلستان گیا ہوا تھا۔ وہ صرف دو چار ماہ کا وعدہ کر کے گیا تھا۔ لیکن چھ ماہ تک واپس نہ پھرا۔ اس عورت نے بہت سے خطوط لکھے۔ لیکن جواب کسی کا بھی نہ آیا۔ آخر کار وہ عورت غم وفکر میں مبتلا رہنے لگی۔ اور اس بے بسی کی حالت میں اس فقیر کے پاس جاکر تمام واقعہ بیان کیا۔ فقیر نے کہا۔ اچھا ٹھہر! میں ابھی تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں۔ وہ فقیر گودڑی میں بالکل چھپ گیا۔ جب دس منٹ چھپے ہوئے کو گذر گئے۔ تو عورت نے تنگ آکر گودڑی کو ہلایا لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا، وہ اور بھی متعجب ہو کر پرے جاکر کھڑی ہو گئی۔ اس وقت درویش گودڑی سے نکل کر بولا۔

آپ کا خاوند بیمار تھا۔ اس لئے نہ ہی خط لکھ سکا اور نہ ہی خود آسکا۔ اب بالکل تندرست ہے۔ آج ہی اس نے ایک خط بھی آپ کو لکھا ہے اور وہ دس دن کے بعد وہاں سے روانہ ہوجائے گا"

عورت یہ ماجرا سُن کر اور بھی متعجب ہوئی۔ خیر تھوڑے ہی دنوں بعد اسے خط مل گیا۔ کہ میں بوجہ بیماری جلد نہ آسکا اور نہ ہی خط لکھ سکا۔ اب تندرست ہوں اور دس یوم تک یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا چنانچہ وہ تھوڑے ہی دنوں بعد وہ واپس آگیا اور بیان کیا کہ میرے پاس ایک گھنی شکل کا فقیر پہنچا تھا۔ جب میں ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ابھی امریکہ سے آرہا ہوں اور پیغام دیا کہ آپ کی میم صاحبہ آپ کے خیال میں بہت غمگین ہے۔ آج ہی انہیں تسلی بخش خط لکھئے اور واپس لوٹنے کی فکر کیجئے۔ چنانچہ وہ یہ کہہکر غائب ہو گیا۔ اور میں اسی وقت سے تیار ہو گیا اور دس دن کے بعد جہاز آنے والا تھا۔ اس میں سوار ہو گیا۔ یہ خبر بجلی کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی۔ لوگ فقیر کی تلاش میں نکل پڑے۔ لیکن فقیر صاحب اسی دم وہاں سے غائب ہو گئے۔

اطاعت ومحبّت کے لئے

اگر کسی مرد کے بیوی بچے نافرمان ہوں۔ یا کسی عورت کا شوہر اور اس کے بچے کہنا نہ مانتے ہوں تو اس کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل آیت قرآنی کو عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۲۱ دن تک ۵۰۵ مرتبہ پڑھے۔ آگے پیچھے پانچ پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ط۔

رموزِ ہمزاد

اصلیت وحقیقت ہمزاد

ہمزاد کسے کہتے ہیں؟ ہمزاد کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ہمزاد کے لغوی معنی ہیں ساتھ پیدا شدہ ہر ذی روح کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک مرئی دوسرا غیر مرئی ایک کثیف دوسرا لطیف۔ ایک مادی دوسرا روحانی مادی وہ جسم ہے۔ جسے ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ مگر روحانی جسم کو روحانی یا اندرونی آنکھوں کے سوا نہیں دیکھا جا سکتا۔ اگرچہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ مگر مادی جسم کے فنا ہو جانے پر بھی روحانی جسم زندہ رہتا ہے۔

تصویر لینے والے کیمرہ کا شیشہ اگر اتنا لطیف ہو کہ مادی اور روحانی ہر دو اجسام کی تصویریں ایک ساتھ لے سکے۔ تو مشاہدہ کرنے والا چاہے لاکھ باریک بین ہو نہ بتا سکے گا۔ کہ جسم لطیف کی کون سی تصویر ہے اور جسم کثیف کی کون سی۔ اسے یہی معلوم ہوگا کہ ایک شخص کی دو تصویریں ایک ہی وقت میں لی گئی ہیں۔ المختصر جو اپنا ہم شکل ہوگا۔ وہی ہمزاد ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جسم لطیف کا دوسرا نام "ہمزاد" ہے۔

ہمزاد یا روحانی جسم کیا کیا کام کر سکتا ہے

جتنی دیر آنکھ جھپکنے میں لگتی ہے۔ اتنی ہی دیر میں جسم لطیف یا ہمزاد۔

(۱) پرواز کر کے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک پہنچ جاتا ہے۔

(۲) سر بفلک پہاڑوں کی بلندیوں اور پاتال تک پہنچے ہوئے سمندروں کی گہرائیوں کی خبر لے آتا ہے۔

(۳) بڑی بڑی وزنی چیزیں جنہیں سو پچاس آدمی بھی بمشکل تمام اٹھا سکتے ہیں۔ ہزاروں میل کے فاصلہ سے اٹھا لاتا ہے۔

(۴) ان دقیق مسائل کو جنہیں انسانی عقل حل کرنے سے قاصر ہے۔ بڑی آسانی سے عامل کے ذہن نشین کرا دیتا ہے۔

(۵) سخت لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے نسخے تجویز کر دیتا ہے۔

(۶) آئندہ رونما ہونے والے واقعات کی خبریں دے سکتا ہے۔

(۷) زمین میں مدفون پرانے خزانوں کا پتہ دے سکتا ہے۔

(۸) گم شدہ کی تلاش کر سکتا ہے۔

(۹) لوہے اور پتھر کی دیواروں میں سے گزر سکتا ہے۔

(۱۰) جنگلی شیر۔ خوفناک اژدہا۔ خونخوار مگرمچھ یا کسی دیو ہیکل انسان کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے وغیرہ وغیرہ

ہمزاد کو اگر خلق خدا کی خدمت اور نیک کاموں کی تکمیل کے لئے تسخیر کیا جائے تو عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ نہایت شوق اور تندہی سے اس کی خدمت گذاری کرتا ہے۔ اس کے برعکس بدی کا راستہ اختیار کرنے پر عامل کی جان کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بیخ کنی کر کے ہی دم لیتا ہے۔

شاہجہاں بادشاہ کے عہد کا ایک واقعہ ہے کہ دہلی کے کسی حسن پرست ملّاں نے نفس کی سیری کی خاطر کمال محنت ومشقت جھیل کر کسی نہ کسی طریق سے ہمزاد کو تابع کر لیا۔ اور حکم دیا کہ روئے زمین میں گھوم پھر کر کسی ایسی دوشیزہ لڑکی کو میرے واسطے اٹھا لاؤ۔ جو حسن وجمال میں اپنا ثانی نہ رکھتی ہو۔ ہمزاد چلا گیا۔ اور ملک روم کی بادشاہزادی

جب کر دہ خواب نوشیں سے ہمکنار تھی۔ پلنگ سمیت اٹھا لایا۔ شیطان سیرت ملاں نے جو کرنا تھا کیا۔ اور پھر ہمزاد کو حکم دیا کہ سے جہاں سے لائے ہو وہیں پہنچا دو۔ چنانچہ ہمزاد حکم بجا لایا۔ اس کے بعد روزمرہ کا یہی معمول ہو گیا۔ کہ ہمزاد ملاں کی خواہش کے مطابق ہر رات شاہزادی کا پلنگ اٹھا لاتا۔ اور صبح دن نکلنے سے قبل ہی واپس پہنچا آتا تھا۔ شاہزادی اسس فعل سے دن بدن کمزور ہوتی جاتی۔ اور ہر گھڑی متفکر و ملول رہا کرتی۔ ہوتے ہوتے اس کی حالت نہایت قابل رحم ہو گئی۔ ہمزاد شہزادی کی ایسی حالت دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتا تھا۔ اور بے بس تھا۔ ایک دن ہمزاد نے شہزادی کی رہائی کی صورت سوچ لی۔ اور اس سے کہا پیاری بچی تو کچھ غم نہ کر میں بہت جلد اس ابلیس صفت ملاں کا کام تمام کر کے تجھے آزاد کرا دونگا۔ تو آج رات ملاں کو غافل پاکر پانی کے اسس برتن کو جو پلنگ کے نیچے پڑا رہتا ہے۔ زمین پر انڈیل کر پھر جوں کا توں رکھ دینا شاہزادی نے ایسا ہی کیا۔ ہمزاد اور ملاں کے درمیان یہ عہد تھا کہ وہ کبھی ناپاک حالت میں نہ رہیگا۔ اس لئے ملاں کا یہ قاعدہ تھا کہ سونے سے قبل اسے پلنگ کے گرد حصار کھینچ لیتا۔ اور ہمزاد بموجب اپنے عہد کے اس حصار کے اندر نہیں آسکتا تھا۔ اور نہ ہی ملاں کو سوتے میں کوئی ضرر پہنچا سکتا تھا۔

اگلے دن جب ملاں نیند سے بیدار ہوا۔ تو حسب معمول غسل کرنے کی نیت سے اس نے پانی کی طرف دیکھا۔ مگر پانی اس میں نہ تھا۔ ناچار اس نے سامنے رکھے ہوئے گھڑے میں سے پانی لینے کے لئے جونہی قدم باہر رکھا ہمزاد نے اس کا گلا پکڑ لیا اور کہا کہ آج میرا عہد پورا ہوا۔ تو نے ایک معصوم لڑکی کے دامن عصمت کو تار تار کیا۔ خلق خدا کو ناحق ستایا۔ اس لئے تیری سزا ہے کہ تجھے زندہ نہ چھوڑا جائے اتنا کہا۔ اور ملاں کو اٹھا کر چھت کے شہتیر کے ساتھ دے مارا۔ ملاں کا سر پھٹ گیا۔ اور لہو لہان ہو گیا اور کچھ دیر تڑپ تڑپ کر جہنم داصل ہوا۔ یہ ہے ان عاملوں کا حال جو ہمزاد سے ناجائز کام لیتے ہیں۔ اور جن کے دل میں خدا کا خوف نہیں رہتا۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

تسخیر ہمزاد نمبر ۱

قدیم ہندو یوگی کس طرح تسخیر ہمزاد کرتے تھے۔

ایک کمرہ عمل کے لئے علیحدہ تجویز کر و اس کے فرش در و دیوار اور چھت کو آسمانی رنگ کے رنگین کاغذ چپکا دو روشنی کے لئے دو تین کھڑکیاں ہوں۔ مگر سب پر نیلے رنگ کے پردے پڑے رہیں۔ اب تم میٹھے تیل کا ایک دیا جلاؤ اور پس پشت رکھکر عکس کی گردن پر نظر جما کر دیکھنا شروع کرو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو۔ کہ یہی عکس ابھی ابھی انسانی شکل میں متشکل ہوا چاہتا ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد نظر وہاں سے ہٹا کر چھت کی طرف دیکھنا شروع کرو۔ اندازاً ۱۰ منٹ تک اسی سمت دیکھتے رہو۔ عجب نظارہ دیکھو گے۔ پھر تم اسی خیال میں مگن ہو جاؤ۔ کہ ہمزاد ابھی ابھی ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ متواتر ایک گھنٹہ تک اس تصور میں محو رہو اور دن رات کے چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں تین بار اس عمل کو کیا کرو۔

دن رات خلوت میں رہو۔ بعد گزرنے ایک ہفتہ کے کمرہ سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے کمرہ میں واپس آجایا کرو۔ جب سخت بھوک لگے دودھ یا کوئی ہلکی غذا کھا لیا کرو۔ کسی سے بولو نہ چالو۔ جو آدمی تمہاری خوراک لے کر آتے اس سے بھی آنکھیں نہ ملانا۔ ضرورت پڑنے پر صرف اشارہ سے یا لکھکر بات چیت کر لینا چالیس روز تک لبوں پر مہر خاموشی لگائے رکھنے سے بدن میں گرمی بہت بڑھ جائیگی۔ اس لئے دوران عمل میں خالص دودھ مکھن اور گھی کا استعمال بکثرت کرو۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر کیا کرنا چاہیئے۔

ہمزاد کو سامنے دیکھ کر اور باتیں کرتے سن کر عامل کو کسی قسم کا خوف دل میں نہ لانا چاہیئے۔ ورنہ نقصان بلکہ خوف جان ہے۔ انسان جو اشرف المخلوقات اور خدائے پاک کا جز و لطیف ہے دراصل اسے دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی گزند نہیں پہنچا سکتی بشرطیکہ وہ خدا کی بنائی ہوئی قدرت سے برسر پیکار نہ ہو۔ قدرت کہتی ہے

کہ جھوٹ نہ بولو۔ کسی کو دھوکا مت دو۔ حرامکاری نہ کرو۔ ہمیشہ عبادت الٰہی میں مشغول رہو۔ اور عذاب خدا سے ڈرو۔ جو شخص قادر قدرت کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ قدرت ہر مشکل سے مشکل کام میں اس کی معاون ہوتی اور اس کے سر پر نازل ہونے والی ہر آفت کا دفعیہ خود بخود کر دیتی ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ ہمزاد ایک خوفناک ہستی ہے۔ اس سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہیئے۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ جھک مارتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا۔ ہمزاد کوئی جن یا بھوت نہیں۔ بلکہ انسان کا اپنا ہی جسم لطیف ہے اس کی شکل بعینہ عامل کی شکل کے مطابق ہوتی ہے سر مو فرق نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ عامل کے لباس کے مطابق اس کا لباس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسی حماقت اور کم سمجھی کی بات ہے کہ انسان اپنے ہی جسم سے خوف کھائے۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر جب کوئی شخص ہراساں نہیں ہوتا تو اپنے جسم سے کیوں خائف ہونا چاہیئے۔

ہمزاد کے ظاہر ہونے پر اس کے اور عامل کے درمیان عموماً حسب ذیل بات چیت ہوا کرتی ہے۔

ہمزاد:۔ آپ نے مجھے کیوں بلایا؟

عامل:۔ میں تجھے اپنے بس میں کرنا چاہتا ہوں۔

ہمزاد:۔ مجھے مسخر کر کے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

عامل:۔ میں اپنے کاموں میں تجھ سے مدد لینا چاہتا ہوں۔

ہمزاد:۔ میں آج سے آپکا غلام ہوتا ہوں۔ لیکن فلاں شرط ہے۔

عامل:۔ دبی عقل اور عیاں ذہن رسا سے مشورہ لیکر بشرطیکہ ہمزاد کی شرط بالکل بے ضرر اور نہایت آسان ہو۔ مجھے منظور ہے۔

بعض وقت ہمزاد کوئی ایسی شرط بتاتا ہے۔ جس کا بجالانا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً مجھے روزانہ پیٹ بھر کھانا کھلا دیا کرنا وغیرہ۔ ایسی صورت میں عامل کو حکمت عملی سے کام لے کر فوراً انکار کرتے ہوئے کڑی شرط کو آسان شرط میں تبدیل کرا لینا چاہیئے۔ اس وقت تو سب کچھ عامل کے اختیار میں ہوتا ہے۔ مگر جب ایک مرتبہ عہد و پیمان ہو گیا تو پھر زندگی بھر اس میں کسی قسم کا رد و بدل کرنا عامل کے اختیار سے باہر ہو جائے گا۔

بعض ہمزاد تیز طبیعت ہوتے ہیں اور تسخیر ہونے کے وقت عامل کو دھمکاتے اور گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت میں عامل کو واجب ہے کہ اپنا رعب و وقار قائم رکھے۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔ ہمزاد سخت جواب پائیگا۔ تو خود بخود نرم ہو جائیگا۔ اور عاجزی کریگا۔ مناسب یہ ہوگا۔ کہ اس وقت ہمزاد سے کوئی نشانی لے جائے۔ اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ ہمارا حلقہ بگوش ہو گیا ہے۔ بشرطیکہ عہد و پیمان کے وقت اس بات کا انسداد نہ کیا جائے۔ تسخیر ہو جانے پر ہمزاد ہر وقت سایہ کی طرح عامل کے ساتھ رہتا اور کبھی جدا نہیں ہوتا۔ دور دراز کے تحفہ تحائف اور میوہ جات وغیرہ چشم زدن میں لا حاضر کرتا ہے۔ سات سمندر پار گئے ہوئے عزیزوں کی خبریں لا دیتا۔ نیز ہر گھڑی عامل کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ کئی کمزور دل عامل ہمزاد کے ہمیشہ ساتھ رہنے سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس بات کا اقرار ہمزاد سے پہلے روز ہی لے لینا چاہیئے۔ کہ بلا بلائے ہرگز تمہارے سامنے نہیں آئے گا۔

ایک اعتراض

اپنا عیب کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ پھر ملا کے جسم (ہمزاد) نے اپنا عیب کیسے دیکھ لیا؟ جان ہر شخص کو پیاری ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ملا کے جسم لطیف (ہمزاد) نے اپنے ہی جسم کثیف (ملا) کو مار ڈالا اور خود فنا ہو گیا۔

جواب:۔ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ کہ ہر انسان کے دو جسم ہوتے ہیں۔ ایک لطیف اور دوسرا کثیف۔ جب کسی انسان کی موت واقع ہوتی ہے۔ تو حقیقت میں اس کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ صرف اس کے جسم کا خاکی جامہ اتر جاتا ہے اور وہ عریاں ہو جاتا ہے۔ روح جو دراصل حقیقت ہے۔ اور جس کے پرتو سے ہر دو اجسام کثیف و لطیف زندہ کہلاتے ہیں اپنی نورانی شعاعوں کو سمیٹ کر جسم لطیف تک محدود کر لیتی ہے۔ اور جسم کثیف بے نور ہو کر مردہ ہو جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک انسان کا خاکی جسم فنا ہو جانے پر فی الاصل اس کی موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ عریانی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی ہستی جوں کی توں قائم رہتی ہے۔ اگرچہ اپنی آنکھوں سے مرنے والے کو نہیں دیکھ

ہوتا ہے۔ کسی بیماری کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد تمہیں سر قلم دکھائی دے تو سمجھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے۔ اور وہ کسی علاج سے شفایاب نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صحیح و سالم دکھائی دے تو بے دھڑک ہو کر اس کا علاج کرو وہ ضرور بچ جائے گا۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۳

یہ طریقہ جو ہمیں ایک مسلمان فقیر سے ہاتھ لگا تھا۔ نہایت ہی بے ضرر بے خطر اور سہل الحصول ہے۔

ایک قد آدم آئینہ لے کر اس کو دیوار کے ساتھ لگاؤ۔ خود سامنے کھڑے ہو کر اس میں سے اپنی شکل کو بغور دیکھنا شروع کرو۔ پندرہ منٹ تک اپنے جسم کے ایک ایک عضو اور چہرہ کے خط و خال کو خوب غور سے دیکھتے رہو پھر آنکھیں بند کر لو۔ اور سامنے بچھی ہوئی چارپائی پر چت لیٹ کر اپنے جسم کے تمام اعضاء کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دو کہ گویا ساری جان تمہارے جسم سے نکل کر دماغ میں جمع ہو گئی ہے۔ اس حالت میں کوئی دوسرا خیال دل میں نہ آنے پائے۔ بذریعہ تصور آنکھوں کے سامنے آئینے میں دیکھے ہوئے اپنے عکس کو قائم کرنے کی مشق کرو۔ سوچو کہ گویا سچ مچ تمہارا ہمزاد مجسم شکل میں ہاتھ باندھے تمہارے روبرو کھڑا ہے۔ اور حلقہ غلامی میں رہنے کی التجا کر رہا ہے۔ وہی آنکھیں ہیں۔ وہی پیشانی۔ وضع قطع لباس سب کچھ ویسے کا ویسا۔ برابر ایک گھنٹہ تک اس تصور میں محو رہو۔ اور یہی عمل شام کو بھی کرو۔ چند روز کے عمل سے تمہارے خیال و تصور میں اس قدر پختگی آجائے گی کہ بغیر آئینہ کے جب چاہو گے ہمزاد کی شکل سامنے لے آیا کرو گے۔ رفتہ رفتہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت ہمزاد کی تصویر تمہاری آنکھوں کے سامنے رہنے لگے گی۔ اس عمل سے ہمزاد اکیس روز کے بعد انسانی جامہ پہن کر سامنے آئیگا۔ اور ہمکلام ہوگا۔

تسخیر ہمزاد کے لئے چند ضروری ہدایات

۱۔ عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ تم اسے سرانجام دے سکو گے۔ یا بیچ میں ہی چھوڑ

دوگے۔ اگر چند روز کر کے عمل کو چھوڑ دینا ہو۔ تو اس سے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

۲۔ رازداری شرط ہے۔ تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہیئے کہ تم تسخیر ہمزاد کرنے لگے ہو۔

۳۔ نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی مشکل یا اشکال دیکھنے۔ نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

۴۔ تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہیئے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کر لوگے۔ کیونکہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے۔ جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔

۵۔ عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کرو جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو۔ اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کے لئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔

۶۔ دوران عمل میں پرہیزگار اور صاف ستھرے رہو خوشبودار تیل کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی بوقت عمل مکان میں دو۔

۷۔ ایام عمل میں گوشت اور منشی اشیاء سے پرہیز ہلکی اور زود ہضم غذا کھاؤ۔ مگر پیٹ بھر کر نہیں۔

۸۔ صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بسا اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے۔ اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بعض عامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم بداعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا۔

۹۔ پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز بلا ناغہ اسی جگہ اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ جب ہمزاد کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اس کو مخاطب نہ کرو۔ بلکہ اس بات کا یقین کر لو کہ ہمزاد خود بخود تم سے ہمکلام ہوگا۔ ہمزاد سے کبھی کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہیئے۔

سکے اور یہ سمجھ کر کہ وہ فنا ہو گیا چیختے چلاتے ہیں۔[1]

کوئی شخص اپنے اچھے یا برے اعمال کی سزا و جزا سے نہیں بچ سکتا۔ ملا کی آنکھوں پر لذائذ دنیوی کے حصول نے جہالت اور گمراہی کی پٹی باندھ دی تھی اور اسے نیک و بد کی تمیز نہ رہی تھی۔ مگر ہمزاد جانتا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اسے بھگتنا پڑے گی اس لئے جسم کثیف (ملا) کے نیست و نابود کرنے میں ہی اس نے اپنی بہتری سمجھی۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۲

ہندو یوگیوں کا دوسرا طریق

ایک بڑا سا آئینہ جس میں سر سے لے کر چھاتی تک کا تمام جسم بخوبی دکھائی دے سکے خرید لو۔ دن میں کسی وقت علیحدہ کمرہ میں شمال کی جانب منہ کر کے آئینہ میں سے اپنے عکس کی ناک کی جڑھ میں نظر کی ٹکٹکی جما کر دیکھنا شروع کرو۔ حتی الامکان آنکھ نہ جھپکو۔ اور دل میں مضبوط ارادہ جمائے رکھو کہ ہمزاد ابھی ابھی مجسم شکل میں تمہارے روبرو ظاہر ہوا چاہتا ہے۔ اس خیال میں یہاں تک محو ہو جاؤ کہ دنیا و مافیہا کا کچھ بھی ہوش باقی نہ رہے۔ کامل ایک گھنٹہ تک روزانہ اس عمل کو کرو۔ ہر روز عمل کرنے کے بعد آسمان کی سمت دیکھ لیا کرو۔ پندرہ روز میں دھندلی شکل میں سفید رنگ کا ہمزاد آسمان پر دکھائی دینے لگتا ہے مگر اس عمل کو متواتر تین ماہ تک جاری رکھنا چاہئے۔ تین مہینوں میں تمہیں اتنی قدرت حاصل ہو جائے گی کہ لوگ تمہیں مہاتما یا ولی اللہ سمجھنے لگیں گے۔ سر سے پیر تک کسی شخص کو ایک نظر دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے تم اس کے اچھے یا برے حالات سے فوراً باخبر ہو جایا کرو گے۔ قدرتی قانون کے مطابق کسی اچھی یا بری علامت کے وقوع میں آنے کا اثر پہلے جسم لطیف پر ہوتا ہے۔ کسی بیماری کو دیکھ کر آسمان کی طرف دیکھنے سے اگر اس کا ہمزاد تمہیں سر قلم دکھائی دے تو سمجھ لو کہ اس شخص کی زندگی چند روزہ ہے۔ اور وہ کسی علاج سے شفایاب نہیں ہو گا۔ اس کے برعکس اگر ہمزاد صحیح و سالم دکھائی دے تو بے دھڑک ہو کر اس کا علاج کرو وہ ضرور بچ جائے گا۔

تسخیر ہمزاد نمبر ۳

یہ طریقہ جو ہمیں ایک مسلمان فقیر سے ہاتھ لگا تھا۔ نہایت ہی بے ضرر بے خطر اور سہل الحصول ہے۔

ایک قد آدم آئینہ لے کر اس کو دیوار کے ساتھ لگاؤ۔ خود سامنے کھڑے ہو کر اس میں سے اپنی شکل کو بغور دیکھنا شروع کرو۔ پندرہ منٹ تک اپنے جسم کے ایک ایک عضو اور چہرہ کے خط و خال کو خوب غور سے دیکھتے رہو پھر آنکھیں بند کر لو۔ اور سامنے بچھی ہوئی چارپائی پر چت لیٹ کر اپنے جسم کے تمام اعضاء کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دو کہ گویا ساری جان تمہارے جسم سے نکل کر دماغ میں جمع ہو گئی ہے۔ اس حالت میں کوئی دوسرا خیال دل میں نہ آنے پائے۔ بذریعہ تصور آنکھوں کے سامنے آئینے میں دیکھے ہوئے اپنے عکس کو قائم کرنے کی مشق کرو۔ سوچو کہ گویا سچ مچ تمہارا ہمزاد مجسم شکل میں ہاتھ باندھے تمہارے روبرو کھڑا ہے۔ اور حلقہ غلامی میں رہنے کی التجا کر رہا ہے۔ وہی آنکھیں ہیں۔ وہی پیشانی۔ وضع قطع لباس سب کچھ ویسے کا ویسا۔ برابر ایک گھنٹہ تک اس تصور میں محو رہو۔ اور یہی عمل شام کو بھی کرو۔ چند روز کے عمل سے تمہارے خیال و تصور میں اس قدر پختگی آ جائے گی کہ بغیر آئینہ کے جب چاہو گے ہمزاد کی شکل سامنے لے آیا کرو گے۔ رفتہ رفتہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت ہمزاد کی تصویر تمہاری آنکھوں کے سامنے رہنے لگے گی۔ اس عمل سے ہمزاد اکیس روز کے بعد انسانی جامہ پہن کر سامنے آئیگا۔ اور ہمکلام ہو گا۔

تسخیر ہمزاد کے لئے چند ضروری ہدایات

۱۔ عمل شروع کرنے سے قبل اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہئے۔ کہ تم اسے سرانجام دے سکو گے۔ یا بیچ میں ہی چھوڑ دو گے۔ اگر چند روز کر کے عمل کو چھوڑ دینا ہو۔ تو اس سے نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

۲۔ رازداری شرط ہے۔ تمہارا کوئی دوست یا قریبی رشتہ دار بھی اس بات سے واقف نہ ہونا چاہئے کہ تم تسخیر ہمزاد کرنے لگے ہو۔

۳۔ نہایت استقلال اور حوصلہ کے ساتھ اس کام میں ہاتھ ڈالو۔ خلاف توقع کوئی شکل یا اشکال دیکھنے۔ نیز کامیابی میں تاخیر واقع ہونے سے گھبرانا نہیں چاہئے۔

۴۔ تم کو اس بات کا یقین کامل ہونا چاہئے کہ ضرور ہمزاد کو تسخیر کر لو گے۔ کیونکہ یقین اور وثوق ایک نہایت زبردست طاقت ہے۔ جس کی بدولت مشکل سے مشکل کام بھی حل ہو جاتے ہیں۔

۵۔ عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ منتخب کرو کہ جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو۔ اور نہ ہی طبیعت کو برطرف کرنے کے لئے کوئی غیر ضروری چیز ہو۔

۶۔ دوران عمل میں پرہیزگار اور صاف ستھرے رہو خوشبودار تیل کپڑوں میں لگاؤ۔ چندن یا لوبان کی دھونی بوقت عمل مکان میں دو۔

۷۔ ایام عمل میں گوشت اور نشی اشیاء سے پرہیز ہلکی اور زود ہضم غذا کھاؤ۔ مگر پیٹ بھر کر نہیں۔

۸۔ صبر و استقلال کو ہاتھ سے مت جانے دو۔ بسا اوقات عملیات کا ظہور دیر میں ہوتا ہے۔ اس لئے استقلال نہ رہنے سے کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔ بعض عامل دوسرے تیسرے دن سے ہی مشاہدات دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض کو دو دو ماہ تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے تم بداعتقادی کو دل میں جگہ نہ دینا۔

۹۔ پہلے روز جس جگہ جس وقت عمل کرو۔ ہر روز بلا ناغہ اسی جگہ اور اسی وقت سے عمل کا آغاز کرنا چاہئے۔

۱۰۔ جب ہمزاد کی صورت مکمل نظر آنے لگے تو خود بخود اس کو مخاطب نہ کرو۔ بلکہ اس بات کا یقین کر لو۔ کہ ہمزاد خود بخود تم سے ہمکلام ہو گا۔ ہمزاد سے کبھی کوئی ناجائز کام ہرگز نہ لینا چاہئے۔

[1] یورپ والوں نے ایک نئی ایجاد اسپرٹس کمیونی کیٹر نکالی ہے۔ جسکی بدولت ہمیں اس امر کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے مرحوم عزیزوں سے بات چیت کی اور اس بات کا اطمینان کیا کہ اگرچہ وہ دنیا والوں کی مادی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ مگر ان کا وجود جوں کا توں قائم ہے۔

تسخیر ہمزاد غیر مسلمین کے لئے

عمل ہمزاد نمبر ۱۔ بوقت دن کامیابی چار ماہ (غیر مسلمین کیلئے)

یہ عمل چڑھتے چاند کو سب سے پہلے اتوار کو شروع کرنا چاہئے عمل شروع کرنے سے پیشتر ایک ایسی دھوتی مہیا کریں جسمیں سلائی ہرگز نہ کی گئی ہو۔ عمل کے دوران میں صرف روٹی گندم اور دال مونگ کھایا کرے۔ باقی کسی بھی چیز کی اجازت نہیں ہاں دودھ گھی کی بھی اجازت ہے۔ بہتر ہوگا کہ روٹی دال خود ہی اپنے ہاتھوں سے تیار کر لیا کرے۔ یا کوئی پاک صاف عورت یا مرد سے تیار کروا کر کھایا کرے۔

بس اتوار کے دن تقریباً ۹ بجے صبح تمام حاجات سے فارغ ہو کر اور نہا دھو کر خوشبو لگائے اور جنگل اور مکان کے صحن میں جس جگہ پر دورانِ عمل میں کسی کا گزر نہ ہو سکے۔ عمل شروع کردے۔ پہلے تمام کپڑے اتار کر رکھ دے اور صرف ایک دھوتی آدھی باندھے اور آدھی اوڑھے۔ دھوپ میں کھڑا ہو کر اپنے سایہ مقام کنٹھ کی جگہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے اور منتر کا جاپ کرتا رہے تو فوراً بلا جھپکے آنکھ آسمان کی طرف دیکھے۔ ویسی ہی شکل وہاں نظر آئے گی۔ اس کو بغور دیکھے اور دل میں خیال کرے کہ اے ہمزاد تو میرے مطیع ہو جا۔ پھر دو منٹ کے بعد اسی طرح مقام کنٹھ پر دیکھنا شروع کر دے۔ اسی طرح کل سات بار کرے یعنی منتر کا جاپ سات سو سات بار کرے۔ جب اخیر دفعہ اوپر کو دیکھے۔ تو پانچ منٹ تک سایہ کی طرف دیکھتا رہے۔ اور پھر عمل کو ختم کر دے۔ اسی طرح روزانہ عمل کو جاری رکھے۔ عموماً بہت جلد کامیابی ہو جاتی ہے۔ منتر یہ ہے۔

ادم ہرینگ کلینگ شریںگ سایہ ہرش سواہا۔

عمل ہمزاد نمبر ۲۔ بوقت رات۔ کامیابی تین ماہ

یہ عمل رات کے وقت علیحدہ مکان میں کیا جاتا ہے اس کا تمام طریقہ وہی ہے جو عمل نمبر ا میں بیان ہو چکا ہے۔ صرف منتر کا فرق ہے ایک اناج کھائے اور ہمیشہ پاک وصاف رہے اور نو بجے کے وقت عمل شروع کر دیا جائے۔ ایک سرسو کے تیل کا چراغ جلا کر کمرے میں مشرق کی طرف رکھے۔ اور اپنا منہ مغرب کو کر کے کھڑا ہو کر اپنے سایہ کے مقام کنٹھ (گردن) پر نظر رکھے۔ اور منتر کا جاپ کرتا جائے۔ جب ایک سو اکیس بار پڑھ چکے تو فوراً چھت کی طرف دیکھے۔ سایہ وہاں نظر آئے گا۔ تین منٹ کے بعد پھر اصلی سایہ کی طرف دیکھنا شروع کرے گیارہ دفعہ روزانہ کرے۔ یعنی کل ایک ہزار تین سو اکتیس دفعہ پڑھے۔ اخیر میں پانچ منٹ تک سایہ کی طرف دیکھتا رہے۔ تین ماہ کے عرصہ میں ہمزاد مجسم سامنے آ حاضر ہوگا۔ منتر یہ ہے۔

"ادم نمو آگوش سرمندری سواہا"

عمل ہمزاد نمبر ۳۔ آئینہ کا۔ کامیابی اڑھائی ماہ

یہ عمل دن کے وقت مطابق عمل نمبر ۴ کیا جاتا ہے۔ ان دونوں میں فرق صرف یہی ہے کہ عمل نمبر ۴ میں کچھ پڑھنا نہیں پڑتا۔ اور اس عمل میں پڑھنا بھی پڑتا ہے۔ جس طرح پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آئینہ قد آدم کے برابر مہیا کرے اور تنہائی کے کمرے میں لگا کر سامنے الف ننگا کھڑا ہو کر عمل شروع کرے۔ اپنا دھیان عکس کے مقام کنٹھ پر رکھے اور منتر کو پڑھتا جائے دورانِ عمل میں صرف ایک ہی اناج اور ایک

ہی روٹی کھائیے۔ اور ہر قسم کا پرہیز کرتا رہے جب تین سو مرتبہ عمل پڑھ چکے تو اپنی آنکھوں کو بند کرے اور اپنا عکس بند آنکھوں میں دیکھنے ہی کی کوشش کرے۔ دو منٹ تک آنکھیں بند رکھے اور دل میں ہو بہو نقشہ جمائے۔ کہ میرا ہمزاد میرے سامنے کھڑا ہے۔ اور مجھے ابھی ابھی بلائے گا۔ دو منٹ کے بعد بدستور آئینہ میں دیکھنا شروع کردے۔ پھر جب تین سو مرتبہ پڑھ چکے تو اسی طرح دو منٹ تک آنکھیں بند کرکے ہمزاد کا دھیان جمائے۔ اسی طرح تین بار کرکے اور تیسری بار پانچ منٹ تک دھیان جمائے۔ اس طرح کل ۹۰۰ بار منتر کا جاپ کرنا ہے۔ اور پھر ختم کردے۔ ہر روز وقت مقررہ کے اندر اندر حاضر ہوگا۔ منتر یہ ہے۔

ادم ہرینگ پرمودا سے سواہا۔

عمل ہمزاد نمبر ۴۔ اندھیرے کا۔ کامیابی اڑھائی ماہ

یہ عمل رات کے گیارہ بجے سے شروع کیا جاتا ہے۔ مکان بالکل علیحدہ آبادی سے باہر اور دور واقع ہونا چاہئے۔ اور مکان ایسا ہو کہ بند کردیا جائے۔ تو کسی بھی طرف سے اندر روشنی نہ آسکے۔

دوران عمل میں دودھ اور گھی ہی چاول کے ساتھ کھانے چاہئیں۔ اور کوئی چیز ہرگز نہ کھائے۔ عمل بالکل ننگے ہوکر کرنا چاہئے۔ مکان کے دروازے بند کرکے منہ شمال کی طرف کرکے کھڑا ہوجائے۔ اور اپنا دھیان اپنی ناک کی نوک پر رکھے۔ گو اندھیرے میں ناک نظر نہیں آئیگی۔ لیکن نظر نیچے ناک کی نوک کی طرف ہونی چاہئے۔ منتر کو پڑھتا جائے۔ تمام دنیاوی خیالات کو دل سے دور کردے۔ چند یوم کے بعد ناک سے چند شعلے نکلتے نظر آئیں گے۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور باہر سے آوازیں بھی آئیں گی۔ بالکل نہ بولے عمل کو برابر جاری رکھے۔ اور روزانہ منتر کا جاپ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ کرے۔ عمل ختم کرنے کے بعد اسی جگہ سو رہے یہ بھی خیال رہے کہ کمرہ میں زیادہ سامان نہ ہو۔ صرف ایک چارپائی اور چند ایک برتن اور کچھ ضروری سامان ہونا چاہئے۔ صبح اٹھ کر سورج نکلنے سے پہلے آسمان کی طرف دیکھے۔ چند روز بعد وہاں اپنی شکل نظر آئے گی۔ جو پہلے پہل بہت دھندلی سی ہوگی۔ لیکن روزانہ مشق سے صاف اور روشن ہوتی جائے گی۔ تھوڑے عرصہ کی مشق کے بعد کمرہ بعض بعض دفعہ بالکل روشن ہوجایا کرے گا۔ اسی طرح یہ روشنی روزانہ صاف اور زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ آخرکار اس تیز روشنی میں ہمزاد نظر آئے گا۔ جو مدت مقررہ کے اندر ہی اندر ہمکلام ہوگا۔ منتر یہ ہے۔ ادم سایہ سادھن ہرینگ اینگ پھٹ سواہا۔

عمل ہمزاد نمبر ۵۔ دھوئیں میں سے ہمزاد نمودار ہونا!

الفاظ کے عملیات میں سے یہاں ایک عمل اور لکھا جاتا ہے جو کہ بہت ہی سہل اور آزمودہ ہے۔ مگر اس عمل میں سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لاحول پڑھنے سے پرہیز کرے ورنہ کامیابی نہ ہوگی۔ اور گویا ساری محنت بیکار ثابت ہوجائے گی۔

ماہ ثابت یا ذوالجید کی پہلی سنیچر کو سر شام تھوڑی سی زمین ایک محفوظ جگہ جہاں پر کسی کا سایہ نہ پڑے لیپ رکھے اور پھر نہاکے برہنہ ہوکر دو زانو بیٹھے۔ اپنے پاس سوائے تھوڑی سی آگ اور گوگل کے کوئی چیز نہ رکھے چراغ بھی نہ ہو آگ کو بالکل سامنے رکھے۔ اور گوگل اس طرح اس پر ڈالنا چاہئے کہ دھوئیں کا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ اور اس دھوئیں کو بغور دیکھتا ہوا یہ کلمات پڑھے۔ لیدیوع سمدیوع۔

ان دونوں لفظوں کے پڑھنے کی کوئی تعداد نہیں۔ مگر وقت البتہ معین ہے۔ اور وقت یہ ہے کہ جس وقت سے شروع کرے اس وقت سے دھوئیں کو دیکھتا رہے اور انتظار کرے کہ دھوئیں میں سے آواز نکلتی ہے یا نہیں۔ جس وقت آواز نکلے ایک دم بہت سا گوگل آگ میں پھونک دے اور فوراً اٹھ کھڑا ہو۔ یہ آواز ایسی ہوتی ہے جیسی آتش بازی کی چرخی کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور گو کہ پہلے ہی سے زور کی آواز پیدا ہوتی ہے پھر رفتہ رفتہ بڑھ جاتی ہے۔ اور زیادہ دیر تک قیام ہوتا جاتا ہے۔ آخر کو آواز کے ساتھ ایک بات یہ بھی ہوتی ہے کہ دھواں آہستہ آہستہ ایک صورت پکڑ جاتا ہے۔ اور آخر ایک روز وہ مجسم ہوکر سامنے کھڑا ہوجاتا ہے۔ اور وہ آواز جو پہلے مہمل ہوتی ہے اور تھوڑی ہی دیر رہتی ہے۔ معنی دار ہوجاتی ہے۔ یعنی اس قسم کی آواز میں ایک مطلب پیدا ہوجاتا ہے۔ جو کہ بخوبی عامل کی سمجھ میں آتا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ تو نے مجھے کیوں بلایا ہے ساتویں روز مختلف قسم کی صورتیں نظر آئیں گی۔ اور باتیں بھی

کریں گی۔ مگر عامل کو چاہئے کہ دھوکہ نہ کھائے۔ کیونکہ یہ سب صورتیں دھوکہ دینے والی اور مصنوعی ہوتی ہیں۔ اگر ان سے بات کرکے عمل توڑ دیگا تو نقصان پہنچے گا اصلی صورت کی پہچان یہ ہے۔ کہ وہ اس دھوئیں کی بنے گی۔ اور کم و بیش نہ ہوگی۔ اور نہ مختلف صورتیں بدلیں گی۔ بلکہ اس کی صورت ایک ہی قسم کی بڑھتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اور باقی صورتیں جو علاوہ اس کے ہیں۔ وہ خارجہ ہیں۔ ان پر اعتبار اور التفات نہ کرے۔ یہ اصلی صورت جو نظر آتی ہے ہر شخص سے علیحدہ ہوتی ہے اگر کوئی معین صورت ہوتی جیسی کہ اکثر اعمال میں ہے تو اس کا نقشہ بھی کھینچ دیا جاتا۔

عمل ہمزاد نمبر ۶۔ ایک برہنہ شخص کی شکل میں ہمزاد حاضر ہوگا

نوچندی منگل یا اتوار اور سب سے بہتر اتوار اماوس ہے اس روز سے عمل کی ابتداء شروع کرنی چاہئے۔ ترکیب یہ ہے کہ پہلے تمام جسم میں جو کہ عریاں ہو سیندھور کے جابجا لگے ڈالے۔ پھر اپنے اردگرد بارہ چراغ جلائے اور بیچ میں آپ کھڑا ہو۔ چراغوں کے سامنے کی ترکیب مثل دائرے کے ہو اور دائرہ کا محیط اس قدر ہو کہ اس کے اندر عامل چکر لگا سکے۔ چکر لگاتے وقت چند باتوں کا خیال رہے۔ ایک تو یہ کہ اپنی پرچھائیں کو پامال کرتا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہاتھ میں کافور کا برادہ ہو جو بار بار چراغوں کی لو پر ڈالتا جائے۔ اور زبان سے یہ کلمات کہتا جائے۔

دیا النگ میسکو انک سہائے انگ ڈھنگ من
پائے! چھانو چلت بھرت سنگ آئے جیت
چھلائے مرت جائے میری شکست گورو کی
بھگت۔

ان کلمات کو باآواز بلند پڑھتا جائے۔ اور چراغ میں تیل تلی کا ہو۔ یا سرسوں کا۔ مگر خالص ہو۔ اور چھٹانک بھر سے کم نہ ہو۔ اور بتی اوسط درجہ کی ہو۔ نہ موٹی نہ پتلی۔ مگر روئی کی ہو۔ اسے پڑھنے کا وقت معین یہ ہے کہ جب بارہ چراغوں میں سے ایک بھی بجھ جائے تو عمل کو ختم کرے۔ خواہ وہ چراغ ہوا سے بجھے یا تیل ختم ہوجائے۔ مگر جسم چراغ سے مس نہ ہونے پائے۔ پھر دوسرے روز چراغوں کا تیل خالی کرکے ایک برتن میں علیحدہ جمع کرتا جائے۔ مگر بتی اور پیالہ نہ بدلے۔ اسی طرح سات روز تک سب کاموں کو بدستور جاری رکھے۔ آٹھویں روز ایک برہنہ شخص حاضر ہوگا جس کی حالت اور وضع سے کسی قدر تمسخر ظاہر ہوگا۔ اس کے آگے وہ جمع کیا ہوا تیل رکھدے۔ لیکن اس وقت تک اس سے بات نہ کرے جب تک وہ پی نہ جائے۔ پھر ہر قسم کا قول و اقرار کرے۔

عمل ہمزاد نمبر ۷۔ بندر کی کھوپڑی میں سے ہمزاد کے درشن ہوں

ایک بندر کی کھوپڑی کہیں سے لائے۔ مگر ٹوٹی اور پھوٹی یا سوراخ والی نہ ہو۔ اس میں ہر روز پیشاب کرے۔ جب وہ بھر جائے۔ تو علی الصباح یا طلوع آفتاب کے وقت اس میں چورا ہے کی مٹی اور اپنے جسم کا میل ڈال دیا کرے جب وہ مٹی گوندھنے کے قابل ہوجائے۔ تو اس کا ایک پتلا بنالے۔ جس کے تمام اعضا حسب دستور ہوں اور اس پتلے کی جسامت اتنی بڑی ہو کہ اس کھوپڑی میں بخوبی لیٹ سکے۔ جب اس میں اسے لٹادے تو اس میں پھر پیشاب کرے اور ایک قطرہ اپنے کسی عضو کے خون کا بھی ڈال دے۔

پھر صبح کے وقت سے اس پتلے کو دیکھنا شروع کردے نظر اس کی پیشانی پر ایک جگہ قائم رکھے۔ اور یہ منتر تین سو آٹھ مرتبہ پڑھے۔

"ہنومان گیشو جنگل چرت دہرتی دیہوں دہار کے دہار بیر باسو بھرت چیت مرت چیتے اٹھ گورو تیری دوہائی۔

چالیس روز تک اس عمل کو پڑھے اور ہر روز گڑ اور گھی کا نچوڑ ڈالے۔

چالیس ویں روز کاسئہ سر سے ایک صورت پیدا ہوگی وہی ہمزاد ہے اس عمل کی ایک دفعہ آزمائش ہوچکی ہے۔ اور اس میں کوئی خوف و خطرہ بھی نہیں ہے۔

عمل ہمزاد نمبر ۸۔ اپنا جسم شیشہ کی مانند نظر آنا!

علی الصباح جب سورج نکلے۔ یا چاندنی رات میں جب ابر نہ ہو آسمان صاف ہو۔ میدان میں جاکر سورج یا چاند کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو۔ اور اپنے سایہ پر تھوڑی دیر نگاہ جماکر دیکھے پھر فوراً نگاہ اٹھاکر آسمان کی طرف دیکھے تو ویسا ہی سایہ نظر آئے گا۔

اسی طرح آدھ گھنٹہ تک بار بار کرے اور روزمرہ مقررہ وقت پر بلا ناغہ کیا کرے۔

چند روز کے بعد وہ سایہ آسمان پر اچھی طرح قائم نظر آئیگا پھر آنکھیں بند کرکے خیال میں دیکھا کرے۔ تو بھی ہو بہو اپنی شکل نظر آیا کرے گی۔

کمرہ کے اندر بیٹھ کر رات کو چراغ کی روشنی میں بھی ایسا کرسکتے ہو۔

ایسے مکان میں جو بالکل خالی ہو اور شور وغل سے دور ہو۔ کھڑا ہو کر جنوب کی طرف منہ کرکے چراغ اپنی پشت کی طرف شمال کی جانب ایسی جگہ رکھے کہ دیوار یا فرش پر پورا سایہ جسم کا پڑسکے۔ پھر سایہ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر حلق کے مقام کو ایک گھنٹہ تک دیکھتا رہے۔

آنکھ جب جھپکنے کو ہو تو ایسی تیزی سے بند کرے کہ خیال میں وہی تصویر نظر آنے لگے۔ چند ماہ میں وہ جگہ روشن نظر آنے لگے گی۔ اور سدھ ہوجاوے گا۔ اور اپنا جسم شیشہ کے موافق شفاف نظر آوے گا۔

پھر جب چاہے آنکھ بند کرکے اپنا چہرہ دیکھ سکے۔

عمل ہمزاد نمبر ۹۔ آسمان سے نیچے اُترتا ہوا ہمزاد دکھائی دے

کاتک کی پورنماشی کی رات کو مشق شروع کردے۔ اور صبح ہی میدان میں جاکر سورج کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو۔ اور اپنی گردن کے سایہ پر نظر جماکر دیکھتا رہے۔ جب پلک گرنے کو ہو۔ تو اسی نظر سے آسمان کی طرف دیکھے۔ پھر چند روز کے بعد سارا جسم نظر آنے لگے گا۔ پہلے سیاہ دھندلا پھر اسی رنگ کا۔ پھر رفتہ رفتہ آسمان سے نیچے اُترتا ہوا سایہ کو اپنے قریب لاوے۔

پھر چند روز بعد جب سامنے آدمی کھڑا ہوا معلوم ہونے لگے۔ تب اس سے باتیں کرنا شروع کردے۔ پھر وہ سب حکم بجا لائیگا۔ اور اسرار غیبی ظاہر کرے گا۔

جب سایہ خوب صاف نظر آنے لگے۔ تب جسم کو ذرا ہلا کر دیکھے۔ اگر باوجود جسم ہلنے کے سایہ قیام پذیر ہو تو ٹھیک سمجھے۔ دیکھتے وقت اس منتر کو ۵۰۱ بار پڑھے۔ منتر یہ ہے۔

ادم برہنے کا۔

پھر روزمرہ دیکھا کرے کبھی ناغہ نہ کرے۔ صرف دھوتی پہن کر ہاتھ پاؤں پھیلا کر عمل کیا کرے۔ دھوتی کا رنگ بھی نظر آنے لگے گا۔ اگر کسی روز کوئی عضو اپنا کٹا ہوا نظر آئے تو اسی کے موافق شدنی سمجھے۔ یعنی سر کٹا ہوا نظر آوے تو خود مرے گا۔ چھ ماہ کے اندر بازو کٹا ہوا نظر آوے تو بھائی مرے۔ سینہ نظر آوے تو فرزند۔ اور ران نظر آوے تو عورت کی موت قریب سمجھے۔ جسم پورا نظر آیا کرے۔ تو عمر دراز خوشی کے سامان رہیں۔ دُبلا اور چھوٹا نظر آوے تو تنگی وپریشانی کا سامنا ہو۔ زرد رنگ کا سایہ دیکھے تو بیماری رہے۔

عمل ہمزاد نمبر ۹۔ ہر ایک سوال کا جواب ہمزاد آپکے کان میں دیگا

اول تو آدمی پاک صاف ہوکر ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان دھوپ میں کھڑا ہو کر قبلہ رُو کھڑا رہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ ایک ہی کپڑا بغیر سِلا ہوا اس کو باندھے اور آدھا اوڑھے۔ صرف پڑھتے وقت اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ جب عمل پڑھ چکے۔ تو اسوقت اس کپڑے کو اُتار کر رکھدے۔ اور پھر اپنے روزمرہ کے کپڑے استعمال کرے۔ اور جب نوچندی جمعرات ہو اس دن سے شروع کرے۔ اور ایک ہی اناج اور ایک ہی ترکاری یعنی دال کا استعمال یعنی سوائے دال مسور کے اس وقت تک رکھے۔ جب تک ہمزاد عامل کا نہ ہو۔ یعنی جب تک قبضہ میں ہمزاد نہ آوے اور جب پڑھنے کو کھڑا ہو۔ تو دونوں ہاتھ باندھ کر جیسے کہ ادب سے کھڑے ہوتے ہیں۔ کھڑا ہووے۔ اور نگاہ اپنے سایہ کے اوپر یعنی اس مقام پر جہاں کہ سر کا سایہ ہو رکھے۔ جب سو مرتبہ پڑھ چکے اس وقت اوپر آسمان کی طرف دیکھے۔ قریب ۲ دو منٹ پھر سابقہ جگہ پر نگاہ ڈالے۔ اور پڑھنا شروع کرے۔ جب سو بار پڑھ لیوے۔ تو پھر قریباً دو منٹ آسمان کی طرف نگاہ لے جائے۔ پھر بدستور اس جگہ پر نگاہ کرے۔ تو پھر سو بار پڑھ لیوے۔ اور اس وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف کرکے قریب دو منٹ کے پھر ۱۴۱ بار پڑھے۔ بدستور سابق کے سر کے سایہ کی طرف نگاہ کرکے جب پڑھ چکے۔ تو آسمان کی طرف پانچ منٹ تک دیکھے اور یہ کل ۴۴۱ مرتبہ ہو۔ اسی طرح ۴۱ دن تک کرے۔ لیکن جس وقت سے اور جس روز سے پڑھنا شروع کرے۔ اسی روز سے ایک پان سالم لگا ہوا۔ جس میں الائچی خوردبڑی ہوئی ہو۔ اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف رکھ لیا کرے۔ جب اس عمل کو پڑھ کر فارغ ہوجایا کرے۔ تو روزمرہ اس پان کو تالاب۔ دریا کنوئیں میں ڈال دیا کرے۔ جب اکیسواں دن ہوگا۔ اس وقت صرف سر کا سایہ جو زمین پر نظر آتا تھا۔ وہ سایہ آسمان پر نظر آوے گا۔ اور اگر اِدھر اُدھر سے آواز آئے یعنی آوازیں اس قسم کی ہونگی۔ جیسے اپنے گھر کا آدمی یا کوئی دوست احباب پکارتا ہے۔ نہ تو نگاہ ہٹاوے اور نہ بولے۔ اسی طرح روزمرہ سایہ زمین سے کم ہوتا جائے گا۔ اور آسمان پر پڑتا جائے گا۔ یہاں تک کہ اکتالیسویں روز کل سایہ جو کہ زمین پر نظر آتا تھا۔ وہی سایہ آسمان پر بالکل صاف نظر آئے گا۔ اور اسی روز کوئی شخص تم سے لگا ہوا پان مانگے گا۔ آپ پان کو ہاتھ میں لیکر اس سے کہو کہ تم بھی مجھ کو نشانی دو۔ اگر اس نے ایک چھلا خواہ لوہے کا خواہ چاندی کا یا چھالیہ کا ہوگا۔ لیکن یاد رہے کہ پہلے تم چھلا لو اس وقت پان دو۔ پہلے پان مت دو۔ اگر چھلا نہ دے اور یہ کہے میرے پاس چھلا نہیں ہے تو اس سے کہو کہ تو تین دفعہ اقرار کرو۔ کہ تو میرے قبضہ میں رہے گا۔ اور جو کام تجھ سے کراؤں گا تو کردیا کریگا۔ اگر وہ تین مرتبہ عہد کرلے تو پان دے دینا۔ گویا وہ تمہارے قبضہ میں ہوگیا۔ اور تم اس کے عامل ہوگئے۔ جب بلانا ہو اس وقت چٹکی بجادی اور دل میں کہہ لیا حاضر ہو۔ فوراً تمہارے کان میں آواز آئے گی کہ میں حاضر ہوں۔

پھر جو کام لینا چاہو لے لو۔ مگر تم تین گھنٹے سے زیادہ دق نہ کرو۔ اور ہر وقت پاک رہو۔ اگر جماع کی نوبت پہنچے تو پانی تیار رکھو فوراً نہاکر پاک ہوجاؤ۔ لیکن جب تک عمل پڑھو تب تک جماع کی نوبت نہ پہنچے۔

اگر بحالتِ خواب نہانے کی ضرورت پڑجائے اُس وقت فوراً بستر سے اُٹھ کر نہا لینا چاہئے۔ مگر جو چیز طلب کرو بیجا ہرگز مت منگاؤ۔ اور جو چیز کھانے کی یا اور کسی قسم کی منگاؤ۔ تو اس کی قیمت اس جگہ پر رکھ دو۔ جہاں سے منگاؤ۔ اگر کسی کے دل کا حال پوچھو تو بتلا دے گا یہ ۴۱ دن کا ہے اور ۴۴۱ مرتبہ روز پڑھا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے کھانا پکا دے۔ اور پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کرے اور اپنا دھیان دوسری طرف نہ لگائے۔ عمل یہ ہے۔

ہرنی پارا سے ایملول اتما

اگر رات کو عمل کرے تو چراغ کے روبرو بیٹھے۔ اگر چراغ کے روبرو سایہ نہ پڑے تو چراغ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے۔

اگر ہمزاد کو تابع کرلے۔ تو ہر قسم کے تازہ پھل بلا فصل جو چیز منگاؤ۔ ایک لمحہ میں لا دیتا ہے۔ اور کان میں ہر ایک سوال کا جواب دیتا ہے۔ بلکہ خود اس قدر خبریں پہنچاتا ہے کہ عامل کو سونے بھی نہیں دیتا۔ جس کام کا حکم کرو ایک لمحہ میں کرکے کہتا ہے کہ اور حکم کرو۔ کہ کیا کروں مگر یہ بات ایک تعویہ اور پہلے وقتوں کی ہے۔ اب اگر ہمزاد ایسے سوالوں سے دق کرے تو سہل علاج اس کا یہ ہے کہ حکم دیدیا کہ ہمارے لئے ایسا مکان بناؤ۔ پھر اس میں باغیچہ لگاؤ۔ پھر ہماری فلاں کتاب کی کاپیاں چھاپتے رہو یا ہمارے دیہات میں آبپاشی کے کنوئیں بناؤ یا نہریں کھودو یا ناہموار کھیتوں کو ہموار کردو۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک استاد نے یہ طریقہ بھی بتایا ہے کہ عامل جب صبح پاخانہ کے لئے جاوے تو پانی کا لوٹا ساتھ لے کر جاوے۔ جب آبدست کرے تو جو پانی باقی رہ گیا ہو۔ اس پانی کو کسی درخت کی جڑ میں ڈالدیا کرے۔ یہ کام چالیس یوم کرنے سے چالیس دن کے بعد ایک بھوت ظاہر ہوگا۔ اور کلام کرے گا۔

عملِ ہمزاد

یہ عمل مجھے میرے بزرگ استاد نے عطا فرمایا تھا۔ عمل شروع کرنے سے قبل اجازت ضرور حاصل کرلیں ورنہ ناکامی ہوگی۔ عمل نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء غسل کرکے شروع کریں جس کمرہ میں یہ عمل کیا جائے اس میں دیگر کوئی سامان وغیرہ نہ ہو بہتر ہے وہ کمرہ آبادی سے الگ تھلگ ہو۔ ایسا دیہاتی زندگی میں ممکن ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو شہری علاقہ میں بھی کسی پرسکون علاقہ میں جاکر بھی یہ عمل کیا جاسکتا ہے جہاں زیادہ شور نہ ہو۔ دوران عمل پان سگریٹ، مولی، کچا پیاز، گوشت ہمہ قسم، فعل حیوانی سے قطعی طور پر پرہیز کرنا ہوگا۔ اپنی پشت پر خالص سرسوں کے تیل کا چراغ جلائیں۔

عمل باحصار کریں۔ پاکیزہ اور معطر لباس پہنیں۔ باوضو ہوکر مصلّے پر بیٹھ کر عمل کریں۔ اپنا رخ شمال کی طرف رکھیں۔ یاد رہے کہ کمرہ کی شمالی دیوار میں دروازہ، کھڑکی یا روشن دان نہ ہو ورنہ ناکام رہیں گے۔ روزانہ جگہ اور وقت کی پابندی کریں۔ وہ کمرہ جہاں عمل کریں وہ ہر وقت معطر رہے۔ مدت عمل چالیس یوم ہے۔

روزانہ ستر مرتبہ دل میں یہ عمل پڑھا کریں۔

بحق یاحی یاقیوم لا الٰہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین ○

اس کے بعد ایک سو مرتبہ تا دلی پڑھیں اول وآخر چودہ چودہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ ایک ہفتہ کے بعد آپ کا سایہ حرکت میں آجائے گا بشرطیکہ یکسوئی قائم ہو۔ دو ہفتہ کے بعد مجسم ہونا شروع ہوجائے گا۔ حتیٰ کہ تیس یوم میں مکمل مجسم ہوجائے گا۔ اب وہ اپنی حرکات سے آپ کو متوجہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ چالیس یوم تک بہتر ہوگا کہ اپنے آپ کو دیگر لوگوں سے الگ تھلگ رکھیں تاکہ یکسوئی میں خلل نہ ہو۔

آخری دن اپنی پڑھائی مکمل کرنیکے بعد جب وہ خود گفتگو کرے تو اس سے گفتگو کریں۔ وہ کچھ شرائط پیش کرے گا۔ آپ بھی اپنی شرائط پیش کریں کوئی ایسی شرط منظور نہ کریں جو بعد میں پریشانی کا باعث بنے۔ تسخیر کی مدت، حاضری کا طریق، کام کرنے کی نوعیت، ان سب باتوں کا اسی وقت فیصلہ کریں بعد میں کچھ نہیں کرسکیں گے جو لوگ ہمزاد یا کسی روح کی حاضری کو معمولی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں جب تک کامل یکسوئی، درست عمل، عمل کی شرائط پر پوری پابندی نہ ہوگی آپ اپنے مقصد سے دور رہیں گے۔ اپنی ہمت، حوصلہ اور حالات دیکھ کر عمل کریں۔ عمل درمیان میں ادھورا چھوڑ دینا کوئی مردانگی نہیں ہے۔ اس سے تو بہتر ہے عمل شروع ہی نہ کیا جائے۔ ایک خاص بات یاد رکھیں کہ عمل ہمزاد میں کوئی دنیاوی مقصد ذہن میں نہ ہو ورنہ عمل میں ناکامی کے بعد آپ اس مقصد کو بھی حاصل نہ کرسکیں گے مثلاً آپ دولت کے حصول کے خواہشمند ہیں تو عمل میں ناکامی کے بعد مالی طور پر مشکلات میں گھر جائیں گے کہیں رشتہ کے حصول کا منشا ہے تو شادی میں رکاوٹ ہوتی چلی جائے گی۔ دوران عمل اپنی غذا سادہ اور زود ہضم رکھیں۔ بہتر ہوگا کہ کھانا خود تیار کریں بصورت دیگر کوئی ایسا نیک اور پرہیز گار مرد یا عورت کھانا تیار کرے جو سارا کام باوضو ہوکر کرے۔ دن رات ہمزاد کی تسخیر کا تصور رکھیں۔

ہر کام کرنے سے قبل کہیں کہ آؤ ہمزاد ہم یہ کریں مثلاً پانی پینا ہے تو کہیں کہ آؤ ہمزاد ہم پانی پئیں۔ آؤ ہمزاد ہم کھانا کھائیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسا کرنے سے وہ جلد سے جلد تر حرکت میں آکر متشکل ہوجائیگا۔ تسخیر کے بعد کوئی ایسا کام نہ کرلیں جو خلاف شرع یا خلاف تہذیب ہو۔ غلط کام کے نتیجہ میں آپ بھی نقصان اٹھائیں گے۔ تسخیر کے بعد جب بھی اس سے کام لیں تنہائی میں حاضر کرکے اس سے کہیں کہ آپ کام سرانجام دیں۔ ہمزاد کی تسخیر بازیچہ اطفال نہیں ہے تسخیر کے بعد بارگاہ رب العزت میں شکرانے کے نفل ادا کریں کہ اس ہستی نے آپکو طاقتور تسخیر سے نوازا ہے۔

بیداری حواس

ہمارے پانچ حواس ظاہری ہیں اور اسی قدر باطنی حواس ہیں ہمزاد دراصل انہی باطنی حواس کی صوری شکل کا نام ہے۔ اور ہمزاد کی قوت انہی حواس کی معنوی قوت ہوتی ہے۔ علاوہ دیگر شرائط ہمزاد کے خاص طور پر بذریعہ ریاضت تسخیر ہمزاد کرتے ہوئے آپ کو حواس کی بیداری کی مشقیں کرنا چاہئیں۔ اگر اعمال وطلسماتی ہمزاد میں بھی یہ مشقیں جاری رکھیں اور ان کو کرنے سے قبل ان مشقوں پر توجہ مرکوز کریں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اور ویسے بھی یہ مشقیں اگر آپ جاری رکھیں تو ہمزاد جیسی قوتیں آپ کے اندر پیدا ہوجائیں گی۔ اور ہمزاد سے بہت کم کام لینے پڑا کریں گے اور اس کی ضرورت محدود ہوجائے گی ہمارے حواس ظاہر میں حس سامعہ، باصرہ، شامہ، ناطقہ اور لامسہ ہیں۔

انہی حواس ظاہری کے حواس باطنی بھی ہیں اور ان کے علاوہ باطنی حواس الگ بھی ہیں اور وہ ہیں: حس مشترک، حس متخیلہ، متصورہ، واہمہ حواس ظاہری کی پہلی حرکت سماعت ہے جو سننے سے متعلق ہے جب اس کی بیداری ہوجاتی ہے اور یہ اپنی کارکردگی زیادہ کرتی ہے تو اسے سماعت باطنی کہتے ہیں یعنی اگر ہمارے کان ریاضات باطنی کے ذریعے اپنی کارکردگی زیادہ کردیں تو ہم محدود آوازوں کی بجائے لامحدود آوازیں سنیں گے۔ حتیٰ کہ انسان جنات ملائکہ اور باطنی مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے اور ایک پتہ بھی اگر حرکت کرتا ہے تو اس کی آواز سن سکتا ہے اور اگر زمین کے دوسرے کنارے پر چیونٹی رینگتی ہے تو اس کے چلنے کی آواز سنتا ہے۔

یہ تو سماعت کی انتہائی وسعتوں کی بات ہے اور اولیاء اللہ ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ بعض اولیاء کرام عرش پر قلم الٰہی کی آواز سنتے ہیں اور سدرۃ المنتہٰی سے آگے کے مفہوم بذریعہ سماعت ان پر واضح ہوجاتے ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. ترجمہ:- یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ بیشک اللہ بہت فضل والا ہے۔ ہاں تو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اسی طرح پر اگر حس باصرہ کو بیدار کیا جائے تو انسان اس حس کے ذریعے حسب بیداری زمین کے ایک کونے سے دوسرے کونے اور مشرق سے مغرب تک دیکھ سکتا ہے اور اپنی نگاہ کو کائنات کی تمام وسعتوں میں دوڑا سکتا ہے۔ آجکل ایک یورپی علم ہے سپرچولزم اس کے حامل دیواروں سے پار دیکھ لیتے ہیں یہ ابتدائی منزل ہے ہمارے صوفیا کرام عرش عظیم اور سدرۃ المنتہٰی سے آگے کی وسعتوں کو احاطہ لاء تک اپنی نگاہ کو پہنچا دیتے تھے جو کہ ان یورپ والوں سے کبھی ممکن نہیں ہے اسی طرح دیگر حسیات ظاہری کو آپ قیاس کرلیں اگر یہی حسیات اپنی کارکردگی تیز تر کردیں تو ہم ان سے بہت سے فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم ذیل میں ان حواس کو بیدار وفعال کرنے کے چند اصول ایسے درج کریں گے جو آسان اور قابل عمل ہوں۔ تاکہ طالب اسے باآسانی کرسکے۔ آپ یقین کریں کہ اگر ان پر پابندی سے عمل کیا گیا تو حیرت انگیز قوتیں ظاہر ہوں گی اور ہمزاد کی احتیاج بھی ختم ہوجائے گی۔ اور اگر ان کی بیداری کے بعد ہمزاد کا کوئی عمل کیا جائے گا تو فوراً اثرات ظاہر ہوں گے اور ہمزاد مطیع ہوجائے گا۔

ہم ذیل میں اسلامی اصولوں کے مطابق اور جسمانی ریاضات

کے ذریعے ان حسیات کو بیدار کرنے کا ایک ایک طریقہ لکھ رہے ہیں یعنی اگر حس سامعہ کو بیدار کرنے کا طریقہ ہے تو اس میں ایک طریقہ تو اسلامی ہوگا اور ایک جسمانی اور ذہنی ریاضت کے ذریعے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حضرات مسلمان ہوں اور اسلامی طریق سے ہمزاد تابع کرنا چاہیں وہ اسلامی طریقہ سے حس بیدار کریں۔ اور جو غیر مسلم ہوں اور طلسمات و منتر وغیرہ سے ہمزاد تسخیر کرنا چاہیں وہ جسمانی ریاضت کے ذریعے اپنی حسیات فعال کریں۔

لیکن اسلامی طریق بہتر ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں خود مسلمان ہوں اس لیے یہ بات لکھ رہا ہوں بلکہ یہ انصاف کی بات ہے اور میں لکھنے میں تامل محسوس نہیں کرتا اگر ایک مسلمان انہی اسلامی ریاضات پر عمل پیرا رہے گا تو انشاء اللہ عرش تک کی آوازیں سن لیگا اور ملائکہ سے ہمکلام ہوگا۔ انہیں دیکھے گا چھوئے گا اور روحانی غذا چکھے گا اور یہ سب کچھ تمام حواس کی بیداری کے بعد ہی ممکن ہے۔ لیکن جسمانی اور ذہنی مجاہدہ کے ذریعے کرنے والا محدود طور پر اس کائنات میں انسانوں کی پھیلی ہوئی آوازیں سنے گا اور جنات وغیرہ ارواح وغیرہ کو دیکھ سکے گا کلام کر سکے گا اور وہ سب سفلی عالم ہوگا۔

بیداری سماعت

پہلی حس جو بذریعہ ریاضات و مجاہدات اول حرکت کرتی ہے اس کا نام سماعت ہے۔ جس کا مظہر ہمارے جسم میں کان ہیں اور کانوں کے ذریعے ایک محدود علاقہ کی آواز ہم تک پہنچتی ہے ایک محدود فاصلہ سے ہم محدود آوازیں سن سکتے ہیں بعض جانور اس حس میں انسانوں سے چند قدم آگے ہیں اور افریقہ میں ایسے جانور بھی ہیں جو انسانوں کے قدموں کی آواز جنگل کے دوسرے کنارے تک یعنی کئی سو میل دور سے سن لیتے ہیں۔ بلی، شیر وغیرہ کی سماعت بھی بہت تیز ہوتی ہیں ہم میں سے بھی بعض اشخاص میں یہ حس کم ہوتی ہے، اور بعض میں زیادہ۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ حس متعین نہیں ہے بلکہ کم اور زیادہ ہو سکتی ہے اور جس قدر ہمارے اندر ودیعت ہے اگر اسے بروئے کار لایا جائے اور فعال کیا جائے تو عام سماعت سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے اور اولیاء اللہ کی تو خیر بات ہی کچھ اور ہے لیکن طالب اگر سماعت کو اس درجہ بڑھالے کہ وہ باطن میں دو تین میل دور تک کی آوازیں سن سکے تو کافی ہے۔

اس ریاضت کو کرنے کے دوران دماغی کمزوری ہو سکتی ہے اس لئے کانوں میں گرمیوں کے موسم میں روغن کدو اور سردیوں میں روغن بادام ڈالا کریں اور سر میں بھی مالش کرتے رہا کریں۔ تاکہ آپ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہ سکیں۔ ریاضت کے دوران بعض دفعہ ایسا وقت آجاتا ہے کہ طالب کو کوفت ہوتی ہے اور جی چاہتا ہے مشقیں چھوڑ دے مگر توجہ سے لگا رہے کامیاب ہوگا۔

طریقہ اسلامی:

اس طریقے پر عمل پیرا ہونے کے لئے وضو یا غسل کر کے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیں اور الحمد شریف اور چاروں قل آیت الکرسی اور پہلے چار کلمے پڑھ لیں تین تین بار اوّل و آخر درود شریف بھی۔ ان سب سورتوں اور کلموں کو بھی تین تین بار پڑھیں۔ پھر اپنے سینے پر دم کریں۔ اور آنکھیں بند کر کے ایسے طریقہ سے بیٹھیں کہ ریڑھ کی ہڈی سیدھی ہو اور جسم پرسکون ہو۔ کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوتی ہو سانس کو متوازن اور نارمل کرنے کے لئے چند لمبے لمبے سانس لیں۔ پھر آنکھیں بند کئے ہوئے خیال کریں کہ آپ کا جسم ایک خول ہے اور آپ اس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور خیال کریں کہ آپ کی روح آپ کے جسمانی خول کے اندر ہے پھر دماغ کی طرف روح کی آنکھوں سے متوجہ ہو جائیں اور دائیں کان کے پاس تصور میں اندر کی طرف آکر بیٹھ جائیں دائیں کان کی طرف منہ کریں (تصوراتی منہ) اور اندر کی طرف اپنی انگشت شہادت سے لکھیں "سمیع"، تصوراتی انگشت کا قلم ہو اور تصوراتی سیاہی ایسی ہو جیسی چاند کی چمک ہوتی ہے۔ تصور میں اسم "سمیع" کو چمکتا ہوا دیکھیں اور بار بار انگشت تصور سے لکھتے رہیں۔ اگر لکھتے ہوئے سانس بند رکھیں تو بہتر ہے اور اگر دقت ہو تو کوئی بات نہیں بند نہ کریں لیکن بہتر ہے سانس بند رکھیں اور بند سانس کے دوران بار بار اسم سمیع کو دائیں کان پر اندر کی جانب سے لکھیں۔ اور خیال کرلیں کہ کان اندر کی طرف سے ایک گول شیشہ

ہے جس پر آپ لکھ رہے ہیں یا پھر تختہ سیاہ ہے۔ سانس بند کر کے بار بار لکھیں کم از کم ایک سو ستر (۱۷۰) دانے کی تسبیح رکھیں۔ پڑھنا نہیں ہے صرف تصور میں لکھنا ہے اور ہر بار لکھنے کے بعد ایک دانہ تسبیح کا شمار کرنا ہے جب ایک سو ستر بار لکھ چکیں تو پھر اسی طرح بائیں کان کی طرف تصوراتی منہ کر کے انگشت تصور سے بائیں کان کے تختے پر اسم "سمیع" ایک سو ستر (۱۷۰) بار لکھیں۔ آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب دیکھیں کہ تصور کم ہو رہا ہے دوبارہ لکھ دیا کریں حتیٰ کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ آپ گم صم ہو جائیں گے اپنی ذات کا کچھ ہوش نہیں ہوگا اور عجیب و غریب روشنیاں اور انوار و تجلیات کانوں پر ظاہر ہوں گے۔ کان فعال ہو جائیں گے اسم "سمیع" ان پر جگمگانے لگے گا۔ پھر لوگوں کے باطنی خیالات کی آوازیں آپ کو سنائی دیا کریں گی اور ان کے دلوں کی آوازوں سے مطلع ہو جایا کریں گے دور دور کی آوازیں اور گزرے ہوئے انسانوں اور ارواح کی آوازیں سنائی دیں گی۔

آپ اس ریاضت کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ آپ کو اسم سمیع دونوں کانوں پر جلوہ گر نظر نہیں آجاتا ہے یقیناً "مسمی" کا اسم کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور مسمی کی سماعت کی تجلی طلب کی سماعت پر پڑیگی اور وہ سمیع کا عکس ہو جائے گا۔

طریقہ ریاضت جسمانی:

اسلامی طریقہ کار تو ہم نے تحریر کر دیا۔ اب ایسا طریقہ لکھ رہے ہیں جس میں مذہب کی قید نہیں ہے اور یہ ایک ریاضت ہے جسے کسی بھی مذہب والا کر سکتا ہے اکثر ہندو لوگ اس پر کاربند رہے ہیں اور ان کے پنڈت اور رشی منی اس پر باقاعدہ عمل پیرا رہے ہیں کئی صوفیائے کرام نے بھی مسلسل اس ریاضت کو سرانجام دیا ہے اس شغل کو اصطلاح صوفیاء کرام میں شغل صوت سرمدی کہتے ہیں طریقہ اس کا یہ ہے کہ آپ شمال رخ منہ کر کے کسی پرسکون اور شور و غل سے پاک جگہ پر بیٹھیں جہاں کسی بھی قسم کی آوازیں نہ آتی ہوں۔ پھر اگر آپ یوگ سے واقف ہیں تو جولندھر عمل تنفس کے بیس چکر سرانجام دیں ورنہ متبادل عمل تنفس کے اسی قدر چکر پورے کریں اگر یہ دونوں نہیں آتے تو لمبے لمبے بیس تا سو سانس لیں یعنی تیزی سے نتھنوں کے راستے اندر کھینچیں اور تیزی سے باہر نکال دیں اسی طرح تیز تیز سو تک سانس لیں اس کے بعد دیکھیں کہ آپ کے دونوں نتھنوں سے سانس برابر جاری ہے اگر کسی ایک سے زیادہ اور دوسرے سے کم جاری ہو تو جس سے زیادہ جاری ہے اسے بند کر کے جس سے کم جاری ہے اس سے تیز تیز سانس لیں اور خارج کریں جب یہ نتھنا بھی متوازی ہو جائے تو اب غور کر کے دیکھ لیں کہ دونوں نتھنے متوازن چل رہے ہیں اگر کمی بیشی ہو تو پوری کرلیں۔

جب دونو نتھنے برابر جاری ہو جائیں تو اسے نفس متساویہ کہتے ہیں۔ اس نفس کو جاری کر کے آپ پھر تیز سانس لیکر اپنے اندر سینے میں بند کرلیں اور جب تک قابل برداشت ہو روکے رکھیں جب سانس روکنا دشوار ہو جائے تو نتھنوں ہی کے راستے خارج کر دیں اور پھر چند سانس لیکر سانس کو اعتدال پر لے آئیں اور اسی طرح دوسری بار سانس کو پھیپھڑوں میں بھریں اور جب تک قابل برداشت ہو روکے رکھیں۔ اسی طرح بیس چکر سرانجام دیں اور بیس چکروں کے بعد دیکھیں کہ ابھی تک نفس متساویہ جاری ہے اگر کوئی کسر ہو تو طریقہ مذکورہ سے دوبارہ نفس متساویہ جاری کرلیں۔ اور شمال کی طرف رخ کئے ہوئے اندھیرے اور پرسکون پرفضا مکان یا جگہ پر بیٹھ کر ریڑھ کی ہڈی، کمر، گردن اور سر برابر ہوں اپنی پوری توجہ کو آنکھیں بند کر کے اپنے کانوں پر مرکوز کر دیں اور تصور کریں کہ فضا میں بکھری ہوئی آوازیں سن رہا ہوں۔ پوری یکسوئی سے کانوں کی طرف متوجہ رہیں، روزانہ اس مشق کو آدھ گھنٹے صبح شام کریں بعد میں ایک گھنٹہ پھر دو گھنٹے اور پھر چار گھنٹے تک پہنچا دیں دوران عمل حیرت انگیز واردات ہوں گی جن کی تفصیل سے ہم بخوف طوالت پرہیز کر رہے ہیں۔

جب آپ ایک ایسی آواز میں گم ہو جائیں جو سرور کی انتہا ہوگی تو اس میں آپ کی سماعت حرکت میں آجائے گی اور آپ مخفی اور غیر مرئی مخلوق کی آوازیں سن سکا کریں گے۔ ہم نے ان دونوں ریاضتوں کے دوران پیش آنے والے واقعات کو عمداً حذف کیا ہے تاکہ کتاب طویل نہ ہو جو کرے گا سو دیکھ لے گا ہم کو بیان کی حاجت نہیں۔

بیداری بصارت

حرکت اول سماعت ہے اور حرکت دوئم بصارت ہے اول جو حس

کت میں آتی ہے وہ سننے کی ہے اور اس چیز کو دیکھنا دوسری حس ہے ہماری نظر ایک محدود دائرہ کے اندر دیکھنے کی عادی ہے ہم میں سے بعض کے اندر نظر تیز ہے جو فطرتی ہے اور بعض کے اندر کمزور ہے۔ بعض جانور اس حس میں ہم سے کئی گنا زیادہ قوت رکھتے ہیں۔ مثلاً بلی اندھیرے میں دیکھنے کی خاصیت رکھتی ہے اور کتے غیر مرئی مخلوق کو بھی دیکھ سکتے ہیں جو قدیم حکماء کی کتب سے سند کے طور پر ثابت ہے۔ آنکھ صرف دیکھنے کا کام ہی نہیں کرتی بلکہ اپنے جذبات واحساسات دوسروں تک منتقل کرنے کا کام بھی کرتی ہے اور دوسروں پر ایک مخصوص مقناطیسی تاثر بھی ڈالتی ہے جس سے دوسرے متاثر ہوتے ہیں یہ مقناطیسی قوت جس کی آنکھوں میں جس قدر زائد ہوگی وہ لوگوں میں اسی قدر مقبول ہوگا اور جس میں اس قوت کا فقدان ہوگا وہ اتنا ہی کم اہمیت کا مالک ہوگا اور لوگوں کی توجہ کا کم مرکز بنے گا۔ یہی قوت کشش مقناطیسی بعض جانوروں میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سانپ کی آنکھوں میں یہ قوت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے بلکہ افریقہ کے علاقوں میں بعض ایسے سانپ پائے جاتے ہیں جو درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں پر نگاہ جماتے ہیں تو پرندہ گر کر ان کا لقمہ بن جاتا ہے۔

شیر کی آنکھوں میں بھی یہ قوت اس قدر موجود ہوتی ہے کہ جس جانور یا انسان کی آنکھوں میں جنگل کا آزاد شیر آنکھیں ڈال لے اس کی جرأت نہیں ہوتی کہ آنکھیں ہٹا سکے۔

طریقہ اسلامی:

یہی قوت اسلامی طریقے سے آنکھوں میں نسبتاً تیز پیدا کی جاسکتی ہے بلکہ صوفیاء کرام نے تو نظر کو کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے کا اہل بنایا ہوا تھا۔ پردۂ ہزار عالم ہمہ وقت ان کے پیش نگاہ رہے تھے۔ لیکن صوفیاء کرام کی تو بات ہی اور ہے لیکن ہم اس جگہ ایک ایسا اصول اور قانون ترتیب دے رہے ہیں کہ اگر آپ اس پر عمل پیرا رہے تو آپ کو مخفی مخلوقات مثلاً جنات، ملائکہ ارواح وغیرہ نظر آنے لگیں گی۔ اور عرش وکرسی لوح وقلم کے مشاہدات ہوں گے۔ سب سے کم درجہ یہ ہے کہ آپ دیوار کے پار دیکھ سکیں اور ایک اسفل سافلین کے اعلیٰ عامل کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ زمین کی ایک سمت سے دوسری سمت تک بلا رکاوٹ ہر شے دیکھ سکے۔ بیداری سماعت کے اسلامی طریقے کے مطابق بیٹھ جائیں اور وہی پڑھائی کریں جو ہم بیان کر چکے ہیں اور ماحول بھی ویسا ہی ہو۔ پھر دونوں آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ آنکھوں پر چشمے کی طرح کے گول گول شیشے ہیں یعنی آنکھوں کی بجائے وہی شیشے موجود ہیں اور یہ سیاہ رنگ کے ہیں پھر تصور کے قلم سے اپنی انگشت کو قلم خیال کرتے ہوئے جو انگلی جتنا موٹا ہو اور تصور نور کی سیاہی سے انگشت شہادت کے ساتھ اپنی دائیں آنکھ پر اسم ''بصیر'' لکھے۔ پھر دوسری آنکھ پر ایسے ہی لکھیں یہ ہوا ایک بار اس طرح تین سو دو (۳۰۲) بار لکھیں۔ جب ایک بار لکھ لیا کریں تو کچھ دیر توقف کرلیا کریں اور لکھے ہوئے کو تصور میں نورانی جگمگاتا ہوا دیکھنے کی کوشش کریں جب تصور نہ جمے تو پھر دوبارہ لکھیں اور تسبیح کا ایک دانہ گرادیا کریں۔ تین سو دو دانوں کی تسبیح بنالیں اگر حبس دم کرکے اس کو کیا کریں تو اچھا ہے ورنہ ویسے بھی ہوسکتا ہے۔

کم از کم ایک سال اس ریاضت کو کرنے سے عجیب وغریب مشاہدات ہونے لگیں گے۔ جن میں جنات وغیرہ ارواح سے ملاقات ایک عام حیثیت رکھتے ہیں۔ جب تمام مخفی مخلوقات اس ریاضت سے نظر آنی شروع ہوجائیں اور اسم بصیر دونوں آنکھوں پر جگمگانے لگ جائے تو سمجھ لیں کہ کام مکمل ہوگیا یہ ریاضتیں ایسی اعلیٰ اور مخفی ہیں کہ صرف ان میں سے کسی ایک ریاضت کو پورا کرنا ہی عمل ہمزاد سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ نے پہلے سماعت کی مشق کی ہو اس کے بعد ہی اس ریاضت میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ بلکہ آپ کسی بھی ریاضت کو پہلے شروع کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر اسی ترتیب سے کریں تو آسانی رہے گی اور کامیابی بہت جلد نصیب ہوگی۔ اسم بصیر کی ریاضت سے آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفت بصیر کی تجلی نازل ہوگی جو آپ کی حادث بصارت کو قدیم بنادے گی۔ اور محدود بصارت کو لامحدود بنادیگی اور مسلسل ریاضت سے آپ کے اندر یہ صفت اس قدر پر اثر ہوجائے گی کہ آپ ایک نگاہ انسانوں پر اور دوسری لوح محفوظ پر ڈال سکیں گے یہ اللہ کی صفت بصیر کی ضروری خاصیت ہوگی ورنہ بحیثیت اطلاق تو اسم بصیر کا مالک خود اللہ ہی ہے۔ لیکن بحیثیت ابداء انسانوں کو یہ خصوصیت خصوصی ہے اور

بحیثیت خلق تو یہ بہت عام ہے کہ ہر جاندار شے بغیر کسی وجہ کے دیکھتی ہے اور نظر رکھتی ہے ہماری مراد یہاں یہ نہیں کہ بحیثیت اطلاق آپ اسم بصیر کے مسمّٰی بن جائیں گے بلکہ ہماری مراد یہاں آپ کی حیثیت ابداء سے ہے جو خلق سے ایک درجہ بلند ہے اور خلق کی بصیری حیثیت سے کھربوں گنا قوت رکھتی ہے اور یہ قوت خلق کی بصارت سے زیادہ ہے عالم مثال یا عالم واقع یا عالم تمثال لطیف عالم، غیبی عالم روحانی عالم آپ جو بھی اس باطنی عالم کو نام دیں آپ کو نظر آنا شروع ہوجائے گا۔ اس عالم میں ہر ایک شے مخصوص شکل رکھتی ہے۔ جھوٹ، حسد، بغض، حرص، لالچ، غضب، غصہ، شہوت۔ ان خصائل کی بھی اشکال ہیں اور تصور وہم حافظہ، خیال، محبت، سرور، وجدان جیسی چیزیں بھی اس عالم میں ایک مخصوص شکل رکھتی ہیں۔ جو صاحب نظر ہیں ہماری اس بات کو سمجھتے ہوں گے۔ چنانچہ جب بندہ کی بصارت بیدار ہوتی ہے تو وہ ان فضائل کو ان کی اپنی شکل میں دیکھتا ہے۔ مثلاً میں اپنا ایک چھوٹا سا واقعہ لکھتا ہوں جس سے آپ کو اس بات کا اندازہ ہوجائے گا۔ میں نے اپنے ذاتی مشاہدات صرف اس لئے تحریر نہیں کئے کہ کسی صاحب کو کذب کا شائبہ نہ ہو کیونکہ یہ ایک ایسی دنیا ہے کہ جہاں ہر شے ممکن ہے اور نفسانی مادی ذہنوں سے پوشیدہ ہے۔ پھر یہ ہماری واردات اور اس عالم کے واقعات کو کیونکر تسلیم کرسکتے ہیں جبتک کہ خود نہ دیکھ لیں۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ:

دوران ریاضت ایک بار چھوٹا سا واقع بصارت کا پیش آیا۔ ہوا یوں کہ جب میں بصارت کی مشق کرچکا تو میرا ایک دوست آیا۔ ریاضت کے وقت یہ دوست ساتھ تھا مگر کوئی ریاضت وغیرہ نہیں کررہا تھا۔ مجھ پر ابھی ریاضت کا خمار طاری تھا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ دوست کے سانس کے ساتھ ہی ایک کوا اڑتا ہوا آیا اور سانس کے ساتھ اس کے اندر چلا گیا اور پھر اس کے پیچھے ایک عقاب اندر داخل ہوا میں حیران رہ گیا اور تعجب ہوا کہ پرندے ناک کے راستے اندر چلے گئے پھر مجھے خیال آیا کہ یہ تو روحانی بصارت کا کمال ہے اور مجھے علم ہوگیا کہ چونکہ کوا حرص کی علامت ہے تو میرے دوست میں کوئی حرص پیدا ہوئی ہے۔ اور عقاب روحانی پرواز اور ریاضت روحانی وغیرہ سے متعلق ہے تو میں نے نتیجہ نکالا کہ میرا دوست اس وقت روحانیت کے حصول کے لئے حرص کررہا ہے اور مجھے دیکھ کر اس کے اندر یہ دونوں باتیں پیدا ہوئیں ہیں۔ جب دوست سے میں نے کہا تو وہ بڑا حیران ہوا اور جب وہ حیران ہورہا تھا تو دیکھا ایک پرندہ جس کا جسم ہدہد جیسا تھا اور سر الو جیسا وہ اس کے اندر داخل ہوگیا اور عقاب اور کوا اڑ گئے۔ میں بڑا حیران ہوا۔ پھر میں نے نتیجہ یہ نکالا کہ ہدہد رشک کی علامت ہے اور الو حیرانی کی تو میں نے اسے بتایا کہ اب تم مجھ پر رشک کررہے ہو اور حیران ہورہے ہو۔ غرضیکہ اس طرح کے متعدد واقعات ہیں جو اگر بیان کروں تو طوالت کا خوف ہے اور واقعات پر ایک الگ کتاب لکھی جاسکتی ہے جو مجھے دوران ریاضت پیش آئے اس ریاضت کے لئے اگر آپ دن رات وقف کردیں اور ہمہ وقت جب فرصت ملے اسے سرانجام دیتے رہیں تو جلد کامیابی ہوگی۔ اور اگر ابتداء میں ان دونوں مشقوں کے یعنی سماعت و بصارت میں تصور کی دقت ہو تو خوبصورت کرکے گول گول یا مخروطی دائروں میں اسم سمیع سماعت کے لئے اور بصیر بصارت کے لئے لکھوالیں اور انہیں توجہ سے تنہائی میں بغور دیکھا کریں اس طرح تصور قائم کرنے میں آسانی رہے گی۔ میں ان دونوں اسموں کے نقشے بتا رہا ہوں آپ اسی طرح کے نقشے ولائتی آرٹ پیپر پر کسی پینٹر سے بنوالیں اور ان پر مشق کریں۔

سماعت کا نقشہ

سَمِیُعٌ
سَمِیُعٌ

بصارت کا نقشہ

بَصِیُرٌ
بَصِیُرٌ
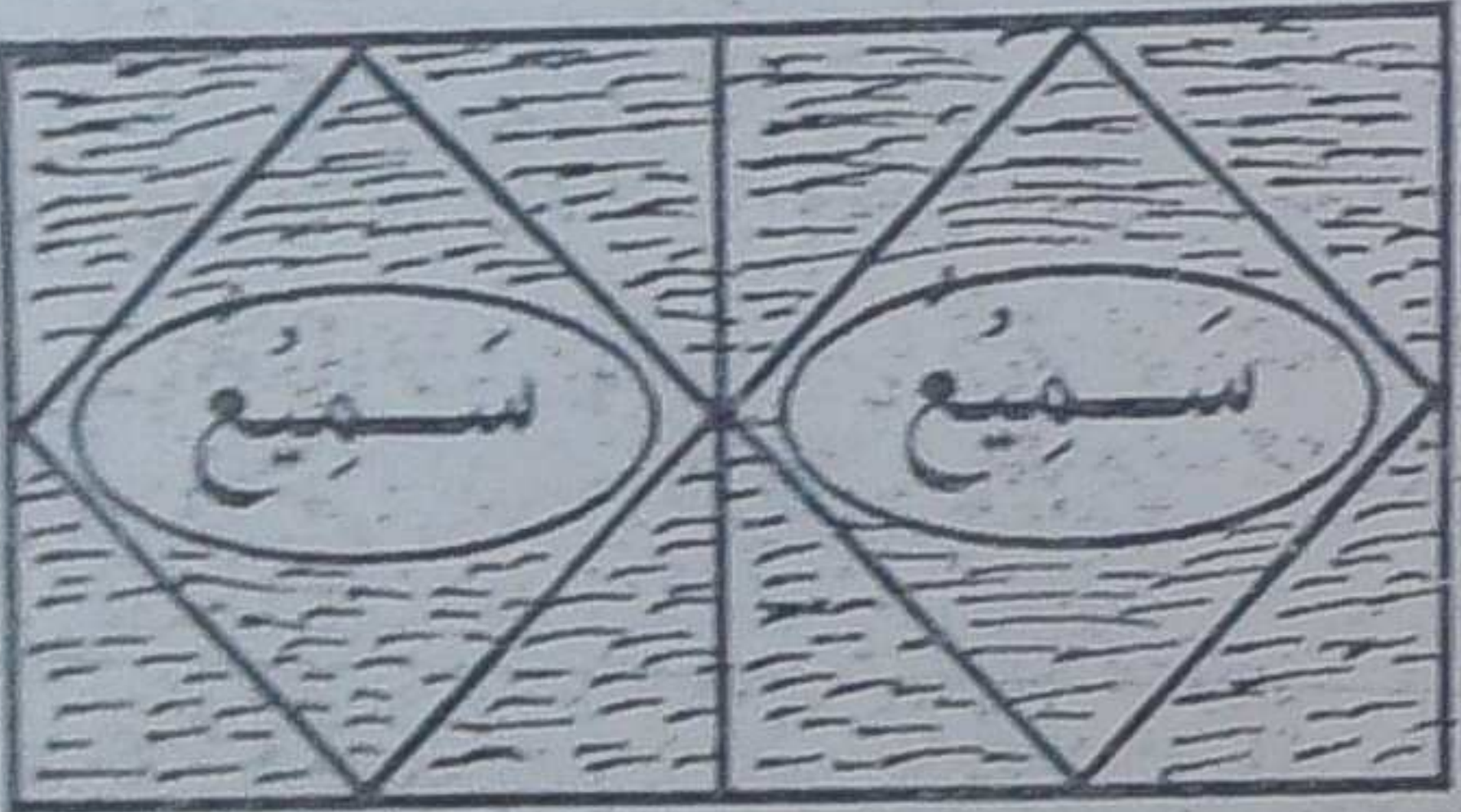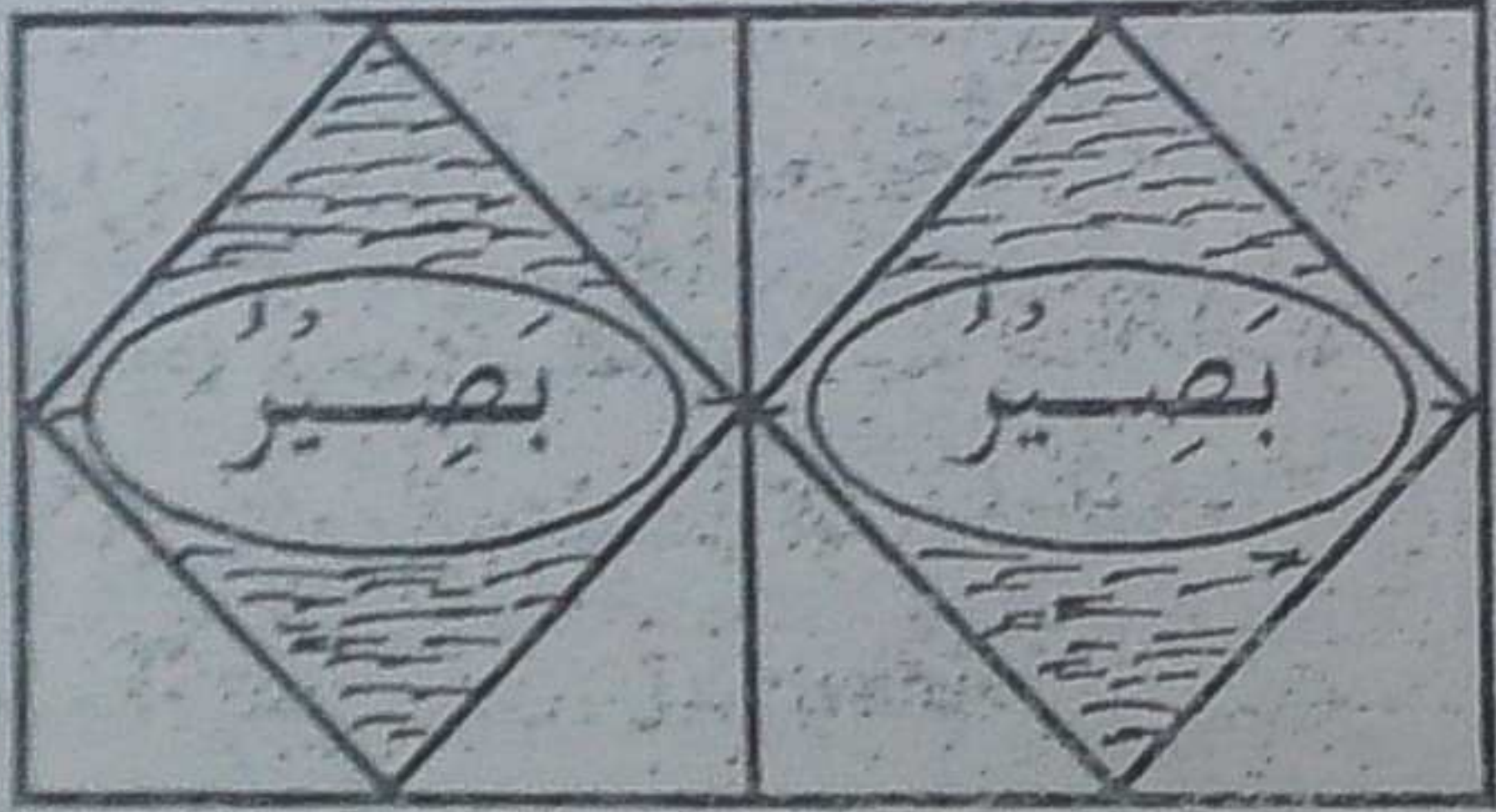
بصارت ہی سے متعلق ایک چھوٹا سا واقعہ اور یاد آ گیا جو آپ کی ... کے لیے زیر تحریر لا رہا ہوں۔

ایک روز میں اپنی بیٹھک میں لیٹا ہوا تھا گھر میں اکیلا تھا اندر چٹخنی لگی ہوئی تھی۔ تھوڑی سی نیند آ گئی فوراً ہی بیدار ہو گیا۔ لیکن آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا تھا کہ مجھے اپنے منہ پر کسی کی گرم سانسوں کی مہک معلوم ہوئی گھبرا کر آنکھیں کھول دیں دراصل اس نیند کے خمار نے مجھ پر شہوت سوار کر دی تھی۔ جب آنکھیں کھولیں تو اپنے نیم اندھیرے کمرے میں ایک سراپا ناز سولہ سترہ برس کا سن ہوگا چمکتے ہوئے پانی کی مانند رنگ ایک عجیب سی ڈھلک اور سرمستی ہویدا تھی۔ ہونٹ شہابی رنگ گلابی آنکھ عقابی سرخ ڈورے خمار آلود آنکھیں، جسم سراپا شعلہ مجھ پر جھکی ہوئی ہے اور اپنے ہونٹ میرے ہونٹوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ میں باہوش و حواس اس کے سراپا کا جائزہ لے رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ یہ کون ہے اور بند کمرے میں کیسے آ گئی ہے۔ حتیٰ کہ میں اتنا بے ہوش اور گم ہوا کہ شراب کا نشہ اس نشے کے سامنے نشہ ہی کیا؟ میں اس کو دیکھ کر ایک عجیب نشہ میں مبتلا ہو گیا پھر مجھے ہوش نہ رہا جب بے خودی میں میں نے اس کا نام پوچھا اور تجسس نے مجبور کیا تو اس نے بتایا کہ میرا نام شہوت ہے۔ اس وقت تو مجھے ان الفاظ کی حقیقت کا علم نہ ہوا میں معمول کے مطابق ہی اسے کوئی نام سمجھا۔ پھر اسی کے ساتھ مست ہو کر میں سو گیا جب آنکھ کھلی تو نہ نازنین ہے نہ وہ مہک نہ خمار البتہ ایک سرور کی لہر بدن میں دوڑ رہی تھی اور ایک تھکاوٹ سی تھی بہت حیران ہوا کہ یاالٰہی یہ ماجرہ کیا ہے یہ حقیقت تھی کہ افسانہ یا پھر کوئی خواب سہانا۔ وہم خیال تصور کہہ رہے تھے کہ یہ ایک خواب تھا عقل و ہوش اور حقیقت کہہ رہی تھی کہ یہ ایک حقیقت تھی۔ میں بہت حیران ہوا پھر اٹھ کر دروازہ دیکھا تو بند تھا پھر مجھے عالم بے خودی کے الفاظ یاد آئے اور اس ماہ جبیں کا نام یاد آیا تو معلوم ہوا کہ او تیرا بھلا ہو یہ تو اس نے اپنا نام خود ہی بتا دیا کہ وہ شہوت ہے پھر حیرت کی بات یہ کہ اس خواب کے بعد مجھے غسل کی حاجت پیش نہیں آئی اور نہ ہی کپڑے پلید تھے لیکن میں نے احتیاطاً نہا لیا تا کہ شریعت کا تقاضا پورا ہو جائے تو برادر من! ایسی ایسی کیفیات بھی پیش آتی ہیں۔ یہ تو ہم نے ایک ہی رخ کے دو واقعات بیان کر دیے ورنہ اگر نظر کے دیگر واقعات پر ہم روشنی ڈالیں تو بڑے بڑے لوگ حیران ہو جائیں۔ مثلاً ایسے واقعات مختلف نوعیت کے ہم درج کر رہے ہیں اجمالاً فقط سمجھانے کے لئے تفصیل درج نہیں کر رہے۔

ہمارا ایک دوست محمد عزیز کراچی کسٹم میں ہے ایک روز اس کا خیال پیدا ہوا کیونکہ اس کا خط آیا تھا میں کافی دیر اس کے متعلق سوچتا رہا یہ حضرت بھی روحانیت کے دلدادہ ہیں۔ خاص طور پر ٹیلی پیتھی کے۔ پھر بے خیالی میں میری نظر جو مغرب کی سمت گئی تو میں نے دیکھا کہ عزیز ایک موٹر بوٹ میں دو آدمیوں کے ساتھ جا رہا ہے۔ درمیان کے سارے فاصلے سمٹ گئے ہر رکاوٹ دور ہو گئی پھر چونکہ سماعت کی مشق تھی میں نے ان کی آوازیں بھی سنیں اور بڑی دیر تک دیکھتا رہا۔ تمام واقعات دیکھے اور سنے۔ جب وہ آیا تو ان کی تصدیق ہو گئی اور وہ حیران رہ گیا۔

دوسرا واقعہ کشش مقناطیسی کا ہے ہمارے ایک عزیز کے ہاں شادی تھی۔ وہاں ایک دوست نے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ لڑکی بڑی نک چڑھی ہے اور کسی کو گھاس نہیں ڈالتی میں نے تھوڑی سی دلچسپی لی پھر بات آئی گئی ہو گئی۔ گھنٹے دو گھنٹے بعد وہ لڑکی میرے سامنے سے گزری میری نظر تھوڑی سی دلچسپی سے اس کی طرف اٹھ گئی۔ مجھے اپنی آنکھوں سے چمکدار دودھیا روشنی کی باریک دو لکیریں خارج ہوتی ہوئی محسوس ہوئیں اور لڑکی کی آنکھوں میں جذب ہو گئی لڑکی ایک ٹک دیکھے جا رہی تھی میں نے جلدی جلدی نظریں ہٹا لیں کہ لوگ کیا کہیں گے مگر لڑکی رشتہ کا سہارا لیکر میرے سامنے بیٹھ گئی اور کہنے لگی سنا ہے کہ آپ پامسٹ ہیں اور علوم مخفی سے واقف ہیں غرضیکہ بات چل نکلی اور لڑکی نے مطلب کی بات بھی کہہ دی ہم وہ دن جا اس کے بعد اس کے گھر نہ گئے بہت خطوط آئے مگر پھر اس کی شادی ہو گئی۔

شغل ہوائی:

صوفیاء کرام کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بالخصوص ہندو مت و بدھ مت والوں نے بھی نگاہ کو کائنات کی وسعتوں میں دیکھنے پر مجبور کیا ہے۔ ان کے مجاہدے ایسے ہیں جو کسی خاص مذہب سے متعلق نہیں ہیں بلکہ ان مجاہدوں کو ہر مذہب و ملت کے لوگ کر سکتے ہیں لیکن جو بات تصور اسم بصیر سے بصارت کی بیداری میں ہے وہ ان

اعمال میں نہیں ہے اس شغل کو یوگ میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے اسے خواص کی زبان میں شغل ہوائی، مشغل لاء برزخ اکبر وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ذہنی اور نظری ریاضت ہے جس سے ہر قوی الدماغ شخص مستفید ہو سکتا ہے ان ریاضتوں میں دماغ میں روغن بادام کدو چنبیلی وغیرہ کی مالش کر لیا کریں اور کانوں میں بھی روغن بادام ڈالا کریں۔ مقوی اشیاء کا استعمال رکھیں۔ محرک باہ اشیاء کو استعمال نہ کریں مرچ مصالحہ وغیرہ کم سے کم استعمال کریں۔ فضول گوئی سے پرہیز کریں کم سونا، کم بولنا اور کم کھانا اپنا معمول بنا لیں۔ اس مشغل کو سرانجام دینے کے لئے کسی پر سکون تنہا مقام کا انتخاب کریں جہاں شور و غل نہ ہو۔ اس ریاضت کے لئے سونے کے دو وقت مقرر ہیں۔ ان دونوں میں سے جو دل چاہے منتخب کر لیں یا تو عصر تا مغرب سو جایا کریں باقی وقت جاگ کر گزارا کریں یا مغرب تا عشاء سو جایا کریں مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے نیند کرنی ہے۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں صرف دو گھنٹے سونا ہے۔ پہلے پہل تو دماغ بوجھل ہوگا اور طبیعت میں گھٹن اور قبض سی معلوم ہوگی مگر مسلسل بیداری سے دماغ کھل جائے گا اور لطف و سرور محسوس ہوگا مسلسل بیدار رہنے کے لئے کم کھانا ضروری ہے اور لطیف غذا کھائے۔ شغل کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو اندھیرے کمرے میں بیٹھ کر شغل سماعت کی ریاضت کی طرح سانس لیں اور نفس متساویہ جاری کریں۔ اگر یہ نفس جاری نہ ہو تو ایسی فکر کی بات نہیں ہے البتہ کوشش سے جاری کریں۔ جب سانس وغیرہ لے چکیں اور سانس کی مشق ہو جائے تو پھر شغل سماعت یعنی صوت سرمدی کی طرح بیٹھیں۔ جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں منہ شمال کی طرف ہو۔ اس کمرے میں گھپ اندھیرا ہو۔ پھر آپ ہوا میں کسی موہوم نقطہ پر توجہ مرکوز کر دیں اور ذہن کے تمام خیالات کو مٹا دیں۔ تصور یہ ہو کہ میں اور کائنات کی ہر شے فنا ہو چکی ہے ریزہ ریزہ ہو کر بکھر چکی ہے۔ اب ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا ہے میں خود بھی نہیں ہوں۔ کائنات بھی نہیں ہے اس دوران پلک بالکل نہ جھپکائیں اور نہ ہی ان الفاظ کو دہرانا ہے بلکہ یہ تو ایک خیال ہے۔ آپ اپنی طرف سے سوچ میں جو مرضی تصور کریں لیکن اس کا مفہوم یہی ہو کہ ہر شے بمعہ میرے فنا ہو چکی ہے نظر کو فضا میں مرکوز رکھیں۔ پلک ہرگز نہ جھپکیں شروع شروع میں تکلیف ہوگی پھر عادت پڑ جائے گی۔ حتیٰ کہ آپ پوری پوری رات اسی حالت میں گزار دیا کریں گے۔ بہر حال پہلے پہل تو آپ ایک گھنٹہ روزانہ کریں اور روزانہ عمل کرنے سے قبل کانوں میں روئی دے لیا کریں یا پھر ہیڈ فون وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں جس سے کوئی آواز کانوں میں نہ داخل ہو۔ پھر آپ وقت بڑھاتے رہیں۔ حتیٰ کہ آپ پوری رات کامل استغراق سے اس شغل میں منہمک رہیں۔ اس دوران عجیب و غریب واردات اور مشاہدات ہوں گے سب کو صیغہ راز میں رکھیں۔ اور کسی پر اپنا راز آشکار نہ کریں۔
اس شغل پر ہمارے صوفیاء کرام نے بھی مواظبت کی ہے اور حضرت علی احمد صابر کلیر شریف والے تو اس شغل میں مسلسل بارہ برس تک مستغرق رہے۔ انکی ہمسری تو ہم لوگ کر ہی نہیں سکتے البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہماری انتہاء ایک پوری رات یعنی بارہ گھنٹے اس شغل میں استغراق رہنے کی ہے۔ جب آپ کے اندر یہ استغراق پیدا ہو جائے کہ بارہ گھنٹے تک اپنی ہوش نہ رہے اور نہ پلک جھپکے اور نہ کوئی خبر ہو تو پھر اندرونی بصارت بیدار ہو جاتی ہے اور انسان کی نظر وہ کچھ دیکھتی ہے جو نا قابل تحریر ہے جس کا سب سے چھوٹا کمال یہ ہے کہ انسان دیوار کے پار دیکھ لیتا ہے اور بند صندوق کے اندر جھانک سکتا ہے اس شغل کے دوران بڑی بڑی عجیب و غریب واردات ہوتی ہیں فضا میں دائرے بنتے ہیں روشنیاں نظر آتی ہیں اور بندہ ان روشنیوں کو دیکھتا ہے جن سے دنیا بنتی ہے اور جو اس مخلوق کی اصل ہے اور ریڈنگ یعنی برقی حلقہ یا ہالہ نور کا پڑھنا اور دیکھنا تو اس کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

قوت ناطقہ

تیسری قوت قوت ناطقہ ہے اب ہم ان سب باقی قوتوں کو اجمالاً اور اختصاراً بیان کرتے رہیں گے۔ اور طول طویل بحث نہیں کریں گے۔ ناطقہ بولنے کی قوت کو کہتے ہیں۔ جسم میں اس کا مظہر زبان ہے عرف عام میں اسے کلام کہتے ہیں۔ کلام دو قسم پر مبنی ہے ایک کلام نفسی دوئم کلام لسانی لفظی و صوتی، خداوند تعالیٰ کے کلام کی بھی دو ہی اقسام ہیں اول کلام نفسی اس میں لفظ اور صوت کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ ایک

اندرونی ہیئت و تصور یا خیال ہے جو کوئی لفظ اور آواز نہیں رکھتا اور یہی تصور یا خیال یا اندرونی ہیئت جب لفظ اور آواز کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے تو یہ کلام لفظی کہلاتا ہے۔ کلام نفسی یا کلام الٰہی قدیم ہے۔ کلام لفظی حادث ہے۔ ہم یہاں پر کلام کی ان دونوں حالتوں کی بیداری پر بحث کرتے ہیں انسان کے اندر بھی ان دونوں اقسام کلام کی کارفرمائی ہے اسماء الٰہیہ میں اس کا مظہر اسم ''کلیم'' ہے اور لفظ ''کن'' بھی اسی شے کا مظہر اتم ہے لفظ ''کلمن'' بھی اسی شے کی باطنی حقیقت ہے ایک بزرگ کی دعا ہے کہ یا اللہ مجھے کاف اور نون کے درمیان کا بھید بتا۔ اس پر ہم ذرا روشنی ڈالتے ہیں ابجد ہو یا ابتث ان دونوں میں چار حروف اپنے اپنے مقام پر برقرار ہیں اور وہ ایک لفظ بنتا ہے۔ وہ چار حروف یہ ہیں ''ک ل م ن'' اب کاف و نون کے درمیان ''لم'' ہے اور عددی لحاظ سے ۷۰ اعداد رکھتا ہے۔ ''یٰس'' کے بھی عدد ۷۰ ہیں۔ اور یہ سورۃ قرآن حکیم کا دل ہے۔ اور تمام قسم کی علویات و سفلیات اسی من میں مندرج ہیں۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ.

صفت کن کی کارفرمائی سورۂ یٰس میں ہے۔ اب ہم صفات ثبوتیہ کو مندرج کرتے ہیں ''کن'' کلام نفسی ہے اور ''کلمن'' کلام لفظی ہے اور اسم اللہ ان سب کا جامع ہے۔

کلام نفسی:

اس کلام کا منبع پیشانی کی وہ دونوں اطراف ہیں جن کے تحت دونوں آنکھیں ہیں بالفاظ دیگر لطف مخفی کی دائیں اور بائیں سمت ہے۔ مذکورہ شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے دائیں طرف دائیں چشم کے اوپر پیشانی پر حرف ''ک'' کو تصور سے ۲۰ بار لکھیے اور بائیں طرف اس کے مقابل حرف ''ن'' کو ۵۰ بار لکھیے۔ اور اس عمل کو روزانہ ستر (۷۰) بار دہرائیں۔ آہستہ آہستہ لکھا کریں اور جب ایک بار دونوں لکھ چکیں تو پھر ایک بار دونوں برابر لکھا کریں۔ یعنی ایک بار ''ک'' لکھ کر دوسری بار ''ن'' لکھ دیا کریں۔ اور ان دونوں حروف کے اندر گم ہو جایا کریں۔ لطف کی بات ہے کہ یہ دونوں حروف حروف مقطعات میں شامل ہیں اور حروف نورانی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ جبریل روح الامین آپؐ پر نازل ہوئے اور کہا ''ک'' آپ نے فرمایا علمت یعنی میں نے جان لیا اگرچہ بعد میں ''ھ ی ع ص'' بھی فرمایا مگر ''ک اف'' کی انفرادی خصوصیت کو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ صرف ایک ہی حرف کے بولتے ہی آپ نے فرمایا علمت معلوم ہوا یہ انفرادی حیثیت میں بھی منفرد ہے اور مکمل ہے کہ جسے جانا جا سکتا ہے پھر جبریل امین نے فرمایا ماعلمت یا رسول اللہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان ایک راز ہے جسے میں اور میرا رب ہی جانتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے

نٓ. وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ.

ترجمہ:- نون قسم ہے قلم کی سیاہی کی۔

ن کی شکل دوات جیسی ہے اور قلم سرکنڈے وغیرہ سے بنتا ہے سیاہی بھی گوند اور کوئلوں سے بنتی ہے معلوم ہوا یہ سب درختوں سے متعلق ہے اور شجر کن کی طرف اشارہ ہے ان دونوں حروف کا اسرار ہونا نصوص قطعی سے ثابت ہے جب دونوں حروف ''ک'' اور ''ن'' چمکنے لگیں تو اس وقت کلام نفس حرکت میں آ جائے گا۔ اب آپ جس طرف توجہ کریں گے وہ چیز نطق اختیار کرے گی اور موجود ہو جائے گی۔ ہر شے کا ایک وقت مقرر ہے۔

کل امر مرهون باوقاته.

اور کلام نفسی سے آپ ہر شے کے نفس سے کلام کر سکیں گے۔ باقی آپ کے عمل پر چھوڑتے ہیں جو کرے گا دیکھے گا۔

کلام لفظی:

یہاں کلام کا مظہر زبان ہے۔ اور اسی کے لئے رسول و پیغمبر مبعوث ہوئے ورنہ نفسی حیثیت سے تو خدا موجود تھا۔ مگر لفظی اور لسانی حیثیت میں نہیں آ سکتا کیونکہ یہ صفت حدوث ہے اور اللہ قدیم ہے حدث قدیم کی ضد ہے۔ ہم طویل بحث سے پرہیز کرتے ہیں اور کلام لفظی کو بیان کرتے ہیں۔

حروف ''ک ل م ن'' حروف کو اسرار اربعہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہی جفر کی روح رواں ہیں۔ ان میں ایک عجیب رمز ہے میں زیادہ وضاحت تو نہیں کروں گا مگر مختصراً تحریر نہ کرنا بھی ناانصافی ہے۔

کاف حرف آبی ہے اور قرآن حکیم میں ہے۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ.

نہیں کوئی تر یا خشک چیز مگر وہ کتاب مبین میں موجود ہے۔

اور دوسری جگہ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ.

اللہ کی وہ ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس وقت اس کا تخت پانی پر تھا معلوم ہوا پانی اول ہے اور اسی لئے کلمن میں ک اول ہے کیونکہ ہر شے اسی سے بنی ہے اور یہی ابتداء ہے دوسرا حرف ل ہے اور یہ خاکی ہے۔ پانی خاک پر ہوتا ہے بہ الفاظ دیگر آب عالم امر لطیف ہے اور خاک عالم کثیف مادہ یا عالم خلق ہے۔ یہ دونوں حروف تخلیق کی ابتدائی اقدار ہوئیں یعنی ''امر'' و ''خلق'' ''ماء'' اور ''تراب'' اس کا تعلق عالم ظاہر سے ہے کیونکہ آب اور خاک دونوں ظاہری کثیف اشیاء ہیں۔ مگر استعاری معنوں میں آب لطیف اور خاک کثیف ہے اور یہ درست ہے آب روح اور خاک جسم ہے آب نقطہ اور خاک دائرہ ہے اب دیگر عالم رہ گئے۔

تیسرا حرف م ہے۔ یہ آتشی ہے اور محرک ہے روشن اور گرم ہے۔ دوسروں کی طرح ظاہر تو ہے مگر لطیف ہے۔ اس کو قید نہیں ہے مگر آب و خاک میں حرکت اول کا موجب ہے۔ کیونکہ آب اور خاک کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں جب تک ان میں حرکت نہ ہو۔ حرارت غریزی بھی اسی سے متعلق ہے جو تمام جانداروں میں پائی جاتی ہے اور سورج اس کا مظہر ہے۔ بہ اتفاق علماء نجوم ''م'' مظہر شمس ہے اور آتش روحانیت کی ابتدائی منزل ہے اور یہ بھی ہے کہ اول الذکر دونوں مراتب انسانی ظاہری ہیں یعنی ''آب و خاک'' اور آتش و باد انسان کے مراتب مخفی ہیں۔ اور موخر الذکر آتش و باد ہے جو تخلیق جنات ہیں۔ اور ان میں خاک و آب باطن ہے بلکہ بعض معنوں میں نہیں ہے۔

چوتھا حرف ''ن'' ہے۔ جو بادی ہے باد ہوا اور ریح کو کہتے ہیں یہ لفظ ریح عربی ہے اور روح سے مشتق ہے۔ لفظ ریح کا مطلب ''ہوا'' ہے۔ اور روح بھی ریح سے مشتق ہے جیسے لفظ نفس روح اور جان کے معنوں میں مستعمل ہے اور لفظ نفس بمعنی ہوا اور پھونک سانس سے عبارت ہے ان سب کو ملا کر ایک مطلب نکلا کہ روح کا اور سانس یا ہوا کا گہرا ربط ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر ہوا بھی روح ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ.

ترجمہ:- میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی معلوم ہوا روح کوئی پھونکنے والی چیز ہے اور پھونک ہوا ہوتی ہے ان سب باتوں کو ملایا جائے تو معلوم ہوتا ہے لفظ کلمن میں یہ سب عناصر موجود ہیں۔ اور ایک خاص ترتیب سے موجود ہیں کہ اول الذکر دو عناصر ''ک ل'' سے مراد تخلیق انسان ظاہری ہے اور موخر الذکر ''م ن'' تخلیق جنات ظاہری اور تخلیق انسان باطنی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ.

اور كَانَ مِنَ الْجِنِّ. سے یہی مراد ہے یہ تاویل یا استعاری معنی ہیں نہ کہ تفسیری۔

اب ثابت ہو گیا کہ لفظ کلمن میں سب عناصر موجود ہیں اور تخلیق کی تمام اقدار کی ترتیب و تدوین اور خلق کی تمام اقدار کی وضاحت موجود ہے۔ اب ہم اس لفظ متبرک کے عمل کا طریقہ لکھتے ہیں۔ آپ مذکورہ شرائط کو ملحوظ رکھیں جو کہ سماعت اور بصارت کے ضمن میں تحریر ہو چکی ہیں پھر تصور سے ''ک ل م ن'' کو زبان پر تصور سے یوں لکھیے کہ نوک زبان پر ک ہو اس کے بعد نیچے کی طرف ل ہو پھر وسط زبان پر م ہو اور زبان کے آخری سرے پر حلق کے قریب ن ہو۔ جب یہ تصور جم جائے تو پھر یوں کریں کہ ایک تلوار کو اپنی زبان کو فرض کریں اور اس کی شکل چمکدار زرد رنگ کی سونے کی تلوار کی فرض کریں اور اس پر ک ل م ن تحریر کریں۔
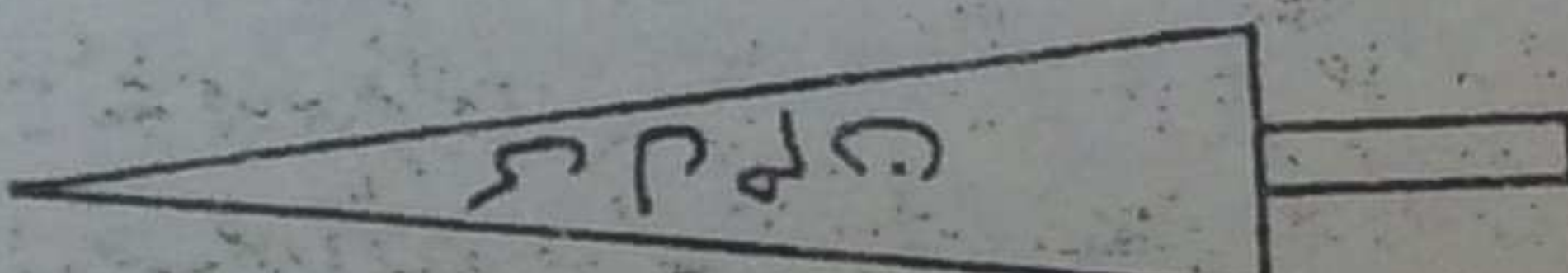
اس تلوار کو ذوالفقار کہتے ہیں یہ خنجر کی مانند ہے تصور و تفکر کے قلم سے ایک سو چالیس (۱۴۰) بار لکھیں۔ اور ہر بار لکھنے کے بعد کچھ دیر تفکر سے تصوراتی آنکھوں سے ان حروف کو لکھا ہوا دیکھیں۔

کچھ عرصہ کے بعد زبان میں ایک خاص تاثیر معلوم ہوگی۔ اور

عجیب وغریب اسرار ظاہر ہونگے اس حالت میں غصہ، شہوت، حسد، کبر، بغض وغیرہ کو دل سے مطلقاً نکال دیں۔ جب تمام حروف چمکنے شروع ہو جائیں تو پھر ایک سو چالیس دن یعنی قریباً پانچ ماہ یہ عمل جاری رکھ کر ختم کر دیں پھر آپ کی زبان سیف الرحمٰن ہو جائے گی۔ اور بہت سی ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جو احاطۂ تحریر میں لانا محال ہیں اس عمل میں عجیب وغریب اسرار ہیں ہم جان بوجھ کر سب باتوں کے فوائد ظاہر نہیں کر رہے جو صاحب کریں گے ان کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ کلام نفسی اور کلام لفظی کی دونوں ریاضتوں کو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جو اعمال پڑھنے سے متعلق ہیں ان میں یہی عمل اثرات ظاہر کرنے کا موجب ہوگا۔ جب آپ اس ریاضت کو کر لیں گے تو ہمزاد وغیرہ کی حاجت مطلقاً ختم ہو جائے گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ان ریاضتوں پر عمل کرنے والا روحانیت کی اس منزل پر پہنچ جائے گا جہاں یہ ہمزاد کو تو ایک اضافی حیثیت اور خدمتگار کے طور پر ہی رکھ سکتا ہے ورنہ اس کو اس کی مطلقاً پروانہ رہے گی۔

ریاضت فکری:

اب زبان کو پراثر کرنے کا ایک فکری اور ذہنی ریاضت کا طریقہ تحریر کرتے ہیں۔ اس میں کلام نفسی نہیں بلکہ صرف کلام لفظی کو دخل ہے۔ البتہ کلام نفسی کسی حد تک فعال ہو جاتا ہے۔ طریقہ یوں ہے کہ اول ماہ قمری کی چار تا چودہ تاریخ کو چاند کی طرف منہ کر کے ذہن کو حسب طریقۂ مذکور ذہنی ریاضت سماعت والے کے مطابق پرسکون کریں اور چاند کی سمت منہ کر کے آنکھیں بند کر لیں اور تصور میں چاند کو گول اور چمکدار سنہری زردی مائل تصور کریں اور پھر خیال کریں کہ اس سے ایک نور کی شعاع نکل کر ایک نوری ڈوری کی مانند میری نوک زبان سے سینے میں داخل ہو رہی ہے اور میری پوری زبان نورانی ہو رہی ہے اور یہ بذاتہ نور ہے اور چاند کا ٹکڑا ہے یہ مشق اس وقت کریں جب شور وغل نہ ہو ذہن یکسو ہو امید ہے دس روز کی مشق میں زبان نورانی معلوم ہوگی اور تصور پختہ ہو جائے گا۔ پندرہویں دن سے غروب آفتاب کے وقت شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور تصور میں ویسے ہی چاند کو محسوس کریں اور نوری رابطہ کا تصور کریں یہ دونوں مشقیں قریباً آدھا گھنٹہ روزانہ کیا کرے یا اگر چاہے تو رات کو چاند والی مشق گھنٹہ بھر بھی کر سکتا ہے جب چاند کی دوبارہ چار تاریخ آ جائے تو پھر چاند والی مشق شروع کر دیں اس طرح دو تین ماہ میں ہی زبردست لسانی قوت حاصل ہو جائے گی۔ اگر اسے مزید ترقی دینی ہو تو حبسِ دم کی مشق اس کے ساتھ جاری رکھیں۔ اگر معلوم نہ ہو تو ضرور ی نہیں۔ اگر حبس دم کا طریقہ معلوم ہے تو ضرور کریں کچھ تھوڑا بہت ہم ابتداء میں درج کر چکے ہیں۔

اس مشق کے دوران غصہ سے مطلقاً پرہیز کریں ہر کسی سے میٹھی زبان میں بات کریں تلخ کلامی نہ کریں زیادہ مرچ نمک اور تلخ تیز ذائقہ دار اشیاء سے پرہیز کریں اس مشق کی تکمیل کی پہنچان یہ ہے کہ آپ کو اپنی زبان میں ایک لذت ایک سرور محسوس ہوگا اور ٹھنڈک بے انتہا محسوس ہوگی بعض دفعہ بات کرتے ہوئے اندھیرے میں نور چمکتا ہوا محسوس ہوگا لوگ خواہ مخواہ آپ کی زبان کی تاثیر سے متاثر ہو جایا کریں گے۔ آپ کی بات میں ایک اثر خاص اور تاثیر خاص پیدا ہو جائے گی دوران مشق زبان ایک نور کا ٹکڑا محسوس ہوا کریگی فضول گوئی، جھوٹ وغیرہ سے نفرت ہو جائے گی ایسی زبان ہپناٹائز کرنے کی خاص تاثیر رکھتی ہے چند بار سجیشن دینے سے معمول پر نیند طاری ہو جاتی ہے یہ محبت کے لئے بھی ایک خاص تاثیر رکھتی ہے حتیٰ کہ اگر جانوروں کو بھی کچھ کہا جائے تو وہ حکم مانتے ہیں اور ایسے آدمی سے جانور مانوس ہو جاتے ہیں جب اس مشق کا عامل کوئی طلسم منتر یا آیت قرآنی یا کوئی عمل پڑھتا ہے تو اس میں بہت جلد تاثیر ظاہر ہو جاتی ہے۔

حس ذائقہ

ناطقہ کے بعد زبان ہی سے ایک اور حس بھی متعلق ہے جسے ذائقہ کہتے ہیں۔ اس حس کی بیداری کے بعد بندہ کسی بھی موسم کا پھل کسی بھی موسم میں کھا سکتا ہے۔ اور ہر وہ چیز حاصل کر سکتا ہے جو وہ چاہے یہاں میری مراد کھانے پینے کی چیزوں سے ہے۔ ایسا شخص عالم روحانی کی غذائیں کھاتا ہے اور مہینوں بغیر کھائے مادی غذا کے گزار دیتا ہے۔ جلالی جمالی پرہیز میں یہ مشق اور عمل بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ اس عمل کی بدولت پورا عمل بغیر کھائے پئے باطنی غذا کے بل پر کر سکتا ہے۔

پیٹ جسے لوگ دوزخ کہتے ہیں۔ اس پر ایسے عامل کا تصرف ہو جاتا ہے اور وہ اس پیٹ کے دوزخ کو ختم کر لیتا ہے اسے کسی قسم کے کھانے کی احتیاج نہیں رہتی اس کی اسلامی ریاضت ہم بیان کر رہے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ اول آپ چالیس دن کے روزے رکھیں اور اس میں افطاری اور سحری کے وقت بہت کم کھائیں پئیں ایسی غذائیں استعمال کریں جو خاص ذائقہ نہ رکھتی ہو بلکہ پھیکی ہو۔ نمک میٹھا مرچ وغیرہ کو حتی الامکان ترک کر دیں اگرچہ یہ عمل بہت مشکل ہے مگر عادت سے کچھ مشکل معلوم نہ ہوگا آخر کئی اقسام کے مرضوں میں بھی تو ان چیزوں کو ترک کر ہی دیا جاتا ہے۔ نماز کی پابندی رکھیں تو نوافل کی کثرت کریں۔ ہر قسم کی ترک لذات کریں اس دوران روزانہ ہمہ وقت ''اللہ الصمد'' کا ورد رکھیں یہ دس دن میں ایک لاکھ بار ہونا چاہئے۔ چالیس روز میں چار لاکھ بار ہوگا۔ پھر اکتالیسویں روز اور بیالیسویں روز ان دو دنوں میں پچیس ہزار بار پڑھیں۔ اور جب افطاری کا وقت ہو بیالیسویں روز تو آپ ایک ہزار بار ''اللہ الصمد'' پڑھیں اور چند چیزوں کے کھانے کی خواہش کر کے آنکھیں بند کر لیں اور تصور کریں کہ ملائکہ آپ کے مطلوبہ کھانے سونے کے برتنوں میں لئے آسمان سے اتر رہے ہیں۔ تصور کرنے کی تھوڑی دیر بعد واقعی ملائکہ نظر آنے شروع ہو جائیں گے اور ان کے ہاتھوں میں طباق ہوں گے، جن میں آپ کے مطلوبہ کھانے ہونگے۔ آپ بند آنکھوں سے بھی وہ نوری غذائیں کھائیں۔ پھر آنکھیں کھول دیں انشاء اللہ زبان پر ذائقہ ہوگا اور پیٹ بھرا ہوگا کھانے کی احتیاج محسوس نہ ہوگی۔ یہ عمل آپ جب بھی کیا کریں گے آپ کو مطلوبہ اشیاء مل جایا کریں گی ہزار بار صرف ''اللہ الصمد'' پڑھ کر آنکھیں بند کریں کھانا مل جایا کرے گا۔ اگر کسی ساتھی کو بھی ایک ہزار بار پڑھا کر آنکھیں بند کرائیں گے تو اسے بھی ملے گا۔ لیکن ساتھی کے لئے ضروری ہے کہ نیک اور پرہیز گار ہو فاسق فی العقیدہ اور فاسق فی العمل نہ ہو تبھی نوری غذا ملے گی ورنہ محروم رہے گا۔ اور بہتر یہ ہے کہ عمل کو قائم رکھنے کے لئے روزانہ ایک ہزار بار اللہ الصمد پڑھ لیا کریں۔ یہ ایک ایسا ملکوتی کرشمہ ہے کہ اس پر دنیا جہان کی نعمتیں قربان ہیں۔

عقیدہ کی پختگی اور تصور ویقین کی مضبوطی شرط ہے کوئی صاحب عمل کو آزمانے کے لئے نہ کریں بلکہ عمل کو عمل سمجھ کر کریں اور یقین رکھیں کہ ضرور قبول ہوگا دوران عمل بھی عجیب وغریب واقعات پیش آئیں گے۔ بعض دفعہ جب آپ بھوک اور ترک لذات سے بیزاری محسوس کریں گے تو شیطان کئی قسم کے کھانے لائے گا اور دیگا۔ کئی لوگوں کی زبانوں سے عجیب عجیب باتیں کہلوائے گا اس عمل کے دوران بھی رات کو ملائکہ نوری غذا کھلایا کریں گے اور صبح کو منہ میں اس کا ذائقہ ہوا کرے گا اور پیٹ بھر جایا کرے گا۔ بعض لوگ ایک قسم کے ٹوٹکے اور سفلی اعمال سے بھی ایسی تاثیر کا دعویٰ کرتے ہیں تجربے پر وہ بات درست نہیں ہے اور ایسی نعمت ان سفلی اعمال میں نہیں ہے۔

حس شامہ

حس شامہ یعنی سونگھنے کی حس ظاہری طور اس کے بہت فوائد ہیں اور ظاہری طور پر اس کا منبع ناک ہے۔ جس کے دو نتھنے ہوتے ہیں۔ علم یوگ میں ان دونوں نتھنوں کو ایڈا اور پنگلہ کہا جاتا ہے ناک سانس لینے کا آلہ ہے اور قدرت نے اس کو سب سے اہم بنایا ہے کیونکہ یہ آلہ حیات کا مظہر ہے ہوا اسی آلہ کے ذریعے انسان کے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے اور زندگی کا رشتہ اسی سانس کی ڈوری سے وابستہ ہے۔ ہوا قدرت کا ایک زبردست عطیہ ہے۔ اس میں سائنسی نقطہ نظر سے تو مختلف گیسیں ہوتی ہیں مگر بڑی بڑی گیسیں یہ ہیں آکسیجن، ہائیڈروجن، کاربن ڈائی آکسائیڈ مگر ہمارا موضوع گیسوں کا تذکرہ نہیں ہے۔ ہم تو اسے مختصراً سادہ سے انداز میں بیان کریں گے اور اس حس کو فعال کرنے کا اسلامی اور غیر اسلامی سادہ طریقہ بیان کریں گے۔

ان طریقوں پر عمل پیرا ہونے سے قوت حیات مضبوط ہو جاتی ہے اور آکسیجن کا ایک کثیر ذخیرہ میڈولا اور بلانگٹا میں جمع ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے استغراق میں بہت مدد ملتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں جو مثبت اور منفی بجلی کا ذخیرہ ہے وہ اپنی کارکردگی جاری کر دیتا ہے۔ دوسرا سانس پر کنٹرول ہو جاتا ہے اور اعمال کے دوران آہستہ آہستہ سانس کا آنا جسم کو ریلکس ہونے میں اور بے حس وحرکت ہونے میں

مدد دیتا ہے۔ اور جسم کو حرکت نہ دینے سے ہی روح صعود کرتی ہے اور آفاقی قوتیں حرکت میں آتی ہیں۔

طریقہ اسلامی:

صوفیاء کرام نے "حیات" کی لافانی قوت کو بیدار کیا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ خود بخود ان کی یہ آفاقی قوت بیدار ہوگئی جس سے انہوں نے انوار روشنیوں اور نیرنگیوں کا ایک ہجوم اپنے ارد گرد محسوس کیا اور اسی "حیات" کا مظہر چشمۂ حیواں یا آب حیات ہے یہ چشمہ اسی قوت کا مظہر ہے ریاضت درج کر رہا ہوں اس پر عمل کریں انشاء اللہ بہت جلد آپ اپنے اندر ایک حیرت انگیز تبدیلی محسوس کریں گے۔ رات کو آنکھیں بند کر کے کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں۔ اور تصور کریں کہ آسمان یا عرش سے ایک نور سنہری خانہ کعبہ میں داخل ہو رہا ہے جس طرح روشنی چھن چھن کر اجالے سے اندھیرے میں پڑتی ہے بالکل اسی طرح ہے اور خانہ کعبہ اس سنہری روشنی سے جگمگا رہا ہے اور پوری دنیا میں چمک اور روشنی اسی کعبہ معظمہ سے پھیل رہی ہے۔ پوری دنیا انہی سنہری روشنیوں کی لپیٹ میں ہے اور یہ روشنیاں ہوا کی صورت میں اڑتی ہوئی لہروں کی طرح ہر سمت میں رواں دواں ہیں آپ اس تصور کے ساتھ ساتھ اپنی پوری توجہ ناک پر مرکوز رکھیں اور سانس کی آمد و شد پر توجہ جمائے رکھیں خیال کریں کہ جس طرح ظاہراً آپ کے چاروں طرف یہ روشنیاں ہیں اسی طرح سانس کے ذریعے یہ روشنیاں میرے اندر داخل ہو رہی ہیں اور میرا اندر منور ہو رہا ہے۔ توجہ سانس پر مرکوز ہو سانس ہوا مت سمجھیں بلکہ نور سمجھیں۔ جب ہوا نتھنوں سے مس ہو تو سمجھیں کہ یہی نور مس ہو رہا ہے چند دن کے اندر اندر بند آنکھوں کے سامنے نور ہی نور پھیل جائے گا اور طبیعت میں ہلکا پن پیدا ہو جائے گا، نامعلوم خوشی کا احساس ہر وقت رہے گا۔ طبیعت میں بسط پیدا ہو جائے گا اور دماغ میں ایک غیر معمولی قوت محسوس ہوگی یہ مشق روزانہ کھانا کھانے کے تین گھنٹے بعد رات کو تنہا مکان میں اندھیرے کمرہ میں کرنی ہے اور شور و غل بالکل نہ ہو، روزانہ قریباً ایک گھنٹہ تک عمل کیا کریں اگر صبح شام ایک ایک گھنٹہ کر لیا کریں تو اور بھی بہتر ہے چند یوم میں ابتداءً ہلکا ہلکا نور یا روشنی نظر آیا کرے گی پھر کبھی خوشبو کبھی بدبو آیا کرے گی۔ آخر میں ہمیشہ خوشبو ہی آیا کرے گی۔ پھر انواع و اقسام کی خوشبوئیں آیا کریں گی پھر ہر خوشبو اور ہر قسم کی بو میں آپ تمیز کر لیا کریں گے اندازاً تین ماہ میں یہ ملکہ حاصل ہو جائے گا کہ اگر آپ اپنے کسی عزیز کو ملیں گے تو اس کے جسم کی مخصوص بو کو آپ کا ذہن خود بخود ریکارڈ کر لیا کرے گا اور بعض دفعہ آنکھیں بند کر کے آپ اپنے عزیز کو محض اس کی مخصوص بو سے ہی پہچان جایا کریں گے اس مشق کے بہت سے فوائد ہیں۔

جب یہ مشق جاری رکھی جاتی ہے تو آپ کو جنات کی دنیا کی خوشبو اور بدبو کا علم ہونا شروع ہو جایا کرے گا۔ اور پھر جیسے ہی کسی آسیب زدہ کو دیکھا کریں گے اسی بدبو اور تشخیص بو سے یہ معلوم کر لیا کریں گے کہ اس کو مرض ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس قسم کا آسیب ہے یہ بات تجربہ سے خود بخود آ جاتی ہے یا مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

جب انسان اس سے ترقی کرتا ہے تو اس کو ملائکہ کی طرف سے خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے اور وہ ہر فرشتہ کی خوشبو کو الگ الگ تمیز کر سکتا ہے اس طرح اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسا فرشتہ میرے پاس ہے۔

نماز میں مختلف قسم کی خوشبوئیں ملائکہ کی طرف سے آتی ہیں جن کی وجہ سے نمازی کے خشوع و خضوع میں اضافہ ہو جاتا ہے اور طبیعت میں آہستہ آہستہ لطافت پیدا ہو جاتی ہے اور اس حالت میں جب انسان تلاوت قرآن کرتا ہے تو عجیب عجیب خوشبوئیں آتی ہیں اور اس کثرت سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں کہ جس کا کوئی حساب نہیں ہے اور ہر خوشبو دوسری خوشبو سے مختلف ہوتی ہے اس جہان میں آ کر آپ کو علم ہوگا کہ خوشبو میں کتنا تنوع ہے اور اللہ تعالیٰ کی صناعی کس قدر حیرت انگیز ہے اس نے ہر شے کو دوسری سے جدا بنایا ہے۔ آپ جس آیت کو پڑھیں گے اس کے ملائکہ کی الگ خوشبو آئے گی اس طرح آپ ہر آیت کے ملائکہ کی مخصوص خوشبو سے واقف ہو جائیں گے اور جب اس نوعیت کی خوشبو آیا کرے گی تو آپ جان لیا کریں گے کہ یہ فلاں فرشتہ کی خوشبو ہے۔ اسی طرح مختلف ارواح کی الگ الگ خوشبوئیں ہیں۔ پھر جب انسان کسی روح کی طرف خواہ ان بزرگ کی کتاب پڑھ کر یا دربار پر جا کر یا تصور میں اس بزرگ کی طرف توجہ کرتا ہے تو روحانی بزرگ اپنی مخصوص خوشبو کے ذریعے بندہ

کے پاس حاضر ہو جاتا ہے۔ جس سے بندہ یہ معلوم کر لیتا ہے کہ اب بزرگ آ گئے ہیں ہمارے کئی دوستوں کو یہ مقام حاصل ہے الحمدللہ، اسی طرح جب بندہ کچھ اور ترقی کرتا ہے تو وہ عالم کثرت سے عالم وحدت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس مقام پر وہ ایک ایسی یکجائی خوشبو محسوس کرتا ہے جس کا جواب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے الفاظ وضع ہوئے ہیں۔ یہ وہ خوشبو ہے جو روح الارواح کی طرف سے آتی ہے اور اسی خوشبو سے ملائکہ جنات ارواح اور عوامل کو خوشبو پہنچتی ہے۔ یہ یکجائی خوشبو جسے بوئے وحدت بھی کہہ سکتے ہیں انسان کو اس قدر بے خود کر دیتی ہے کہ انسان اسی بوئے وحدت کا دیوانہ ہو جاتا ہے اور اس سرمست کر دینے والی بو میں غرق ہو جاتا ہے۔ اف یہ تو بات کہاں سے کہاں نکل گئی بہر حال طالب میں کچھ نہ کچھ یہ صلاحیت ہونی چاہیے تاکہ وہ حاضرات کو بوقت حاضری ان کی مخصوص بو سے شناخت کر سکے۔

بیداری شامہ

بذریعہ یوگ:

قوت حیات اور قوت شامہ کو بذریعہ یوگ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے اس قدر کثیر فوائد نہیں ہیں۔ جتنے اسلامی طریقہ کے ہیں۔ بعض لوگ میرے ان الفاظ سے حیران ہوں گے کہ میں نے قوت حیات اور قوت شامہ کو یکجا کر دیا ہے۔ لیکن اگر وہ ذرا تدبر کریں تو میری بات سمجھ لیں گے۔

اب ہم بذریعہ یوگا بعض مخفی قوتیں سانس کے ذریعے مجتمع کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہیں امید ہے احباب اس سے مفید نتائج اخذ کریں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ صبح سویرے اٹھ جائیں اور مختلف جسمانی ورزشیں کریں اس کے بعد رات ہی کو ایک طشت میں لبالب پانی بھر کر رکھ دیں اور طشت کسی کھلی جگہ رکھ دیں تاکہ شبنم رات بھر اس پر پڑتی رہے پھر جب آپ ورزشیں وغیرہ کر چکیں تو گھٹنوں کو زمین پر ٹکائیں اور دونوں ہاتھوں کو طشت کی دونوں اطراف رکھ کر گھوڑے کی طرح کھڑے ہو جائیں۔ پھر منہ کو طشت کے پانی کے بالکل قریب لے جائیں جب ناک سے ایک انچ کے فاصلے پر پانی رہ جائے تو زور زور سے سانس لیں اور تیز تیز ہی خارج کرتے جائیں یعنی تیزی سے سانس اوپر چڑھائیں اور تیزی سے باہر نکالیں اس دوران پوری توجہ سانس پر رکھیں اور کچھ بدبو خوشبو یا کسی قسم کی بو کو سونگھنے کی کوشش کریں۔ جب تھک جائیں تو سیدھے بیٹھ کر سانس لے لیں وقفہ وقفہ سے پھر وہی عمل شروع کر دیں اس طرح قریباً پندرہ منٹ تک روزانہ مشق کریں۔ اور اس مشق کے بعد ایک دوسری مشق ہے وہ اس طرح کہ آپ کنول انداز یا نیم کنول یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں اور سانس کو آہستہ آہستہ کھینچتے جائیں آنکھیں بند ہوں۔ ریڑھ کی ہڈی اور گردن متوازی ہو جتنا ہو سکتا ہے سانس کھینچیں پھر سینے میں بند کر لیں اور جتنی دیر تک ممکن ہے بند رکھیں اور جب مزید روکنا ممکن نہ ہو تو آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکال دیں۔ اس عمل کو بھی پندرہ منٹ تک کریں اس طرح آدھا گھنٹہ صبح کے وقت کی مشق ہوگی۔

اب رات کا پروگرام بھی سن لیں رات کو شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اپنے دائیں نتھنے کو اور اپنی سب سے چھوٹی انگلی یعنی چھنگلی یا خنصر سے اپنے بائیں نتھنے کو بند کریں۔ پھر انگوٹھا ہٹا کر آہستہ آہستہ سانس کو اندر کھینچیں جب سانس لے چکیں تو انگوٹھے سے نتھنا بند کر لیں اور سانس کو اندر روکے رکھیں۔ جب روکنا ممکن نہ ہو تو بایاں نتھنا سے انگلیاں ہٹا کر سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔ یاد رہے کہ سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالنا ہے اور کوشش کریں کہ نکالنے میں اتنا وقت لگے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور بے چینی پیدا ہو۔ کوشش کر کے پھیپھڑے ہوا سے بالکل خالی کر دیں۔ پھر جب بائیں طرف سے سانس کو مکمل نکال لیں تو پھر اسی طرف سے آہستہ آہستہ سانس لیتے جائیں اور جب لے چکیں تو سانس کو پھیپھڑوں میں بند کر دیں اور جب روکنا دشوار ہو رہا ہو تو دائیں طرف سے نکال دیں اور پوری طرح سے ہوا خارج کر دیں۔ اس طرح کرنے سے ایک چکر یا دورہ تنفس پورا ہو جاتا ہے اس طرح پندرہ چکر سرانجام دیں اس کے بعد پرسکون ہو کر اس انداز سے بیٹھے

کہ ہوا با آسانی آسکے پھر آنکھیں بند کر کے ہی آپ تصور کریں کہ ایک سرسبز باغ میں بیٹھے ہیں۔ اس گلستان میں ہر طرح کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور خوشبوئیں کثیر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آپ ہر خوشبو کو سونگھ رہے ہیں۔ ہر طرح کی خوشبو آپ کو آرہی ہے۔ یہ تصور کر کے ذرا گہرے گہرے سانس لیں اور محسوس کریں خوشبوئیں آرہی ہیں ہر طرف سے چہار جانب سے خوشبوؤں کی لہریں اور بھینی بھینی خوشبو ہوا کے دوش پر سفر کر کے آپ کی ناک کو چھو کر نتھنوں میں داخل ہو رہی ہے صبح کو بھی صبح کی مشق کرنے کے بعد یہ مشق کیا کریں اور رات کو بھی۔

امید ہے دس بیس روز میں خوشبوئیں آنا شروع ہو جائیں گی۔

پھر ان خوشبوؤں میں ایک اور تشخیص کریں کہ آپ کے سامنے گلاب کے پھولوں کے پودے ہیں اور کثیر تعداد میں گلاب کھلے ہوئے ہیں اور گلاب کی خوشبو آپ کو آرہی ہے۔

امید ہے چند روز کے بعد ہلکی ہلکی گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی آپ مشق جاری رکھیں چند یوم میں تیز گلاب کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔

اب اسی طرح کلیوں کا تصور کریں اور تصور سے ان کی خوشبو سونگھیں۔ جب ان دونوں طرح کی خوشبوؤں میں تشخیص ہو جائے تو آپ کامیاب ہیں۔

اب آپ کو اس کے کثیر فوائد حاصل ہوں گے جن کو میں تو بیان نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ بعض لوگ اسے عجیب خیال کریں گے ہاں جو شخص اسے کرے گا اس پر اس عمل کے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہو جائیں گے۔

شرح ہمزاد

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہمزاد کی تسخیر کے چار معروف طریقے ہیں اور چار مسلک کے لوگ اپنے قدیمی مروجہ طریقوں سے ہمزاد کو مسخر کرتے ہیں۔

لیکن ان چاروں طریقوں اور مسالک کا جو نچوڑ ہے وہ صوفیاء کرام کے ہاں پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو ہمزاد اولیاء کرام کے قبضے میں ہوتے ہیں وہ قوت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں ہمزاد ہمارے نسمۂ مفرد کی ہیئت ہے۔

دراصل ہمارا جسم اور ہماری مادی دنیا مرکب روشنیوں کا مجموعہ ہیں یہ روشنیاں ایک دوسرے میں اس قدر پیوست ہیں کہ مادی صورت بن گئی ہے اور اگر انہی روشنیوں کی یہ پیوستگی کم ہو تو وہ ہیولیٰ یا نسمہ کی لطیف شکل ہوگی اور اگر یہی ہیولیٰ کچھ اور لطیف ہو تو جناتی نسمہ مفرد بن جائے گا اور اگر انسان کے نسمہ مرکب کو مفرد بنایا جائے جس کے لئے ریاضات وغیرہ ہیں تو یہ نسمہ انسانی جسے نسمہ مرکب کہتے ہیں جب مفرد بنتا ہے تو جناتی قوتوں کا حامل ہوتا ہے بلکہ ان سے بھی کچھ زیادہ طاقتور رہتا ہے اس نسمہ مفرد انسانی کو ہم ہمزاد کہتے ہیں۔

اگر چہ اس مسئلہ میں بھی کسی قدر اختلاف ہے لیکن مجھے بزرگوں سے یہی شرح پہنچی ہے۔

اپنے انسانی نسمہ مرکب یعنی ثقیل روشنیوں کو لطیف روشنیوں میں یعنی نسمہ مفرد میں بدلنے کے لئے ہر مسلک نے مختلف ریاضات ترتیب دی ہیں۔ تاکہ یہ نسمہ مرکب مفرد میں بدل جائے۔

اب خواہ یہ نسمہ مرکب قوت ارادی سے مفرد بنائیں یا بھوک پیاس اور نہ سونے جیسی سخت ریاضات کر کے یا پھر مسلسل ارتکاز اور آیات پڑھ کر یا طلسمات پڑھ کر یا اسی طرح کے دوسرے عوامل کر کے اس مخفی قوت کو اپنے تصرف میں لائیں انہی مختلف طریقوں کو اعمال ہمزاد کہتے ہیں۔

ہمزاد اور مسالک اربعہ:

ہمزاد میں چار مسالک ہیں جنہیں ہم بڑے بڑے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱- مسلمانوں کا مسلک "عوام"
۲- صوفیاء کرام کا مسلک "خواص"
۳- یونانیوں اور طلسمات والوں کا مسلک
۴- ہندوؤں کا مسلک ان میں بھی دو گروہ ہیں۔ پنڈت اور سادھوؤں کا۔

بہر حال ذیل میں ہم ان مسالک اربعہ کو مختصراً بیان کرتے ہیں امید

ہے ہمزاد کے موضوع پر روشنی پڑے گی اور مزید سمجھنے میں مدد ملے گی۔

مسلک مسلمانان:

عام مسلمانوں کا نظریہ ہمزاد کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں ہے یہ لوگ مانتے تو ہیں کہ ہمزاد کا وجود ہے لیکن یہ اس پر غور فکر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب ایسے اعمال کی اجازت نہیں دیتا اور جو آیات کنایات کی صورت میں ہمزاد پر دال ہیں ان کنایات کو دوسرے اشارات پر محمول کرتے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمزاد انسان کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی فنا ہو جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان کو دفن کرو تو ایک مٹھی مٹی پر یہ دعا پڑھ کر مٹی پھینک دیا کرو اس سے اس کا ہمزاد بھی ساتھ ہی دفن ہو جائے گا اور دوسرے اس حدیث کو لیتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ ایک ساتھی شیطان پیدا ہوتا ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا حضور آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ تو یہ لوگ قرآن حکیم سے استدلال لیتے ہیں اور مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْن اور اس آیت سے کہ جس میں "قرین" کو برا ساتھی کہا گیا ہے۔

لیکن انہی میں وہ مسلمان بھی ہیں جو اس سے بڑھ کر ہمزاد کی ماہیت کو سمجھتے ہیں اور کی اس ودیعت کردہ طاقت سے بھرپور فائدہ اٹھانا جانتے ہیں۔

اس گروہ نے بھی بہت سی آیات سے استدلال لے کر اسے جائز قرار دیا ہے اور ہمزاد کو تسخیر کرنے کے طریقے وضع کئے ہیں اس گروہ کو صوفیاء کرام کا گروہ کہا جاتا ہے۔

مسلک صوفیاء کرام:

صوفیاء کرام وہ پاکیزہ نفوس ہیں جنہوں نے ریاضت و مجاہدہ سے اپنے نفوس کو مطیع بنایا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان اپنے نفس کے عرفان سے حاصل کر لیا۔

ان پاکیزہ نفوس نے جب اپنے نفس کو آلائش دنیا سے اور قلب کو ہموم وغموم سے پاک اور اپنی روح کو ذات کی تجلیات سے منور اور سر کو غیر اللہ سے خالی کر دیا تو بہت سی نادیدہ پراسرار قوتیں خود بخود ان کی تسخیر میں آگئیں اگر چہ ان نفوس قدسیہ کا مقصد قوتوں کو مطیع ومنقاد کرنا نہیں تھا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے اصولوں کو ان متذکرہ لطائف کے ساتھ ان قوتوں کو تخلیق کیا ہے اور ان لطائف کے تابع ان سب کو کر دیا ہے۔

پھر صوفیاء کرام نے اپنی روح کی پرواز سے ان باریک اسرار کو پالیا اور اس راز تخلیق اور انسان کے ساتھ ان باطنی قوتوں کے باریک ربط کا سراغ لگا لیا اس طرح انہوں نے قوانین وضع کئے اور ان باطنی قوتوں کو تسخیر کرنے کا طریقہ اپنے تربیت یافتہ گروہ کو بتایا۔

یہ ان حضرات کا امت مسلمہ پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس قدر باطنی قوتیں انسان میں پیدا کر دیں کہ جن کا پورا زمانہ مقابلہ نہیں کر سکتا انہی قوتوں میں سے ایک قوت ہمزاد ہے۔

مسلک قدیم طلسمات:

زمانہ قدیم میں انسانی نسمہ ارتقاء کی منازل طے کر رہا تھا اس میں ظاہری طور پر پختگی آگئی تھی مگر یہ نسمہ باطنی طور پر اپنی زمانہ کی گرد سے محفوظ تھا اور اس نسمہ میں ایک سادگی پائی جاتی تھی۔ اس میں ثقیل روشنیاں نہ تھیں بلکہ یہ لطیف روشنیوں کا مجموعہ تھا۔ اس دور میں بہت سی پراسرار قوتیں خود بخود انسان کی تسخیر میں تھیں جنہیں انسان اپنی فطری صلاحیت کہتا تھا۔

مثلاً اس دور کا انسان کئی سو میل دور سے اپنے ساتھیوں کی مخصوص بو سے انہیں پہچان لیتا تھا اس دور کا انسان بہت دور تک دیکھ سکتا تھا ان حضرات کے کان بہت حساس تھے اور کئی سو میل دور سے آواز کو سن لیتے تھے۔

یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ ان کا دماغ پیچ در پیچ مختلف خیالات کو جنم دیتا رہا تھا اس طرح دماغ قدرت کی تخلیق کردہ نئی نئی روشنیوں سے متعارف ہوتا رہا اور ان کا ذہن ان روشنیوں کے ساتھ مرکب ہوتا گیا اور اس طرح انسان کا ذہنی نسمہ مفرد سے مرکب بن گیا اور ارتقاء کا یہ عمل مسلسل جاری رہا۔ اور اب تک جاری ہے یہی وجہ ہے کہ زمانہ جس قدر اپنی ابتداء سے دور ہوتا جا رہا ہے اسی قدر اسے اپنے باطنی قوتیں بیدار کرنے کے لئے زیادہ ریاضت کرنا پڑتی

ہے۔ دور کیوں جاتے ہیں اپنے اسلامی ابتدائی دور پر نظر دوڑائیں صوفیاء کرام کے گروہ اور ہندو یوگیوں پر نظر ڈالیں ہزاروں ایسی مثالیں ملیں گی جن کو آج ہم خرافات کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں دراصل ان حضرات کو باطنی صلاحیتوں کو جلا دینے کے لئے بہت زیادہ ریاضت نہ کرنا پڑتی تھی۔

اب ہم دوبارہ ابتدائی دور کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم بیان کر رہے تھے کہ ان لوگوں کا ذہنی نسمہ مفرد تھا اور ابھی ثقیل روشنیوں سے متعارف نہ ہوا تھا ان کے ظاہری حواس خمسہ کے ساتھ ساتھ باطنی حواس بھی فعال تھے ان لوگوں کو فطری طور پر روحانیت ودیعت تھی ان لوگوں کے ساتھ قدرت کی ایسی قوت تھی جو زمانہ کو بتدریج ترتیب دیتی رہی ہے اور اس کو مدوّن کر رہی ہے۔

قدرت کی اس صفت کے تحت ان لوگوں میں سے چند کے ذہن میں ان پراسرار قوتوں کو حاصل کرنے کی جستجو پیدا ہوئی جنھیں وہ نہیں جانتے تھے۔ یہاں بھی قدرت کی اس صفت نے ان کی مدد کی اور انھیں چند الفاظ اور مخصوص ترتیب الہام کر دی یا ان کی فطرت میں القاء کر دی گئی۔

چونکہ ان حضرات کا نسمہ تو پہلے ہی مفرد تھا اس لئے ان مخصوص الفاظ اور مخصوص ترکیب نے ایک خاص عمل کیا اور ان ابتدائی انسانوں کے اندر مختلف پوشیدہ صلاحیتیں نمایاں ہو گئیں اس طرح یہ لوگ نئی قوتوں سے متعارف ہوئے پھر ان لوگوں میں سے مخصوص لوگوں کی یہ عادت بن گئی کہ وہ ناقابل فہم الفاظ کا تانا بانا جوڑتے اور ایک طلسم بناتے اس بنانے میں قدرت کی وہ تخلیقی صفت شامل ہوتی تھی جو انسان کو اس کے ارتقاء میں اس کی مناسب حال باتیں القاء کرتی ہے اس طرح الفاظ بنا کر وہ ایک ترکیب اپنی ہی قوت سے وصول کرتے اور اس پر عمل کرتے۔ یاد رہے یہ بات ان کی فطرت میں القاء ہو چکی تھی۔

جسے آپ مذہب کی زبان میں الہام فطری بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان حضرات کو ان مخصوص الفاظ بنانے اور ترکیب ایجاد کرنے سے جن قوتوں کا سراغ ملا ان میں سے ایک زبردست قوت ہمزاد کی بھی ہے جسے ان حضرات نے اپنے حواریوں کے لئے رقم کر دیا۔ چونکہ اختصار ملحوظ ہے اس لئے اسی پر بس۔

ہندو مسلک:

ہندو کا مذہب بھی ہزاروں سال پرانا ہے اور ان حضرات کی نسل بہت ہی قدیم ہے تاریخ سے تو ہماری بحث نہیں ہے اس لئے اختصار سے کام لیتے ہیں۔

سنسکرت میں ''ہندو'' کے معنی ''بندہ'' کے ہیں جسے عربی میں ہم ''عبد'' کہتے ہیں۔

بہر حال یہ لوگ بھی کسی دور میں عبودیت کا اعلیٰ شاہکار رہ چکے ہیں لیکن انسانی ارتقاء کے ساتھ ساتھ ان کی اقدار بھی بدلتی گئیں۔ ہندوؤں میں بھی دو گروہ پائے جاتے ہیں۔

پہلا گروہ پنڈت حضرات کا ہے یہ لوگ گویا مذہبی راہنما ہوتے ہیں اور ویدوں کا درس دیتے ہیں وعظ وغیرہ کہتے ہیں مندروں میں متعین ہوتے ہیں بالفاظ دیگر ہمارے مذہب کے مطابق یہ ہندوؤں کے ''مولوی'' ہیں اور دوسرا گروہ سادھوؤں اور رشی مینوں کا ہے ان حضرات نے دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں کو اپنا مسکن بنا لیا اور ریاضات شاقہ کے ذریعے نفوس کی بعض صلاحیتوں سے کام لینے کا طریقہ سیکھ لیا یہ لوگ ان کے صاحب تصوف ہیں جسے وہ جوگ حاصل کرنا یا نروان حاصل کرنا کہتے ہیں۔

ان دونوں گروہوں کا بھی آپس میں تضاد ہے اول پنڈتوں کا گروہ بھی ہمزاد کا قائل ہے۔ وہ اسے گندی روحوں میں شمار کرتا ہے اور اس کے لئے جھاڑ پھونک اور منتر بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہمزاد کو خبیث روح بھی کہتے ہیں اور محض منتروں وغیرہ سے اس کا تدارک کرتے ہیں اس کے مطیع کرنے اور اس پر اعمال وغیرہ کرنے کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ دوسرا گروہ سادھو لوگوں کا ہے ان میں بہت بڑے بڑے صاحب فہم لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے نفس کی بعض خصوصیات کو بروئے کار لا کر اس کے اندر ریاضت کے ذریعے ایسی خصوصیات پیدا کر لیں جو خوارق کے ضمن میں آتی ہیں انہی خوارق کو مذہب کی زبان میں استدراج کہتے ہیں ان لوگوں نے ایسے الفاظ ترتیب دئے جن کے کرنے اور زبان کی مخصوص حرکت سے اور الفاظ کے زیر و بم سے دماغ میں ایک تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو آفاقی آثار یعنی فضا میں

اثرات مرتب کرتی ہے اور نفس کے اندر بھی اثرات پیدا کرتی ہے یہ روشنی کی لہر ہے جو الفاظ کے زیر و بم کے ساتھ مربوط ہے جب یہ نفس کے اندر تاثیر کرتی ہے۔ تو قوت متخیلہ کو تحریک دیتی ہے اس طرح عامل جو خیال دھار کر بیٹھا ہوتا ہے وہ تصور میں ہو بہو نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔

جب یہ خیال ہو بہو مسلسل نظر آتا ہے تو چونکہ عامل اپنے طور پر ادراک کئے بیٹھا ہے کہ یہ مسخر ہو جائے گا اور ہر کام کرے گا بس یہ ادراک آہستہ آہستہ فعال ہوتا جاتا ہے اور قوت ارادی کو حرکت دیتا ہے پھر قوت ارادی اس خیالی جسم کو متحرک کر کے مسخر کر دیتی ہے اور مختلف کام وغیرہ کرتی ہے۔

ان سادھوؤں نے اور رشی منیوں نے بعض طریقے تو ایسے وضع کیے ہیں جن میں الفاظ جنھیں منتر کہا جاتا ہے استعمال ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ مخصوص طریقہ بھی ہوتا ہے جو ہمزاد مطیع کر دیتا ہے اور انہی لوگوں نے بعض صرف مشقیں وضع کی ہیں جن میں پڑھا تو کچھ نہیں جاتا البتہ مخصوص طور سے ریاضت کی جاتی ہے جس سے یہ قوت ظاہر ہو جاتی ہے۔

مدارک باطنی

حواس ظاہری سمع بصر کلام ناطقہ شامہ لامسہ کا تو ہم سابقہ اوراق میں تفصیلاً ذکر کر چکے ہیں اور ان کی ظاہری حسیات سے باطنی حسیات کی بیداری کو اچھی طرح سمجھا چکے ہیں۔

اگر کوئی شخص ان ظاہری حواس کی بیداری میں مشغول ہو جائے تو اس کے باطنی حواس خود بخود فعال ہو جائیں گے ان حواس باطنی کا تذکرہ کرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان ریاضات پر کاربند ہونے سے یہی حواس کام کرنا شروع کرتے ہیں۔

چنانچہ ان حواس کا بیان کرنا از حد ضروری ہے اور پھر یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمزاد کے اعمال کا ان کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور جب تک ان باطنی حسیات کو ایک شخص مکمل طور پر سمجھ نہیں لیتا اور ان کو فعال نہیں کر لیتا اس وقت تک اس کا عمل ہمزاد میں کامیاب ہونا ایک سراب نظر آتا ہے۔

کیونکہ یہی وہ باطنی حسیات ہیں جنھیں مدارک باطنی کہا جا سکتا ہے درصل یہ اصل انسان ہے ظاہری آنکھ ختم ہو جائے گی مگر باطنی علم کی آنکھ ادراک کی قوت باقی رہنے والی ہے۔ اسی طرح تمام حواس ظاہری مادہ سے بنے ہیں اور ایک نہ ایک روز سب ختم ہو جائیں گے۔ پھر فقط باطنی حواس انسان کو ملیں گے جن کے ذریعے وہ اپنی باطنی زندگی کا آغاز کرے گا۔ چنانچہ میرا ہر بھائی کو مشورہ ہے کہ ان باطنی حواس کو سمجھنے کی پوری کوشش کرے پھر ان کی روشنی میں عمل ہمزاد کرے۔

ادراک کی حقیقت:

ادراک بنی نوع انسان میں خدا کی صفت علمیہ کا مظہر ہے یہ ایک خاص صفت ہے جو اللہ جل شانہ نے بندہ میں ودیعت فرمائی ہے ادراک کسی چیز کے جاننے کے عمل ذہنی کا نام ہے۔ جاننے کی حدود میں انہی حدود پر انسانوں کے مراتب ہیں کسی شخص کی پوری زندگی کا دار و مدار اس کے ادراک کی خاصیت پر ہے۔ اس میں ادراک کی قوت جس قدر تیز ہوگی اسی قدر یہ شخص دوسروں پر فوقیت لے جائے گا۔ یوں تو ادراک کے بہت سے شعبے ہیں مگر ہم اپنے متعلقہ شعبہ کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ طوالت نہ ہو۔ ادراک کے تین حصے ہیں۔

اول:- ہلکا ادراک جسے ادراک سطحی کہتے ہیں یہ وہ ادراک ہے کہ بندہ کو کچھ دیر تک کسی بات کا خیال رہا اور وہ اسے جانتا رہا مگر کچھ دیر کے بعد وہ اسے بھول گیا اور اس کا ایک موہوم سا خیال باقی رہا جسے کسی واضح خیال میں نہیں ڈھالا جا سکتا اور اسے الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتے۔

دوئم:- اس درجہ کا ادراک جسے ہم ادراک غیر مستقل کہہ سکتے ہیں اس کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ ہم ایک چیز کے متعلق کچھ جانتے ہیں اور یہ جاننا ہمارے لئے کچھ دیر تک ذہن میں موجود رہا ذہن سے میری مراد شعور ہے۔ پھر چند لمحوں کے بعد بھول گئے اور کاروبار کرتے رہے پھر جب یاد کرنا چاہیں تو فوراً موجود فی الذہن ہو جائے اور اس طرح یہ خیال کبھی بھی نہ بھولے اور ہر وقت تحت الشعور کا رابطہ شعور

ساتھ اس خیال سے وابستہ رہے یعنی زندگی کے کسی بھی موڑ پر جب اس (خیال) معلومات ادراک کی ضرورت محسوس ہو وہ ادراک یعنی جسے ہم نے خیال کی صورت میں لاشعور کے سپرد کیا ہے موجود فی الشعور ہو جائے۔

سوئم:۔ یہ ادراک کی سب سے اعلیٰ قسم ہے اس قسم کے ادراک کو ادراک مستقل کہتے ہیں۔ یہ ایسا ادراک ہے کہ مثلاً ایک چیز پر آپ نے توجہ صرف کی اور اس کے خیال کو ذہن میں نقش کر لیا پھر یہی خیال لاشعور میں داخل ہو جائے اور تحت الشعور اس خیال کے لئے مستعد ہے اور شعور اس کو ہر وقت حاضر سمجھے۔ یاد رہے ادراک جب تک ہلکا ہوتا ہے اور بندہ کا جاننا سطحی ہوتا ہے اسے بندہ بھول جاتا ہے اور جب یہی جاننا ذرا گہرے مشاہدہ سے ہوتا ہے وہ بندہ اسے جب چاہے یاد کر سکتا ہے لیکن اگر یہی جاننا شعور اور لاشعور کی گہرائیوں سے واقع ہو تو یہ خیال یا معلومات جسے ہم نے ذہن کی گہرائیوں سے سمجھا ہے ہمارے ذہن کا مستقل ملکہ بن جائے گا اور وہ خیال ہر وقت ذہن میں موجود رہے گا خواہ انسان کوئی کام کرتا ہو خواہ فارغ ہو یہ خیال ذہن میں حاضر رہے گا۔ اعمال کے لئے اسی قسم کے ادراک کی ضرورت ہے جو بہت گہرا ہو اور جسے کوئی دوسرا کام ذہن سے بھلا نہ سکے۔ اس قسم کا ادراک پیچھے بیان کردہ ریاضتوں سے حاصل ہوتا ہے اور مستقل کسی چیز کو گہرے مشاہدہ سے دیکھنا اور مسلسل اسی چیز کے خیال میں منہمک رہنے سے بھی حاصل ہو جاتا ہے اسی لئے اعمال ہمزاد میں ہر وقت ہمزاد کا خیال رکھنے کو کہا جاتا ہے۔

احساس کیا ہے؟

ادراک جب اپنی حدود کے آخری سرے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ انسان میں احساس کو بیدار کرتا ہے ایسے میں ایک فرد اپنے متعلق مکمل لاعلمی کو جان لیتا ہے اور وہ اپنی جستجو کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر ادراک [illegible] سے غیر ذات کو سمجھنے میں صرف [illegible] ہے تو بندہ اس شے کے لئے تجسس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اور اس کے ذہن میں خاص قسم کی بے چینی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بے چینی فکر کی بنیاد قائم کرتی ہے (فکر کی حقیقت آگے ہے) انسان اس احساس کے درجہ میں اگر ہمزاد وغیرہ جیسی قوتوں کی طرف تجسس کرے تو بہت سے حقائق اور بہت سی چیزیں اس پر منکشف ہو جاتی ہیں لیکن اس کے اس مرتبہ پر جب انسان پہنچ جاتا ہے تو اپنے محسوسات کو وہ اپنی مرضی سے کسی سمت میں نہیں لگا سکتا کیونکہ اس کا احساس آزاد ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس احساس کو صحیح طور پر کس طرح بروئے کار لایا جائے تو اس کے لئے مختلف ریاضتیں ہیں اسی درجہ احساس میں آکر انسان کو عمل ہمزاد شروع کرنا چاہئے اگر اس سے پہلے ہمزاد کا عمل کیا گیا تو ناکامی ہوگی۔

کیونکہ عمل ہمزاد کرنے سے اس کا احساس آہستہ آہستہ اپنا رخ ہمزاد کی طرف موڑ لے گا اور احساس ہمزاد کے عمل کی جزئیات اور پڑھائی وغیرہ میں اس درجہ منہمک ہو جائے گا کہ فکر کو حرکت میں لے آئے گا اب ہم فکر کو بیان کرتے ہیں۔

فکر کی رنگینیاں:

فکر جب احساس کی شدت کی وجہ سے ہمزاد کے عمل یا سایہ یا عکس اور الفاظ عمل پر ان جزئیات کی حقیقت کلیہ یعنی ہمزاد پر مرکوز ہو جاتی ہے تو فکر کی اس مرکزیت سے ذہن میں ایک بے خیالی کی کیفیت ہو جاتی ہے اسی بے خیالی میں جب فکر کچھ عرصہ اور اسی نقطہ یعنی ہمزاد پر مرکوز رہتی ہے تو اکثر اوقات ہمزاد سے ملاقات ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اسی دور میں ڈراؤنی اشکال روبرو آتی ہیں اچھی اشکال بھی آ سکتی ہیں۔

یعنی مشاہدات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس میں ہمزاد سے معلومات لینا اور خوابوں میں نظر آنا اور ظاہری طور پر الم نشرح کھلی آنکھوں سے ہمزاد کا اور مشاہدات کا نظر آنا وقوع میں آتا ہے۔

حتیٰ کہ ہمزاد مکمل صورت میں سامنے آ موجود ہوتا ہے جب آپ کی توجہ یعنی فکر کچھ دن تک اور اسی ہمزاد پر مرکوز رہی تو پھر ایک سکوت طاری ہوگا جس میں چند لمحوں کے لئے تو ہمزاد جو وجود بن کر نظر آ رہا ہوتا ہے غائب ہو جاتا ہے پھر جب ظاہر ہوتا ہے تو آپ سے ہمکلام ہوگا اور اس میں صفت گویائی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن بہتر ہے کہ آپ خود اس سے کلام نہ کریں اسے کلام کرنے دیں آپ اس پر اور فکر کو یکسو کریں اور اس کی گویائی کے علاوہ آپ اپنی فکر کو اور باریک

کریں توجہ میں باریک ہو جائیں حتیٰ کہ ایک دن روشنیوں اور نور کا ایک ہجوم آپ محسوس کریں گے۔ یہ ہمزاد کی تسخیر ہے اور اگر آپ مخصوص قسم کی ریاضات جاری رکھیں گے تو آپ میں ہمزاد کو چھو لینے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔

قوت متخیلہ:

خیال کیا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور ٹیلی پیتھی سے متعلق ہے اس کا جواب مختصراً یہ ہے کہ خیال ذہن میں خود بخود پیدا نہیں ہوتا اس کا کوئی محرک بیرونی ضرور ہے اور کہیں نہ کہیں کائنات میں ضرور ایسا نظام ہے جس سے ہمارے لاشعور کا گہرا رابطہ ہے اور یہی لاشعور خیالات کو شعور بنا کر ذہن انسانی میں ڈال دیتا ہے۔

اگرچہ اس موضوع پر ایک الگ تصنیف لکھی جا سکتی ہے مگر ہم اس قدر بیان کریں گے جس قدر ہمیں اپنے موضوع کے لئے ضرورت ہے۔ خیال کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ خیال غیر ارادی
۲۔ خیال ارادی
۳۔ بے خیالی
۴۔ یک خیالی

خیال غیر ارادی تو ہر شخص کو آتے ہیں یعنی اکثر اوقات اس پر غیر ارادی خیالات کا غلبہ رہتا ہے اور کبھی کبھی جب وہ متوجہ ہو کر سوچتا ہے تو مخصوص قسم کے خیالات ارادۃً اس کے ذہن میں وارد ہوتے ہیں۔ لیکن ثالث اور رابع قسم کے انسان میں خیالات کا کمال ہے اول بے خیالی دوئم یک خیالی۔

دراصل بے خیالی یک خیالی کی بنیاد ہے۔ بے خیالی سے مراد ہے کہ انسان مختلف ریاضات کے ذریعے اپنے ذہن کے ہر گوشے کو ہر طرح کے خیالات سے صاف کر دے اور کوئی خیال غیر ارادی اس میں داخل نہ ہو اور اگر ارادہ سے بھی کسی خیال کو لانا چاہے تو وہ بھی شعور کے عالم میں تو آئے مگر استغراق کے عالم میں نہ آنے پائے۔ جب ذہن کا ہر گوشہ ہمہ قسم کے خیالات سے صاف ہوتا ہے تو اسے انخلائے ذہنی کہتے ہیں یہ ایک خاص وصف ہے جو اللہ تعالیٰ نے بندہ کو بخشا ہے۔ اسی بے خیالی کو بعض لوگ فنا سے تعبیر کرتے ہیں مگر فنا کوئی اور چیز ہے۔

جب بندہ اسی بے خیالی میں کچھ عرصہ رہتا ہے تو پھر وہ تصور اس کے ذہن کے لاشعوری حصے سے آہستہ آہستہ سر ابھارتا ہے جس کے لئے بندہ بے خیال ہو گیا تھا جب وہ تصور ذہن میں حاضر ہو جاتا ہے تو اس کو یک خیالی کہتے ہیں۔

اسی یک خیالی میں بندہ جب حاضر ہوتا ہے تو بعض لوگ اسے بقا باللہ کہتے ہیں۔ مگر یہی بے خیالی اور یک خیالی خدا کی عبادت اور سلوک کی ریاضت کے دوران ہو تو اسے تو واقعی ہم فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہیں گے۔ اور یہ فنائے الٰہی اور بقائے الٰہی کا عکس ہے۔

لیکن اگر یہی بے خیالی اور یک خیالی ہمزاد کے اعمال کے دوران پیش آئے تو اسے فنا و بقا سے تشبیہ نہیں دے سکتے اسے ہم عمل کی کیفیات کہتے ہیں اس بے خیالی اور یک خیالی کو ذہن میں رکھ کر عمل ہمزاد کرنا چاہئے۔

تصور کی حقیقت:

بعض لوگ تصور کا مفہوم غلط سمجھ لیتے ہیں۔ جب ہم ہمزاد کے ضمن میں بار بار لکھیں کہ تصور ہمزاد کا مضبوط رکھیں تو اس سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ آپ ہمزاد کے آنکھ کان ناک کو ذہن میں محسوس کریں اور دیکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ کسی چیز کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھنا تو خیال کا خاصہ ہے تصور یہ ہے کہ آپ اس چیز کے خیال کو کلی حیثیت سے محسوس کریں۔ اس کی جزئیات پر توجہ لگانے کی ضرورت نہیں اسے کلی طور پر ذہن میں رکھیں اور اسی چیز کو ذہن میں رکھ کر آپ اس قدر مستغرق ہو جائیں کہ ذہن میں بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے اور جب بے خیالی کی کیفیت پیدا ہو جائے گی تو رنگ روپ آنکھ کان ناک چہرہ وغیرہ سب کچھ خود بخود ظاہر ہو جائے گا کیونکہ وہ تو ادراک میں خود بخود پہلے سے موجود ہے۔ جب ادراک آہستہ آہستہ گہرا ہوتا جائے گا تو یہ شکل و شباہت جو آپ کے ذہن میں موجود ہے نگاہ کے روبرو آ جائے گی اور فکر کی مرکزیت سے یہ نگاہ سے ترقی کر کے گفتگو کرنے لگے گی۔ گویا تصور کرنے سے مراد محض یہ ہے کہ اس چیز کو جس کا تصور کرنے کو

کہا جائے ہو بہو دیکھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ اس کی کلی حیثیت کو ذہن میں رکھ کر استغراق میں چلے جائیں۔ جب استغراق گہرا ہوگا تو یہ حیثیت ذہن سے محو ہو جائے گی اسے محو ہونے دیں پھر بے خیالی پیدا ہوگی اور بے خیالی کے بعد خود بخود صورت ظاہر ہو جائے گی۔

استغراق کی حقیقت:

استغراق کا لفظ بار بار استعمال ہو رہا ہے اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں استغراق ذہن انسانی کی ایک کیفیت کا نام ہے۔

اسے ہم زندگی کے مختلف اوقات میں نیند کے وقفوں کے دوران تلاش کر سکتے ہیں۔ جب انسان سونے کے لئے لیٹتا ہے تو اس پر نیند کا خمار طاری ہوتا ہے یہ خمار ترقی کرتا ہے تو اردگرد کے ماحول سے بندہ بے نیاز ہو جاتا مگر ہلکی ہلکی آوازیں سن رہا ہوتا ہے پھر اس منزل سے ترقی کر کے ذرا اور آگے جاتا ہے تو اسے کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سنائی دیتی لیکن اسے اپنا کچھ کچھ شعور ہوتا ہے یہی درجہ استغراق کا ہے۔

اسی قسم کی کیفیت کو بیداری میں کسی ریاضت کو کرنے کے دوران ذہن پر طاری کر لینا استغراق کہلاتا ہے۔ استغراق حاصل کرنے کے لئے بندہ کو کم سونا چاہئے اور کم کھانا چاہئے۔ اور نظر یعنی آنکھ کو اس پوزیشن میں رکھیں کہ پلک نہ جھپکے یا پتلی حرکت نہ کرے کیونکہ اس طرح حرکت کرنے سے استغراق طاری نہیں ہوتا۔ استغراق کے لئے معتدل موسم چاہئے جہاں نہ گرمی ہو نہ سردی یا ایسا ماحول پیدا کر لیں۔ استغراق کے لئے گردن اور ریڑھ کی ہڈی متوازی رکھیں کسی تصور کو ذہن میں رکھ کر جس سمت قدم اٹھائے جاتے ہیں وہ راستہ استغراق کا راستہ ہے آپ آہستہ آہستہ ذہن کو خیالات و باطل تصورات سے پاک کرتے جائیں اور استغراق کی شاہراہ پر چلتے چلتے بے خیالی کے مقام تک پہنچ جائیں پر بے خیالی سے آگے یک خیالی کو اپنی قیام گاہ بنا لیں یہی آخری منزل ہے۔

● ● ●

پتھری — کچھ گھریلو نسخے

- لیموں کے رس میں سندھو نمک (Rock Salt) ملا کر کھڑے کھڑے پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔
- گائے کے دودھ کی چھاچھ میں سندھو نمک ڈال کر کھڑے کھڑے روزانہ صبح اکیس دن تک پینے سے پتھری پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے اور آرام آجاتا ہے۔
- گوکھرو کا چورن شہد کے ساتھ چاٹنے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔
- بوریکس (سہاگہ) کو باریک پیس کر اس کا پاؤڈر پانی کے ساتھ پھانک لینے سے پتھری چورا ہو کر پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔
- ناریل کے پانی میں لیموں کا رس ملا کر روزانہ صبح شام پینے سے پتھری ختم ہو جاتی ہے۔
- کریلے کا رس چھاچھ کے ساتھ پینے سے پتھری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- مولی کے پتوں کا رس نکال کر اور اس میں بوریکس ملا کر روزانہ صبح و شام پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔
- پالک کی بھاجی کا رس پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔
- پرانا گڑ اور ہلدی چھاچھ میں ملا کر پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔
- سیاہ کشمش کو جوش دے کر پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے۔
- کرتھی پچاس گرام کے قریب رات کو بھگو دیں۔ صبح کو مسل کر اور چھان کر اس کا پانی روزانہ صبح پینے سے پتھری میں افاقہ ہوتا ہے۔
- کرتھی (Coarse Pulse) کا سوپ بنا کر اور اس میں چٹکی بھر Borax ملا کر پینے سے پتھری پگھل جاتی ہے اور پتھری کی وجہ سے ہونے والی نہایت شدید تکلیف میں افاقہ ہوتا ہے۔
- مولی کے بیج چار تولے لے کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھا پانی باقی رہ جائے تو اتار کر پانی پی لیں۔ اس سے پتھری پگھل جاتی ہے۔
- گیہوں اور چنے کو ملا کر جوش دیں اور پھر اس جوشاندے میں چٹکی بھر بوریکس ملا کر پئیں۔ اس سے پتھری ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے۔
- مہندی کے پان کا جوشاندہ پینے سے پتھری میں افاقہ ہو جاتا ہے۔
- مکئی کے دانے نکال لینے کے بعد خالی ڈوڈے کو جلا کر راکھ بنا لیں اور پھر اس کو چھان لیں۔ یہ راکھ ایک گرام پانی کے ساتھ صبح و شام لینے سے پتھری کے درد میں افاقہ ہوتا ہے اور پیشاب اٹک کر نہیں آتا۔
- پیاز کے بیس گرام رس میں پچاس گرام کھانڈ یعنی ہوئی مصری شکر ملا کر کھانے سے پتھری ٹوٹ کر پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے۔

(ملک محمد عبداللطیف قادری جہانگیری)

فالنامہ حافظ

جب سے دیوان حافظ منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اسے ہر طبقہ میں بطور فالنامہ کے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اور اسی سے مختلف جدولیں تیار کی گئی ہیں۔ جن میں چیدہ اشعار کے حروف سے کام نکالا ہے۔ ایسی ہی ایک جدول درج ذیل ہے جو میرے پڑنانا مرحوم نے ۱۸۹۶ء میں بنائی تھی۔ فال نکالنے کی ترکیب یوں ہے کہ آنکھیں بند کر کے جدول پر انگلی رکھیں۔ جس حرف پر انگلی آئے اس کو چھوڑ کر دسواں حرف لکھ لیں اس کے بعد پھر دسواں حتیٰ کہ جدول کی آخری سطر آجائے۔ وہاں سے گننا شروع کریں اور پہلی سطر میں الف سے گنتی پوری کریں۔ جس حرف پر پہلے انگلی آئی تھی وہ آخری حرف ہوگا۔ اس طرح شعر کا پہلا مصرع پورا ہو جائے گا۔ اس جدول میں دس اشعار کے پہلے مصرع جات ملیں گے۔ دوسرا مصرع اور شعر کے معنی بھی ساتھ دئے ہیں۔ یہ بھی بتایا ہے کہ فال اچھی ہے (ن) یا بری (ب)

جدول اول

بسم	الله	الر	حمن	الر	حیم	ا	ب	سر	گ	ستر	ب	ر	ن	لم	د
ب	ی	دس	[illegible]	س	ر	و	ف	ژ	و	ر	ا	ی	ا	ح	ن
ز	س	د	ش	ا	ک	د	خ	د	ی	م	ب	ه	ا	[illegible]	ه
م	ت	م	آ	ه	ر	ا	ز	ا	ق	ژ	ج	ژ	م	ج	ا
ی	ج	ر	ص	د	ا	د	و	ا	د	د	ن	ی	ار	[illegible]	ن
ه	ا	ر	م	ل	ا	ب	ا	ک	ک	ک	ز	ی	د	ک	ب
ر	م	ا	ش	ا	ت	و	و	د	ا	أ	ل	ی	و	م	م
ش	ک	گ	ا	م	ں	ا	د	د	ن	ب	ا	ر	ص	د	خ
م	ک	آب	ا	ف	م	ب	ف	ب	ت	غ	ا	ه	ء	ر	ا
ا	پ	آ	ں	م	ر	ا	ل	ق	ز	د	ی	د	س	ن	د
ر	ب	ت	ت	ص	ک	ن	ت	خ	ل	و	ت	ی	و	ب	ب
[illegible]	ب	[illegible]	ت	س	ک	ا	ب	ا	ش	ر	ن	ا	م	ب	ا
ر	ر	ب	ا	و	ی	ه	ا	ز	م	ا	ن	ا	ر	ز	ا
و	م	ه	م	ا	م	ز	ت	و	د	م	و	د	ه	خ	ی
ا	ا	ز	ا	ا	ن	م	ن	ر	ا	ا	آ	ی	س	ن	ش
ی	و	ش	ی	م	م	د	ت	د	د	د	ز	و	د	و	و

مثال: فرض کیا انگلی دسویں کالم اور آٹھویں سطر میں واقع حرف ن پر آئی۔ نون کو چھوڑ کر دسواں حرف الف ہے۔ اس سے دسواں ہمزہ ہے۔ پھر دسواں ل ہے۔ ان کو لکھتے گئے سطر اس طرح چلی

(ا) ن اءل ب ت ک ام م ہ ن وز آخری سطر میں آخری حرف ز آیا۔ دال سے گننا شروع کیا۔ آخری و چوتھا حرف تھا۔ پہلی سطر کا الف پانچواں بنا اور اسی لائن میں ب پر دس حرف پورے ہو گئے۔ یہ مصرع کا پہلا حرف ہوگا۔ اور یہاں سے چلے تو یہ حروف شمار میں آئے۔

(ب) ب رن ی ام دازت م ن

یہ نون وہی ہے۔ جس پر انگلی رکھی گئی تھی۔ سطر (ا) کے اول میں بھی یہی ن ہے ایک کو حذف کیا تو سطر (ب) سے ابتدا کر کے مصرع یوں بنا

برنیامد از تمنائے بست کامم ہنوز

یہ چھٹا شعر ہے۔ جس کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ صاحب فال کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے ابھی اور انتظار کرنا پڑے گا۔

اگر فال نکالنے والا باوضو ہو۔ اور انگلی رکھنے سے پہلے ایک بار درود شریف، ایک بار الحمد شریف اور تین بار قل شریف پڑھ کر اس کا ثواب حافظ علیہ الرحمہ کی روح کو بخشے تو یقینا فال صحیح نکلے گی۔

یہ تنبیہ ضروری ہے کہ ایک مقصد کے لئے ایک بار ہی فال لیں۔ اسے کھیل نہ بنالیں۔

۱- ابر آزاری برآمد باد نوروزی وزید
ابر آذری چھا گیا اور باد نوروزی چلنے لگی

(ن) وجہ می میخواہم و مطرب کہ میگوید رسید
ایسے موقعہ پر مجھے وظیفہ درکار ہے اور مطرب جو بتائے کہ ہاں بہار آگئی

۲- بیا کہ قصر امل سخت سست بنیاد است
اے دوست آ! کہ امیدوں کا یہ محل بہت ہی کمزور بنیادوں پر قائم ہے

(ب) بیار بادہ کہ بنیاد عمر بر باد است
لو اے ساقی! شراب لا کہ عمر کی بنیاد ہوا پر ہے

۳- رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
مجھے ابھی ابھی یہ خوشخبری ملی ہے کہ غم کے دن باقی نہیں رہیں گے

(ن) چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند
جیسے وہ عیش کی صورت باقی نہیں رہی تھی تو یہ غم بھی باقی نہیں رہے گا

۴- گداخت جاں کہ شود کار دل تمام و شد
میری جان اس غم میں گھل گئی کہ میرا مقصد حاصل ہو لیکن حاصل نہیں ہوا۔

(ب) بسوخت ہم دریں آرزوئے خام دل شد
افسوس کہ اس خام خیالی نے مجھ کو جلا ڈالا اور حاصل کچھ بھی نہ ہوا

۵- رسید مژدہ کہ آمد بہار و سبزہ دمید
مجھے یہ خوشخبری ملی ہے کہ بہار آگئی اور سبزہ اگنے لگا

(ن) وظیفہ گر برسد تصرفش گلست و نبید
اگر وظیفہ مل جائے تو اس کا مصرف گلاب اور نبیذ ہے

۶- برنیامد از تمنائے بست کامم ہنوز
تیرے لبوں کی تمنا سے بھی میرا کام پورا نہیں ہوا ہے

(ب) برامید جام لعلت دردی آشامم ہنوز
اور میں تیرے لبوں کے جام کی آرزو میں ابھی تک تلچھٹ پی رہا ہوں

۷- روز مہجوری و شب فرقت یار آخر شد
ہجر کا دن ختم ہوا اور شب فرقت تمام ہوئی

(ن) زدم ای فال و گذشت اختر و کار آخر شد
میں نے فال نکالی، ستارہ چھپ گیا، اور کام ختم ہو گیا

۸- نفس برآمد و کام از تو برنمی آید
میری سانس نکل رہی ہے اور میرا مقصود تجھ سے پورا نہ ہوا

(ب) فغاں کہ بخت من از خواب درنمی آید
فریاد! کہ میرا نصیبہ نیند سے بیدار نہیں ہوا

۹- مژدہ اے دل کہ دگر باد صبا باز آمد
اے دل تجھے مژدہ ہو کہ پھر باد صبا آئی ہے

(ن) ہدہد خوش خبر از طرف سبا باز آمد
گویا شہر سبا سے ہدہد ایک خوشخبری لایا ہے

۱۰- دوش از جناب آصف پیک بشارت آمد
کل رات حضرت آصف کی بارگاہ سے خوشخبری لانے والا قاصد آیا

(ن) کز حضرت سلیمان عشرت اشارت آمد
(اور بتایا) کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ سے عیش کی اجازت مل گئی

• • •

دو اہم ترین نقش

نصرت و فتح کے لئے:

اگر آپ کو یہ محسوس ہوتا ہو کہ کسی نے آپ کی بندش کرا دی ہے یا آپ کی تقدیر گردش میں ہے یا آپ حسد یا نظر بد کا شکار ہیں۔ اور آپ کے کام بنتے بنتے بگڑ رہے ہیں۔ تو آپ ساعت سعید میں اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کو از خود یہ محسوس ہوگا کہ آپ کے راستے صاف ہو رہے ہیں اور آپ کی بندشیں اور رکاوٹیں ختم ہو رہی ہیں۔ یہ نقش دشمنوں پر فتح اور غلبہ پانے کے لئے بھی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔ اور اس کے مجموعی اعداد ۱۳۰۲ ہیں۔

۷۸۶

نَصْرٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَفَتْحٌ	قَرِیْبٌ
۳۴۰	۹۰	۶۶	۴۹۴	۳۱۲
۴۹۵	۳۱۳	۳۴۱	۸۶	۶۷
۸۷	۶۳	۴۹۶	۳۱۴	۳۴۲
۳۱۵	۳۴۳	۸۸	۶۴	۴۹۲
۶۵	۴۹۳	۳۱۱	۳۴۴	۸۹

کاروبار میں ترقی کے لئے:

اگر کاروبار کسی بھی وجہ سے متاثر ہو یا کسی بھی وجہ سے کاروبار کی ترقی رک گئی ہو تو ساعت سعید میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں یا اپنی دکان میں لگائیں انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد کاروبار میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اور انشاء اللہ کاروبار میں قابل رشک ترقی ہوگی۔

نقش یہ ہے اور اس کے مجموعی اعداد ۱۲۳۳ ہیں۔

۷۸۶

اِنَّا	فَتَحْنَا	لَكَ	فَتْحًا	مُّبِيْنًا
۵۲	۵۳۹	۵۰	۴۸۹	۱۰۳
۴۹۰	۱۰۴	۵۳	۵۳۵	۵۱
۵۳۶	۴۷	۴۹۱	۱۰۵	۵۴
۱۰۶	۵۵	۵۳۷	۴۸	۴۸۷
۴۹	۴۸۸	۱۰۲	۵۶	۵۳۸

ان دونوں نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۱۶	۱۵	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

**** ****

مفید باتیں

- اگر آپ کی جلد چکنی ہے تو دن میں کئی بار آپ کو صابن سے منہ دھونا چاہیے۔
- اگر آپ کی جلد چکنی ہے تو آپ کو چکنائی، گرم اور کھٹی اور میٹھی اشیاء سے اجتناب برتنا چاہیے۔
- اگر آپ کے چہرے کی جلد خراب ہے تو صحیح کرنے کے لئے انڈے کی زردی میں سنگترے کا رس ملا کر چہرے پر لگائیں۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو صابن کم استعمال کریں۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو رات کو سونے سے پہلے اپنے چہرے پر بالائی لگا کر سوئیں۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو عرق گلاب اور لیموں کے رس میں سفید گلیسرین ملا کر لگانے سے چہرے کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔
- اگر چہرے کی جلد خشک ہے تو چند دن تک صبح کو دہی لگانے سے چہرے کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔
- اگر چہرے کی رنگت نکھری ہوئی نہ ہو تو بیسن میں دودھ، لیموں کا رس اور چٹکی بھر ہلدی چہرے پر لگائیں۔ جب خشک ہو جائے تو پانی سے دھولیں۔
- اگر چہرے کی رنگت نکھارنی ہو تو گاجر کا رس روئی کی مدد سے چہرے پر لگائیں لگاتار ایک ماہ تک۔
- اگر چہرے کو ملائم کرنا ہو تو دودھ کی بالائی میں خالص شہد ملا کر چند ہفتوں تک اپنے چہرے پر ملیں۔
- اگر چہرے پر سیاہیاں چھانے لگیں تو چند روز چہرے پر ٹماٹر کا رس ملنے سے چہرہ شاداب ہو جاتا ہے۔
- اگر چہرہ کالا پڑنے لگے تو چند روز دودھ سے دھونے سے چہرے کی کالس دور ہو جاتی ہے۔
- اگر چہرے کی رنگت اڑی اڑی ہو تو پودینے کے پتے ابال کر ٹھنڈے کر لیں اور اس کا پانی روزانہ چوتھائی کپ کے برابر پئیں۔
- اگر چہرے کا رنگ صاف کرنا ہو تو سرسوں اور تلوں کو باریک پیس کر دودھ میں پھینٹ لیں اور رات کو چہرے پر لگانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔
- اگر چہرے کو تر و تازہ کرنا ہو تو انڈے کی سفیدی چہرے پر ملیں۔
- اگر چہرے پر دانے نکل آئے ہوں تو صندل کا پاؤڈر، پسی ہوئی سیاہ مرچ یا پسی ہوئی کھجور کی گٹھلی کو چہرے پر دودھ میں پھینٹ کر لگائیں۔ لگاتار ۱۵ دن یہ عمل کرنے سے دانے ختم ہو جائیں گے۔
- اگر اپنے چہرے کو صاف اور نکھرا ہوا رکھنا ہو تو روزانہ صبح کو نمک ملے پانی سے چہرہ دھوئیں۔
- اگر چہرے پر مہاسے پیدا ہو جائیں تو ان مہاسوں پر مولی کا رس ملیں۔
- اگر چہرے کو خوبصورت بنانا ہو تو رات کو آٹا گوندھ کر رکھ دیں تاکہ خمیر ہو جائے اب اس آٹے کو چند دن تک اپنے چہرے پر لگائیں تو چہرہ خوبصورت ہو جائے گا۔
- اگر چہرے کو پرکشش بنانا ہو تو آٹے کی بھوسی کو دودھ میں ملا کر پھینٹ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت اس کو اپنے چہرے پر لگائیں۔
- اگر چہرے کی جلد مرجھائی ہوئی سی ہو جائے تو موسمی یا نارنگی کے چند چھلکوں کو سکھا کر دودھ میں بھگو دیں دو یا تین گھنٹوں کے بعد جب چھلکے نرم ہو جائیں تو ان کو پیس لیں اور چند روز متواتر اپنے چہرے پر لگائیں۔ اور چہرے پر لگانے کے ایک گھنٹے کے بعد چہرہ نیم گرم پانی سے دھولیں آپ کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھے گا۔

• • •

ہمزاد کو مسخر کرنے کے طریقے

پہلا طریقہ تسخیر ہمزاد کا یہ ہے (غیر مسلموں کیلئے)

جو عمل ہم اس جگہ درج کرنے لگے ہیں۔ یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شنبہ سے دوسرے شنبہ تک کرنا پڑتا ہے اور اس تھوڑی مدت کی محنت میں ہمزاد جیسی ناممکن چیز انسان کے قبضے میں آجاتی ہے۔ جو ہفت اقلیم کا بادشاہ کرسکتا ہے وہی ہمزاد کا آقا کرسکتا ہے۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ شنبہ کے روز کسی وقت چکنی مٹی جس کو کانی مٹی کہتے ہیں۔ لا کر اس کی چالیس گولیاں بناؤ۔ اور گولیوں کو گول نہ رکھو۔ بلکہ بیضوی رکھو۔ جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کرو کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں اگر خشک نہ ہو سکیں تو آگ پر خشک کر لو۔ پس جب رات کا ۱/۲ حصہ گزر چکے اور تمام کاموں سے فراغت پا چکو۔ اس وقت اپنی پشت پر میٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور تخلیہ میں بیٹھو۔ جہاں دوسرا آدمی تمہارے خیال کو اور طرف متوجہ نہ کر سکے۔ اور تم رات کو آرام بھی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم فارغ ہو کر اور تخلیہ کا اطمینان کر کے بیٹھو۔ اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو "یا آو جلہا" اس اسم کو ستر ستر مرتبہ ایک ایک گولی پر پڑھو۔ اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کو اپنے سایہ کی گردن پر جمائے رکھو۔ وہاں سے جدا نہ کرو اور یہ بھی خیال رکھو کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرہ میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو کہ نہ تو کوئی شخص اس عرصہ میں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو تو ان تمام گولیوں کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے کہ کنوئیں پر جانے والے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص وہاں نہ پہنچا ہو۔ نہ کنوئیں سے کسی نے پانی نکالا ہو۔ اس عرصہ میں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام نہ ہو۔ مگر اس کی پرواہ نہ کرو۔

عمل پڑھنے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئیں گی تمہیں لازم ہے کہ ذرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیوں کہ عمل کا موکل تم کو ڈرائے گا۔ خوف دلائے گا کہ کسی طرح تم عمل کو چھوڑ دو۔ مگر تمہیں لازم ہے کہ اس کی مطلق پرواہ نہ کرو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ عامل کو ایک ہفتہ تک بلا غسل کے ناپاک رہنا ہوگا۔ تب عمل کام آئے گا۔

یہ عمل تسخیر ہمزاد واقعی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطان پرستی سے قابو میں آتا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ کیوں کہ یہ کام مسلمانوں کے مذہب کے بالکل خلاف ہے۔ خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے۔ اور بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

دوسرا طریقہ ہمزاد کے تسخیر کا

اس عمل میں ابجد کے حساب سے یا مہینوں کے حساب سے عامل کے نام کے اعداد نکالے جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں بیس ۲۰ اور جمع کئے جاتے ہیں۔ اعداد حاصل جمع کر صرف ندائیہ دیا، اپنے نام کے ساتھ ملا کر مثل یا آلہ کے چھ چلوں تک پڑھے۔ اس میں ایکدن ناغہ نہ ہو۔ تعین مقام کی ضرورت لاحق نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل نوچندی جمعرات سے شروع ہوگا۔ جس وقت چھ چلے خوشی سے گزار لو گے۔ ہمزاد تمہارا مطیع و فرمانبردار ہو جائے گا۔ تمہارے حکم سے گردن نہ پھرائیگا۔ تمہارے فرمان کو حکم قضا و قدر سمجھ کر بجا لائے گا۔

تیسرا طریقہ تسخیر ہمزاد کا

سیاہ کاغذ پر سفید داغ دیکھنے کی مشق کو خوب بڑھا لو۔ جب کوئی نیا کام شروع کرو۔ بیشتر اپنا نام لو۔ جب تمہیں ان دونوں باتوں کی خوب مشق ہو جائے تو قمری مہینے کی عروج ماہ میں یعنی یکم تاریخ سے پندرہ تک میں اس طرح کہ کمرہ خالی مکان کے صحن میں تنہا آفتاب

جانب پشت کر کے کھڑے ہو۔ اپنے سایہ کی گردن کو توجہ سے دیکھتے رہو۔ اور نگاہ گڑا کر یہ اسم پڑھتے رہو۔ یاھمزاد قبضات الاھذ ا۔ مگر پلک نہ جھپکنے پائے۔ جس وقت اسم پڑھو، تو کافور کی ڈلی تین ماشہ کی اپنے داہنے ہاتھ میں رکھو۔ اور بار بار مٹھی کو کھول کر اس ڈلی کو دیکھتے جاؤ۔ جب اکتالیس دفعہ پڑھ چکو تو اس ڈلی کو زور سے اپنے سایہ کی گردن پر پھینک مارو۔ اور اس عرصہ میں برابر تین منٹ تک آسمان کی طرف دیکھتے رہو۔ یہ عمل روزانہ چالیس روز تک صبح دس بجے کے بعد کرنا چاہیئے۔ کافور کی ڈلی روزانہ نئی چاہیئے۔ اس ڈلی کو اسی جگہ جمع ہونے دو۔ بعد چالیس روز کے جب اسم ختم کر چکو تو اس جمع شدہ کافور کو زمین میں اسی جگہ دفن کر دو۔ چالیس روز گزرنے پر تمہیں آسمان میں ایک سیاہ چیز نظر آئے گی۔ اور رفتہ رفتہ وہ انسانی شکل اختیار کرے گی اور روزانہ نیچی ہوتی جائے گی۔ حتیٰ کہ چالیس روز گزرنے پر وہ تمہاری صورت میں تمہارے پاس آئے گی۔ اور تم سے جواب سوال کریگی۔ مکان بالکل الگ تنہا ہو۔ کوئی دوسرا آدمی تمہارے اسم پڑھنے میں مخل نہ ہو۔ کیسا ہی کام کیوں نہ ہو۔ مگر تمہیں نہ بلایا جائے۔ دس بجے کے بعد مکان میں دھوپ آجائے کوئی درخت وغیرہ کا سایہ نہ ہو۔ عمل اس وقت ہرگز نہ پڑھو۔ جس وقت مطلع ابر آلود ہو۔ اگر کسی روز ایسا موقعہ آجائے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ عمل کو ناغہ کر دو۔ بلکہ آئینہ سامنے رکھ کر عمل پڑھنا چاہیئے۔

چوتھا طریقہ تسخیر ہمزاد کا روحانی پاک اسماء الٰہی سے خاص مسلمانوں کے واسطے

ایک سیاہ کاغذ لے کر اس پر زرد نشان پیسے کے برابر بنا لو۔ اور اس کاغذ کو ایک چوکی پر لگا لو اور صبح دس بجے کے بعد بیٹھ کر اس کو تین گھنٹے کامل دیکھا کرو۔ تین روز کے بعد تنہا مکان میں اس نشان کو منتقل کر دو۔ جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آسکے۔ ایک چراغ میں روغن ریچھ کی چربی بھر کر خوبصورت عورت کے بالوں کی بتی بنا کر اس میں روشن کرو۔ اور اپنے مقابل رکھ کر یہ پڑھنا شروع کرو۔ "یا ہمزاد تسخیر یا ہمزاد تسخیر"

چودہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی لَو سے ایک سایہ پیدا ہوتا معلوم ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ سایہ چالیس روز کے اندر انسانی شکل اختیار کرنی شروع کر دے گا۔ اور ٹھیک اختتام عمل کے روز وہ سایہ تمہاری شکل بن کر تمہارے سامنے آئے گا۔ جس روز عمل شروع کرو اس روز ایک بڑا قرابہ شیشہ کا اپنے برابر رکھو۔ اور اس کے ساتھ تھوڑا موم بھی رکھو۔ جس وقت وہ سایہ تمہاری شکل میں تمہارے پاس آئے گا۔ تو آتے ہی تم سے سوال کرے گا کہ میرے ہم شکل خاکی پتلے تو نے مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ بیان کر، اس وقت تمہیں لازم ہے۔ کہ تم اسے کہو کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اور نہیں چاہتا کہ میرا معشوق مجھ سے جدا رہے۔ چوں کہ تو بے وفا ہے۔ مجھ سے جدا ہے۔ اس لئے اس پاک اسم کے ذریعے میں نے تجھے بلایا ہے کہ ہمیشہ پاس رکھوں۔ یہ سوال سن کر وہ جواب دے گا کہ اگر تجھے عشق کرنا ہے تو کسی اپنے ہمجنس حسین عورت سے کر۔ مجھ سے عشق کر کے کیا پائے گا۔ تو خاکی میں آتشی۔ تیرا میرا نباہ مشکل ہے۔ ہاں تو کہے تو میں ایسی صورت پیدا کر دوں جس کو دیکھ کر تو میرے عشق سے ہاتھ اٹھا لے اور اس کی محبت میں مبہوت ہو جائے۔ اس کا جواب تمہیں یہ دینا چاہیئے کہ میں تیرے سوا کسی کا عاشق نہیں۔ اگر تو مجھے اپنے عوض میں حور بھی دے تو مجھے منظور نہیں۔ میرا عشق صادق ہے اس لئے ناممکن ہے کہ دوسرے کی طرف میرا خیال بدل سکے۔ تو تکرار نہ کر میری آغوش میں آ۔ مجھے اپنی دوری سے نہ ستا۔ وہ جواب دے گا۔ اے خاکی تصویر اپنے ارادے سے باز آ۔ اگر میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا تو سب کچھ پائے گا، ورنہ پچھتائے گا۔ تم جواب دو۔ میں ہرگز باز نہ آؤں گا۔ تیرے عشق سے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ اگر تمام جہان کی بادشاہی ملے۔ تب بھی تیرے عشق کے مقابلہ میں میں اس پر بھی خیال نہ کروں گا۔ اس کے بعد پھر اسم پڑھو۔ سایہ کہے گا۔ دیکھ ظالم مجھے نہ ستا۔ باز آ۔ تم کہو۔ یہ میرا آغوش وا ہے جلدی آ۔ سایہ کہے گا، اچھا اے میرے چاہنے والے تو نہیں جانتا۔ تو میں تیرے آغوش میں آنے کو تیار ہوں۔ یہ کہہ کر سایہ تمہاری طرف جھکے گا۔ تم اس کی گردن اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر اس شیشے میں داخل کر دو، وہ ہر چند شور مچائیگا کہ ارے ظالم کیا کرتا ہے۔ معشوق کی جان لیتا ہے۔ ارے میں مرا جاتا ہوں۔ مگر تم ایک خیال نہ کرنا۔ فوراً اسکو شیشے میں بند کر دینا۔ وہ ذرا ہاتھ پاؤں نہ ماریگا۔ شیشے میں اتر جائیگا البتہ منہ سے بہت شور مچائیگا۔ جب وہ دھواں بنکر اس شیشے میں داخل ہو جائے اس وقت اُس شیشے کا منہ موم سے بند کر دو۔ مگر یہ خیال رہے کہ منہ اس طریقے سے بند کیا جائے کہ مطلق ہوا نہ نکل سکے۔ ورنہ وہ تمہارے قبضے سے نکل کر تمکو بہت ستائیگا۔ پھر قابو میں نہ آئیگا۔ تعجب نہیں اگر جان کا نقصان ہو۔ ہوشیاری لازم ہے اسکے بعد اس شیشے کو کسی محفوظ مقام پر دفن کر دو۔ تاکہ کوئی شخص اسکو نکال نہ سکے یا کسی صدمہ سے ٹوٹ نہ جائے۔ پس پھر وہ ہر وقت تمہارے قبضے اور تمہارا تابعدار رہے گا جو حکم دو گے بلا پس و پیش اس کی تعمیل کرے گا۔ ●●

سفلی عملیات برائے غیر مسلم حضرات

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱ (سفلی)

غیر شکستہ و ناسفتہ بندر کی کھوپڑی حاصل کر کے عامل اس میں پیشاب کیا کرے۔ جب یہ پُر ہو جائے تو اس میں طلوع آفتاب سے قبل چوراہے کی مٹی اور اپنے بدن کا میل شامل کرے۔ اور اچھی طرح گوندھے اور اسے پتلے کی شکل دے۔ جس کے باقاعدہ تمام اعضاء نمایاں ہوں۔ یہ پتلا اتنا بڑا ہو، کہ کھوپڑی میں لیٹ سکے۔ پتلے کو کھوپڑی میں لٹا کر اس میں اور پیشاب کرے، پھر اپنے کسی بھی حصہ جسم کا ایک قطرۂ خون نکال کر اس میں ڈال دے۔ اور۔ چالیس روز تک بوقت صبح پتلے کی پیشانی پر نظر جمائے ہوئے حسب ذیل منتر پڑھے۔ اور روزانہ گڑ اور گھی کا نچوڑ ڈالتا رہے۔ عمل بے ضرر ہے چالیسویں روز ہمزاد ظاہر ہو جائے گا منتر یہ ہے۔

"ہنومان گیشو جنگل جرت دھرتی دیہوں دھار کے دھار بیر باسو بھرت جیست مرت چلیتے اٹھ گورو تیری دہائی۔"

مسلمان عاملین اس قسم کے عملیات اپنی ذمہ داری پر کریں۔ ہم نے یہ عمل صرف غیر مسلم عاملین کے استفادہ کے لئے پیش کیا ہے جو ہمیں سفلی عملیات کے ماہرین سے دستیاب ہوا ہے۔ اس کے اور بھی سفلی عملیات پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان سب کے لئے ہماری معروضات یہی ہیں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲ (سفلی)

ذیل کا سفلی عمل تسخیر ہمزاد بالکل عام ہے۔ یہاں ہم بطور استفادہ اُسے عام زبان اور سہل طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ اس کے عامل کو ایک ایسے شخص کی تلاش میں رہنا چاہیئے جو یک شنبہ (اتوار) یا سہ شنبہ (منگل) کو مرے۔

اگر ممکن ہو تو حالت نزع میں یہ جملہ اس کے گوش گزار کر دے کہ۔

"تمہارا توشہ حاضر ہے"

جب وہ مر جائے تو اس کے پاس سے ذرا بھی نہ ہلے۔ جب غسل دے دیا جائے تو وہ روئی حاصل کرے جو بوقت غسل اس کے کانوں ناک اور منہ میں اس غرض سے لگا دیتے ہیں کہ غسل کا پانی اندر نہ جانے پائے۔ سب کی نظر بچا کر مردے کے کان میں کہے کہ میں رات کو آؤں گا۔ روئی کو محفوظ کر لے۔ پھر جنازے کے ساتھ قبرستان جائے تمام راستے "یا بعث" پڑھتا رہے۔

واپسی میں کسی سے کلام کئے بغیر اپنے گھر آجائے اور دو موٹی موٹی روٹیاں اور ایک آٹے کا چراغ تیار کرے۔ اس میں گھی اور اس روئی کی بتیاں ڈالے جو مردے سے حاصل کی گئی تھیں۔ روٹیوں پر گھی اور گڑ رکھ لے۔ اور رات کو بارہ بجے قبرستان میں پہنچ کر اس قبر پر چراغ روشن کرے۔ چراغ کا رُخ مغرب کی طرف ہونا چاہیئے۔ اور عامل کو اس کی طرف منہ کرنا چاہیئے اور پشت جانب مغرب۔

اب عامل کو بغیر شمار کئے "یا بعث" پڑھنا چاہیئے تصور میں اس مردے کی شکل رکھنی ضروری ہے۔ دو ہی گھنٹے بعد قبر شق ہوتی ہوئی محسوس ہوگی اور صاحب مزار سامنے آجائے گا۔ اس سے خوف و اندیشہ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ دونوں روٹیاں اسے دکھا دینی چاہیئں۔

مردے کے روٹی طلب کرنے پر عامل کو چاہیئے کہ اس سے وعدہ لے کہ وہ اس کے کام آئے گا۔ اور روٹیاں اس وقت تک نہیں دے جب تک کہ وہ وعدہ نہ کر لے۔ اگر مردہ کاموں کی تفصیل معلوم کرے۔ تو اپنے کاموں کی ایک فہرست اس کے سامنے بیان کرے اور اس سے معاہدے کرتے وقت کوئی ایسی شرط نہ مان لے کہ جسے پورا کرنا دشوار ہو۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۳ (سفلی)

عامل قمری مہینے کی ۱۰ تا ۱۷ تاریخ کو کسی ہندو مرنے والے کا خیال رکھے جو اچانک مرگیا ہو۔ کسی طویل علالت سے نہیں۔ متوفی کو کفنانے سے قبل گہری نظر سے دیکھنا اور اس کا تصور مستحکم کرلینا عامل کا سب سے پہلا کام ہوگا۔

اس کے بعد عامل اس کی ارتھی کے ساتھ ساتھ شمشان بھومی تک جائے اس کی آخری رسومات میں شرکت کرے۔ اور ہمہ اوقات متوفی کا تصور دل و دماغ میں لاتا رہے۔!

جلے ہوئے مردے سے آہستہ کے ساتھ کہے کہ میں آج رات تیرے پاس آؤں گا۔!

واپس آکر ایک کٹورا دودھ یا کوئی پھل مہیا کرے۔ اور اسے لے کر رات کے وقت کافی چاندنی میں جلے ہوئے مُردے کی چیتا کے پاؤں کی طرف کھڑا ہوجائے اور بغور مُردے کی گردن پر نظر جمائے۔ تصور اب بھی صاحبِ چیتا کا ہو۔

یہ کام شروع کرنے سے قبل اپنے گرد چاقو یا لوہے کی چھری سے ایک حصار ضرور کھینچ لے۔ اور مُردے کی گردن پر اس وقت تک نظر جمائے رکھے جب تک آنکھیں تھک نہ جائیں۔ "منہ سے کہتا رہے" پیارے ہمزاد، پیارے ہمزاد

آنکھیں تھک جانے پر معہ دودھ یا پھل واپس آجائے اور صبح کو وہ دودھ یا پھل بچوں کو تقسیم کردے۔

دوسرے روز بھی وہی عمل کرے اور وہی چیز ساتھ لے جائے جو روز اول لے گیا تھا۔ چیز کو دائیں ہاتھ پر رکھے، اور عمل کے وقت میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرتا رہے۔ تاکہ مشق بڑھ جائے۔

نظر تھکنے لگے تو آسمان کی طرف تین منٹ بغیر پلک جھپکائے دیکھنے لگے ایک گھنٹے میں چار مرتبہ آسمان کی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

چالیس دن ہوتے ہی ہمزاد سامنے آجائے گا۔ وہ دودھ یا پھل طلب کرے گا۔ لیکن عامل کو یہ چیز اس وقت تک نہ دینی چاہئے جب تک کہ وہ اپنی غلامی قبول کرکے عامل کی شرائط کے مطابق معاہدہ نہ کرلے۔!

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۴ (سفلی)

صرف بُرے، ناپسندیدہ اور ظلم وستم کے کام لینے والے عاملین کو چاہئے کہ روئی کی بتی اور سرسوں کا تیل "کالی" کے مندر میں لے جاکر مورتی کے پاس رکھیں اور اُسے روشن کریں۔

شراب کی ایک بوتل اور بکرے کا ایک سر بھی ساتھ ہونا چاہئے۔ جو عامل کالی کی نظر کردے گا۔ عامل کا گوشت کھانے اور شراب پینے کا عادی ہونا ضروری ہے، پھر عامل "کالی" کے ماتھے پر سندور کا ٹیکہ لگادے اور اس کے گلے میں پھولوں کا ہار بھی ڈالے اور سامنے کھڑا ہوکر "کالی" کا مجسمہ اپنے دل و دماغ میں اچھی طرح سے بٹھالے اور یہ منتر پڑھے۔

"اونگ ہرینگ کلینگ شری کالکائے نمہ"

اس کے بعد روزانہ بغیر شراب اور گوشت کالی کے مندر میں آتا رہے اور مورتی کے سامنے کھڑا ہوکر پورے انہماک کے ساتھ منتر پڑھے۔ منتر پڑھنے کی تعداد ایک ہزار مرتبہ ہے۔

ایک ہفتہ بعد جب دل و دماغ پر "کالی" کے مجسمے کا تصور اچھی طرح چھاجائے۔ تو سمجھنا چاہئے کہ کام حسبِ منشاء اور تسلی بخش ہے۔

دورانِ عمل ناغہ بالکل نہ کرے، اکتالیس روز میں کامیابی ہوسکتی ہے اس وقت مندر میں سے ایک سائے کی شکل میں۔ "کالی" کا ہمزاد سامنے آکر خود کو عامل کی سپردگی میں پیش کردے گا۔

"کالی" کا یہ ہمزاد عامل کے کسی نیک کام میں مددگار ثابت نہیں ہوگا۔ اس سے تو صرف ناپاک، شرمناک اور بے رحمی کے کام لئے جاسکیں گے۔

اس عمل کے کرنے کے بعد کوئی شخص مسلمان باقی نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا مسلمان کو یہ عمل کرنے سے پہلے اپنی عاقبت پر نظر ضرور کرلینی چاہئے۔ یہ اسی کی ذمہ داری ہے۔!

یہ عمل بھی ہندو عاملین تسخیر ہمزاد سے حاصل کردہ ہے۔ اور وہی اس کی صحت و عدم صحت کے ذمہ دار ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں کوئی تجربہ۔ یا مشاہدہ نہیں ہوا۔ تاہم قیاس ہے کہ اتنی محنت کرنے کے بعد عامل خالی ہاتھ نہیں رہیگا؟

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۵ (سفلی)

یہ عمل بھی، عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۴ "کی طرح اُن عاملین کے استفادہ کے لئے لکھا جارہا ہے۔ جو طبعًا بے رحم، خدا ناشناس اور شرمناک کرتوتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ اور جن کی خواہش ہمہ اوقات مخلوقِ خدا کو گزند پہنچانے کی ہوا کرتی ہے۔

عامل کو ہمہ اوقات ناپاک و نجس رہتے ہوئے اپنا عمل جاری رکھنا ہوگا۔ یہ عمل مختصر سے وقت میں کامیابی کی منزل کو پہنچا دیتا ہے۔

عامل کافی تعداد میں ایک چوراہے کی مٹی لاکر جمع کرے۔ اور اپنا عمل یک شنبہ (اتوار) یا سہ شنبہ (منگل) سے شروع کرے۔ پہلے روز صبح کو ۴۱ مخروط اس مٹی کے تیار کرے۔ جو چوراہے سے لاکر اکٹھی کی گئی تھی۔ مخروطی شکل یہ ہے۔

ہر مخروط آدھا یا پون انچ اونچا ہو۔ پھر شب کو ہر ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے اس ویران اور خالی کمرے میں چلا جائے جو اپنے اس عمل کے لئے پہلے سے مخصوص کیا گیا ہو۔

کمرے میں پہنچ کر ایک چراغ سرسوں کے تیل کا روشن کرے جس کی بتی بہت موٹی ہو۔

عامل چراغ کی طرف پشت کرکے بیٹھ جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جماکر ایک ایک مخروط پر اکتالیس ۴۱ اکتالیس ۴۱ بار "اَوَجِلْھَا" پڑھے۔

عمل ختم کرکے وہیں سوجائے اور صبح ہوتے ہی کسی ویران کنوئیں میں جس میں پانی موجود ہو اور کسی نے اسمیں سے پہلے پانی نہ نکالا ہو تمام مخروط ڈال دے۔ اور واپس آجائے۔ اور رات کو عمل پڑھنے کے لئے پھر اکتالیس ۴۱ مخروط بنائے اور رات کو بتائے ہوئے عمل کو دہرائے اور صبح پھر اس کنوئیں میں مخروط ڈال آئے۔

اسی طرح سے سات دن تک عمل کرتا رہے۔

عمل کے خاتمے پر ہمزاد حاضر ہوجائے گا۔ اس وقت اس سے سوچ کر بتائے ہوئے طریقے پر قول و قرار یعنی معاہدہ کرے۔ اس کے بعد غسل کرسکتا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۶ (سفلی)

حکیم میرک روفص کا بہترین عمل

حکیم میرک روفص کا قول ہے کہ اپنے خون کا ایک قطرہ لیکر اپنے ماتھے پر قشقہ لگائے اور جمعرات کو زہرہ کی ساعت میں الف ننگا ہوکر، "یَا شَیْطَانُ یَا ھَمْزَادُ" کا ورد کرے اور نظر اپنے سائے کی گردن پر جماتے ہوئے، یہ خیال کرے کہ بس اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔ دورانِ عمل کسی سے مخاطبت نہ ہونی چاہئے ورنہ عمل ضائع ہوجائے گا۔ عمل قبرستان یا شمشان بھومی میں کرنا ہوگا۔ خون کا ٹیکا پیشانی پر صرف پہلے ہی روز لگانا ہے مکمل تین چلے ہونے پر جب ایک مکروہ صورت سے ملاقات ہو اس سے معاہدے کی تکمیل کرے وہی ہمزاد ہوگا۔

دورانِ عمل جب چراغ کسی وجہ سے گل ہوجائے جو پشت پر تقریبًا دو فٹ بلند ہوگا۔ عمل ترک کردے۔ اور خاموشی سے اپنے گھر واپس چلا آئے۔ واپسی میں چراغ ساتھ لے آئے۔

چراغ کی بتی کافی موٹی ہونی چاہئے۔ چراغ میں تیل سرسوں کا ہو، عمل تین گھنٹے روز بلاناغہ پڑھنا ہے۔

یہ ہمزاد بھی نیک کاموں سے گریز کرے گا۔ !اور بُرے کاموں سے خوش ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۷ (سفلی)

چوراہے کی مٹی کافی تعداد میں جمع کرلی جائے اور اس سے "۱۱۷۶۷" غلے بنائے جو بقدر نصف انچ قطر کے ہوں یہ تعداد عمل کے دوران بھی پوری کی جاسکتی ہے۔ ایک ہفتہ کا عمل ہے روزانہ "۱۶۸۱" غلوں پر ایک ایک بار "اَوَجِلْھَا" پڑھے اور انہیں صبح ہوتے ہی کسی تاریک کنوئیں میں جس میں پانی تو ہو لیکن صبح ہی صبح کوئی نہ نکالتا ہو۔ ڈال دے۔!

راستے میں آتے اور جاتے وقت کسی سے گفتگو نہ کرے

اپنا یہ عمل نوچندی منگل سے شروع کرے۔

دورانِ عمل عامل نجس و ناپاک رہے۔ عمل ختم کرکے غسل کرسکتا ہے۔ عمل شروع کرنے سے ختم کرنے تک ہمہ اوقات ہمزاد کے تصور میں غرق رہے۔ ہمزاد کے ظاہر ہونے پر بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرے۔! اور اس ہمزاد سے بھی تمام ایسے کام لے جو نیکی سے دور کردیں۔ اور بُرائی کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل کریں۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۸

(برائے ہندو عاملین)

سب سے پہلے عامل کو اپنا بدن کسرتی بنانا چاہئے اور ہمہ

خیالات نیک رکھنے چاہئیں اس کے بعد کم از کم دس منٹ بغیر پلک جھپکائے جمانے کی مہارت کرنی چاہئے۔

جب دس منٹ نظر جمانے کی مہارت ہو جائے تسخیر ہمزاد کی ... سے بارہ بجے رات کسی مرگھٹ میں جا کر جلتے ہوئے مردے ... تلاش کرنا چاہئے۔

جب مردہ جلتا ہوا نظر آئے اس کے پیروں کی طرف کچھ فاصلے ... کھڑا ہو جائے اور کسی چاقو یا لوہے کی کیل وغیرہ سے اپنے ... حصار بنالے اور جلتے ہوئے مردے کے چہرے پر نظر ڈالتے ... ئے پڑھے۔ "ہری ادم تت ست"

مردے کا چہرہ صاف نظر نہ آتا ہو یا جل گیا ہو۔ یا جل چکا ... تو اس کا فرضی تصور اپنے ذہن میں ضرور جمالے۔

تقریباً دس منٹ تک مردے کے تصور میں بغیر پلک جھپکائے نظر ... نے اور منتر پڑھنے کے بعد ہمزاد دھوئیں کی شکل میں ظاہر ہوگا ... دس منٹ میں ہمزاد نظر نہ آئے تو مزید دو گھنٹے عمل کرتا رہے۔ ... زاد یقیناً حاضر ہو کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دے گا۔ ... ہمزاد ہاتھ نہ بڑھائے تو خود عامل منت سماجت کر کے ہاتھ ... طلب کرے۔

ہمزاد اسے اپنا ہاتھ دے دے تو اس سے کہے کہ اب تم جاؤ ... جب طلب کروں تو آنا۔ وہ چلا جائے گا۔

جب ہمزاد سے کام لینا ہو عامل آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے ... ہمزاد کا تصور کرے۔ اس کے سامنے آنے پر رسمی علیک ... لیک کرے۔ پھر اس سے مشورہ طلب کرے۔ کہ میں فلاں کام ... نا چاہتا ہوں۔ کیسا رہے گا۔؟

اگر ہمزاد کام کرنے سے روکے تو رک جائے۔ ورنہ نقصانِ ... ظیم ہوگا۔ اگر اجازت دے تو وہ کام کرلے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۹
(ھندو عاملین کیلئے)

ایک نیک نفس عامل پاک دھوتی پہنے اور طلوع آفتاب ... سے دو گھنٹے قبل کچھ گڑ کی شکر اور سیاہ تل جدا جدا ہاتھوں ... میں رکھے اور ایک ایسے سنسان مقام پر کھڑا ہو جائے۔ جہاں ... پرندہ بھی پر نہ مار سکے۔ منہ مشرق کی طرف ہو آنکھیں دس ... منٹ بند رکھے۔ اور دل میں خیال تسخیر ہمزاد کے علاوہ اور ... کچھ نہ ہو۔

تین دن تک یہی عمل کرے۔ اور روزانہ وہی شکر اور تل لائے اور واپس ساتھ بحفاظت لے جائے۔ دورانِ عمل اپنی شکل کا تصور کرتا رہے۔

عمل میں چوتھے دن سے اسی عالم میں اوم پرانگ۔ پرمینگ اینگ پھٹ سواہا۔ پڑھنے کا اضافہ کرے۔

روزانہ ایک ہزار مرتبہ مندرجہ بالا منتر چالیس دن تک پڑھا جائے گا۔ آخری دن ہمزاد ایک دھوئیں کی شکل میں نظر آئے گا۔ اور کچھ طلب کرے گا۔ عامل کو چاہئے کہ کچھ تل اور شکر جو اس کے ساتھ ہوں گے اس کی طرف پھینک دے۔ اور اگر وہ مزید مانگے تو اس شرط پر آئندہ یہ خوراک دینے کا وعدہ کرے کہ وہ عامل کے ساتھ رہا کرے ہمزاد رضامند ہو جائے گا اس وقت اس سے اسے حاضر کرنے کا قاعدہ طے کر لینا چاہئے اور ہمہ اوقات آدھا چھٹانک سیاہ تل اور گڑ کی شکر ساتھ رہنا چاہئے مباشرت، منشیات اور ہر قسم کے گوشت وغیرہ کا پرہیز رکھے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۰
(برائے ھندو عاملین)

"ادم نمو چڑھو شور، بیر دھرتی چڑھ جانا۔ پتال چڑھ۔ مکھ پال چڑھ باگ ویر ہنومت پر چڑھاو دھون سے پسلی چڑھو نسلی ہو یا چڑھ رہیا ہون چھاتی چڑھ چھاتی ہے۔ کھیا کنٹھ چڑھ کنٹھ سے لکھ لکھ چڑھ، مکھ سے جھا سے چڑھ، کان سے آنکھ چڑھ آنکھ سے لاٹ چڑھ۔ لاٹ سے نین چڑھ۔ سیس سے کہاں سے چوٹی چڑھ، ہنومان ترسنگھ بیر جل۔ بیر سدھ بیر میکھ کر بیر آگیا بیر بون سو بیر یہ پہ چڑھو۔!!"

مندرجہ بالا منتر ۱۰۸ مرتبہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر پڑھنا ہے، جب سورج یا چاند گرہن کا موقع ہو۔! اس وقت گھی کا چراغ جلانا ضروری ہے چراغ میں تیل وغیرہ ہرگز نہ ڈالیں۔

اس عمل سے دیوی یا دیوی کا ہمزاد حاضر ہوگا۔ اس سے عامل کو ہرگز نہ ڈرنا چاہئے۔ اور جو کچھ مانگنا ہو اس سے مانگ لینا چاہئے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۱
(ھندو عاملین کیلئے)

عامل پاک صاف ہو کر طلوع آفتاب سے قبل کسی مرگھٹ میں جائے۔ اور مشرق کی طرف منہ کر کے نکلتے ہوئے سورج سے آنکھیں چار کرے۔ یہ مشق بغیر پلک جھپکائے روزانہ بڑھاتا رہے۔ پلک جھپکنے پر عمل ترک کر دے۔

جس دن عامل چھ ساعات تک پلک جھپکائے بغیر سورج سے آنکھیں... ملانے کے قابل ہو جائے گا سورج اسے سفید ٹکیہ کی طرح نظر آنے لگے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو غروب آفتاب سے قبل بھی گھنٹہ پون گھنٹہ سورج کی طرف نظر جما کر دیکھنا چاہئے۔

سورج لازمی طور پر ایک سفید بت کی شکل میں نمودار ہوگا۔ کچھ ہی عرصہ بعد اس میں تحریک پیدا ہو جائے گی۔ اور عامل کے پاس چلا آئے گا۔ اس وقت اس سے بتائے ہوئے طریقوں پر معاہدہ کرے۔

اس ہمزاد سے بھی نیک کام لینے چاہئیں۔ بُرے کاموں سے الٹا نقصان ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۲
(برائے ھندو عاملین)

عامل آٹھویں ساعت (دن میں) کسی کھلے میدان میں جا کر مغرب کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور اپنے سائے کی گردن پر نظر جما کر پانچ منٹ تک یہ سوچ کر دیکھتا رہے کہ وہ ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہے۔ اور زبان سے یہ منتر پڑھتا رہے۔

"اوم چھایا شانو سواہا"

پانچ منٹ بعد عامل یکایک آسمان کی طرف دیکھے۔ اکیسویں روز ہمزاد عامل کو دھوئیں کی شکل میں آسمان پر نظر آجائے گا۔ اس وقت مناسب ہے کہ ہمزاد کے ہم کلام ہونے پر اس سے بات چیت کا آغاز کرے۔ اور وہ معاہدہ کرے جس کا ہر جگہ ذکر آتا رہا ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۳
(برائے ھندو عاملین)

عامل پانچ چھ گز کپڑا لے کر بغیر سِلا ہی دھوتی کی طرح لپیٹے

یہ عمل نوچندی اتوار سے شروع کیا جائے۔ پاک صاف ہو کر۔ خوشبو لگا کر کسی سنسان مقام پر جائے۔ اور دھوپ میں کھڑا ہو کر اپنے سائے کی گردن پر گہری نظر جمائے۔ اور بغیر پلک جھپکائے۔

"اُوم ہرینگ کلینگ شرینگ سایہ پرش سواہا"

کا ورد کرے۔

یہ ورد ۱۰۱ بار کرنے کے بعد اوپر آسمان کی طرف دو منٹ تک دیکھے اور ہمزاد کا خیال ہمہ اوقات پختہ رکھے۔ پھر آسمان سے نظر ہٹا کر دوبارہ اپنی گردن کے سائے پر نظر جمالے۔ اور منتر کا ۱۰۱ مرتبہ دوبارہ ورد کرے۔ اس کے بعد نظر پھر آسمان پر لے جائے۔ اس طرح ۷ مرتبہ کرے۔ اور پھر عمل ختم کرنے سے پہلے پانچ منٹ مزید آسمان کی طرف دیکھے۔

ہمزاد تقریباً چار ماہ میں تسخیر ہو جاتا ہے۔!

گندم کی روٹیاں اور مونگ کی دال کے علاوہ کوئی اور اناج کھانا نہیں ہوگا۔ البتہ گھی اور دودھ کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۴
(برائے ھندو عاملین)

وہ ہندو عاملین تسخیر ہمزاد جو صرف تین ماہ میں ہمزاد قابو میں کرنا چاہتے ہیں عمل سے قبل اپنا یہ دستور بنالیں کہ وہ صرف ایک غذا استعمال کریں۔ ہمیشہ پاک صاف رہیں۔

عمل نوچندی اتوار کی شب کو شروع کریں۔ علیحدہ مکان ہو جسے قلعی وغیرہ کرالی گئی ہو۔ رات کی تیسری ساعت میں ایک چراغ سرسوں کے تیل کا روشن کریں اور خود مشرق کی طرف منہ کر کے اس طرح بیٹھ جائیں کہ چراغ جو دو فٹ بلندی پر رکھا ہو۔ پشت پر ہو۔ اور سایہ سامنے۔! نظر اپنے سائے کی گردن پر ہو۔ اور پورے شوق و انہماک سے ایک سو اکیس مرتبہ۔ "اُوم نمو آگوش سر مندری سواہا" پڑھا جائے۔

اس کے بعد نظر چھت پر لے جائی جائے۔ وہاں ایک سایہ سا نظر آئے گا۔ اور اگر نہیں بھی آئے تو کوئی حرج نہیں۔ وہاں تین منٹ تک نظر جمائے رہنی چاہئے۔ اس کے بعد نظر واپس اپنے سائے کی گردن پر لا کر جما لینی چاہئے۔ اور

یہی منتر جو اوپر دیا گیا ہے۔ پھر اسی تعداد میں پڑھا جانا چاہیئے یہ یہی مشق روزانہ گیارہ مرتبہ کی جائے جب یہ عمل ختم ہو جائے آخر میں پانچ سات منٹ آسمان پر نظر جما کر عمل ختم کر دیا جائے۔

یہ عمل تین ماہ میں عامل کو اس کی منزل مقصود کو پہنچا دے گا۔ جب ہمزاد سے ملاقات ہو، تو وہی طریقہ اختیار کرے، جو بار بار بتایا جا چکا ہے اس عمل میں بھی حسب ہدایت یکسوئی، طہارت نفس قوت ارادی کا استحکام۔ مکمل اعتماد اور پر امید طریقے پر یہ خیال کرتے ہوئے عمل جاری رکھنا ضروری ہے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے ہی والی ہے۔۔۔۔ اور عنقریب ہی میں اُسے اپنا مطیع و فرمانبردار بنا لوں گا۔

کامیابی کے بعد ہمزاد سے اخلاق برتنا اور نیک کام لینا عامل کی پوری ذمہ داری میں شامل ہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۵
(برائے ھند و عاملین)

ایک مکان ایسی حالت میں ہو کہ کوئی شئے وہاں عمل میں مداخلت کے لئے نہ پہنچ سکے۔ یہ عمل صرف دو ماہ پندرہ دن میں کامیابی کو پہنچا دیتا ہے۔ عامل کو چاہئیے کہ وہ دوران عمل صرف چاول گھی اور دودھ کا استعمال کرے۔ اور رات کو تیسری ساعت میں اندھیرا کر کے بالکل برہنہ ہو جائے۔ اور جانب شمال رخ کر کے بالکل ساکت کھڑا ہو جائے اس طرف دروازہ ہو تو بہت اچھا ہے۔ اس اندھیرے میں اپنی نگاہوں کا مرکز ناک کا سرا ہونا چاہئیے۔ برائے نام روشنی بھی کمرے میں داخل نہ ہو۔

بیان کئے ہوئے عمل کے ساتھ ساتھ یہ خیال کرتے ہوئے کہ میں ہمزاد کو تسخیر کر رہا ہوں۔ اور تسخیرات ہوا ہی چاہتی ہے۔ عامل یہ عمل ۱۱۱ مرتبہ پڑھے کانوں میں خواہ کیسی ہی آوازیں کیوں آئیں ان پر دھیان ذرا بھی نہ دیں۔ بلکہ کامل توجہ تسخیر ہمزاد کی طرف ہو۔

چند روز بعد ناک سے شعلے نکلتے نظر آئیں گے۔ عامل کو نہ شعلوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور نہ شور و غل پر۔

عمل تمام کرنے کے بعد عامل وہیں سو جائے۔ اور صبح طلوع آفتاب سے قبل بیدار ہو کر چند منٹ آسمان پر دیکھ لیا کرے۔ ڈھائی ماہ تک اسی طرح عمل کرنے پر عامل کو کامیابی ہوگی!

دورانِ عمل صرف چند ہی روز میں عامل کو صبح آسمان پر نظر ڈالتے وقت ایک شکل نظر آئے گی۔ جو پہلے دھندلی ہو گی۔ بعد میں بتدریج صاف ہوتی چلی جائے گی۔ اور ایک دن عامل کو وہ شکل خود اپنی نظر آئے گی۔ جو حقیقت میں خود اس کا ہمزاد ہو گا۔

کثرت عمل سے کمرہ روشن و منور نظر آنے لگتا ہے اس پر عامل کو متحیر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمزاد کے کلام کرنے سے قبل بات کرنے میں خود عامل سبقت نہ کرے جب ہمزاد بات کرے۔ تو جواب دے اور متذکرہ معاہدہ کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۶
(برائے ھند و عاملین)

عامل اس چاندرات کا انتظار کرے۔ جو یک شنبہ کو واقع ہو۔ اپنے عمل کے لئے ایک سنسان مقام پہلے سے منتخب کر رکھے۔ وہاں گوبر سے لیپ دے۔ اور شب کو تیسری ساعت میں اپنے کپڑے اتار کر بالکل برہنہ ہو جائے۔ اور سیندور کے ٹیکے بھی بدن پر لگالے۔ اور اپنے چاروں طرف کڑوے تیل کے چراغ روشن کر کے بیٹھ جائے۔

عامل تھوڑی دیر بعد اٹھے اور مندرجہ ذیل منتر پڑھتے ہوئے ہر چراغ کی بتی کے منہ میں کافور کا سفوف ڈالے۔

"دیا النگ ٹیگو انگ سہائے۔ انگ ڈھنگ من پائے
چھپا تو چلت پھرت سنگ آئے۔ جیت چھلائے مرت
جائے۔ میری شکست گرد کے بھگت"!!۔

کافور ڈالتے وقت کوئی چراغ جسم کے کسی حصے سے مس نہ ہونا چاہئیے دل میں ہمزاد کی تسخیر کا یقین کامل ہونا چاہئیے۔ ذہن میں خود اپنی ہی شکل ہونی چاہئیے۔ سب سے پہلی ہی بتی گل ہو جانے پر عمل ترک کر دے۔ اس طرح آٹھ رات تک یہ عمل کرتا رہے جس شب کو ہمزاد سامنے آئے روزانہ کا جمع شدہ تیل اسے پینے کے لئے دے دے پھر جب وہ ہمکلام ہو اس سے معاہدہ کرے۔!

عامل روزانہ چراغوں کا تیل بدلتا رہے اور استعمال شدہ تیل ایک جگہ جمع کرتا رہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۷
(برائے ھند و عاملین)

عامل اتوار کو ایک شراب کی دیسی ہو یا ولائتی بوتل بغل میں اس طرح دبائے کہ منہ آگے کی طرف ہو صبح کی چوتھی ساعت ہو۔ آبادی سے دور کسی سنسان مقام پر جو پہلے سے نظر میں ہو۔ پہنچ جائے اور مغرب کی طرف منہ کر کے پڑھنا شروع کرے (سامنے تیس گز کے قریب ایک پیپل کا درخت ہونا پہلی شرط ہے) نظر اپنے سائے کی گردن پر ہو توجہ کے ساتھ جمائے۔

"ضمیر ذاتُ الشیاطین"

مندرجہ بالا ایک گھنٹہ تک ورد ہو۔ پھر پیپل پر نظر ڈالے اس طرح چالیس یوم روزانہ عمل کرے۔ دل کتنا ہی چاہے مگر عامل یہ شراب خود ہرگز نہ پیئے بس یونہی بند کی بند واپس لے جائے اگر عامل نے یہ شراب پی لی تو اپنی تباہی و بربادی کا خود ذمہ دار ہے۔

ایک دن پیپل پر اسے ہمزاد نظر آئے گا رفتہ رفتہ قریب آتا جائیگا۔ بالآخر عمل کے تمام ہونے پر سامنے آجائے گا۔ اس وقت عامل سیدھے ہاتھ سے بوتل کا کاگ کھولے اور اُسی ہاتھ سے بوتل ہمزاد کے منہ سے لگا دے۔

اس عمل کا عامل کسی اعتبار سے عبادت کا عادی نہ ہونا چاہئیے۔ اور نہ ہی اس عمل کے عامل کو ہمزاد سے کوئی نیک کام لینے کی ضرورت ہے بس یہ تو گناہوں سے خوش ہونے والا ہمزاد ہوتا ہے اسے نیکی سے کیا تعلق۔؟

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۸
(ھند و عاملین کیلئے)

عامل ایک بغیر سلا کپڑا بدن پر لپیٹے۔ اور قبلہ رو ہو کر دھوپ میں کھڑا رہے اور ۱۴۴ مرتبہ "ہرنی یار آئے ایول آتما" پڑھے۔ نظر اپنے سائے پر جمائے رکھے۔ اور دل میں یہ خیال رہے کہ میرا ہمزاد بس ابھی آکر خود کو میری سپردگی میں دینے والا ہے۔

نظر تھک جانے پر چند منٹ اوپر آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کے بعد پھر نگاہ اپنے سائے کی گردن پر واپس لے آئے۔ اور وہی عمل پھر ۱۴۴ مرتبہ پڑھے۔ اس طرح ۷ مرتبہ کرے۔

اکتالیس دن میں کامیابی ہوتی ہے ہمزاد اس سے قبل ایک سائے کی شکل میں نظر آئے گا۔ جو بتدریج عمل کے ساتھ ساتھ متشکل ہوتا چلا جائے گا۔

جب ہمزاد ہم کلام ہو اس کا عامل جواب دے۔ اور عمل بھی ترک کر دے۔ توجہ ہٹانے والی دوسری باتوں پر ہرگز دھیان نہ دے۔

ہمزاد سے پہلی ہی گفتگو میں معاہدے کی تکمیل کرے۔ اور اس کے حاضر ہونے کی ترکیب معلوم کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱۹
(برائے ھند و عاملین)

عامل ایک قد آدم آئینہ کسی ویران مکان میں عموداً کھڑا کرے۔ اور خود بالکل برہنہ ہو کر اس کے سامنے آجائے اور اپنے عکس میں گردن پر نظر جما لے اور تین سو مرتبہ۔

"اُوم ہرینگ پرمودائے سواہا"

پڑھے۔ اس کے بعد آنکھیں بند کر لے۔ اور اپنے عکس کا تصور کرے۔ اور دھیان پوری طرح تسخیر ہمزاد پر لگا دے۔ دو منٹ بعد آنکھیں کھول دے۔ اور پھر حسب سابق تین سو مرتبہ منتر پڑھتے ہوئے نظر اپنے عکس کی گردن پر جمائے رکھے۔ لیکن اس مرتبہ آنکھیں ذرا زیادہ دیر تک بند رکھے۔ اور اپنے عکس کے تصور کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم کرے۔ تیسری مرتبہ بھی آنکھیں کھول کر منتر تین سو مرتبہ ہی پڑھے لیکن آنکھیں بند کر کے اپنے عکس کے تصور میں کھو جانے کا وقت زیادہ کر دے۔

روزانہ اسی طرح عمل کرتا رہے کامیابی انشاءاللہ ۷۵ دن میں ہو جائے گی۔

اس عمل سے بھی تمام جائز کام لینا حق انسانیت ادا کرنے کے مساوی ہو گا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲۰
(برائے ھند و عاملین)

ماہ ثابت کے پہلے شنبہ کو طلوع آفتاب کے فوراً بعد ہی گوبر سے لیپی ہوئی ایک محفوظ جگہ پہنچ جائے۔ اور اپنے ساتھ آگ اور گوگل کے سوا اور کچھ نہ لے جائے۔ غسل سے پاک

ہونا ضروری ہے۔ اب آگ کے سامنے دو زانو ہو بیٹھے اور تھوڑی تھوڑی گوگل ڈالتا رہے اور نظر اس کے اٹھتے ہوئے دھوئیں پر جمائے رکھے۔ زبان سے بے تعداد مرتبہ:

"لید یورع سمد یورع"

ادا کرتا رہے۔ تصور ہمزاد کا ہو۔

دوران عمل جب کوئی آواز زور سے پیدا ہو تو تمام گوگل آگ میں ڈال کر کھڑا ہو جائے۔ اور دھوئیں پر نظر رکھے۔! دھواں اگر مبہم سی ایک شکل اختیار کرے اور ہمزاد کی صورت میں آکر کلام بھی کرے۔ تو بھی عامل اس کے دھوکے میں آکر جواب نہ دے۔ اور عمل پڑھتا رہے۔ اور اس دن کا انتظار کرے، کہ جب وہ بالکل انسانی شکل میں آکر خود کو عامل کی سپردگی میں نہ دے دے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲۱

(برائے ہندو عاملین)

کسی نوچندی اتوار سے عمل شروع کیا جائے۔ عامل روزانہ سونے سے قبل۔

"اُوم نمو نارائن آئینمہ ہمزاد۔ سوہاگر و بھگت کی"

۲۱ مرتبہ پڑھے۔ اور پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سو رہے اور اپنی چارپائی کو چھوڑ کر کہیں چلا نہ جائے۔ البتہ چند منٹ کے لئے اگر پیشاب یا پاخانے کی حاجت ہو، تو جا سکتا ہے لیکن فوراً بغیر کسی سے بات کئے ہی واپس لوٹ آئے اور سو جائے۔

صبح ہوتے ہی طلوع آفتاب کے وقت یہی منتر پھر اکیس مرتبہ پڑھے اور اسی طرح غروب آفتاب کے وقت یہی عمل پڑھے۔ اور ہمہ اوقات یہی تصور رہے کہ میں ہمزاد کو بس میں کر رہا ہوں۔

۲۱ روز عمل کرنے کے بعد صبح کو جس شخص سے جو بھی گفتگو یا کام کو کہے گا وہ شخص فوراً مان لے گا۔ اثنائے گفتگو میں اپنے ہمزاد کا خیال رکھیں۔ یہ معمولی سا اثر ہوگا۔ اس کے بعد جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کی بات میں اثر ہوگا۔ اس عمل کے عاملین کو کام لیتے وقت کچھ جائز و ناجائز کا خیال بھی رکھنا ہوگا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱

(برائے غیر مسلم خواتین)

غیر مسلم عاملہ ایک ایسے کمرے کا انتخاب کرے جہاں کسی اور کے آنے کا امکان نہ ہو۔ رات کی تیسری ساعت میں کمرے میں داخل ہو کر ایک چراغ تقریباً دو فٹ کی بلندی پر جلائے اور بالکل مادرزاد برہنہ ہو کر چراغ کی طرف لپشت کر کے بیٹھ جائے۔ چراغ میں گھی یا تیل کافی مقدار میں ہو۔ اور اس کی بتی کافی موٹی ہو۔ اس انتظام کے بعد اپنی نظر اپنے پورے سائے پر جمائے ہوئے ۲۰ مرتبہ پڑھے "جگہ مبائے نمہ، گوڑیئے نمہ" پھر نظر چھت کی طرف لے جا کر سات مرتبہ یہی منتر پڑھے۔ اس کے بعد نظر پھر اپنے سائے کی گردن پر جما کر اپنے منتر کا اعادہ کرے، اس طرح چار مرتبہ کرے اور پورے عمل میں ۱۰۸ مرتبہ متذکرہ بالا منتر پورا کرے۔

یہ عمل روزانہ اسی طرح اور ایک وقت شروع کیا جائیگا۔ عمل ختم کر کے اسی جگہ سو رہے کسی قسم کی آواز یا خوفناک شکلوں کا خوف دل میں نہ لائے۔ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اپنے ہمزاد کا تصور کرتی رہے حتیٰ کہ تقریباً ایک ماہ بعد ہمزاد مسخر ہو کر ظاہر ہو جائے اور معاہدے پر آمادہ ہو۔

اس عمل میں عاملہ کو پوری طرح باطہارت اور پاک صاف رہنا چاہیئے۔! بہت زیادہ ملاقاتیں بھی نہیں کرنی چاہئیں نہ کسی کو دھوکا یا فریب دینا چاہیئے نہ فحش کلامی روا رکھنی چاہیئے۔ غرضیکہ نہایت نیک نیتی اور پارسائی سے وقت گزارنا چاہیئے۔ اتفاقاً اگر کسی عامل یا عاملہ سے معاہدے میں غلطی ہو جائے اور وہ ہمزاد سے یہ وعدہ لینے میں ناکام رہ جائے کہ ہمزاد صرف بلانے پر ہی آئے۔ اور ہر وقت کام طلب نہ کرے تو۔ ایسے موقع پر ہمزاد کو مذہبی کتابیں پڑھنے یا سنانے پر مقرر کر دیا جائے۔ یا مہین اجناس کا کافی ذخیرہ دے دیا جائے کہ ہر قسم کا اناج علیحدہ کرے۔ یا کوئی ایسا کام دے دیا جائے جس میں تسلسل و تواتر قائم رہے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲

(برائے غیر مسلم خواتین)

عاملہ ایک قد آدم آئینے کے سامنے برہنہ کھڑی ہو۔ جو کمرے کی شمالی دیوار پر زاویہ قائمہ پر آویزاں ہو۔ اور اپنے ہمزاد کا تصور کرتے ہوئے اپنی گردن کے عکس پر نظر جمائے اس کے ساتھ ہی تین سو مرتبہ پڑھے۔

"اُوم ہر سگ پر مودائے سوا ہا"

پھر دو منٹ کے لئے اپنی نظر چھت پر لے جائے اس کے بعد واپس اپنے عکس کی گردن پر نظر جمائے۔ اور پھر تین سو مرتبہ یہی منتر پڑھے۔ اور اس کے بعد پھر چھت پر دو منٹ تک نظریں جمائے، تیسری مرتبہ بھی اس عمل کا اعادہ کرے، اور عمل ختم کر دے اس طرح ڈھائی ماہ تک کرتی رہے۔ اور ہمہ اوقات یہی سوچتی رہے کہ اب ہمزاد سے ملاقات ہونے والی ہے۔

عمل کی مدت پوری ہونے پر ہمزاد ظاہر ہو جائے گا۔ اور عاملہ کے معاہدے کے بعد اس کے تمام کاموں میں مدد دیگا۔ عاملہ کو بھی لازم ہے کہ وہ رفاہ عام کی روش اختیار کرے خلاف مذہب اور معاشرے اور انسانیت کے خلاف کوئی کام نہ کرے نیک نیتی سے کام لیتی رہے خدا اور اس کے بندوں کا خیال اس کے دل میں ہمیشہ جاگزیں رہے۔ ورنہ دنیا میں لوگوں کو بڑی بڑی قوتیں حاصل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بعض نے نیکی میں نام پیدا کیا ہے اور بعض نے بدی میں اس دنیا میں راون جیسا طاقتور راجہ ہو گزرا ہے جس کے غرور نے اس کی دنیا اور عاقبت دونوں خراب کر دیں۔ اور اسی دنیا میں رام چندر اور کرشن جیسے نیک لوگ بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ جن کا نام عزت و تکریم کے ساتھ ہمیشہ لیا جاتا رہے گا۔

ان عملیات تسخیر ہمزاد کے لکھنے کے بعد اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ بلا امتیاز مذہب و ملت جو عاملین ان سے جائز فائدہ اُٹھائیں انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسم الٰہی یا وھاب کا عمل

یہ عمل ہر آفت، پریشانی اور غربت سے نجات دلا سکتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ "یا وہاب" ۴۰ دن تک پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ۴۶ مرتبہ تمام عمر پڑھتے رہیں۔

جب بھی کسی مصیبت یا کسی پریشانی کا شکار ہوں تو آدھی رات کو اُٹھ کر غسل کر کے دو نفلیں پڑھنے کے بعد بیٹھ کر تین سو مرتبہ "یا وہاب" پڑھیں۔ اس کے بعد بیٹھ کر سات سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر ۴۶ مرتبہ "یا وہاب" پڑھ کر اپنے مسائل کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ ایک ہی رات میں دعا قبول ہوگی۔

رزق میں اضافے کیلئے

جو شخص اپنے روزگار میں اضافہ کرنا چاہتا ہو — وہ مندرجہ ذیل نقش ۱۱ عدد لکھ کر ۱۱ آٹے کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ اور لگاتار ۱۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھنا چاہیئے۔ نقش لکھنے اور دریا میں ڈالنے کا وقت روزانہ ایک ہونا چاہیئے۔

اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	یا باسط	۴۲

ناف کو اپنی جگہ پر لانے کا عمل

اگر کسی شخص کی ناف ٹل جائے تو ناف کو اپنی صحیح جگہ پر لانے کیلئے قرآن حکیم کی یہ آیت کالی روشنائی سے لکھ کر ناف کی جگہ باندھ لیں۔ انشاء اللہ ناف اپنی جگہ پر آجائے گی۔ آیت کو اس طرح تحریر کریں۔

۷۸۶

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

فبای آلاء ربکما تکذبان

تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

پتھروں کی تاثیر حقائق، روایات اور تجربات سے ثابت ہے۔ رب العلمین نے اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے بیشمار نعمتیں اس کائنات میں پیدا کی ہیں۔ ان ہی نعمتوں میں نگینے اور پتھر بھی شامل ہیں۔ آج دنیا بھر میں نگینوں اور پتھر کی مسلمہ تاثیرات کی بنا پر ہیروں، نگینوں اور پتھروں کا کاروبار پوری شدت کے ساتھ ہو رہا ہے اور خدا کے ہوشمند بندے اپنے رب کی نہ جھٹلائی جانے والی اس "نعمت عظمیٰ" سے بھی مستفیض ہو رہے ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے ——— کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ۔

اور ایک جگہ فرمایا گیا ہے ——— مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ

صرف یہ دو آیتیں ہی پتھروں کی قدر و قیمت کو واضح کرنے کیلئے بہت کافی ہیں۔

الماس، پنّا، مونگا، پکھراج، فیروزہ، زمرّد، سنگِ سلیمانی، عقیق، لاجورد، نیلم، گارنٹ، موتی وغیرہ جیسے کم قیمت اور بیش قیمت نگینے اور پتھروں کا ہم نے ضرورتِ عام کی وجہ سے بندوبست کرلیا ہے۔ ربّ العلمین کی شانِ کریمی کا مشاہدہ کرنے کیلئے اور ان کی نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے ہم سے رجوع کریں۔

جو حضرات اپنے نام کی مناسبت سے پتھر اور نگینہ یا بنی بنائی انگوٹھی ہم سے منگانا چاہیں تو وہ درج ذیل شرائط غور سے پڑھ لیں۔

(۱) فرمائش کرتے وقت پچاس روپے کا منی آرڈر روانہ کریں۔ اور جوابی لفافہ بھی روانہ کریں۔

(۲) اپنا نام مع عرفیت، اپنی والدہ کا نام، تاریخ پیدائش (اگر یاد نہ ہو تو خط لکھنے کا دن اور وقت اور تاریخ نوٹ کردیں) اپنا پسندیدہ رنگ اور اپنا پسندیدہ پھول لکھ کر بھیجیں۔

انگوٹھی اور نگینہ و پتھر کے ہدیے سے مطلع کردیا جائے گا۔ اور ہدیہ وصول ہوجانے پر حسبِ فرمائش منتخب نگینہ اور پتھر یا منتخب نگینے اور پتھر کی بنی بنائی انگوٹھی روانہ کردی جائے گی۔ اور طے شدہ ہدیے میں سے ۲۵ روپے وضع کردیے جائیں گے۔
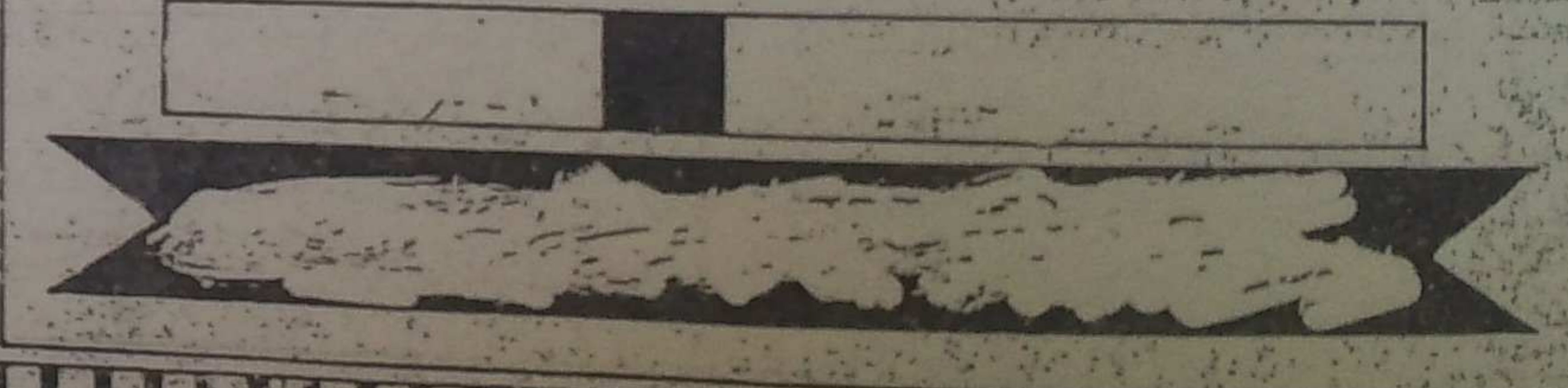
عملیات ہمزاد برائے خواتین

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۱

عاملہ ہر نجاست سے پاک ہوکر آبادی سے دور کسی سنسان مقام پر اپنے عمل کے لئے جگہ متعین کرے۔ اسے پاک صاف اور ہموار کرنے کے بعد خوشبویات جلادے۔ اس وقت پہلی ساعت (مغرب کے فوراً بعد) ہو، احرام (بغیر سلا ہوا کپڑا) اپنے جسم پر باندھ لے اور مغرب کی طرف منہ کرکے کھڑی ہوجائے اس وقت اس کی نگاہ اپنے سائے کی گردن پر جمی ہونی چاہیے۔ پلک قطعی نہ جھپکائے جس وقت نظر تھکنے لگے آسمان کی طرف دیکھے اور چند منٹ آسمان پر دیکھنے کے بعد نظر دوبارہ اپنے سائے کی گردن پر لاکر جمائے۔ اسی طرح ایک گھنٹہ یا سوا سو منٹ روزانہ کرے۔ تمام عمل کے دوران اس کا یہ عقیدہ راسخ ہو، کہ عنقریب ہی اس کا ہمزاد حاضر ہوکر خود کو اس کی سپردگی میں دیدے گا۔

دورانِ عمل اگر ایام حیض کا آغاز ہوجائے تو عمل ترک نہ کرے۔ جاری رکھے۔ البتہ آغاز ایسے زمانے میں نہ کرے جبکہ عاملہ اس حالت میں مبتلا ہو۔

کچھ عرصہ عمل کرنے کے بعد سایہ دھندلا ہوجائے گا۔ اور اس کی جگہ رفتہ رفتہ روشنی محسوس ہونے لگے گی اور ایک دن وہ پورے طور پر متشکل ہوجائے گا۔ اس کے علاوہ ہمہ اوقات آنکھوں کے سامنے کچھ ستارے یا گول دائرے سے متحرک نظر آنے لگیں گے۔ آوازیں بھی آتی ہوئی محسوس ہونے لگیں گی۔ عاملہ کو ان تمام صورتوں کو یکسر نظر انداز کرکے اپنا عمل جاری رکھنا چاہیے۔ ذرا سی غلطی ہلاکت یا دیگر آفات میں دھکیل دینے کا موجب ہوسکتی ہے۔

سائے نے جو خود عاملہ کا ہمزاد ہوگا۔ گفتگو منع ہے عمل کی مدت پوری ہونے کے بعد جب وہ مخاطب ہوکر پوچھے کہ اسے کس لئے بلایا گیا ہے۔ تو عاملہ کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بتانا چاہیے کہ وہ اسے تسخیر کرنا چاہتی ہے۔ وہ تسخیر کا سبب دریافت کرے گا۔ تو عاملہ بتائے کہ میں تجھ سے اپنے بہت سے جائز کاموں میں مدد لونگی۔ مثلاً مریضوں کے امراض، ان کی تشخیص ادویہ کی فراہمی اور ضروری معالجہ میں مدد۔ گمشدہ کی خبر منگواؤں گی۔ جہاں چاہوں گی بھیج کر وہاں کے حالات معلوم کراؤں گی، بارش کراؤں گی۔ بغیر موسم پھل پھول اور میوہ جات منگواؤں گی۔ تیری مدد سے کند ذہن اور غبی لوگوں کو سبق یاد کراؤں گی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاری سے بھاری شے منتقل کراؤں گی۔ پیش گوئیوں میں تجھ سے مدد لونگی دفینوں کا پتہ چلاؤں گی غرضیکہ اور بھی بہت سے کام کراؤں گی۔

ہمزاد رضامندی ظاہر کرے گا اور پوچھے گا کہ کیا تو مجھے پیٹ بھر کر کھانا دے گی۔ عاملہ کو اس موقع پر فوراً منع کردینا چاہیے اس لئے کہ ہمزاد کا پیٹ کوئی انسان نہیں بھر سکتا۔ صرف دو روٹیوں کا اس حالت میں وعدہ کرے کہ جب خود عاملہ کو میسّر آسکیں۔ اسی طرح ہمہ اوقات پاک رہنے کا وعدہ ہرگز نہ کرے۔ اس لئے کہ ہمہ اوقات کوئی شخص پاک حالت میں نہیں رہ سکتا۔

عامل خواتین ہمزاد سے جو معاہدہ کریں اس میں یہ بات ضرور اپنی طرف منوالیں کہ ہمزاد ہمہ اوقات عاملہ کے سامنے نہ رہے۔ اور نہ ہر وقت کام طلب کرے۔ نیز معاہدہ تمام عمر کا نہ کرے چند سال کا کرے اور اس عرصہ کے لئے بھی یہ طے کرے کہ اگر عاملہ کی موت واقع ہوجائے تو اس کی لاش مسخ نہ کرے اور نہ کوئی روحانی صدمہ پہنچائے۔

غرضیکہ معاہدے میں پوری طرح محتاط رہے۔ اس سلسلے کی مزید ہدایات ہم رسالہ کی ابتدا میں بڑی تفصیل سے پیش کرچکے ہیں۔ خواتین انہیں بھی پڑھ لیں اور ایسا کوئی کام نہ کریں جس کی وجہ سے بعد میں پچھتانا پڑے۔

یہ عمل ایک ماہ کا ہے۔ عمل سے فارغ ہوکر اپنے کپڑے

پہن لیا کرے۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۲ عاملہ کو اس عمل کا آغاز کرنے سے قبل نظر جمانے کی کافی مشق کر لینی چاہیئے۔ کیوں کہ اس عمل میں نظر کا انتہائی طاقت ور ہونا ضروری ہے۔ عاملہ عمل شروع کرتے وقت پاک صاف ہو جائے اور ایک گھنٹہ قبل اس سنسان مقام پر پہنچ جائے جو پہلے ہی سے عمل کے لئے متعین کیا ہوا ہو۔ اب عاملہ غروب ہوتے ہوئے آفتاب سے آنکھیں چار کرتے ہوئے یہ خیال کرے کہ وہ ہمزاد کو تسخیر کر رہی ہے۔ اور عنقریب ہی ہمزاد تابع ہو جائے گا۔ پلک ہرگز نہ جھپکائے اور قوتِ ارادی کے ذریعے خود پر زیادہ سے زیادہ قابو پاتی رہے۔ نیز ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد پانچ منٹ کیلئے آسمان پر نظر جمائے کچھ دن بعد آفتاب کی سرخی سفیدی میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور یہی سفیدی رفتہ رفتہ سیاہی اختیار کر لے گی یہی سیاہی کبھی گھٹتی بڑھتی رہے گی۔ کبھی انسانی سر یا دھڑ کی شکل اختیار کر لے گی اور کبھی ظاہر اور کبھی غائب ہوتی رہے گی۔ تقریباً ایک ماہ بعد یہی حالات پر سکون ہو جائیں گے۔ اور انسانی ڈھانچہ سامنے آنا شروع ہو جائے گا۔ اس وقت تک عاملہ کو کسی بھی حالت سے متاثر نہ ہونا چاہیئے اور نہ ہی بھیانک آوازوں سے ڈرنا چاہیئے۔

عمل چالیس روز تک ضرور ہی جاری رکھنا چاہیئے۔ ویسے ہمزاد سے ہم کلام اس وقت ہونا چاہیئے جب وہ گفتگو کا آغاز اپنی طرف سے کرے۔

جب ہمزاد ہمکلام ہو اس کے سوالات کے جوابات بھی اسی کے مطابق دے۔ لیکن جواب دینے میں کوئی خلافِ اصول بات منہ سے ہرگز نہ نکالے بہتر یہی ہے کہ ہماری ان ہدایات کے مطابق سوال و جواب کرے جو ہم نے احتیاطاً بے شمار جگہوں پر لکھدی ہیں۔ عاملہ کیلئے مناسب ہے کہ ہمارے اس رسالے کو تمام و کمال پڑھے پھر تسخیر ہمزاد کی طرف رجوع کرے ورنہ نقصان اٹھائے گی۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۳ عاملہ سب سے پہلے کسی ایسی شئے کا انتخاب کرے جو وہ روزانہ مہیا کر سکے۔ یا دہی شئے کم از کم اس وقت تک خراب نہ ہو۔ جبتک کہ عمل کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ مثلاً بتاشے، مصری یا کوئی اور کھانے کی چیز اور اپنا عمل شروع کرنے کیلئے اس مقام پر چلی جائے جو اس مقصد کے لئے پہلے سے متعین کیا ہوا ہو۔ یہ مقام بالکل سنسان ہو۔ رات کا وقت ہو چاندنی کھلی ہوئی ہو۔ اس وقت عاملہ اپنے دائیں ہاتھ میں وہ شئے رکھے اور ہاتھ پھیلا دے۔ اور اپنے سائے کی گردن پر نگاہ جماتے ہوئے اپنے ہمزاد اور اس کی تسخیر کا خیال پیدا کرے۔ آنکھیں بوجھل ہو جائیں یا تھک جائیں تو نظر پلک جھپکائے ہوئے ہی آسمان پر گاڑ دے۔ اور چند منٹ بعد پھر اپنے سائے کی گردن پر دیکھنے لگے۔

کچھ عرصہ بعد آسمان پر سایہ سا نظر آئے گا نیز اس کے اپنے سائے میں بھی حرکت محسوس ہو گی۔ عاملہ اس کی طرف التفات کئے بغیر اپنا عمل جاری رکھے۔

تصور آفرینی، جوشِ عمل، انہماک اور کامل توجہ کے نتیجے میں جب ہمزاد سامنے آ کر کھانے کی چیز طلب کرے تو اس سے اس بات کا اقرار لے کہ جب اسے بلایا جائے تو حاضر ہو۔ اور جو کام اُسے بتایا جائے اسے سرانجام دے۔ وہ اسی طرح معاہدہ کرے گا جس طرح ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ معاہدے میں کسی قسم کا ابہام، شک یا گنجلک پن ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ جو بات ہو بالکل صاف صاف ہو۔ جب معاہدہ ہو جائے تو وہ شئے ہمزاد کو دیدے اور معاہدے کے مطابق اسے حاضر کر کے اپنے ضروری اور نیک کام کرائے۔

معاہدے کی پابندی بڑی ضروری ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی لغزش ہو گئی تو ہمزاد تباہ کر دے گا۔

ہمزاد سے یہ اقرار بڑا ضروری ہے کہ وہ ہمہ اوقات سامنے نہ رہے۔ صرف بلانے پر حاضر ہو۔ ورنہ وہ ہمہ اوقات سامنے رہے گا۔ ہمہ اوقات کام کا تقاضا کرے گا۔ اور عاملہ کے لئے جینا مشکل ہو جائے گا۔

عمل تسخیر ہمزاد نمبر ۴ عام طور پر عاملین تسخیر ہمزاد کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ کسی سنسان مقام پر جا کر اپنا عمل شروع کیا کریں۔ لیکن ہمارے اس عمل میں عاملہ کو کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عاملہ اپنے لئے علیحدگی کا انتظام کرے یا نہ کرے صبح سویرے چارپائی سے اٹھتے وقت آفتاب اس کی نظروں کے سامنے ہو اور وہ لیٹے ہی لیٹے سورج سے آنکھیں چار کر سکے۔ پندرہ منٹ تک سورج کی طرف دیکھنے کے بعد اپنے پیروں پر نگاہ ڈالے۔ پانچ منٹ بعد نظر پھر سورج پر جمالے۔ اس طرح ایک گھنٹے تک کرتی رہے۔ کچھ عرصہ بعد عاملہ کو آسمان پر پہلے سیاہ اور پھر سفید دھبہ سا نظر آئے گا۔ جو روز بروز پھیلتا چلا جائے گا۔ یہ دھبہ اسے اپنے پیروں پر بھی نظر آنے لگے گا۔ اس عمل کے سلسلے میں اپنے متعلقین کو یہ ہدایت ضرور کر دینی

(باقی صفحہ ۸۰ پر)

جلالی ہمزاد

یہ ہمزاد سرعت سے حاضر ہوتا ہے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے کسی تجربہ کار عامل کو ہی یہ عمل کرنا چاہیئے۔ یہ سورۂ فاتحہ کے سواقط حروف کا عمل ہے۔ سواقط فاتحہ یہ ہیں۔ (ف ج ش ث ز خ ظ)

یہ کل سات حروف ہیں اور سات روز کا ہی عمل ہے۔

عبارت عمل یہ ہے۔ ایھا الاضمار الحرف وکیطو ورطش ھفیط ھلیج سلک بھلوہ علسطین بھفاعل سھعط مھفط سعد ہواہ طلطو مھیط ھجح ھھیحل والحن احضرونی ھمزادی بحق اسماء الحسنی یا فتاح یا جبار یا شکور یا ثابت یا زکی یا خبیر یا ظاہر۔

اس عمل سے تسخیر کردہ ہمزاد اعمال شر میں بہت مدد دیتا ہے اور ہر طرح کی تکلیف و اذیت دیتا ہے۔ جنگ کے دوران ایسا ہمزاد بہت عمدہ ہے۔ اب انفرادی طور پر عمل کو مفصل لکھ رہا ہوں۔ بخور وغیرہ کا سابقہ اوراق میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ شرائط عمل کو ملحوظ رکھیں۔

اعمال کے سات روز کا مفصل بیان کر رہا ہوں۔ عمل نوچندی اتوار کو شروع کریں

اتوار رات کو بعد از عشاء عبارت مندرجہ بالا کو اپنے نام کے حروف کی تعداد کے مطابق پڑھیں۔ مثلاً بابر سلطان میں کل نو حروف ہیں تو نو بار پڑھی جائے گی۔ زبانی یاد کر لیں پھر اتوار کے روز مندرجہ ذیل دفق اوّل ساعت شمس میں لکھیں اور بازو پر باندھ لیں۔ پھر رات کو بعد عشاء جب عزیمت مندرجہ بالا نو بار یا حروف کی تعداد کے مطابق پڑھ کر اسی دفق کو ۱۷ بار لکھیں کاغذ قلم نیا ہو۔ رُخ مشرق کی طرف ہو۔ پھر اپنے نام کے حروف کے اعداد ابجد کے مطابق مثلاً بابر سلطان کے (۳۵۵) اعداد ہیں مندرجہ ذیل اسماء پڑھیں۔ (کیطو ورطش ھفیط)

اور اس کے بعد نقش ہمزاد ایک سو بار لکھیں۔ نقش ہمزاد اور دفق جو سترہ مرتبہ لکھا ہے صبح آٹے میں گولیاں بنا کر یا ویسے ہی آگ میں جلا دیں۔ اگر لکھتے وقت سرخ موتی منہ میں رکھیں تو بہتر ہے۔

دفق جو سترہ مرتبہ لکھنا ہے یہ ہے۔

ف ج ش ث خ ز ظ
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف (حروف فا)
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ

اور نقش ہمزاد جو ایک سو بار لکھنا ہے اور روزانہ لکھنا ہے وہ یہ ہے۔ نقش ہمزاد۔

6	ھے	IIII	#	م	III	✡
IIII	#	م	III	✡	6	ھے
م	III	✡	6	ھے	IIII	#
✡	6	ھے	IIII	#	م	III
ھے	IIII	#	م	III	✡	6
#	م	III	✡	6	ھے	IIII
III	✡	6	ھے	IIII	#	م

اتوار کے روز آگ سلگا کر عمل کرنا ہے اور آگ پر نظر رکھیں۔ کوئلے نہ ہوں بلکہ آگ ہو۔ بڑی بتی والا بڑا دیا ہو جس سرسوں کا تیل ڈالا گیا ہو۔

سوموار رات کو بعد از عشاء وہی پہلے والی عزیمت اپنے نام کے حروف کے مطابق پڑھیں۔ اور بعد میں مندرجہ ذیل دفق تین بار لکھیں۔ اور پھر نام کے اعداد کے مطابق مندرجہ ذیل

کلمات ادا کریں۔ مہلیج سلک بہلوہ۔

آنکھیں بند کر کے تصور ہمزاد کے ساتھ پڑھیں اور ایک طشت میں پانی بھر کر روبرو رکھیں۔ اور چند لمحوں کے بعد آنکھیں کھول کر پانی میں اپنا چہرہ دیکھ لیا کریں اور اس عمل کے بعد سو بار پھر نقش ہمزاد دیکھے۔

وہ وفق مبارک جو تین بار آج کے روز لکھا جائے گا۔ یہ ہے۔ ان کو پانی میں بہادیں۔

ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج (حروف جیم)
ث ج ز ظ ش ف خ
ف خ ث ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ث ج ز

منگل تیسرے روز بھی رات والی عزیمت پڑھیں ــــ اور مندرجہ ذیل وفق کو اکیس بار لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل الفاظ طلسم کو نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔

علسطین ھھفاعل مھعط۔

اور نقش ہمزاد سو بار لکھیں۔ دوسرے دن ان سب حروف کو زمین میں دفن کر دیں۔

وفق المبارک ــــ حرف (ش) شین

ش ث خ ف ج ز ظ
ز ظ ش ث خ ف ج
ف ج ز ظ ش ث خ
ث خ ف ج ز ظ ش (حرف شین)
ظ ش ث خ ف ج ز
ج ز ظ ش ث خ ف
خ ف ج ز ظ ش ث

بدھ عزیمت مذکورہ تعداد حروف اسم خود کے مطابق اور پھر وفق مندرجہ ذیل صرف ثا کو تیئس ۲۳ بار پڑھیں۔ اور مندرجہ ذیل طلسم کو اپنے نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔ (مھفط) اور ایک سو بار نقش ہمزاد لکھے۔ پانی کا طشت پاس رکھیں اور شکل دیکھتے رہیں۔ بعد میں دوسری صبح نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ جیسا کہ حرف جیم کا کیا تھا۔ وفق اس روز کا یہ ہے ــــ وفق المبارک ــــ حرف ثا

ث ج ز ظ ش ف خ
ش ف خ ث ج ز ظ
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ
ظ ش ز ف خ ث ج

جمعرات عزیمت پڑھ کر نام کے اعداد کے مطابق مندرجہ ذیل طلسم پڑھیں۔ (دوالحذ)

اور اس سے پہلے مندرجہ ذیل وفق ستائیس ۲۷ بار لکھیں۔ پھر نقش ہمزاد سو بار لکھیں۔ اس دوران ابلتا ہوا پانی پاس رکھیں۔ خواہ ہیٹر سے گرم کریں یا لکڑیاں جلا کر اور پھر دوسرے دن ان تعویذات کو ابلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ اور جب کافی دیر گزر جائے سیاہی اتر جائے تو پانی دریا میں ڈال دیں۔

وفق یہ ہے۔

ظ ش خ ف ج ث ز
ث ز ظ ش خ ف ج
ف ج ث ز ظ ش خ
ش خ ف ج ث ز ظ
ز ظ ش خ ف ج ث
ج ث ز ظ ش خ ف
خ ف ج ث ز ظ ش

جمعۃ المبارک آج رات عزیمت پڑھ کر اور مندرجہ ذیل وفق لکھ کر پھر یہ طلسماتی حروف پڑھیں جو کہ اپنے نام کے اعداد کے موافق پڑھنے ہیں۔ (ھجع ھھیحد)

اور بعد میں سو بار نقش ہمزاد لکھیں۔ ٹھنڈی مٹی پر بیٹھ کر لکھیں۔ جیسا کہ حرف شین میں کیا تھا۔ اور صبح نقوش کو ٹھنڈی مٹی میں دریا وغیرہ کے کنارے دفن کر دیں۔

وفق المبارک ــــ حرف خا

خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ
ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ
ف خ ث ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث

ہفتہ آج بھی عزیمت پڑھ کر مندرجہ ذیل وفق لکھیں۔ اور پھر مندرجہ ذیل طلسماتی کلمات نام کے اعداد کے موافق پڑھیں۔ سعد ہواہ طلطو مھیط۔

اور پانی کا طشت روبرو رکھے۔ وقتاً فوقتاً اپنا چہرہ دیکھتے رہیں۔ پھر نقش ہمزاد سو بار لکھیں اور ان سب نقوش کو صبح دریا میں پھینک آئیں۔ وفق المبارک سات بار لکھنا ہے۔

وفق المبارک ــــ حرف زا

ز ظ ش ف خ ث ج
ث ج ز ظ ش ف خ
ف خ ث ج ز ظ ش
ظ ش ف خ ث ج ز
ج ز ظ ش ف خ ث
خ ث ج ز ظ ش ف
ش ف خ ث ج ز ظ

جب آخری روز نقوش دریا میں ڈالنے جائیں گے تو سخت آندھی اور طوفان آجائے گا درد ٹھاٹھیں مار رہا ہوگا۔

آپ ریت کی مٹھیاں بھر لیں اور عزیمت اوّل کو مسلسل پڑھتے رہیں۔ جب طوفان بہت تیز ہو جائے تو اس ریت کو فضا میں پھینک دیں۔ اس سے ریت کا طوفان کھڑا ہو جائے گا۔ عامل عمل پڑھتا رہے اور ہرگز نہ گھبرائے آخر یکدم سکوت ہو جائے گا۔ اور ایسے میں عامل کو اپنی پشت سے کڑک دار آواز آئے گی ہرگز نہ ڈرے بس یہی ہمزاد ہے اس کے روبرو قول و اقرار کر لیں۔ اگر روزانہ مشاہدات ہوں اور خوف محسوس ہو تو گھبرائیں نہیں۔

عمل ہمزاد

خواجہ حسن نظامی رح کا ذاتی تجربہ

صفدر عباس خاں

ہمزاد کا عامل اپنے وقت کا بادشاہ ہوتا ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے مگر ہمزاد بہت ہی چالاک اور شاطر قسم کی مخلوق ہے۔ اس کو تابع کرنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ ہمزاد دوران عمل ہی عامل کو چکر دے کر عمل کو ناکام بنا دیتا ہے کیونکہ وہ عامل کی ہر کمزوری سے واقف ہوتا ہے اس لئے وہ اسے کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ وہ دنیا کا خوش قسمت انسان ہے جو ہمزاد کو تابع کر لیتا ہے۔

خواجہ حسن نظامی رح کو بھی تسخیر ہمزاد کا بہت شوق تھا۔ یہی عمل جو میں لکھ رہا ہوں خواجہ نے کیا تھا۔ ہمزاد حاضر ہو گیا اور بہت خوفناک قسم کے مناظر دکھائے مگر خواجہ صاحب عمل میں کامیاب ہو گئے۔ یہ عمل بالکل صحیح ہے۔ اگر کوئی مضبوط دل کا آدمی ہو اور ہمزاد کی شاطرانہ چالوں میں نہ آیا تو ہمزاد کو یقیناً تسخیر کرے گا۔

یہ عمل مجھے ایک بزرگ سے ملا ہے۔ یہ عمل آج سے تقریباً سو سال پہلے خواجہ حسن نظامی رح کے اپنے ہی اخبار میں شائع ہوا تھا۔ میں قارئین طلسماتی دنیا کی نذر کر رہا ہوں تاکہ یہ رسالہ پڑھنے والوں کی دیرینہ خواہش پوری ہو جائے۔ خواجہ صاحب کی تحریر کو لفظ بہ لفظ ان کے اپنے الفاظ میں نقل کر رہا ہوں۔

اگر وجود ہمزاد پر ان لوگوں کو شک ہو جو جنات کی ہستی کے قائل نہیں ہیں تو ہم قوت خیالی کے جسمی ظہور کا نام ہمزاد رکھتے ہیں۔ اور جو خود غرض عامل بتانا گوارا نہیں کرتے طشت از بام کرتے ہیں تاکہ لوگ عاملوں کے فریب سے محروم رہیں اور خود ہمزاد کو مطیع کر لیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس عمل کو وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جس کا دل کمزور نہ ہو اور نڈر و دلیر ہو۔ یہ جھوٹی بات ہے کہ ہمزاد کا عامل بے دین ہو جاتا ہے اور ہمزاد اس کو اعمال علوی و نماز وغیرہ سے روکتا ہے۔ اس لئے ہر مذہب و ملت کے آدمی کو اس کے حصول میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔

طریقہ عمل درج ذیل ہے

ایک تنہا جگہ میں جہاں آس پاس کے شور کی آواز نہ آتی ہو۔ رات کے وقت لیمپ روشن کرو اور جسم کے تمام کپڑے اتار لو صرف ایک جانگیا پہن لیں لیمپ کے آگے اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ تمہارا سایہ تمہارے سامنے پڑے اور درج ذیل جملہ انیس ہزار انیس بار پڑھنا ہے۔

میحرَ نماجرَا ہلا مسب۔

جب آٹھ دن متواتر پڑھتے ہوئے ہو جائیں گے تو آگے کا سایہ متحرک ہو کر کھڑا ہو جائے گا اور پھر نویں دن قلابازیاں کھاتا نظر آئیگا اور اس کے بعد تمہیں انواع و اقسام سے ڈرائے گا مگر تم بالکل خوف نہ کھاؤ۔ کیونکہ وہ تمہیں کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچا سکے گا۔ انیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔ انیسویں دن تمہاری شکل کا انسان عاجزی وانکساری سے سامنے آجائے گا اور ہمیشہ کے لئے تمہاری غلامی کرے گا۔ اگر تمہیں ڈر جانے کا بہت ہی خوف ہو تو کوئی اور پڑھ لیں۔

اس عمل کے دوران خواجہ صاحب کو جو نظارے دکھائی دیئے وہ بھی قارئین کی نذر کرنا چاہتا ہوں تاکہ قارئین کو زیادہ سے زیادہ اس عمل کے بارے میں معلومات بہم پہنچ سکیں۔

خواجہ صاحب نے لکھا تھا کہ میں نے ایک کوٹھڑی میں حصار کھینچ کر عمل تسخیر ہمزاد شروع کیا۔ دوسرے یا تیسرے روز کوٹھڑی کے روشندان میں ایک ننھا منا انسانی وجود نظر آیا۔ وہ چھلانگ لگا کر کوٹھڑی کے فرش پر اتر آیا۔ پھر اسی طرح کی ایک دوسری مخلوق آن کودی۔ وہ دونوں آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہا کر کیا ہی اچھا ہو کر پوریاں پکائی جائیں۔ اچھا تو پھر پوریوں کا سامان لے آئیں۔ پھر وہ دونوں اچھلے اور فضا میں بلند ہو کر روشندان کے راستے باہر نکل گئے۔ کچھ دیر بعد روشندان ہی کے ذریعے اندر داخل ہوئے۔ اس مرتبہ وہ پوریاں تلنے والی کڑاہی لے کر آئے تھے۔ کڑاہی چولہے پر چڑھا دی۔ اس میں خود بخود تیل نمودار ہو گیا۔

باقی صفحہ ۱۶۴ پر

جنات کو دیکھنے کا عمل

تحریر: ملازم حسین، اسلام آباد پاکستان

لوگوں کو جنات دیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اور ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش کوئی ایسی ترکیب ہمارے ہاتھ آجائے جس کی بدولت ہم جنات کو دیکھ سکیں۔ اور ان کو اپنا دوست بنا کر ان سے کام لیں۔ لہٰذا اس فن کے شائقین کے لئے وہ ترکیب لکھی جاتی ہے جس سے جنات نظر آتے ہیں اور دوست بنتے ہیں۔ لیکن میں یہ امر واضح کر دوں کہ ایسے شوق کو پورا کرنے کے لئے بہت خطروں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ڈر خوف بہت زیادہ آتا ہے۔ اور ڈرنے کی صورت میں رجعت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اس کا اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ اور بعض لوگ پاگل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو وہی لوگ کریں جو کہ بہت بڑے دل کے مالک ہوں۔ اس عمل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ تو عمل پڑھنے کی ضرورت ہے نہ ہی کسی طرح کا پرہیز ہے۔ جس شخص کا جی چاہے وہ اپنا شوق پورا کر سکتا ہے۔

ترکیب سب سے پہلے ایسی جگہ تلاش کریں جہاں پر جنات رہتے ہوں۔ عموماً ایسی جگہ جنگلات و قبرستان، کھنڈرات و مرگھٹ اور ویرانوں میں پائی جاتی ہیں۔ کچھ جگہ ویسے بھی مشہور ہوتی ہیں کہ اس ایریئے میں جنات رہتے ہیں یا فلاں آسیبی علاقہ ہے جب ایسی جگہ کا علم ہو جائے تو پھر بروز جمعرات (کوئی بھی جمعرات ہو) کو دن کے وقت کسی دکان سے گوشت لے آئیں۔ گوشت کی مقدار مقررہ نہیں۔ جتنی توفیق ہے لے لیں۔ اور گھر آکر گوشت کو ایسی جگہ چھپا کر رکھ دیں۔ جس پر کسی کی نظر نہ پڑے یعنی کوئی دوسرا شخص نہ دیکھے۔ نہ ہی کسی دوسرے شخص کو اس بات کا علم ہو کہ آپ یہ گوشت اس مقصد کے لئے لیکر آئیں ہیں۔

بعد از نماز عشاء گوشت لیکر اس مقام پر چلے جائیں۔ جو جگہ آپنے اس عمل کے لئے منتخب کی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آتے جاتے وقت کسی شخص کی آپ پر نظر نہ پڑے۔ جونہی آپ اس علاقے میں داخل ہوں گے۔ آپ کا سر اور کندھے وزنی ہو جائیں گے۔ اور اس طرح محسوس ہوگا جیسے آپ کے قدم کوئی ذی روح روک رہی ہے جس جگہ پر جا کر ایسی کیفیت ہو جائے تو سمجھ لیں کہ جنات ہمارے اردگرد موجود ہیں۔ گوشت کھول کر نیچے زمین پر رکھ دیں۔ اور کچھ فاصلے پر آپ جا کر بیٹھ جائیں۔ ڈر خوف کو قریب نہ آنے دیں کیونکہ انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کو کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ ہاں اگر خود ہی ڈر گیا تو پھر خیر نہیں۔ کچھ دیر بیٹھ کر انتظار کریں اور گوشت والی جگہ پر نظر رکھیں۔ کچھ دیر کے بعد بلکہ اسی لمحے جنات آجائیں گے اور گوشت کھانا شروع کر دیں گے۔ آپ بالکل خاموشی سے بیٹھے رہیں۔ اگر وہ خود بلائیں یا کوئی بات کریں۔ تو بہتر ورنہ خاموشی سے واپس آجاؤ اور پیچھے مڑ کر ہرگز نہ دیکھو ورنہ خطا ہوگی۔ بس آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ گھر میں آکر جب بھی آپ اس جگہ کا تصور کریں گے وہ جگہ اور جنات آپ کو نظر آئیں گے۔

یاد رہے کہ جب بھی کوئی ذی روح ایک دفعہ سامنے آجائے

تو پھر باطنی آنکھ کھل جاتی ہے۔ انسان جس چیز یا جگہ کا تصوّر کریگا۔ وہ سامنے نظر آجائے گی۔ اگر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے تو دوبارہ گوشت لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جنّات آپ کے پاس خود ہی آجایا کریں گے اور گوشت آکر لیجایا کریں گے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آپ نے گوشت رکھ کر انتظار کیا جنّات حاضر نہیں ہوتے۔ تو آپ گھر واپس آجائیں۔ اور اگلی جمعرات کو پھر اسی طرح گوشت لے جائیں۔ لیکن اس دفعہ جگہ تبدیل کر دیں۔ اگر یہاں پر بھی کامیابی نہ ہو تو پھر اس سے اگلی جمعرات کو کسی دوسری جگہ لے جائیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کامیابی نہ ملے۔ انشاء اللہ جنّات آپ کو ضرور نظر آئیں گے اور دوست بنیں گے۔

دوبارہ میں یہ بات لکھ دوں کہ ان کو دیکھ کر ڈریں نہیں۔ میں ان کی صورتیں بھی لکھ دوں۔ تقریباً ۵ سال کا بچّہ دیکھ لیں۔ بالکل اتنا ہی جنّات کا قد ہوتا ہے۔ اگر دور سے ان کو آتا دیکھا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ بچّہ چل کر آرہا ہے۔ جس نے ابھی ابھی چلنا سیکھا ہے۔ جسم واعضاء بالکل انسانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اور نہ وہ بڑا ہوتا ہے۔ ناک اور منہ قدرے ملے ہوتے ہوتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ناک منہ ایک ہی ہوں۔ یہ ان کی اصل صورت ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدرت حاصل ہے کہ جب چاہیں کسی ذی روح کی شکل میں سامنے آجائیں۔ اور جب چاہیں غائب ہو جائیں۔ ان کو یہ بھی قدرت ہے کہ چند آدمیوں میں سے بعض کو یا صرف کسی کو جسے وہ چاہیں نظر آئیں۔

نکتہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص اکیلے اس عمل کو نہ کر سکے تو اس کی ایک آسان ترکیب بھی بتا دوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو آپ اپنے ہمراہ لے جا سکتے ہیں۔ لیکن جنّات کی حاضری کے دوران اس شخص کو مت بتائیں کہ جنّات آئے ہیں۔ کسی طرح کا اسکو علم نہ ہونے دیں۔ نہ ہی بعد میں ذکر کریں۔

نکتہ (۲) بعض اوقات کئی کئی دنوں تک جنات نظر نہیں آتے۔ لیکن عاملین کو مختلف قسم کے اشارات ملتے رہتے ہیں۔ عالم خواب میں اور عالم بیداری میں بھی بعض اوقات گھر میں سے مختلف جگہوں سے پیسے بھی ملتے ہیں۔ تکیئے کے نیچے سے یا کسی برتن سے جب اس طرح کی صورت ہو تو کسی کو یہ راز مت دیں۔ کچھ روپے خود خرچ کر لیں کچھ خیرات کر دیں۔

نکتہ نمبر ۳ جنّات ہر حال میں رازداری کو پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے پہلے کچھ عرصہ تک انسان کو مختلف طریقوں سے آزماتے ہیں۔ اس کے بعد سامنے آتے ہیں۔ اس لئے ہر راز کو سینے میں رکھیں۔

نکتہ نمبر ۴ آپ نے عمل شروع کیا۔ دو تین مرتبہ جانے سے کامیابی نہیں ملی تو اگر کوئی ذی روح عالم خواب میں آکر ٹوکے کہ گوشت کیوں نہیں لائے تو سمجھ لیں کہ عمل کامیاب ہو چکا ہے۔ عامل کو خاص کر ایسی باتیں ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

نکتہ نمبر ۵ جب جنّات سامنے آتے ہیں تو پہلے آنکھوں کے آگے اس طرح چمک محسوس ہوتی ہے جس طرح آسمانی بجلی چمکتی ہے۔ اس کے بعد سر اور کندھے وزنی ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر ہلکا ہلکا سا جھونکا محسوس ہوتا ہے۔ جھونکے کے ساتھ ہی سامنے کسی بھی شکل میں جنّات نظر آتے ہیں۔

یاد رہے کہ جنّات کسی بھی شکل میں سامنے آسکتے ہیں۔ مثلاً بزرگ کی شکل میں بوڑھا انسان یا بوڑھی عورت، خوبصورت لڑکا یا مرد خوبصورت عورت۔ کتّا و بلّی، اونٹ، بھیڑ بکری وغیرہ وغیرہ۔

عامل کے لئے خصوصی ہدایات

(۱) عمل کا ذکر کسی سے ہر گز نہ کریں خواہ وہ کتنا ہی قریبی دوست کیوں نہ ہو۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(۲) اس عمل کو کرتے وقت کوئی شخص آتے جاتے آپ کو نہ دیکھے۔

(۳) اس عمل کو بہتر ہوگا کہ اندھیری راتوں میں شروع کرو۔ یعنی زوالِ ماہ تاکہ روشنی نہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔

(۴) جب گوشت اس عمل کے لئے لائیں تو اس کو ہر ایک سے پوشیدہ رکھیں۔ تاکہ کسی شخص کی اس پر نظر نہ پڑے۔ نہ ہی کسی کو معلوم ہونے دیں۔ کہ میں نے گوشت اس مقصد کے لئے خریدا ہے۔ (۵) دُکان سے گوشت لیکر آتے وقت یا گھر میں آکر جسم میں تبدیلی آجاتی ہے۔ سر اور کندھوں پر وزن محسوس ہوتا ہے۔ اس کی پرواہ نہ کریں۔ بلکہ یہ سمجھ لیں کہ اب کامیابی یقینی ہے۔

انتباہ ایسے لوگ جو کہ کسی آسیبی مرض کا شکار ہوں یا کوئی ذی روح مسلّط ہو۔ یا وہ ڈرپوک ہوں۔ اس عمل کو ہر گز نہ کریں۔ ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

نوٹ:۔ اس عمل کو دریافت کرنے کے لئے سینکڑوں جنات کی مدد لی گئی ہے۔

طلسماتی انگوٹھی

تحریر: حکیم غلام سرور شباب (ماہر علوم مخفی)۔ اسلام نگر حویلی لکھا، ضلع اوکاڑہ

حصولِ عزّت و توقیر، ترقی عہدہ کاروبار، فراوانیِ مال و دولت

اگر آپ چاہیں کہ خاندان کے افراد اور ہر خاص و عام آپ سے عزّت و توقیر سے پیش آئیں۔ اجنبی لوگ بھی آپ کے گرویدہ ہوں۔ جہاں جائیں لوگ احترام سے پیش آئیں۔ کاروبار میں ترقی اور خیر و برکت ہو۔ ملازمت میں اعلیٰ عہدہ پر ترقی ملے۔ مال و دولت میں فراوانی نصیب ہو سکے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کیلئے مندرجہ ذیل طلسماتی انگوٹھی بے نظیر ہے۔ اور اپنے اثرات میں اکسیر اعظم ہے۔ طلسماتی انگشتری کا نقش معظم قوئ عشرہ کے قاعدہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ عاملینِ جفر اس قاعدہ سے عجیب و غریب کام لیتے ہیں۔ یہ قانون مستحصلہ میں بھی بڑے کام آتا ہے۔ اور علم آثار میں بھی نہایت سریع الاثر ہے۔ آج کی نشست میں علم آثار الجفر کا ایک بے نظیر قاعدہ تحریر کر رہا ہوں۔

اس طلسماتی انگشتری کا حامل لوگوں میں معزز رہتا ہے اور شاہانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ ایسی بہو بیٹی جس کی سسرال میں عزّت نہ ہوتی ہو سسرالی لوگ بلا وجہ نفرت کرتے ہوں۔ اور ایسے بات بات پر بے عزّتی کا نشانہ بناتے ہوں۔ خاوند بھی پرواہ نہ کرتا ہو۔ ایسی بہو بیٹی اگر طلسماتی انگشتری تیار کر کے پاس رکھے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام گھر والے اس کی عزّت کرنے لگیں گے اگر اسی گھر میں دوسری بہوئیں بھی ہوں تب بھی ان میں معزز رہے گی۔ بلکہ سسرالی لوگوں اور خاوند کی آنکھوں کا تارا بنی رہے گی۔

ایسا کوئی فرد جو اپنی کسی بری حرکت کی وجہ سے دوسروں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو گیا ہو۔ تو اسے اپنی عزّت بحال کرنے کے لئے طلسماتی انگشتری تیار کر کے پاس رکھنی چاہیئے۔ اگر کوئی ملازم اپنے عہدہ یا منصب سے معطل ہو جائے یا اسے نکال دیا جائے یا اس کی ترقی روک دی جائے تو عہدہ اور منصب کی بحالی کے لئے طلسماتی انگشتری مذکورہ تیار کر کے پاس رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے منصب پر بحال ہو جائے گا۔ اگر ترقی رکی ہو تو وہ بھی مل جائے۔

کشائش رزق، خیر و برکت اور ترقی کاروبار، فراوانیٔ مال و دولت کے لئے یہ انگشتری اکسیر اعظم ہے۔ ایسے تمام افراد کے لئے یہ طلسمی انگوٹھی بے نظیر اور مانند اکسیر الاحمر ہے۔ جن کا تعلق خلقت سے رہتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر، حکماء، تاجر، دکاندار، وکلاء، انشورنس کمپنی کے ملازمین اور ایسے دیگر افراد۔

تیاری کا طریقہ انگشتری مذکورہ کی تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد آدم سے استخراج کریں۔ پھر ان کو قوئ عشرہ کریں۔ اور مجموعہ کو یاد رکھیں اب سورۃ القدر کے اعداد مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ تک ابجد آدم سے استخراج کر کے قوئ عشرہ کریں۔ اور اس مجموعہ میں اپنے نام مع والدہ کے اعداد کا مجموعہ ملا کر تمام اعداد سے ایک مثلث خالی البطن پُر کریں۔ اور مثلث کے بطن میں یَا مُعِزُّ اَعِزَّنِی بِعِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ تحریر کریں۔

مثال:۔ ایک مثال سے طلسم کی تیاری کا طریقہ تفصیلاً تحریر کرتا ہوں۔ تاکہ ہر قاری بوقت ضرورت فیض یاب ہو سکے۔ مثلاً احسن علی بن نسیم کوثر کیلئے طلسم تیار کیا جاتا ہے۔ احسن علی بن نسیم کوثر کے اعداد ابجد آدم سے استخراج کر کے قوئ عشرہ کیا تو یہ اعداد حاصل ہوئے ـــ ۵۸۷۱۰ اور سورۃ القدر کی پہلی تین آیات مقدسہ یعنی مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ تک کے اعداد ابجد مذکورہ سے استخراج کر کے قوئ عشرہ کیا تو یہ اعداد حاصل ہوئے ـــ ۱۹۳۰۸۰۔ دونوں اعداد کا مجموعہ۔ ۲۵۱۷۹۰=۱۹۳۰۸۰+۵۸۷۱۰۔ اب ہمیں ۲۵۱۷۹۰ کا مثلث خالی البطن پُر کرنا ہے۔

خالی البطن کا طریقہ مثلث خالی البطن پُر کرنے کا قانون یہ ہے کہ کل اعداد کو عدد ۱۲ پر تقسیم کریں اور حاصل تقسیم کو خانۂ اوّل میں رکھیں اور ہر خانہ میں رفتار کے عدد سے خانۂ اوّل کے اعداد سے ضرب دے کر لکھتے جائیں۔ اگر

تقسیم کے عمل سے کچھ باقی بچے تو اُسے خانۂ ششم میں ڈالیں اور باقی خانوں میں بھی اس کا اضافہ کریں۔ نقش پُر ہو جائے گا۔ ہر ضلع کا میزان برابر ہوگا۔ وتر کے میزان کے چکر میں نہ پڑیں رفتار مثلث خالی البطن یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲

مثلاً= ۲۵۱۷۹۰ کا نقش مثلث خالی البطن پُر کرنا ہے۔ تو قانون کے مطابق ۲۵۱۷۹۰÷۱۲=۲۰۹۸۲ حاصل تقسیم ہوئے اور باقی ۶ بچے اور اصل نقش یہ تیار ہوا۔

۷۸۶

۲۰۹۸۲	۱۶۷۸۶۲	۶۲۹۴۶
۱۰۴۹۱۰	یَا مُعِزُّ اَعِزَّنِی بِعِزَّتِکَ یَا عَزِیْزُ	۱۴۶۸۸۰
۱۲۵۸۹۸	۸۳۹۲۸	۴۱۹۶۴

اسے شرف شمس۔ شرف قمر۔ شرف زہرہ۔ شرف مشتری یا ان سیاروں کے اوج کے اوقات یا ان کے منسوب ایام میں ساعت متعلقہ میں سرخ کاغذ پر زعفران وماء الورد کی روشنائی سے تحریر کریں۔ دنق ۲۵۱۷۹۰ بھوج پتر یا ہرن کی جھلی پر بھی تحریر کیا جاسکتا ہے۔ تحریر شدہ نقش کو تہہ کرکے تعویذ بنا کر اس کے اوپر سونے کا ورق لپیٹ دیں۔ جو لوگ سونے کے ورق کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ گولڈن کاغذ لپیٹ لیں۔ اب اس نقش کو چاندی کی انگشتری میں رکھ کر اوپر سرخ رنگ کا نگینہ جڑوا دیں۔ عورتیں اسے اپنے لاکٹ میں رکھ کر سرخ نگینہ جڑوا سکتی ہیں۔ یہاں تک طلسم کی تیاری کا آدھا کام مکمل ہوا۔ باقی عمل کی تفصیل یہ ہے کہ جس دن نیا چاند طلوع ہو۔ اس رات انگشتری اونچی جگہ آسمان کے نیچے رکھیں۔ مثلاً آپ کے مکان کی جو سب سے اونچی چھت ہے۔ یا دیوار ہے۔ اُس پر رکھیں۔ واضح رہے کہ وہ جگہ بند نہ ہو۔ کشادہ ہو اور اس پر صرف آسمان کا سایہ ہو۔ اب اس کے سامنے بیٹھ کر ایک تسبیح سورۃ القدر مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ تک پڑھیں۔ اور انگشتری پر دم کریں۔ صبح سورج طلوع ہونے سے قبل اس کو اٹھا کر اپنی تیسری یا سب سے چھوٹی انگلی میں پہن لیں۔ اگلی رات سورج غروب ہونے کے بعد انگشتری کو اونچی جگہ پر رکھ کر ایک تسبیح سورۃ القدر حسب سابق پڑھ کر دم کریں۔ اور اگلی صبح سورج طلوع ہونے سے قبل پہن لیں۔

چاند کی چودھویں شب تک یہ عمل بلا ناغہ کریں۔ اب چودھویں شب کی صبح کو نماز فجر کے بعد انگشتری سامنے رکھ کر اس پر یَا مُعِزُّ اَعِزَّنِی بِعِزَّتِکَ یَا عَزِیْزُ ایک تسبیح پڑھ کر دم کریں۔

نیا چاند طلوع ہونے پر پھر حسب سابق رات کو چودھویں رات تک روزانہ سورۃ القدر طریقہ مذکورہ کے مطابق پڑھ کر دم کریں۔ اور چودھویں رات کی صبح سے نماز فجر کے بعد مذکورہ عمل پڑھ کر دم کریں۔ اب تیسرے ماہ نیا چاند طلوع ہونے پر رات کا عمل حسب سابق کریں۔ چودھویں رات تک پھر صبح کا عمل شروع کر دیں۔ ہر ماہ پہلے چودہ دن رات کو عمل کرنا ہے۔ اور آخری چودہ دن فجر کے بعد عمل کرنا ہے۔ اس کے بعد ہر دو عمل پڑھنا ترک کر دیں۔ اور انگشتری کی حفاظت کریں۔ اور اسے پہنے رکھیں۔ انشاء اللہ ان ایام کے اندر اندر اپنے مقصد کو پالیں گے۔ ناپاک بدن سے اسے الگ کر دیں۔ پھر غسل کرکے پہن سکتے ہیں۔ دوران عمل ہی حامل انگشتری کے مقاصد پورا ہونا شروع ہو جاتے ہیں مگر ضروری ہے کہ عمل مکمل کریں۔ تاکہ یہ طلسماتی انگشتری آپ کو عمر بھر کام دے۔ میں نے اس عمل کی تمام تر تفصیل تحریر کر دی ہے۔ اگر پھر بھی کسی قاری کو سمجھ میں نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر پوچھ سکتے ہیں ہر ممکن راہنمائی کی جائے گی۔

میری دعا ہے کہ ہر ضرورت مند اس عمل سے فیضیاب ہو۔ جائز مقاصد کے حصول کیلئے ہر قاری کو اجازت ہے فائدہ اٹھائیں۔ اور راقم الحروف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دورانِ سفر تھکن نہیں ہوگی

مندرجہ ذیل نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ دورانِ سفر کسی طرح کی تھکن نہیں ہوگی اور دورانِ سفر طبیعت ہشاش بشاش رہے گی اور مقاصدِ سفر میں بھی زبردست کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔ چال آتشی۔

۷۸۶

قَادِرُ	قَائِمُ	قَوِیُّ	مُقْتَدِرُ
قَوِیُّ	مُقْتَدِرُ	قَادِرُ	قَائِمُ
مُقْتَدِرُ	قَوِیُّ	قَائِمُ	قَادِرُ
قَائِمُ	قَادِرُ	مقتدرُ	قَوِیُّ

علم فلکیات

بُرجوں کی دُنیا

۲۲ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان پیدا ہونیوالے حضرات کا بُرج جدی اور سیّارہ زحل ہوتا ہے

جدی افراد کی علامت بکرا ہے۔ بعض اوقات پہاڑی بکرا، اور بعض اوقات بحری بکرا۔ پہاڑی بکرا عموماً ایک چٹان پر دکھایا جاتا ہے۔ جو کہ بلندی پر تن تنہا اپنا توازن برقرار رکھے ہوئے ہوتا ہے بحری بکرا نصف بکرا اور نصف مچھلی ہوتی ہے اور آگے بڑھنے اور گہرائی سے محسوس کرنے کی نمائندگی کرتا ہے۔ ان کی قدیم علامت گینڈا تھی۔ گینڈے کا اکلوتا سینگ جدی افراد کی اپنے ہدف تک پہنچنے کیلئے واحد سوچ کی علامت ہے۔ وہ ارتکاز توجہ کی شدید قوت رکھتے ہیں۔ اور وہ کسی ایسی ریس کو نہیں چھوڑتے جو ان کے لئے اہمیت رکھتی ہو۔ دنیا کی دوڑ میں وہ خرگوش کی بجائے کچھوے کی چال چلتے ہیں اور سب بہتر جانتے ہیں کہ آخر کار مقابلہ کس نے جیتا تھا۔

وہ اپنے مقاصد کے بارے میں مستقل مزاجی سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے طریقوں کو حالات کے مطابق بروئے کار لاتے ہیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں اور موقع ملنے پر اس سے فائدہ اٹھانا بھی جانتے ہیں۔ اگرچہ وہ جلد فیصلہ کرنے میں دقّت محسوس کرتے ہیں۔ ان کی تہہ در تہہ نفسیات کے اندر بڑے بڑے منصوبے چھپے ہوتے ہیں۔ وہ اسٹیبلشمنٹ میں داخل ہیں۔ کروڑوں روپے کمانے کے تصوّرات رکھتے ہیں۔ وہ اکثر تصوّر کرتے ہیں کہ پیس (Pace) میں ان کے نام کا بھی سائن بورڈ لگا ہو۔ وہ جن لوگوں کا احترام کرتے ہیں وہی لوگ ان کے مقاصد کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی خواہش رکھتے ہیں کہ تاریخ کی کتابوں میں ان کا ذکر ایک بڑی سیاسی شخصیت کے طور پر رقم کیا جائے یا وہ بادشاہ گر بننے کے خواب دیکھتے ہیں۔ گھریلو زندگی میں بھی وہ اپنے جیون ساتھی کو کچھ نہ کچھ کرنے پر ابھارتے رہتے ہیں۔

بحران پر قابو پانے کی صلاحیت، وفادار:۔ جدی افراد میں بحرانوں پر قابو پانے کی صلاحیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ ان کے کسی دوست کو کسی ایمرجنسی کا سامنا ہو تو وہ فوراً حرکت میں آجاتے ہیں۔ انہیں مرد بحران کہا جاسکتا ہے۔ بحران کے وقت ان کا دماغ بڑی تیزی سے کام کرتا ہے اور وہ بحران پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ بحران پر قابو پانے میں ان سے بہتر اور کوئی شخص بمشکل ہی ملے گا۔ وہ صورت حال کو کنٹرول میں لے آتے ہیں۔ اچھے مشوروں سے نوازتے ہیں۔ اعصابی تناؤ کو کم کرنے کے نسخے بتاتے ہیں۔ اور بہترین فیصلے کرتے ہیں اور یہ سب کرکے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

دوسرے لوگ ان کی اس عقل کل کی سی کیفیت کو ناپسند بھی کرسکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ بہتر جانتے ہیں کہ کیا لائحہ عمل اختیار کیا جانا چاہیئے۔ بالخصوص کسی بحران میں وہ اس وقت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ جب ہر شخص ان کی ضرورت محسوس کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بھی ان کے لئے ناپسندیدگی کے جذبات نہیں رکھتا۔ وہ مشکل حالات کا چیلنج قبول کرنا پسند کرتے ہیں اور خم ٹھونک کر میدان عمل میں کود پڑتے ہیں اور اپنی خوش اسلوبی سے ریت میں پھول کھلانے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر اس صورتحال میں لطف اندوز ہوتے ہیں جس میں ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو تسلیم کیا جائے۔

احساس ذمّہ داری، وقف برائے دوستاں جدی افراد سرتاپا وفادار ہوتے ہیں۔ وہ خود کو دوسروں بالخصوص دوستوں کیلئے وقف کرکے رکھ دیتے ہیں۔ وہ ایک فرض شناس ماتحت ملازم اور ایک ذمّہ دار انسان ہوتے ہیں۔ وہ ایک واضح نصب العین رکھتے ہیں اور اس کے لئے دن رات تگ و دو کرتے ہیں۔ وہ دل کے بہت اچھے ہوتے ہیں اور کسی کے خلاف میل نہیں رکھتے۔ وہ اپنی ذات سے بھی اس قدر

مخلص ہوتے ہیں۔ جس قدر دوسروں کے ساتھ، اور بہت کم ہارتے ہیں۔ شاید ثور سے زیادہ کتابی کھاتے سنبھالنے، حساب کتاب رکھنے نیز دولت اور جائیداد کی حفاظت کرنے والا سوائے جدی کے پورے دائرۃ البروج میں اور کوئی نہ ملے۔ وہ ہر قسم کے انعامی کوپن سنبھال کر رکھتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیسے کو نہایت احتیاط سے ضرورت کی اشیاء پر لگاتے ہیں اور خریداری کے وقت مول تول کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ وہ اپنی کوششوں کی تعریف سننا بھی پسند کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی شناخت قائم کرتے ہیں۔

مجموعہ تضادات

کون سوچ سکتا ہے کہ جدی افراد ــــــ اپنی خود انحصاری کے جامع انداز کے باوجود مجموعہ تضادات ہوں گے۔

دراصل وہ اتنے ہی جذباتی ہوتے ہیں جتنے کہ تنقیدی اور محتاط ہوتے ہیں۔ وہ جنسی تصوّرات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ لیکن جب محبت ماند پڑ جائے تو وہ جنس کو ایک لگے بندھے معمول کی طرح سرانجام دیتے ہیں اور ان کے جنسی جذبات بھی سرد پڑ جاتے ہیں۔ وہ جذباتی ہونے کے ساتھ ساتھ دبے ہوئے بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مواقع کے بارے میں امّید پرست ہوتے ہیں لیکن سوائے اس حالت کے جب وہ دباؤ کا شکار ہوں۔ تب وہ انسانی فطرت کے بارے میں یاس پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ یک ازدواجیت کے قائل ہوتے ہیں۔ اور جنسی آسنوں کے بارے میں بھی منتخب ذہن رکھتے ہیں۔ لیکن ان پر ایسا دور بھی آتا ہے جب وہ شریک حیات کے ساتھ بے وفائی کے مرتکب بھی ہونے لگتے ہیں وہ بہت بلند خیالات کے مالک ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی ذات کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ وہ بیک وقت فیاض اور کنجوس ہوتے ہیں۔ اس طرح نوازنے اور وفاداری کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ زود رنج اور حاسد بھی ہوتے ہیں۔ وہ کفالت کا رجحان رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آڑے وقت میں اپنے جیون ساتھی سے بھی تعاون کی توقع کرتے ہیں۔ وہ محبّت میں اپنا سب کچھ قربان کر ڈالتے ہیں۔ لیکن انہیں سچّی محبت کی تلاش میں پوری عمر بھی لگ سکتی ہے۔

جذباتی، تنقیدی

جدی افراد نئے علاقوں میں بڑے آہستہ روی سے چلتے ہیں۔ اور ریہرسل کے بغیر کبھی نئے دوستوں کے ساتھ لمبے چوڑے وعدے نہیں کرتے۔ لیکن وہ جب بھی محبت کرنے پر آتے ہیں تو ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور اپنا سب کچھ اپنے محبوب کو سونپ دیتے ہیں۔ ایک بار ان کے جذبات کا پنڈورا باکس کھل جائے تو وہ کسی قسم کی حدود و قیود کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے ان کی محبّت کے ساتھ ساتھ ان کی تنقید کی عادت میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

وہ عہد و پیمان سے ہچکچاہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ کیوں کہ وہ عموماً مسترد کئے جانے سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ تاہم وہ تمام جوابات تلاش کرنے اور تمام خطروں کا حساب لگانے کے بعد ہی تعلق جوڑتے ہیں۔ وہ اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آیا ان کی محبت سماجی وقار، حسی تسکین اور خاندانی منظوری کے حوالوں سے کیا اہمیت رکھتی ہے۔ نیز یہ کہ ان کے سر تسلیم خم کرنے کی کیا قیمت ادا کرنی پڑے گی یا کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ بعض اوقات وہ اسی شش و پنج میں اتنا وقت ضائع کر دیتے ہیں کہ آیا ہوا موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے وہ دوسروں میں بے اعتباری پیدا کرنے کا باعث بھی بنتے ہیں، بالخصوص ان لوگوں میں جن میں صبر و تحمل کی کمی ہوتی ہے۔ انہیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ زندگی میں کسی چیز کی مکمل ضمانت نہیں دی جاسکتی، حتیٰ کہ بڑے مختصر عرصہ کیلئے بھی نہیں۔!

جنسی اُمنگیں، کمزوریاں

جدی افراد کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں مجروح ہونے کا مستقل خوف لاحق رہتا ہے۔ اس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب میں کتنی کثرت سے غلطیاں نکالتے رہتے ہیں۔ ان کی یہ دلیل بھی ہوسکتی ہے کہ جبتک ان کا محبوب ان کے ساتھ تمام معاملات میں ہم آہنگی اختیار نہیں کرتا اس وقت تک وہ اپنی محبت کے بھرپور اظہار سے گریز کریں گے جب وہ اپنی قسم توڑتے ہیں اور محبّت کے شعلے بھڑکنے لگتے ہیں تو وہ خود کو کمزور محسوس کرتے ہیں۔ اور ان کا آرام و سکون ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس وقت ان کی ذات کا دوسرا پہلو ابھر کر سامنے آتا ہے۔ بادشاہوں جیسے باضبط انداز کے اندر سے ایک کمزور سا بچّہ سامنے آتا ہے جس کے لئے اپنی خوشی پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔

جدی افراد خود کو کمزور محسوس کرتے ہیں کیوں کہ وہ جذباتی لین دین میں ناتجربہ کار ہوتے ہیں۔ اگر وہ محبت کرنے پر آئیں تو پھر کوئی اونچ نیچ نہیں دیکھتے۔ چنانچہ وہ اپنے آپ کو محفوظ کرنے کیلئے تھوڑا توقف کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ دوسرے شخص کے بارے میں تقریباً یقین دہانی حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر ان کے جوش و جذبات انہیں بہا کر بہت دور لے جاتے ہیں۔

بعض اوقات وہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑتے ہیں۔ بیڈ میں وہ اس بلونگڑے کی طرح حرکت کرتے ہیں جسے گھومنے پھرنے کے لئے خاص جگہ مل گئی ہو۔ وہ کسی بھی حسّاس ساتھی کے جذبات کا شدید ردّعمل ظاہر کرتے ہیں۔ ایک ایسا ساتھی جو کہ جذباتی طور پر مضبوط بھی ہو۔ اور جنسی طور پر تجربہ کار بھی ہو۔

مادہ پرست

جدی افراد دولت کی کشش اور اس کی چکا چوند کے جال کے خلاف ہمہ وقت اپنی ذات کے ساتھ برسرپیکار رہتے ہیں۔ وہ دولت اور مقام کے متمنّی ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے چاہنے اور جمع کرنے کے مذہبی نقطہ نگاہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے احساس جرم کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ وہ وقتاً فوقتاً اعلیٰ لباس، ہیرے جواہرات، گاڑی بنگلہ اور کسی پُر فضا پہاڑی مقام پر گھر بنانے کی خواہش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اپنے اردگرد مادہ پرستی کے تحفظ کا جال بچھائے رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح دنیا کے گرم سرد سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ دراصل انہیں قبول ذات اور محبّت کی گرمی کی حرارت درکار ہوتی ہے۔

جدی افراد کے مادہ پرستانہ رجحانات کا خطرہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی نمو کو داؤ پر لگا کر اپنی صلاحیتیں سونے اور چمک دمک کے حصول میں صرف کر ڈالیں۔ وہ تحفّظ کو واحد حقیقت کے طور پر تسلیم کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ اپنا بطور فنکار کیریئر محض اسلئے ختم کر سکتے ہیں کہ اس کی جگہ صرف مادی فوائد کا حامل کوئی اور کیریئر انہیں نظر آرہا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ صرف دولت کی خاطر شادی بھی رچا سکتے ہیں۔ خواہ بعد میں انہیں اپنی اس حرکت پر پچھتانا پڑے۔ دنیا اور زندگی، تبدیلی اور لچک کا ایک پراسیس ہے جدی افراد اس دور میں بھی اس قدیم خیال کے حامل ہو سکتے ہیں کہ کائنات اور دنیا اپنے اندر محض جامد مادہ رکھتی ہیں۔

جدی افراد کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آئن سٹائن نے اس بارے میں ایک بالکل جدید نظریہ پیش کیا ہے۔ جدی افراد کو چاہیئے کہ زندگی اور اپنی ذات کی روانی کے بارے میں آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت کی طرح تعلق ڈھونڈیں۔ مادہ پرستی کی دنیا میں اس قدر نہ کھو جائیں کہ ہر وقت، دو اور دو چار کرنے کے چکّر میں رہیں اور اسی چکّر میں اپنا آپ بھی فراموش کر ڈالیں۔

اخلاقیات، سخت اصول

جدی افراد اخلاقیات کے مضبوط احساس کے ساتھ جنم لیتے ہیں۔ ان کے اخلاقی اصول بڑے سخت قسم کے ہوتے ہیں۔ جن میں ذرہ برابر لچک نہیں ہوتی۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ غلط اور درست کا امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور برائی میں سے اچھائی کی چھان بین کرنا ان کا خاصہ ہے اور اس میں انہیں ناکامی نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ بچپن میں بھی وہ اپنے کھلونوں کو مختلف درجات میں تقسیم کرتے ہیں۔ ناپ تول کر بات کرتے ہیں اور ایک بے ترتیب اندازِ زندگی پر ایک واضح شفاف اور تکرار آمیز گھریلو معمول کو ترجیح دیتے ہیں۔

وہ عموماً ایک متناسب نوجوان کی شکل میں پروان چڑھتے ہیں۔ وہ دیگر نوجوانوں میں نمایاں نظر آنے کے لئے جدید ترین فیشن کے لوازمات استعمال کرتے ہیں جو کہ دوسرے نہیں کرتے۔ ان کی شخصیت سے مقناطیسی کشش کا انعکاس ہوتا ہے۔ وہ ابتدائے زندگی سے ہی جنسی تعلقات میں اچھے اور بُرے کی تمیز کے بارے میں مکمل نظریات قائم کر چکے ہوتے ہیں۔ ان کی مینجمنٹ بڑی سخت ہوتی ہے۔

وہ اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو کہ کم از کم ایک ہفتہ پہلے اپنا روزمرّہ کا شیڈول ترتیب دیتے ہیں۔ وہ اپنی غیر معمولی عادتوں میں تبدیلی لانا اور انہیں ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا بہت کم عمل میں لاتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر وہ چیز غیر معمولی ہے جسے وہ قبول نہ کریں۔ خوش قسمتی سے وہ چند فیز کے بعد وہ اپنے سماجی اور جنسی معیارات کو ڈھیل دیدیتے ہیں بعض کیسوں میں ناکام شادی اور طلاق ہی انہیں لچک اور برداشت کا رویّہ اپنانے کا سبق سکھاتی ہے۔

ماضی اور روایات میں کھونا

جدی افراد کسی کا اتنا احترام نہیں کرتے جتنا کہ ماضی کا۔ وہ ماضی کو شان و شوکت سے بھرپور اور حال و مستقبل کی نسبت زیادہ چکتا دمکتا محسوس کرتے ہیں۔

وہ اکثر پائیداری، ابدیت، تحفظ اور اصل کو پسند کرتے ہیں۔ زندگی کی ہر شئے کو اپنے نظریات کے ساتھ لگا رکھنے کیلئے وہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ اس قسم کی اشیاء کے گھیرے میں لے لیں گے جن میں ہمیشگی کا عنصر پایا جاتا ہو وہ نوادرات کو ترجیح دیتے ہیں وہ مضبوط قسم کا فرنیچر پسند کرتے ہیں۔ وہ کسی شئے کے برانڈ نام کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وہ صرف اور صرف بہترین کی خواہش رکھتے ہیں۔ کیوں کہ اس سے پائیداری اور سماجی وقار کی نشاندہی ہوتی ہے۔

وہ خاندانی اقدار کو تحسین کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے والدین کی نسبت اپنے شجرۂ نسب کو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔ وہ اپنے بچّوں، بھائیوں اور بہنوں کو پُرانے زمانے کے آداب اور اخلاقیات ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ہر جگہ اپنا ہاتھ

اوپر رکھنا چاہتے ہیں اور اپنے حق کی آواز بلند کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں جس پر ان کا کامل یقین بھی ہوتا ہے۔

وہ بچپن میں لوگوں کو سڑک پار کرانے میں مدد کرتے رہتے ہیں۔ بیمار اور بوڑھے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور پڑھنے سے کبھی نہیں تھکتے۔ انہیں مدہم روشنی میں پڑھنے کی بُری عادت ہوتی ہے اور اس طرح وہ لاشعوری طور پر اپنے ماضی کا تصور کرتے ہیں جب بجلی کا وجود تک نہ تھا۔ وہ دور دراز مقامات، کامیابی کی کہانیوں اور قدیم شخصیات کو تصوراتی انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک زندگی کا راز یہ ہے کہ رسوم کا دامن ہاتھ سے نہ جائے اور بندہ اسی طرح بڑھاپے تک پہنچ جائے۔ کئی طرح اپنے متضاد بُرج سرطان سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جو کہ ان کی طرح مادہ پرست، تصوراتی اور رسوم کا پابند ہوتا ہے۔ وہ گارنٹی شدہ مستقل تعلقات قائم کرنا پسند کرتے ہیں۔ تاہم وہ نیکی اور بدی کی سخت اور خودساختہ تعریفوں کے قائل ہوتے ہیں اور ان کا ہر تعلق ان کے اخلاقی آدرشوں اور آراء سے جلد یا بدیر تکلیف محسوس کرتا ہے۔

عدم تحفظ، خود اعتماد، شاہانہ جدی افراد ایک مسحور کن معمہ ہوتے ہیں۔ وہ اس بارے میں قابل اعتماد ہوتے ہیں کہ وقت ان کے ساتھ ہے اور وہ ایسا سوچنے میں حق بجانب بھی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مقاصد تک پہنچنے کے لئے اپنی قوت برداشت کا امتحان لیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ مضبوط اور کمپیٹنٹ (Competent) ہوتے ہیں۔ وہ اپنی منزل کا شعور رکھتے ہیں۔ اور اپنی منزل کو پانے کیلئے دن رات محنت کرتے ہیں۔

جب محبت کی بات ہوتی ہے تو محبت کے معاملے میں وہ عدم تحفظ کا شکار ہوتے ہیں وہ تعلقات قائم کرنے میں شرمیلے پن کا رجحان رکھتے ہیں۔ انہیں اپنی گرفت میں لینے کا طریقہ یہ ہے کہ انتہائی محبت اور شفقت کا اظہار کیا جائے پھر بھی وہ مکمل طور پر اسیر نہیں ہوتے۔ ان کی مثال سیپ میں بند موتی کی سی ہوتی ہے جسے کوئی ماہر غواص ہی دریافت کر سکتا ہے۔

انتخاب پسند، منتشر جدی افراد کے عدم تحفظ پر مبنی اعتماد کی عجیب و غریب قسم ان کی زندگی میں بہت سے ڈراموں کو جنم دیتی ہے۔ وہ بحرانوں، نقصان اور عروج و زوال سے خوب آشنا ہوتے ہیں۔ وہ انتہائی انتخاب پسند ہوتے ہیں۔ لیکن دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے ضمن میں وہ حقیقت پسندی سے کام نہیں لیتے ہیں اور اکثر غلط افراد کا انتخاب کر ڈالتے ہیں۔ وہ حاجت مندوں، بھولے بھٹکوں اور ضعیف افراد کی مدد کرنے میں اپنی توانائی صرف کر ڈالتے ہیں۔ بعض اوقات وہ جسمانی لمس کی بھوک میں مضطرب ہوتے ہیں۔

وہ قریبی تعلقات کو خطرناک بھی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ان کا پیدائشی اعتماد انہیں بار بار ہر شاہراہ پر چلنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ وہ معیار کی بجائے مقدار کو ترجیح دینے کا رجحان رکھتے ہیں۔ بعض اوقات جب وہ دباؤ یا نفرت کا شکار ہوں تو وہ اپنا شاہی رکھ رکھاؤ فراموش کر ڈالتے ہیں۔ لیکن کوئی بھی نیا واقعہ انہیں راستہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور وہ ایک بار پھر سر اٹھا کر شاہانہ امتیاز کے ساتھ چلتے نظر آتے ہیں۔ لیکن اپنے گھر کی آرائش و زیبائش کے بارے میں اپنے دوستوں سے مشورہ مانگتے نظر آئیں گے۔ اسی طرح بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں وہ خود کوئی فیصلہ کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔

محتاط، خطرات سے گریز پہاڑی بکرا مضبوطی سے قدم جماتا ہے۔ لیکن محتاط بھی ہوتا ہے۔

جدی افراد بخوبی جانتے ہیں کہ بلا سوچے سمجھے اٹھایا جانے والا ایک قدم انہیں بہت نیچے لا کر پھینک سکتا ہے۔ جدی افراد اکثر ضربات اور تاخیر کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ وہ اس پر غور و فکر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بڑی احتیاط سے قدم جماتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ وہ تیراکی میں مہارت رکھنے کے باوجود بہت کم پانی میں کودتے ہیں۔

جدی افراد میں اپنی زندگی کی سمت متعین کرنے کیلئے عملی شعور اور مہارت ہوتی ہے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے باوجود وہ مستقبل پر قابو نہیں پا سکتے۔ لہٰذا اپنی محتاط پسندی کا ضرورت سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ انہیں چاہیئے کہ بالخصوص انسانی تعلقات کے حوالے سے کچھ نپے تلے خطرات مول لیں اور اسکور گننے کی کوشش مت کریں۔ ان کے حاکم سیارے زحل کا قانون آفاقی انصاف ہے اور جدی افراد اس سے محروم نہ رہیں گے۔

عملی، حقیقت پسند جدی افراد عملی افراد ہوتے ہیں جو کہ اپنے قلیل المعیاد یا طویل المعیاد اہداف کو بہت کم نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ صورت حال کے نفع و نقصان کا تخمینہ لگانے میں ماہر ہوتے ہیں۔ کیا نیا کوٹ خریدنے سے ان کی تمام بچت ختم ہو جائے گی۔؟ کیا دیر گئے تک کام کرنا ان کی آمدنی میں اضافے کا موجب ہوگا۔؟ جدی افراد اپنے ذہن میں اس قسم کے حقیقت پسندانہ تجزیات کرتے رہتے ہیں۔

وہ اپنے محبوب کے ساتھ تعلقات میں اس قدر حقیقت پسندی کا اظہار کرتے ہیں جس قدر اپنی کمپنی کے ساتھ یا اپنے طلاق کے کیس کے ساتھ وہ بھرپور تیاری کے ساتھ آتے ہیں اور کوئی چانس نہیں لیتے۔ وہ کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ لینے کے عادی ہوتے ہیں حتیٰ کہ اگر وہ جوئے کی میز پر پائے جائیں تو یہ بات یقینی ہے کہ انہوں نے حساب لگا لیا ہوگا کہ آج کا دن ان کی فتح کا دن ہے۔ اور اس حساب کے لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کمپیوٹر، نجوم، پامسٹری اور تعبیر خواب جیسے علوم سے استفادہ کیا ہو۔

وہ اپنی حمایت میں جس ثبوت کو ٹھوس اور مبنی بر حقیقت سمجھتے ہیں۔ اسے اپنے وجدان کے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنی تمام تر سرگرمیوں کو عملی حقیقت کا روپ دھارتے ہوئے دیکھنے کی خواہش مند ہوتے ہیں۔ اگر وہ زیورات کی فروخت کا کام کرتے ہوں تو وہ ہر پتھر اور دھات کی تاریخ اور جائے پیدائش کے بارے میں جانتے ہوں گے۔ اگر وہ پودے اُگاتے ہوں تو وہ بخوبی جانتے ہوں گے کہ ہر پودے کو زیادہ سے زیادہ نشو و نما کے لئے سورج کی روشنی اور دیگر تغذیہ کی کتنی مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ بالآخر منافع (اور لطف و مسرت) کا دار و مدار پودے کی صحت پر ہے۔ اگر وہ نجومی ہوں تو وہ زندگی کے کسی بھی پہلو کے بارے میں مفید معلومات کا انسائیکلو پیڈیا ہوتے ہیں اگر وہ ایڈمنسٹریٹر ہوں تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ ایسے پراجیکٹ پر کام کریں جو زمینی وسائل کو عملی استعمال میں لائیں۔ وہ بنیادی ضروریات مثلاً بوڑھوں کے لئے مکان کپڑے اور خوراک کے بارے میں متفکر ہونگے۔

تنظیمی صلاحیت، طویل یادداشت جدی افراد اپنی نجی زندگی کی نسبت اپنی کاروباری زندگی میں زیادہ منظم ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اکاؤنٹ میں اضافہ پر نظر رکھتے ہیں۔ لیکن ان کا بیڈ روم نوادرات کی کسی دکان کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ وہ چیزوں کو اپنے دماغ میں محفوظ رکھتے ہیں یعنی ان کی یادداشت قابل رشک ہوتی ہے۔ ان سے پوچھا جائے کہ پچھلے سال فلاں پودے کی قلمیں کہاں لگائی گئی تھیں تو وہ باغ میں عین اسی مربع فٹ کی نشاندہی کر دیں گے جہاں وہ قلمیں لگائی گئی تھیں۔ اگر ہفتوں پہلے آپ کی سوئی گم ہو گئی ہو یا آپ کسی مخصوص رنگ کے دھاگے کی نلکی کہیں رکھ کر بھول گئے ہوں یا آپ کو برسوں پرانی کوئی کتاب مطلوب ہو تو آپ جدی افراد سے کہیں وہ آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے۔

وہ معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور جزئیات کے معاملے میں بھی ہاتھی جیسی یادداشت کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ سوئی دھاگے جیسی معمولی، بے کار اشیاء بھی سنبھال کر رکھتے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت فوری دستیاب ہو سکیں۔ وہ کسی حد تک ایک ذخیرہ اندوز ہوتے ہیں جن کے پاس بھانت بھانت کی اشیاء جمع ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا فیصلہ کون کرے گا کہ اشیاء جمع کرنے والے اور ذخیرہ اندوز میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی گھریلو چیز کو پُرانی ہونے پر کباڑیئے کو بیچ دیں۔ تو وہ آپ پر ثابت کر دیں گے کہ اسی قبیل کی ان کی چیز ٹوٹی ہونے کے باوجود نسبتاً مہنگی فروخت ہوئی ہے۔

استعداد کار اور وفاداری کے لحاظ سے وہ بہترین والدین یا نرسری اسکول ٹیچر ثابت ہوتے ہیں۔ بچے ان کی باتیں توجہ سے سُنتے ہیں اور وہ فوراً سے پیشتر انہیں کھیلوں اور دیگر سرگرمیوں کے لئے تیار کر لیتے ہیں۔ وہ ہر چیز اور ہر شخص کی تنظیم یا کم از کم جس کی وہ چاہیں کر سکتے ہیں۔ اگر لوگ ان کے لگے بندھے معمولات کو پسند نہیں کرتے تو وہ ان کی مہارت کے ضرور قائل ہوتے ہیں۔

ان کی قوی یادداشت جو کہ اگرچہ ان کیلئے رحمت ہوتی ہے۔ بعض اوقات ان کے لئے دکھ اور پریشانی کا باعث بھی بن سکتی ہے کیوں کہ وہ چھوٹی سی بدمزگی کو بھی بہت کم بھولتے ہیں اور تنقید کو تو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ تکلیف دہ یادداشتوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینکنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ شاید انہی لوگوں کے لئے شاعر نے کہا تھا۔

یادِ ماضی عذاب ہے یا رب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

طنز و مزاح کے شائق جدی افراد لطیفوں کو اس وقت تک پسند کرتے ہیں۔ جب تک ان کا اطلاق کسی دوسرے شخص پر کیا جا رہا ہو۔ مثلاً وہ چھوٹے بھائی کی جرابوں کو گلیو لگا کر جوڑ دیں گے۔ دادی اماں کی کرسی پر مرا چوہا رکھ دینگے۔ پٹاخے والا سگریٹ دوسرے کو پینے کے لئے دیں گے وغیرہ۔

مزاح ان کی زندگی میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ وہ اُسے اپنی جارحیت پسندی کے اظہار کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ اپنے غصّے کو بہت کم تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ کسی لطیفے کے ذریعہ اپنی نفرت اور غصّے کے اخراج کا پیغام دیتے ہیں۔ بے شک بعض لطائف دوسروں کی ذات کو مجروح کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ لیکن یہ ان کا مسئلہ ہوتا ہے۔

جدی افراد میں ایک شاندار کامیڈین کی روح چھپی ہوتی ہے۔ پینٹنگ کے بارے میں ایک جامع اور بھرپور شعور رکھتے ہیں۔ وہ اسٹیج پر بھی اسی طرح چمکتے ہیں۔ جس طرح کبھی کبھار بغیر ناظرین کے۔ وہ سیاسی طنز کو پسند کرتے ہیں اور اس کا اظہار کارٹونز کی شکل میں کرتے ہیں۔

موڈی منتشر مزاح کے باوجود جدی افراد موڈی ہوتے ہیں۔ وہ اس قدر اچانک موڈ بنالیتے ہیں جس طرح انہیں کوئی زہریلی مکھی ڈنگ مار جائے یا ہم پر کھانسی کا دورہ پڑ جائے وہ بڑے سکون سے ٹی وی دیکھتے دیکھتے اچانک بگولے کی مانند کمرے سے باہر نکل جاتے ہیں۔ غم کے دورے اور چیخ وپکار ان کے لئے کوئی بات نہیں ہوتی۔ اکثر ان کے موڈ کی تبدیلی کی کوئی وضاحت پیش نہیں کی جاسکتی۔ لیکن وہ زندگی میں زیادہ تر حقیقی اور دو ٹوک انداز اختیار کرتے ہیں۔

ان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ خوش کیوں کر رہا جائے۔ انہیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غم انکی روح کی گہرائیوں میں پنہاں ہوتا ہے۔ وہ طویل دورانیہ کی ڈپریشن اور تشکیک ذات میں مبتلا ہونے کا رجحان رکھتے ہیں۔ والدین کی سخت سرزنش، استاد کی تنقید، کسی دوست کا کھوجانا یا ناکامی کا خوف ڈپریشن میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

ان کی اعلیٰ توقعات مایوسی پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں بہر حال کوئی بھی شخص اعلیٰ آدرشوں کے سہارے زندگی نہیں گزار سکتا۔ ماضی کے مسائل کا رونا دھونا بھی ایک اور مسئلہ کھڑا کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر انہیں اپنے موڈ کی اچانک تبدیلیوں کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ یہ ان کی شخصیت کے ڈھانچے کا ایک اہم عنصر ہے اور ان تبدیلیوں کا تنازع کرنے کی بجائے انہیں مثبت انداز میں بروئے کار لایا جانا چاہیئے۔ چودھویں کی رات کو رونا اور گھڑی دو گھڑی بعد دروازے کو کھٹا کے سے بند کرنا قابل برداشت ہوسکتا ہے۔ لیکن انہیں چاہیئے کہ طویل دورانیہ کے ڈپریشن سے مقابلہ کرنیکے طریقے تلاش کریں۔
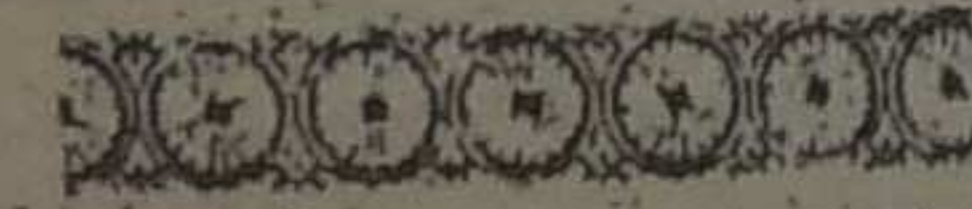
قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض دار ہوجائے تو اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ اور ۳ نقش روزانہ بنا کر آٹے کی ۳ گولیاں بنا کر ان کو کسی دریا میں ڈالے۔ انشاء اللہ قرض ادا ہوجائیگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۵۷	۱۴۷۰	۱۴۶۷	۱۴۶۴
۱۴۶۸	۱۴۶۳	۱۴۵۸	۱۴۶۹
۱۴۶۲	۱۴۶۵	۱۴۷۲	۱۴۵۹
۱۴۷۱	۱۴۶۰	۱۴۶۱	۱۴۶۶

قسط ۲۵

سُنّتِ نبویؐ اور جدید سائنس

حکیم محمد طارق محمود چغتائی

چھینک میں الحمد للہ کہنا اور جدید سائنس

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند اور جمائی ناپسند ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان سنے اس کے ذمہ حق ہے کہ وہ اس چھینکنے والے مسلمان کو یرحمک اللہ کہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہوسکے جمائی کو دفع کرے۔ کیوں کہ جب انسان جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ کسل مندی اور غفلت کی دلیل ہے اور ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

پروفیسر نصر اللہ خاں صدر شعبہ اسلامیات اسلامیہ کالج لاہور فرماتے ہیں کہ ایک انگریز ڈاکٹر نے جب یہ حدیث پڑھی کہ مسلمانوں کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان چھینکے وہ الحمد للہ کہے جو مسلمان پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے اور پھر چھینکنے والا جواب میں یہدیکم اللہ کہے تو اس نے سوچا کہ ایک معمولی سے کام پر اتنی دعائیں پڑھنا کیا وجہ ہے۔؟ تو اس نے تحقیق کی اور پتہ چلا کہ اتنی دعائیں پڑھنا فضول نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کیوں کہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ دماغ کی رگوں میں ہوا رک جاتی ہے اور قدرت نے اس کو نکالنے کے لئے ایک پریشر کا انتظام کیا ہے۔ اس طرح چھینک کے پریشر کے ذریعہ ہوا ناک کے راستے خارج ہوجاتی ہے۔ اگر یہ ہوا رکی رہے تو فالج کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اس لئے چھینکنے والے کیلئے الحمد للہ پڑھنا اللہ رب العزت کی اس نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

تمام دن کی مصروف زندگی میں انسان مختلف امور سرانجام دیتا ہے بعض حضرات کا پیشہ ایسا ہے۔ انہیں گرد وغبار میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح یہ گرد وغبار ناک تک پہنچتا رہتا ہے۔

قدرت نے ناک کے بالوں کو منذا اصل انہی ذرات اور گرد وغبار جس میں موجودہ جراثیموں کے روکنے کا اہم کام عطا فرمایا ہے۔ چھینکنے سے یہ غبار اور جراثیم (Germs) باہر نکل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ چھینک کی ہوا اتنی زوردار ہوتی ہے کہ کسی جراثیم کو وہاں رکنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔ اگر یہی جراثیم گرد وغبار اندر چلے جاتے تو بے شمار امراض کا باعث بن سکتے تھے۔ کتنی ہی ایسی بیماریاں ہیں۔ جو صرف سانس کے ذریعے پھیلتی ہیں اور پھر خطرناک صورت اختیار کرلیتی ہیں۔

اللہ رب العزت نے چھینک کے نظام کو ان تمام امراض کے دفعیہ کے لئے تریاق بنادیا ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک کو پسند فرمایا ہے۔

اچھا نام اور جدید سائنس

Best Name And Modern Science

لوگو تم قیامت میں اپنے اور باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ بس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔ (ابوداؤد)

جس نام میں عبدیت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو وہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے۔ (ابوداؤد ونسائی)

نام اور سائنسی انکشافات

Name And Scientific Disclousure

جدید سائنس نے اچھے ناموں کو پسند کیا ہے۔ ان کی پسند

دراصل ناموں کے الفاظ اور پھران کے اثرات کی وجہ سے ہے۔

پیراسائیکالوجی کے ماہر پروفیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے۔ پروفیسر کے مطابق "میں نے رحیم اور پرویز کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی۔ اور پرویز سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی۔"

یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اور اس کے الفاظ کی ہے طاقت دراصل الفاظ میں ہے چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا وہی نام تعویذ کی شکل میں ہو۔

اور اعمال ناموں کو مبارک یا بدبنا دیتے ہیں۔ فرعون یا نمرود کچھ الفاظ کا مجموعہ ہے۔ لیکن ان کی تاریک لہریں سننے والے کے اندر نفرت اور ظلمت پیدا کر دیتے ہیں اور عجیب وغریب اثرات چھوڑتے ہیں۔

الفاظ کی طاقت کا ایک حیرت انگیز واقعہ

بندہ کے پاس ایک صاحب علاج کی غرض سے آئے۔ گفتگو کے دوران انہوں نے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا کہ میرے گدھے کے پیٹ کے قریب گہرا زخم ہوگیا، بہت علاج کرائے۔ لیکن افاقہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس میں کیڑے پڑ گئے۔ ایک صاحب نے اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا گدھا تندرست ہوجائے، کیڑے ختم ہوجائیں اور زخم مندمل ہوجائے تو تین پکے سودخوروں کے نام کاغذ پر لکھ کر تعویذ کی طرح گدھے کے گلے میں باندھ دو۔

پہلے تو مجھے حیرانگی ہوئی کہ اس سے کیا ہوگا لیکن اس کے اصرار پر میں نے اپنے علاقے کے تین سودخوروں کے نام کاغذ پر لکھ کر گدھے کے گلے میں لٹکا دیئے۔

آپ حیران ہوں گے کہ صرف تین دن کے اندر اندر میرا گدھا ہر لحاظ سے تندرست ہوگیا، کیڑے مر گئے اور زخم بھر گئے۔

کیا بداعمالی انسان کو زہریلا بنا دیتی ہے۔؟

کیا بداعمالی سے بقول قرآن پاک کے انسان جانوروں سے بدتر ہوجاتا ہے۔؟

کیا سودخوری نے ان کو اتنا مکروہ بنا دیا ہے کہ ان کا نام بھی زہرآلود ہے۔؟

کیا اس کی مثال ویسی تو نہیں کہ زہر کو زہر مارتا ہے۔؟

کیا آپ کو معلوم ہے کہ کینسر، ناسور، گلے سڑے زخموں کے لئے زہریلی ادویات، اسپرے یا مرہم استعمال کرنے سے یہ بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں۔ تو پھر اس تعویذ سے کیا نتیجہ اخذ کریں گے۔؟

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

الفاظ کی طاقت کے ضمن میں مغربی ماہرین نے بہت تحقیق کی ہے۔ ان کی تحقیق کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

مغربی ماہرین کی روحانی تحقیقات

اورا:۔ مغربی صوفیوں کا خیال ہے کہ انسان کے جسم سے مختلف رنگ کی شعائیں نکلتی ہیں جو جسم کے اردگرد ایک ہالہ سا بناتی ہیں۔ یہ شعائیں ہر آدمی خارج کرتا ہے۔ خواہ وہ نیک ہو یا بد، فرق یہ ہے کہ نیک وبد کی شعاؤں کا رنگ حسب کردار مختلف ہوتا ہے۔ موت سے عین پہلے یہ اورا نیلگوں مائل بہ سیاہی ہوجاتا ہے۔

ایک نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کے مطابق ایک ماحول یا Atmosphere اپنے اردگرد بنا لیتا ہے۔ بدکار کا ماحول دیوار کی طرح سخت ہوتا ہے جس سے نہ کوئی فریاد یا دعا باہر جاسکتی ہے۔ اور نہ کاسمک ورلڈ کے عمدہ اثرات اندر آسکتے ہیں۔ ایسا آدمی خفیہ طاقتوں کی امداد سے محروم ہوجاتا ہے۔ ممکن ہے کہ قرآن حکیم کے "حجاب، غشاوہ (پردہ)، ستر (دیوار) اور غلف (غلاف) سے مراد یہی ماحول ہو" ڈاکٹر کرنگٹن کا خیال یہ ہے۔

Aura is an invisible magnetic radiation from the human body which either attracts or repels.

ترجمہ: اورا وہ غیرمرئی مقناطیسی روشنی ہے۔ جو انسانی جسم سے خارج ہوتی ہے۔ یہ یا تو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یا پرے دھکیل دیتی ہے۔

اس قسم کی شعاعوں سے انکار ناممکن ہے۔ کیوں کہ بعض افراد کی طرف کھنچنا اور بعض سے دور بھاگنا ہمارا روزانہ کا تجربہ ہے۔ یہ شعاعیں جسم خاکی اور جسم لطیف دونوں سے خارج ہوتی ہیں نیک کردار لوگ پرسنیلٹی یعنی جسم لطیف کی شعاعوں سے دنیا کو کھینچتے ہیں۔ اور دنیا عقیدت، ایمان اور تعظیم کے تحائف لیکر ان کے ہاں جاتی ہے۔ دوسری طرف جسمانی شعاعیں بعض سفلی جذبات میں تو ہیجان پیدا کرسکتی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتیں۔

کاسمک ورلڈ:۔ کاسمک ورلڈ ایک ایسی دنیا ہے جہاں سے روحیں آتی اور واپس جاتی ہیں۔ جن اور فرشتے یہیں رہتے ہیں۔ اس کے تین طبقے بتائے جاتے ہیں۔ نچلے طبقے میں گنہگار اپنے اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں۔ دوسرے طبقے میں بلند مرتبہ انبیاء اور اولیاء رہتے ہیں۔

فلسفہ دعاوعبادت

دعاوعبادت کی حقیقت کو سمجھنے کیلئے دو چیزوں کی تشریح ضروری ہے۔

اوّل الفاظ:۔ ماہرین روحانیات کے ہاں ہر حرف کا ایک خاص رنگ اور اس میں ایک خاص طاقت ہوتی ہے ——— غیب بینوں (Clairvoyants) نے حروف کو لکھ کر تیسری آنکھ سے دیکھا تو انہیں "الف" کا رنگ سرخ "ب" کا نیلا "و" کا سبز اور "س" کا رنگ زرد نظر آیا۔ پھر ان کے اثرات کا جائزہ لیا تو بعض الفاظ کے پڑھنے سے بیماریاں جاتی رہیں۔ بعض سے بچھو کے ڈنک کی تکلیف غائب ہوگئی۔ اور بعض سے سانپ تک پکڑ لئے گئے۔

انبیا اور اولیاء کی روحانی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے ان کے کلمات میں حیرت انگیز طاقت پائی جاتی ہے۔ اتنی طاقت کہ ایک صاحب دل ان سے خطرناک امراض وآلام تک دور کرسکتا ہے۔ آسمانوں میں خدا کے بعد سب سے بڑی طاقت حضرت جبرئیل علیہ السّلام ہیں وحی جبرئیل کے ذریعہ کلام الٰہی ہے اور اسی لئے صحائف الہامی کا ہر لفظ قوت کا ایک خزانہ ہوتا ہے، یوں کہہ لیجئے کہ الہامی الفاظ Highly Energised ہیں۔

تعویذ کی طاقت کا راز بھی یہی ہے۔

A talisman or an amulet strongly charged with magnetism for a particular purpose by some one who possesses strong magnetic power may be of invaluable help.

ترجمہ: ایک تعویذ یا ٹوٹکہ جس میں کوئی زبردست مقناطیسی شخصیت کسی خاص مقصد کے لئے مقناطیسی طاقت بھر دے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

پادری لیڈبیٹر یورپ کے مشہور صوفیاء میں سے تھے۔ ان کی وفات غالباً ۱۹۳۵ء میں ہوئی۔ یہ جسم لطیف میں دور دور تک پرواز کرتے اور مخفی اشیاء کو دیکھ سکتے تھے ——— وہ اپنی کتاب (The Masters and the path) لکھتے ہیں۔

Each word as it is uttered makes a little form in etheric matter. The word hate for instance produces a horrible form so much so that having shape I never usr the word. When I saw the form it gave me a feeling of acute discomfort. (P-136).

ترجمہ: ہر لفظ ایتھر میں ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے ——— مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیانک صورت میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد مجھے یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی۔ اس منظر سے مجھے انتہائی ذہنی کوفت ہوئی تھی۔

اسی قسم کے دو اور واقعات بھی درج ہیں۔

(۱) ایک محفل میں چند احباب گفتگو میں مصروف تھے۔ اور میں ذرا دور بیٹھ کر ان کے اجسام لطیفہ کا مشاہدہ کر رہا تھا ——— ایک نے کسی بات پر زور سے قہقہہ لگایا۔ ساتھ ہی کوئی پھبتی کس دی۔ اور معاً اس کے جسم لطیف پر گہرے نسواری رنگ کا ایک ایسا جالا تن گیا جسے دیکھ کر انتہائی کراہت پیدا ہوئی۔

(۲) پادری لیڈبیٹر نے ایک آدمی کے جسم لطیف پر بے شمار پھوڑے اور ناسور دیکھے جن سے پیپ کے چشمے رواں تھے۔ پادری اس آدمی کو اپنے ہاں لے گیا۔ زبور کی چند آیات اسے پڑھنے کو دیں۔ اور تقریباً دو ماہ کے بعد اس کا جسم لطیف بالکل صاف ہوگیا۔

الہامی الفاظ اور اسمائے الٰہی میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے ورد سے ہماری پریشانیاں اور بیماریاں دور ہوجاتی ہیں مسلمان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے ننانوے صفاتی نام، مثلاً رحیم، کریم، غفور، خبیر وغیرہ موجود ہیں۔ جنہیں حسب حاجت پکارا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ سہولت دیگر مذاہب میں موجود نہیں۔ عیسائیوں کے پاس صرف گاڈ ہے اور ہندوؤں کے پاس صرف "اوم یا رام" الفاظ کی یہ طاقت اصل حروف میں ہوتی ہے۔ اگر کسی لفظ کا ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بات نہیں رہتی اور اثر بدل جاتا ہے۔ جو طاقت "یارحیم" میں ہے وہ "یامہربان" میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں ذاتی طور پر نماز کو اردو میں پڑھنے کے خلاف ہوں۔ کیوں کہ قوت کا جو خزانہ الہامی الفاظ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز کردہ دعاؤں میں ہے۔ وہ ہمارے الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔

ہر لفظ ایک یونٹ یا آئیٹم ہے جسے اندرونی جذبات کی بجلیاں برقاتی ہیں۔ اور اس کے اثرات اس عالم خاکی اور عالم لطیف (کاسمک یا آسٹرل ورلڈ) دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ اس کی ہلکی سی

ایک مثال گالی ہے۔ گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں۔ بلکہ یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے۔ لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے۔ یہ آگ کہاں سے آتی ہے۔؟ الفاظ کے اس مجموعہ سے۔

اس کی ایک اور مثال وہ کراہ یا چیخ ہے۔ جو کسی دکھیا کے منہ سے نکل کر تمام ماحول کو بے چین کر دیتی ہے۔ یا وہ تقریر ہے —— جو کوئی آتش بیان جرنیل، بے ہمت فوج کے سامنے جھاڑتا ہے اور ہر سپاہی میں اس قدر آگ بھر دیتا ہے کہ وہ موت کے سیلابوں اور طوفانوں سے بھی نہیں بجھ سکتی۔

بائبل میں درج ہے

By the word of the Lord were the heavens made.

ترجمہ: خدا کے ایک لفظ سے آسمان پیدا ہوئے۔

بائبل میں آغاز آفرینش کا بیان یوں درج ہے۔

"شروع میں اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے اس وقت زمین ویران اور سنسان تھی۔ سمندروں پہ اندھیرا چھایا ہوا تھا اور اللہ کا تخت پانیوں پر تیر رہا تھا۔

God said let there be light and there was light.

ترجمہ: "خدا نے کہا کہ اجالا ہو جائے اور فوراً اجالا ہو گیا۔"

(پیدائش ۱:۳)

تو یہ تھے اللہ کے وہ الفاظ جن سے کروڑوں آفتاب و ماہتاب وجود میں آئے اور کائنات کے در و دیوار تجلیوں سے چمک اٹھے۔

(اسلام اور عصر رواں۔ من کی دنیا)

(باقی آئندہ)

سورج

سورج کی روشنی ذاتی ہے۔ باقی مندرجہ ذیل سیارے اس سے روشن ہیں یعنی اس کے بال بچے ہیں۔ سورج کے علاوہ جو آسمان پر لاکھوں تارے دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بجائے خود سورج ہے جو بے انتہا فاصلے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کے اوپر سیکڑوں دنیائیں آباد ہیں۔

آفتاب جس سے دوسرے سیارے اور ان کے رہنے والے روشنی اور پرورش پاتے ہیں۔ چوتھے آسمان کا مالک زمین سے نو کروڑ ستائیس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ بارہ لاکھ زمینوں کے برابر ہے۔ اس کا قطر ۸ لاکھ ۲۵ ہزار میل ہے۔ مندرجہ ذیل تمام سیاروں سے ساڑھے سات گنا زیادہ وزنی ہے ــــ اس کا محیط ۲۷ لاکھ ۱۸ ہزار ایک سو بیالیس میل ہے۔ ایک سیکنڈ میں ۱۹ میل اپنی سابق جگہ سے سرکتا ہے۔ اس کی روشنی ۸ سیکنڈ میں زمین پر پہنچتی ہے۔

عطارد (بدھ)

سورج کا منشی فاصلہ زمین سے دس کروڑ میل سورج سے تین کروڑ ۵۹ لاکھ میل ہے۔ قطر ۲ ہزار ۹ سو ۹۲ میل ہے۔ محیط ۳۰۴۹ جسم زمین سے ۲۵ گنا وزنی۔ رفتار فی سیکنڈ ۳ میل ۸۷ دن میں سورج کے گرد دورہ پورا کر کے اس پر ایک سال پورا ہو جاتا ہے۔ سب سے زیادہ سورج کے قریب دوسرے آسمان کا مالک ہے۔ سورج کے قریب کی وجہ سے بعض وقت صبح اور بعض وقت شام کو مشکل سے نظر آتا ہے۔ زمین سے بہت چھوٹا ہے۔ ۲۴ گھنٹے ۵ منٹ میں اس پر رات اور دن کی پلٹی ہوتی ہے۔

زہرہ (شکر)

اس کا فاصلہ سورج سے ۶ کروڑ ۷ لاکھ میل ہے۔ زمین سے ۱۴ کروڑ ۸۰ لاکھ میل۔ بعض وقت دورہ کرتا ہوا ۴ کروڑ میل کے فاصلے پر قریب آجاتا ہے۔ قطر ۷ ہزار ۶ سو ۶۰ میل اور محیط ۲۴ ہزار ۷۰ میل زمین سے قدرے چھوٹا ہے۔ بعض موسم میں صبح اور بعض میں شام کو سب سے زیادہ چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ۲۲۴.۷۰ دن میں سورج کے گرد گھوم کر اس کا سال پورا ہو جاتا ہے۔ زمین ہمارے رہنے کی جگہ سورج سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ قطر ۷۰ ہزار ۹ سو ۱۸ میل ہے۔ محیط ۲۵ ہزار ایک سو ۳۰ میل ہے۔ ۳۶۵۱۲۶ دن میں اس پر سال پورا ہوتا ہے۔ زہرہ، عطارد اور مریخ سے بڑی ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں اس پر رات اور دن پورے ہوتے ہیں۔

مریخ (منگل)

"جلاد فلک" سرخ رنگ چمک دار، پانچویں آسمان کا مالک سورج سے ۱۴ کروڑ دس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے۔ زمین سے ۲۰ کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔ اور بعض وقت گرتا ہوا زمین کے قریب ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ میل کے فاصلے پر آجاتا ہے۔ اور تب امریکہ اور یورپ کے لوگ جنہوں نے سیاروں کے فاصلے دریافت کر لیے ہیں اس پر رہنے والوں سے بات چیت کی کوشش کرتے ہیں۔ قطر ۴ ہزار ۲۰۰ میل اور محیط ۱۳ ہزار دو سو میل ۶۸۷ دن میں اس پر سال پورا ہوتا ہے

(باقی صفحہ ۱۵۷ پر)

ہمزاد

واصف برنی

ہمزاد کے لفظی معنی ہیں ساتھ پیدا ہوا۔ انگریزی میں اُسے (twinangel) کہتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی خواہش ہے کہ وہ یہ معلوم کریں کہ ہمزاد ہے کیا۔؟

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۵۱/۴۹)

اور ہم نے دنیا کی ساری چیزوں کو زوجین بنایا ہے۔ تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو۔

زوجین کا مطلب صرف "جوڑا جوڑا" ہی نہیں یعنی نر و مادہ ہی نہیں بلکہ "دو دو" بھی ہے۔ زوج سے مراد "برابر کے ساتھی" کے ہیں۔ جب ہم ایک جوڑا جوتا کہتے ہیں تو اس کا مطلب نر و مادہ نہیں ہوتا۔ بلکہ دو دو ہوتا ہے۔ "زوج" وہ عدد بھی کہلاتا ہے کہ جب اس کو نصف کریں تو دونوں ٹکڑے ٹوٹے بغیر برابر رہیں۔ جیسے ۴-۶-۸ ہیں۔ قرآن نے زوجین کہہ کر "نر و مادہ" بھی مراد لیا ہے اور دو دو بھی۔ اس کا اندازہ یوں کیجئے کہ اس مفہوم کو واضح طور پر سمجھانے کے لئے قرآن نے بعض مقامات پر زوج کا لفظ اس کے آگے ذَكَرَ وَالْأُنثَىٰ اور بعض جگہ اثنین کا لفظ بھی بڑھایا ہے تاکہ زوجین کا مطلب جوڑا جوڑا اور دو دو واضح ہو جائے۔ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ (۷۵/۳۹)

اور وہی پیدا کرتا ہے۔ "زوجین" "نر و مادہ" جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (۱۳/۳) بنایا اس نے ان میں "زوجین" "دو دو"۔

اگر زوجین سے مراد صرف نر و مادہ ہوتے تو دو میں کسی جگہ ذَكَرَ وَالْأُنثَىٰ اور اثنین کے اضافہ کی ضرورت نہ تھی۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ یہ واضح ہو جائے کہ "جوڑا جوڑا" کا مطلب صرف نر و مادہ ہی نہیں بلکہ دو دو بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ان مقامات پر بھی جہاں نر و مادہ کا کوئی سوال نہیں "زوج" کا لفظ استعمال کیا ہے اور اسی سبب سے میں نے ترجمہ میں جوڑا جوڑا دو دو لکھا ہے۔ مثلاً باغ کے پھلوں کے بارے میں ہے۔

وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (۱۳/۳)

اور ان میں کے پھلوں کو جوڑا جوڑا دو دو بنایا۔

دو باغوں کے بارے میں ہے کہ۔

فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (۵۵/۵۲)

ان دونوں باغوں میں کے سارے میوے جوڑا جوڑا دو دو ہیں۔ غرض اس طرح ساری چیزیں جوڑا جوڑا دو دو ہیں۔

خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا (۴۳/۱۲) اور ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا دو دو بنایا ہے۔ ہم انسان بھی کُلِّ شَيْءٍ میں داخل ہیں۔ اور ہم بھی جوڑا جوڑا دو دو بنائے گئے ہیں۔ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا (۳۵/۱۱) تم لوگوں کو بھی بنایا ہے جوڑا جوڑا، دو دو۔ اللہ تعالیٰ نے "انسان" کی زمین سے تخلیق کو نباتات کی پیدائش کے مماثل بتایا ہے۔

وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا (۷۱/۱۷) اور اللہ نے تمہیں زمین سے اُگایا ہے ایک طرح کا "اگانا"

نہ صرف "انسان" اور "نباتات" ہی جوڑا جوڑا دو دو بنائے گئے ہیں۔ بلکہ سب جوڑا جوڑا دو دو ہیں۔ جن کی ہم کو ابھی خبر بھی نہیں۔ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ (۳۶/۳۶)

پاک ہے وہ خدا جس نے زمین سے تمام اُگنے والوں کو اور خود ان کو اور جن کی لوگوں کو خبر نہیں۔ سب کو جوڑا جوڑا دو دو بنایا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ذات انسانی" جوڑا جوڑا دو دو ہے۔ یعنی ہمارا جسم "دو" ہے۔ "ایک ظاہری خاکی" جو مادہ سے بنا ہے۔ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور مرنے کے بعد فنا اور بیکار

ہو جاتا ہے اور دوسرا نہایت لطیف جو ہمارے فانی مادہ جسم کے فنا اور ختم ہونے کے بعد بھی بدستور باقی رہتا ہے۔ دہم اس دوسرے جسم کے لئے اصطلاحاً آئندہ "نوری جسم" کا لفظ استعمال کریں گے، اسی "نوری جسم" کو آپ "ذات انسانی" کہہ سکتے ہیں اور یہی اپنے کو "انا" کہتا ہے۔ اس طور پر ذات انسانی کے بارہ میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہ فنا نہیں ہوتی۔ نیند کی حالت میں جو ہم اپنے آپ کو اِدھر اُدھر رواں دواں دیکھتے ہیں۔ وہ دراصل ہمارا یہی نوری جسم ہوتا ہے جو نیند کی حالت میں ہمارے معطل خاکی جسم سے غیر مادی ہونے کے سبب جدا اور الگ ہو جاتا ہے۔ انسان بارے میں آیا ہے کہ :

(۱) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (۱۸/۵۰) وہ کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا لیکن اس کے پاس ایک نگہبان موجود ہے۔

(۲) لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ (۱۳/۱۱) ہر شخص کیلئے چوکیدار ہیں کہ جو آگے اور پیچھے سے خدا کے حکم سے اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

(۳) إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (۸۶/۴) کوئی ذات ایسی نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔

غور فرمائیے یہ رقیب عتید، حاضر پاسبان، موجود نگہبان مستعد چوکیدار اور ہمدرد حافظ ہی ہمارا نوری جسم ہے۔ جو ہمارے خاکی جسم سے وابستہ رہ کر ہر وقت ہماری نگرانی کرتا رہتا ہے وہ ایک الگ ذات ہوتے ہوئے بھی ہم سے الگ نہیں ہے وہ ہمارا شریک ہوتے ہوئے بھی ہمارے افعال کا جواب دہ نہیں ہے۔ مگر وہ ہمارا خبر رساں، نیک مشیر اور بہترین دوست ضرور ہے۔ آپ کے گھر پر کوئی نئی بات ہو جاتی ہے۔ آپ گھر سے دور ہوتے ہیں مگر یکایک آپ کو اندیشہ سا ہو جاتا ہے۔ طبیعت گھبرانے لگتی ہے اور آپ گھر کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں خاص بات ہوئی ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ آپ کا نوری جسم کسی طرح موقع پا کر آپ کے خاکی جسم سے الگ ہوا تھا۔ اور اس حقیقت کو وہ جان گیا تھا۔ بہت سے مواقع پر دیکھا گیا ہے کہ حادثات سے لوگ یکایک بچ گئے یا خود کسی وجہ سے کسی مقام پر جانے یا سفر کرنے سے رک گئے ہیں اور اس کے بعد گھر پر کوئی خاص بات ہوگئی ہے یا اس مقام پر یا سفر میں لوگوں کو کوئی حادثہ پیش آگیا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ کسی طرح ہمارا نوری جسم یا ہمارا نادیدہ محافظ و مشیر اس حقیقت سے باخبر ہو گیا تھا۔ اور اس نے ہماری رہنمائی کی تھی۔ علم مسمریزم کے ذریعہ "معمول" سے بہت حقیقتیں دریافت کرلی جاتی ہیں اور وہ بتا دیتا ہے وہ بھی اسی نوری جسم کا کارنامہ ہے ــــــ علامہ طنطاوی مصری نے اپنی کتاب تفسیر جواہر جلد ۱ میں مسمریزم کے سلسلے میں شادل کتاب "مغناطیۃ حیوان" سے کئی قصے نقل کئے ہیں۔ ان میں سے دو آپ بھی سنیئے۔

(۱) علامہ شادل اپنی کتاب مغناطیۃ حیوان میں لکھتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی پر مسمریزم کا عمل کیا وہ سو رہی تھی اور مجھے مختلف امراض اور ان کے متعلق بتلا رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کیا تم سنتے نہیں مجھے کس طرح ان کے متعلق حکم دے رہا ہے؟ میں نے کہا میں تو کسی کی آواز نہیں سُنتا۔ لڑکی نے کہا خوب! تم سو رہے ہو اور میں آزاد و بیدار ہوں۔ میں ایسی آواز چیزیں ادراک کر رہی ہوں جن کے ادراک پر تم کو قدرت نہیں ہے اور میں تمہاری انگلیوں کے کناروں سے رو نکلتی ہوتے دیکھ رہی ہوں۔ دور دراز کی آوازیں میرے کانوں میں آرہی ہیں۔ میں اس شخص کی باتیں جو کسی دوسرے ملک میں کر رہا ہے اچھی طرح سن رہی ہوں میں ایسی چیزوں تک پہنچ جاتی ہوں جو مجھ تک نہیں پہنچ سکتیں۔

اس وقت میری حالت بیداری کی سی ہے۔ جیسا کہ مرنے کے بعد انسان کو بیداری ہوتی ہے۔ (ص ۲۱۸)

(۲) علامہ مذکور ہمیشہ ایک لڑکی پر عمل تنویم کرتے تھے ایک مرتبہ اس لڑکی کو انہوں نے معمول بنایا تو اس نے کہا مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میرا جسم آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس جسم سے بالکل علیحدہ ہوگئی ہوں اور اس کو دور پڑا ہوا بالکل ٹھنڈا دیکھ رہی ہوں جیسے کسی مردہ کا جسم ہوتا ہے۔ میرا نفس بھاپ کی طرح ہے۔ میں ایسی چیزیں ادراک کر سکتی ہوں جو حالت بیداری یا دوسری حالت میں ادراک نہیں کر سکتی۔ میری یہ حالت پندرہ منٹ سے زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔ اور اس کے بعد وہ بھاپ والا جسم آہستہ آہستہ میرے ٹھوس اعضاء میں تحلیل ہو جاتا ہے اور پھر یہ شعور اور یہ حالت بالکل معدوم ہو جاتی ہے۔ (ص ۲۱۹)

مرنے کے وقت جو لوگوں کے سامنے بہت سے حقائق آجاتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس وقت خاکی جسم کی توانائی ختم ہوتی ہوتی یا ماند پڑ گئی ہوتی ہے اور ہمارے نوری جسم کا غلبہ و اقتدار بڑھ گیا ہوتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے حقائق

دیکھنے لگتے ہیں۔ ہمارا یہ نوری جسم بس موت ہی کے وقت ہمارا ساتھی رہتا ہے۔

دراصل میرا موضوع یہ تھا کہ خدا نے ہر چیز کو زوج پیدا کیا ہے۔ پھر جس طرح جسم دو ہیں۔ دنیا بھی دو ہیں۔ حیات بھی دو ہیں۔ حیات الدنیا و حیات الآخرۃ۔ موت بھی دو ہیں ایک عارضی جسے نیند کہتے ہیں۔ دوسری دائمی جسے موت کہتے ہیں۔ قرآن نے دونوں نیند اور موت کو وفا کہا ہے۔ اسی طرح بعثت دو ہیں۔ نیند سے بیداری اور مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ قرآن ان دونوں صورتوں کو بعثت قرار دیتا ہے۔ یعنی از روئے قرآن ہر چیز جوڑا جوڑا اور دو دو ہے۔

اس نوری جسم کو جو ہمارا اپنا ہوتا ہے۔ آپ ہمزاد کہہ لیں۔ ٹوین اینجل کہہ لیں یا جو چاہیں نام دے لیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کی نوری دنیا میں ماضی، حال، مستقبل وقت اور فاصلہ کی کوئی قندیل نہیں۔ وہ چیزیں جو ہمارے لئے آڑ اور اوٹ ہیں اس کے لئے نہیں۔ وہی نوری جسم بحالت خواب آپ کو لئے لئے پھرتا ہے وہی اطلاعات دیتا ہے وہی مسمریزم کے عمل سے اپنی آگہی کا ثبوت دیتا ہے اور وہی ریاضت سے حاضر ہو کر آپ کے کاموں میں مدد دیتا ہے۔

زمانہ قدیم میں بزرگوں نے ریاضت سے ایسے طریقے معلوم کئے جن سے دونوں اجسام کے درمیان جو اوٹ ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ مقصد ان کا یہ تھا کہ بجائے ہمارا نوری جسم یا ہمزاد ہم کو بذریعہ خواب دنیا کی سیر کرائے ہم جس وقت چاہیں سیر کر سکیں۔ اور بجائے اس کے کہ کسی دوسرے پر عمل مسمریزم کر کے اس کے ہمزاد سے مشورہ لیں۔ اپنے ہمزاد کو بلا کر رائے لیا کریں۔ اور چونکہ زمان و مکان اور فاصلہ اس کے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس لئے جو چاہیں منگوا سکیں۔

ظاہر ہے کہ ہماری خاکی دنیا اور نوری دنیا کے درمیان جو آڑ ہے یا خاکی جسم اور نوری جسم کے درمیان جو آڑ ہے اس کو دور کرنا معمولی بات نہیں۔ اس لئے کہ یہ فطرت ہے اور قوانین فطرت کو توڑنا معجزہ۔ کرامت جیسی قوتوں سے ہی ممکن ہے۔ آدمی کا صاحب نظر ہونا یہی معنی رکھتا ہے کہ اسے نوری نظر حاصل ہو جائے اور یہ تمام قوتیں سخت محنت اور ریاضت چاہتی ہیں۔

بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ میرے پاس دو دن کا عمل ہے۔ جس سے ہمزاد تابع ہو جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر دو سال محنت کر کے بھی آپ نے اس قوت کو حاصل کر لیا تو کچھ لیں مفت ہاتھ آگئی۔ حیرت یہ ہے کہ آدمی دس سال اسکول میں لگاتا ہے دس سال روپیہ صرف کراتا ہے پھر کہتے ہیں کہ میٹرک پاس ہو گیا۔ معاوضہ کیا ملتا ہے پچاس ساٹھ روپے۔ لیکن دوسری دنیا سے یا دوسری انجانی قوتوں کو حاصل کرنے کے لئے ہر انسان یہی چاہتا ہے دو دن میں ہو جائے۔ یعنی ایک ادنیٰ قوت کے لئے دس سال اور اعلیٰ قوت کے لئے دو دن۔ بس عقل پر ہی رونا چاہئے یہی انسان کی بے وقوفی ہے جو اسے محروم رکھتی ہے اور نظریہ رکھتا ہے کہ عمل کوئی ٹھیک نہیں ملتا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

بقیہ: ــــــ سورج

۲۴ گھنٹے ۲۷ منٹ ۴ سیکنڈ میں اس پر رات دن کی پلٹی ہوتی ہے۔

مشتری (برہسپت) چھٹے آسمان کا مالک اس کا فاصلہ سورج سے ۴۸ کروڑ ۲۰ لاکھ میل ہے۔ قطر ۸۵ ہزار میل محیط ۲ لاکھ اور ۶۷ ہزار ۳۱۰۰ میل سورج کے سوا سب سیاروں سے بڑا ہے۔ زمین سے ۳۵ کروڑ ۵ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ ۹ گھنٹے ۵۵ منٹ میں اس پر رات اور دن کی پلٹی ہوتی ہے۔ رفتار فی گھنٹہ ایک لاکھ میل یعنی ۴ ہزار ۲ سو ۳۲ دن میں سورج کے گرد گھوم کر ایک سال پورا کر لیتا ہے۔ یعنی زمین کے ۱۲ سال ایک سال کے برابر ہوتے ہیں۔

زحل (سنیچر) ساتویں آسمان کا مالک فاصلہ سورج سے ۸۸ کروڑ ۴۰ لاکھ میل زمین سے ۹۸ کروڑ میل ہے قطر ۷۱ ہزار میل ہے۔ محیط ۲ لاکھ ۲۳ ہزار ایک سو ۴۳ میل، ۳۰ سال میں سورج کے گرد گھوم کر اپنا سال پورا کرتا ہے۔ یعنی زمین کے ۳۰ سال اس کے ایک سال کے برابر ہوتے ہیں۔ ۱۰ گھنٹے ۱۴ منٹ میں اس پر رات دن کی پلٹی ہوتی ہے۔

چاند اس کا فاصلہ زمین سے ۲۸ ہزار میل ہے۔ قطر ۲ ہزار ایک میل۔ محیط ۶ ہزار ۶ سو میل۔ ایک مہینے میں زمین کے گرد دورہ پورا کر لیتا ہے۔ زمین کی طرف ہر وقت اس کا رخ رہتا ہے۔

اب جو حال میں دو سیارے دریافت ہوئے ہیں یورنس کا فاصلہ سورج سے ایک ارب ۱۷ کروڑ میل۔ نیپچون کا فاصلہ ۲ ارب ۱۷ کروڑ میل ہے۔

سونف

سونف کا استعمال طب اسلامی اور آیورویدک میں صدیوں سے کیا جا رہا ہے۔ یہ مختلف طریقوں سے ہمارے ہاں بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔

سونف ہاضم اور ریاح کو دور کرتی ہے۔ پیٹ بھاری ہو تو اسے چبا کر نگلنے سے کھانا آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے اور پیٹ کی گرانی دور ہو جاتی ہے۔ اسے ہاضم سونف یا چورنوں میں اسی لئے شامل کرتے ہیں۔

چھ گرام سونف کو پانی میں جوش دے کر پلا دینے سے بچوں کے پیٹ کا ریاح اور بدہضمی دور ہو جاتی ہے، اسی لئے اسے بھی سویا کی طرح گرائپ واٹر کی تیاری میں شامل کرتے ہیں۔

یکساں وزن سونف اور دھنیے کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ پھر دونوں کے برابر چینی ملالیں۔ کھانا کھانے کے بعد ۹-۹ گرام یہ سفوف کھانے سے طبیعت کا بھاری پن دور ہو جاتا ہے۔ ہاتھ یا پیر جلتے ہوں تو اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ صبح صرف سونف کا سفوف روزانہ کھانے سے معدہ قوی ہو جاتا ہے۔

۲۵۰ گرام نئی سونف صاف کر کے اس میں میٹھے تازہ بادام ۱۲۵ گرام، کالی مرچ ۵۰ گرام اور برابر کی چینی شامل کر کے گرائنڈر میں پیس کر محفوظ رکھیں۔ روزانہ صبح ۲ چائے کے چمچے یہ سفوف کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ اسی طرح سوتے وقت استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نظر کا یہ ایک آزمودہ نسخہ ہے۔ اس سے آنکھ کی کئی تکالیف بھی دور ہو جاتی ہیں۔

گاجروں کے موسم میں ان کا تازہ رس نکال کر سونف اسمیں بھگو کر سائے میں خشک کرلیں۔ یہ عمل سات مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ دہرائیں۔ گاجر کے رس میں خشک کردہ سونف روزانہ ۱۰-۲۰ گرام کی مقدار میں اچھی طرح چبا کر کھائیں اور چاہے تو اوپر سے دودھ پی لیں۔ نظر میں اضافے کے لئے یہ بھی ایک لاجواب شے ہے۔

خالص سرمہ ۵۰ گرام لے کر اسے ایک ہفتے تک ہری سونف کے پتوں وغیرہ کے رس میں کھرل کریں۔ خشک ہونے پر چھان کر رکھیں اور صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ آنکھوں کی کمزوری کے لئے یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

سونف کے علاوہ اس کی جڑ بھی بہت مفید ہوتی ہے۔ اطبا سونف اور اس کی جڑ کو معدے، جگر اور گردوں کے عوارض کے علاوہ دیگر کئی تکالیف کے لئے مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔

سونف کو اصلی گھی میں بھون کر پیس کر اس میں شکر شامل کرلیں۔ صبح و شام ۹-۹ گرام اسے کھانے سے دست بند ہو جائیں گے۔ اگر اس میں ساتھ بیل گری بھی ہم وزن ملالی جائے تو یہ دست روکنے کی ایک بڑی قوی اور زود اثر دوا بن جاتی ہے۔

سونف بینائی کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ مغرب کے قدیم ماہر عقاقیر پلائنی نے یوں تو سونف کی بیس خوبیاں بیان کی ہیں، لیکن اس کے مطابق سونف خاص طور پر نظر کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے مطابق اپنی کینچلی بدلنے کے بعد سانپ اس پودے سے اپنی آنکھیں رگڑ کر نظر تیز کرلیتا ہے۔ پلائنی کے اس خیال کی تائید یورپ کے کئی دوسرے ماہرین بھی کرتے ہیں۔ آیورویدک اور طب کے ماہرین بھی اسے ایک مؤثر مقوی بصارت قرار دیتے ہیں۔

وید اصلی گھی ایک کلو میں تازہ سونف کوٹ کر اس کا رس شامل کر کے ہلکی آنچ پر پکاتے ہیں اور رس جلنے کے بعد یہ گھی روزانہ صبح دودھ میں شامل کر کے کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ سونف کا یہ گھی دماغ اور نظر کو طاقت بخشتا ہے۔ ۱۰ گرام اس گھی میں چینی ملا کر بھی کھا سکتے ہیں۔ تازہ سونف نہ ملنے کی صورت میں خشک سونف آدھا کلو کو پانی کے ساتھ پیس کر گھی میں شامل کر کے پکائیں اور گھریا بنالیں۔

درختوں کے فائدے

قسط ۱۰

حکیم عبدالرحمٰن کشمیری

سل و دق

ریشہ برگد ایک سیر سایہ میں خشک کر کے باریک کپڑ چھان کر کے چھ ماشہ صبح تازہ پانی سے استعمال کرائیں۔ چالیس روز بلا ناغہ استعمال کرانے سے سل و دق دور ہو جاتی ہے۔

دیگر:۔ ریشہ برگد چھ ماشہ رُب سفید چھ ماشہ پیس کر آدھ پاؤ پانی میں ڈال کر چھان لیں۔ اور ایک ماشہ کتھ سفید چھڑک کر پلائیں۔ یہ نسخہ دق اور سل کے لئے مفید ہے۔

اختلاج قلب

برگد کے وہ پتے جو بہت سخت نہ ہو چکے ہوں۔ ہلکے ہلکے سبز اور نرم ہوں، ایک تولہ لے کر پندرہ تولہ پانی میں خوب گھوٹ چھان کر اس میں قدرے مصری ملا کر صبح شام پلائیں۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ اس سے دل نہیں دھڑکے گا۔

مقوی قلب

برگد کے کھار کی ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں۔ ان کے اوپر چاندی کے ورق چڑھالیں۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی تازہ پانی کے ساتھ دیا کریں۔

پیچش

برگد کی جڑ کا چھلکا سایہ میں خشک کر کے باریک پیس لیں اور اس میں سے تین تین ماشہ کی مقدار صبح، دوپہر، شام کو یعنی دن میں تین بار چاولوں کے پانی یا سادہ پانی سے دیا کریں۔ اس سے پیچش دور ہو جائے گی۔

متلی اور قے

برگد کے پتے ۲ تولہ لے کر پانی میں گھوٹ کر چھان لیں۔ اس میں قدرے مصری ملالیں۔ اس پانی سے مریض کو گھونٹ گھونٹ ۱۵-۱۵ منٹ کے وقفہ سے دیتے رہیں۔ متلی اور قے کے لئے مفید ہے۔

قے

ریشہ برگد ۶ ماشہ پانی میں گھوٹ چھان کر پلا دیا کریں۔ اس سے قے رک جاتی ہے۔ خاص الخاص نسخہ ہے۔

دست

برگد کا دودھ جس کو دست آتے ہوں اس کی ناف میں بھر دیں اور کچھ ارد گرد لگا دیں۔ دست فوراً بند ہو جائیں گے۔

دیگر:۔ برگد کی کونپلیں ۶ ماشہ پانی میں گھوٹ کر اور اس میں قدرے مصری ملا کر پلانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

کانچ نکلنا

برگد کا چھلکا بہت سے پانی میں جوش دے کر اس سے مریض کو آب دست کرایا کریں۔ کانچ نکلنے یعنی خروج مقعد کے لئے مفید ہے۔

خونی بواسیر

برگد کی لکڑی سایہ میں خشک کر کے جلالیں۔ اس کے کوئلے کو باریک پیس لیں۔ ۳-۳ ماشہ کی پڑیہ باندھ لیں۔ صبح و شام

ایک ایک پڑیہ تازہ پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔ خونی بواسیر دور ہوجائے گی۔
دیگر اڑھائی تولے برگد کی کونپلیں ایک پاؤ پانی میں گھوٹ کر پلایا کریں۔ خونی بواسیر رفع ہوجائے گی۔
دیگر: بڑ کی کونپلیں چھ ماشہ رگڑ کر شیرہ نکال کر ڈیڑھ تولہ مصری ملاکر پلائیں۔ خونی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔

بادی بواسیر

۲ر تولہ پوست برگد کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب پانی پاؤ بھر باقی رہ جائے تو چھان کر اس میں ار تولہ گائے کا گھی اور ار تولہ دیسی چینی ملاکر نیم گرم پلائیں۔ بادی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔
دیگر:۔ صبح کے وقت تین ماشہ دیسی چینی میں پہلے دن دس قطرے برگد کے دودھ کے اس کھانڈ میں ٹپکائیں۔ اور دوسرے روز گیارہ قطرے اسی طرح ایک قطرہ ہر روز بڑھاتے جائیں جب پچیس قطروں تک پہنچ جائیں تو پھر ہر روز ایک قطرہ کم کرنے لگیں اور دس قطروں پر لاکر چھوڑ دیں۔ نسخہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔
دیگر:۔ برگد کی لکڑی جلاکر کوئلہ کرلیں۔ اور اس کو خوب باریک پیس کر گائے کا مکھن دوگنا ملاکر کھرل کرکے مرہم بنالیں۔ مکھن ایک سو بار پانی میں دھلا ہوا ہو۔ اس مرہم کو بواسیری مسوں پر لگائیں۔ جھڑ جائیں گے۔

سوزاک

برگد کی کونپلیں ۲ر تولہ کچل کر رات کو آدھ سیر پانی میں ملاکر رکھ دیں۔ صبح چھان کر اس میں قدرے مصری ملاکر پکائیں۔
اسی طرح صبح کو بھگو کر شام کے وقت پلایا کریں۔ سوزاک جلد از جلد رفع ہوجائے گا۔
دیگر:۔ برگد کی چھال ار تولہ کو آدھ سیر پانی میں پیس کر اس میں مصری ملاکر پلادیں۔ اس سے بھی سوزاک رفع ہوجاتا ہے۔
دیگر:۔ سوزاک کے مریض کی جلن بند ہوجائے مگر پیپ بند نہ ہو تو پوست بیخ برگد کو سایہ میں خشک کرکے سفوف بنائیں اور اس میں سے تین تین ماشہ صبح شام شربت بزوری کے ساتھ کھائیں۔ اس نسخے سے پیپ اور جلن بند ہوجائے گی۔
دیگر:۔ برگد کی داڑھی کو نیم کوب کرلیں اور اس کا خیساندہ بناکر ایک ہفتہ پیئیں۔ پرانے سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔ اس سے پرانا سوزاک اور آلاتِ بول کے زخم مندمل ہوجاتے ہیں۔

پیشاب میں خون آنا

برگد کے تازہ پتے ۲ر تولہ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ لیں۔ اور صبح شام پلایا کریں۔ پیشاب میں خون آنا بند ہوجائے گا۔

سلسل بول

تخم برگد یعنی جو اس کے پھل کے اندر خشخاش کے مانند دانے ہوتے ہیں، باریک پیس کر رکھیں اور صبح شام گائے کے دودھ کے ساتھ دیا کریں۔
فوائد:۔ سلسل بول، کثرت بول اور ذیابیطس کیلئے مفید ہے۔
دیگر:۔ برگد کے کھار کی گولیاں بھی اس مقصد کے لئے مفید ہیں۔ سوزاک اور بول الدم میں شربت بزوری کے ساتھ اور کثرت بول اور سلسل بول میں آدھ پاؤ گرم دودھ کے ساتھ دیا کریں۔

بند پیشاب

چار چاول برگد کھار تین ماشہ چینی کے ساتھ ملاکر استعمال کریں۔ بند پیشاب جاری ہوجائے گا۔

ذیابیطس

برگد کی جڑ کا چھلکا ایک تولہ حسب ضرورت پانی میں جوش دیں اور مریض کو پلادیں۔ مسلسل استعمال سے ذیابیطس کو فائدہ ہوتا ہے۔

اٹھراہ

برگد کی داڑھی کو سایہ میں خشک کرکے باریک پیس کر کپڑ چھان کریں۔ چار ماشہ صبح چار ماشہ شام کو گرم دودھ کیساتھ دیں۔ بانجھ عورت کو حیض سے فارغ ہونے کے بعد سات دن کھلائیں۔

بچوّں کے پیلے دست

ایک قطرہ برگد کا دودھ ایک تولہ چینی میں ڈال کر بچے کو دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔ اگر بچے کو پیلے دست آرہے ہوں تو بند ہوجائیں گے۔
دیگر:۔ برگد کا دودھ بچہ کی ناف میں بھر دیں اور اس کے اردگرد مالش بھی کردیں۔ دست بند ہوجائیں گے۔

کمر درد

برگد کی ناشگفتہ کلیاں دس عدد چوری میں ملاکر کھلایا کریں۔ اس سے کمر درد کا عارضہ دور ہوجاتا ہے۔
دیگر:۔ کمر پر برگد کے دودھ کا لیپ کریں یا برگد کا دودھ بتاشہ میں ڈال کر دیں۔ کمر درد کے لئے مفید ہے۔

پستانوں کا ڈھیلا پن

ریش برگد کے باریک ریشے جن کے سرے سرخی مائل ہوں پیس لیں اور پستانوں پر رات کو سوتے وقت لیپ کرلیا کریں۔ چند بار کے استعمال سے پستان سخت ہوجائیں گے۔

استقرار حمل

ماہواری کے بعد عورت نہاکر چار بجے شام سفوف ریش برگد ایک تولہ۔ شیر برگد چھ ماشہ ملاکر ہمراہ دودھ استعمال کرے اور رات کو ہم بستر ہو۔ حمل نرینہ قرار پائے گا۔
اگر خدانخواستہ پہلے ماہ کامیابی نہ ہو تو دوسرے ماہ استعمال کرائیں۔

احتباس حیض

برگد کے نرم پتے ۲ر تولہ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ چھان کر صبح شام پلائیں۔ دو تین خوراک میں آرام ہوگا۔

سیلان الرحم

برگد کے نرم پتے ۲ر تولہ لے کر پاؤ بھر پانی میں گھوٹ چھان کر صبح شام پلائیں۔ سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

ورم رحم

برگد کا تازہ چھلکا سایہ میں خشک کرکے باریک پیس لیں۔ اور اس سے نصف دیسی چینی اس میں ملالیں۔ ہر روز صبح و شام چھ ماشہ ہمراہ گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
فوائد:۔ ورم رحم کی شرطیہ دوا ہے۔ رحم میں ورم ہوجانے سے مستورات کو بڑی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ ورم رحم کے لئے یہ نسخہ اکسیر ہے۔

ضعف باہ

شکر سرخ حسب ضرورت لے کر اس کو شیر برگد سے تر کریں اس کو محفوظ کرلیں۔
خوراک:۔ تین ماشہ سے چھ ماشہ تک
فوائد:۔ دافع جریان اور ممسک طبعی ہے۔ اسکے علاوہ مقوی باہ ہے۔

اکسیر احتلام

برگد کی داڑھی کا سفوف صبح شام چار چار ماشہ پانی سے کھلائیں۔
فوائد:۔ مرض احتلام و جریان کے لئے مفید ہے۔

سرعت انزال

برگد کا تازہ چھلکا لے کر سایہ میں خشک کرکے سفوف بنائیں۔ صبح و شام چار چار ماشہ گرم دودھ سے استعمال کرائیں۔
فوائد:۔ قدرتی امساک پیدا کرتی ہے۔

معجون مقوی باہ

اجزاء:۔ تالمکھانہ ۲ر تولہ۔ تخم اٹنگن ۲ر تولہ۔ مغز نارجیل حسب ضرورت۔ شیر برگد حسب ضرورت۔
ترکیب تیاری:۔ تالمکھانہ اور تخم اٹنگن کوٹ کر مغز نارجیل میں داخل کریں۔ اور اس کو شیر برگد سے تر کرکے نکالا ہوا ٹکڑا رکھ کر بند کردیں۔ پھر اس پر مونج کا بان اس قدر لپیٹیں کہ نارجیل نظر نہ آئے۔ اس کو پورے اکیس دن گیہوں کے اندر دبادیں۔ ۲۱ر دن کے بعد نکال کر بان کو جدا کرکے اس پر آدھ پاؤ گندم کا آٹا گندھا ہوا لیپ دیں۔ بعد ازاں گائے کے آدھ سیر گھی میں بریاں کریں۔ جب آٹا سرخ ہوجائے تو آٹے کو گھی سے نکال کر دوائی پر سے ہٹادیں۔ نارجیل مع دوا کے پیس کر شہد اتنا ملائیں کہ گولا سا بن جائے۔ اس گولے کے چالیس حصے کرلیں۔
ترکیب استعمال:۔ ایک حصہ بوقت دوپہر بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ دودھ ڈیڑھ پاؤ ہو۔
فوائد:۔ امساک کی بدرجہ کمال دوا ہے۔ دوران استعمال دوا ترشی اور جماع سے پرہیز کریں۔

سوال کے الفاظ سے ہر بات کا جواب

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سائل کے الفاظ ایک کاغذ پر لکھ لئے جائیں۔ مثلاً ایک شخص نے سوال کیا۔

کیا میں یہ مقدمہ جیت جاؤں گا

سب سے پہلے ہم یہ دیکھیں گے کہ سائل کے منہ یا قلم سے جو جملہ نکلا ہے اس میں کل کلمات کتنے ہیں۔ دیکھئے گا اوپر والے جملے میں کل ۷ کلمات ہیں۔ اس لئے اعداد کی سطر بناتے وقت پہلے ہم ۷ لکھ دیں گے۔ اس کے بعد اس سطر میں ہر کلمے میں جتنے حروف ہیں وہ لکھتے چلے جائیں گے۔

مثلاً "کیا" میں ۳ حروف ہیں۔ "میں" میں ۳ حروف ہیں۔ "یہ" میں ۲ حروف ہیں۔ "مقدمہ" میں ۵ حروف ہیں۔ "جیت" میں ۳ حروف ہیں۔ "جاؤں" میں ۴ حروف ہیں۔ اور "گا" میں ۲ حروف ہیں۔

پوری سطر اس طرح بنے گی

۷۳۳۲۵۳۴۲

اس کے بعد اس طرح کے ہر ہندسے کو برابر والے کے ساتھ جوڑ کر دوسری سطر برآمد کریں گے۔ مثلاً ۷ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ایک برآمد ہوا۔ ۳ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ۶ برآمد ہوا۔ ۳ کو ۲ کے ساتھ جوڑا ۵ ہوا۔ ۵ کو ۳ کے ساتھ جوڑا تو ۸ ہوا۔ ۳ کو ۴ کے ساتھ جوڑا تو ۷ ہوا۔ ۴ کو ۲ کے ساتھ جوڑا تو ۶ ہوا۔ دوسری سطر یہ بنی۔ ۱۶۵۸۷۶ ——— اس دوسری سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر عددِ مفرد برآمد کرنا ہے۔ مرکب عدد ۳۷ سے ۱۰ بنا۔ اور مفرد عدد ایک برآمد ہوا۔

اس حساب سے اگر سائل کے جملہ میں سے بالآخر ایک یا ۹ عدد بنے تو سمجھ لیں کہ سائل مقدمہ جیت جائے گا ——— اگر ۳ یا ۶ عدد برآمد ہوں تو سمجھ لیں کہ سائل کی مقدمہ میں صلح ہو جائے گی۔ اگر ۴ یا ۸ عدد نکلے تو سمجھ لیں کہ سائل کو مقدمہ میں شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر ۲ یا ۷ بنے تو سمجھ لیں کہ کافی اتار چڑھاؤ کے بعد مقدمہ کا فیصلہ سائل کے حق میں ہو جائے گا۔

مذکورہ مثال میں چوں کہ ایک بن رہا ہے اس لئے یہ فیصلہ دیا جا سکتا ہے کہ سائل کو مقدمہ میں بھرپور کامیابی بہت زیادہ جدوجہد کے بغیر بھی مل جائے گی۔
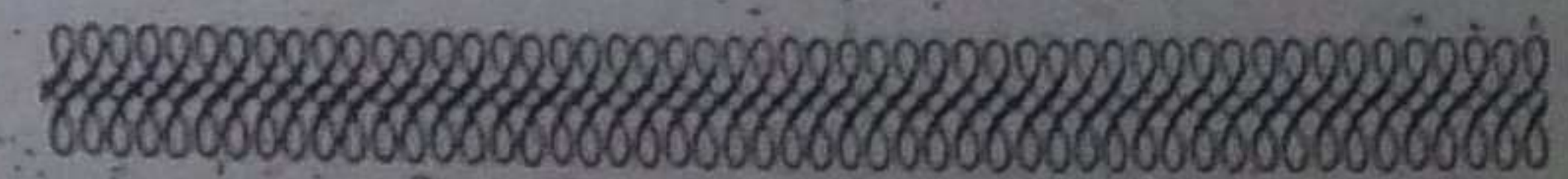
بچے بستر پر پیشاب کیوں کرتے ہیں؟

وجوہات و علاج

ڈاکٹر آر بلگرامی

میرا ایک بچہ ہے جس کی عمر تقریباً بارہ تیرہ برس ہے۔ ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اتنی عمر ہونے کو آئی۔ مگر اس کی گندی عادت نہیں چھوٹتی کہ بستر میں پیشاب کر دیتا ہے۔ بہت سمجھایا، شرم دلائی مار پیٹ سے کام لیا۔ مگر یہ عادت نہ گئی۔ سوچا شاید کوئی بیماری ہو۔ دو ایک ڈاکٹروں سے کہا۔ انہوں نے باقاعدہ طبی معائنہ کیا، دوائیں دیں۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ بتائیے اس کا کیا علاج کریں۔؟ ہم تنگ آچکے ہیں۔

(A) عام طور پر تین برس کی عمر تک بچہ بستر میں پیشاب خطا ہونے پر خود بخود قابو پا لیتا ہے۔ بارہویں یا تیرہویں برس تک پہنچنے کے باوجود آپ کے بچے کا بستر گیلا کرنا واقعی تشویشناک ہے۔ آپ نے اچھا کیا جو اس کا طبی معائنہ کرا لیا۔ یہ ایک اہم اور موزوں قدم تھا۔ عام طور پر گردے یا مثانے کی کمزوری، ذیابیطس، معدے یا انتڑیوں یا پیشاب کی نالی میں جراثیم کی موجودگی اور دماغی یا عصبی ضعف کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ امر باعث اطمینان و مسرت ہے کہ آپ کے بچے میں ایسا کوئی جسمانی یا دماغی نقص نہیں۔

میرے نزدیک اس تکلیف کے دو اسباب ہو سکتے ہیں۔

(۱) بچپن میں بچے کو بول و براز کی تربیت صحیح طریقے سے نہیں دی گئی یا اس تربیت میں کچھ خامی رہ گئی۔

(۲) بچہ کسی جذباتی یا نفسیاتی الجھن کا شکار ہے۔ اس مسئلے کا معاشرتی پہلو یہ ہے کہ بول و براز کی صحیح تربیت نہیں ہوئی۔

بچے کی عمر کا دوسرا اور تیسرا سال اس تربیت کے لئے موزوں ہے۔ شروع میں وہ صفائی اور پاکیزگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ جہاں چاہتا ہے رفع حاجت کر لیتا ہے۔ اس مرحلے پر ماں اس کی تربیت اور رہنمائی کرتی ہے۔ اور رفع حاجت کے معاشرتی اور تہذیبی اصولوں سے روشناس کراتی ہے۔ چنانچہ بچے کو مناسب مقام اور مقررہ وقت پر اس فطری ضرورت کو تکمیل کا علم ہو جاتا ہے۔

یہ ایک نازک اور کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ یہاں ماں اور بچے دونوں کے صبر و تحمل کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعض مائیں پیار و محبت کوشش پیہم اور ضبط و تحمل سے کام لیتی ہیں۔ بچے کو ضبط نفس کی تربیت دینے میں کامیاب و کامران ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس بعض مائیں بے جا لاڈ پیار، سستی، کاہلی یا غفلت کی بنا پر بچوں کی مناسب تربیت نہیں کر سکتیں۔ نتیجتاً بچوں میں حوائج فطری پر کنٹرول کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے اور وہ خاصے بڑے ہونے کے باوجود بستر کو رفع حاجت کے لئے استعمال کرنے سے باز نہیں رہتے۔

ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ ہو سکتا ہے آپ کے بچے کی موجودہ الجھن کے پس پشت کوئی ایسی خامی ہو جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اگر ایسا ہے تو اب بھی وقت ہے پیار و محبت اور ضبط و تحمل سے بچے کی تربیت پر توجہ دیجئے۔ مار پٹائی، تشدد اور شرمندہ و ذلیل کرنے کی عادت سے اجتناب لازم ہے۔ سخت گیری سے بچے کی نفسیاتی الجھنوں میں مزید اضافہ ہوگا۔

آیئے ہم اس مسئلے کے نفسیاتی محرکات کا جائزہ لیں۔ ماہرین نفسیات کے نزدیک بچوں میں کثرت بول یا بستر اور کپڑوں میں پیشاب کی عادت چند گہری نفسیاتی اور جذباتی وجوہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ وجوہ حسب ذیل ہوتی ہیں۔

(۱) خوف اور دہشت کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوتی ہے۔ دہشت کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر والد یا کسی اور بزرگ کا غصیلا پن، بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ، دھمکیاں، بدسلوکی یا ظلم و تشدد وغیرہ۔ خود والدین کا ہر وقت آپس میں جھگڑتے رہنا۔ استاد یا ہم عمر بچوں کی طرف سے ڈر، خوف یا تردد، کسی عزیز کی جدائی کا صدمہ، سنسنی خیز اور ڈرامائی کہانیوں کا مطالعہ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) بعض اوقات بچہ والدین کی بدسلوکی یا محبت کی کمی کی وجہ سے اپنے اندر انتقامی جذبات پیدا کر لیتا ہے اور جان بوجھ کر ایسی

حرکات کرتا ہے جن سے والدین پریشان اور آزردہ خاطر ہوں۔ اور انہیں بدسلوکی کا بدلہ مل سکے۔

(۳) نئے بچّے کی پیدائش پر دشمنی اور حسد کے فطری جذبات بھی اس مرض کو جنم دیتے ہیں۔ بستر پر پیشاب کرکے بچّہ دراصل والدین کی توجہ اپنی طرف کروانا چاہتا ہے۔ اس بچکانہ کوشش کے صلے میں اسے مار پیٹ یا دھمکیاں ملتی ہیں۔ بچّہ اس تشدّد سے ایک گونہ لذت حاصل کرتا ہے۔ کیوں کہ والدین کی توجہ بہرحال اسے مل جاتی ہے۔

ان وجوہ کو سامنے رکھتے ہوئے بچّے کی اصلاح پر توجہ دیجئے گھر اور باہر ایسے حالات پیدا کیجئے کہ اس کے تفکرات میں کمی ہو اور وہ آسودگی حاصل کرسکے اور اس کے اعصاب پرسکون رہیں علاج کے لئے درج ذیل مشورے بھی کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں۔

(۱) بچّے کو زیادہ نمک مرچ والی، تیز مصالحہ اور پیشاب آور غذائیں نہ دی جائیں۔

(۲) سونے سے پہلے زیادہ پانی نہ پینے دیا جائے۔

(۳) بستر پر لیٹنے سے قبل بچّہ پیشاب کرلے۔ تاکہ رات کو پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

(۴) رات کو جگا کر پوچھ لیجئے کہ اسے پیشاب تو نہیں کرنا۔

(۵) بعض اوقات بچّہ رات کے وقت پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے کمرے سے باہر نہیں نکلتا یا تاریکی سے خوف کھاتا ہے۔ اس کے بستر کے قریب بلب کا سوئچ لگوادیجئے۔ تاکہ جب چاہے تاریکی دور کرسکے۔ سخت سردی میں چارپائی کے نزدیک کموڈ وغیرہ رکھ دیجئے۔ تاکہ اسے کمرے سے باہر نہ جانا پڑے۔

(۶) رات کو جنوں، بھوتوں اور چڑیلوں کی کہانیاں نہ سنایئے ڈراؤنے خواب دیکھ کر بھی بچّے کا پیشاب خطا ہوسکتا ہے۔ کہانیاں اور خوف دور کرنے کیلئے قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنایئے۔ اسے سمجھایئے کہ کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھا کرے۔ اسطرح سوتے میں ڈر محسوس نہیں ہوگا۔

(۷) والدین کے ساتھ ایک ہی کمرے یا بعض اوقات ایک بستر میں سونے سے بچّے کی الجھنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچّہ جب دو تین برس کی عمر سے اوپر ہوجاتے تو اسے دوسرے بستر یا کمرے میں سلانا بھی اس ضمن میں مفید رہے گا۔

مچھلیاں پکڑنے کا عمل

جمعہ کے دن سورج نکلنے کے دس منٹ کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس چھڑ میں باندھ لیں جس میں ڈوری باندھ کر مچھلی پکڑنے کا کانٹا باندھا جاتا ہے۔ اس کے بعد مچھلی کا شکار کھیلیں۔ انشاء اللہ بہت سی مچھلیاں کانٹے میں پھنسیں گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الاول — الباطن — یحیط ۱۶۱۹ — الاخر
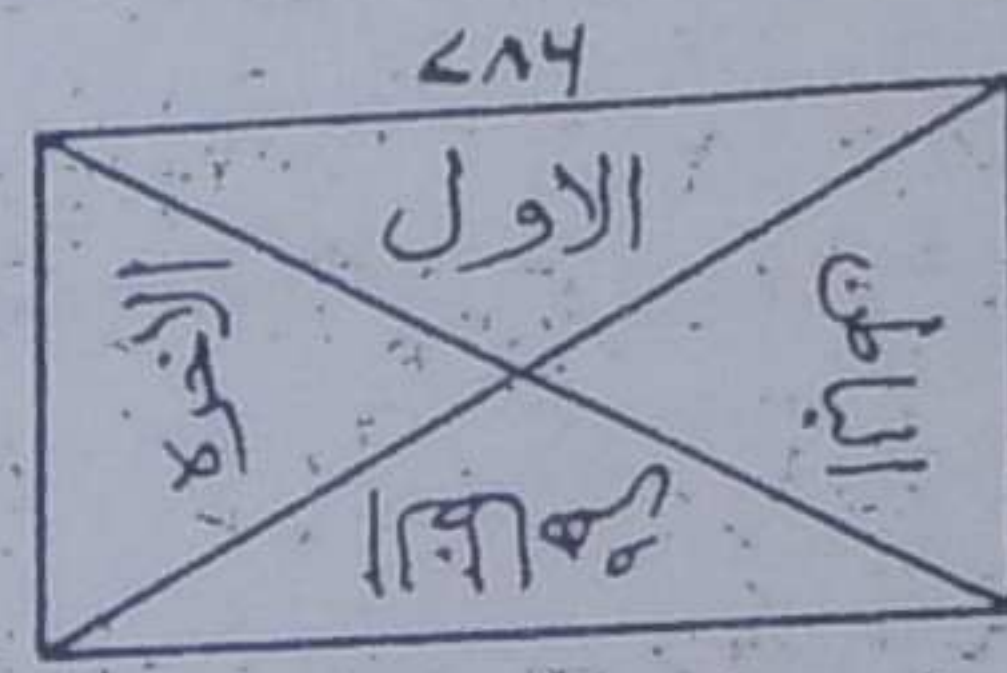
قید سے رہائی کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرکے قیدخانے میں ڈال دیا گیا ہو۔ اس کو گلاب و زعفران سے لکھ کر یہ نقش اس کے سیدھے بازو پر باندھ دیں۔ اور اس کو تاکید کردیں کہ لاتعداد مرتبہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف پڑھتا رہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

د	م	ح	م
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

بقیہ:۔ ہمزاد کا عمل۔ خواجہ حسن نظامیؒ

پھونک ماری تو خود بخود آگ کے شعلے بھڑکنے لگے۔ تیل ابلنے لگا ابلتے ہوئے تیل میں زندہ چوہا نظر آیا۔ ایک ہمزاد نے دوسرے سے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس شخص (خواجہ حسن نظامی) کا سر کاٹ کر تیل میں پکایا جائے۔ مگر خواجہ حسن نظامی نہیں ڈرے اور ہمزاد کو تابع کرلیا۔

کرشمۂ رمل
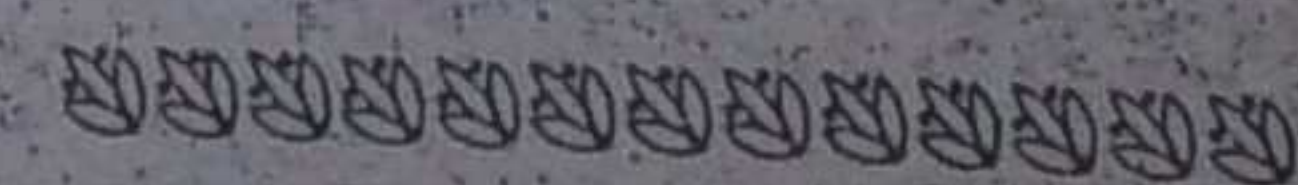
اس علم کے مؤجد حضرت دانیال علیہ السلام ہیں۔ تفصیل کتاب میں لکھی گئی ہے۔ اس جگہ پر دائرہ ابجد اور اس کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ علم الرمل کا دارومدار صرف اسی دائرے پر ہے۔ دائرہ ابجد شکل (⁞) طریق سے بنا ہے۔ دیکھو اس شکل میں چاروں عناصر کے نقطے موجود ہیں۔ بظاہر تو یہ شکل صرف چار عناصر کا مجموعہ لگتی ہے۔ لیکن اس کے باطن میں کچھ اور ہی راز پوشیدہ ہیں۔ رمل کی اصطلاح میں نقطہ کو (٥) فرد کہتے ہیں۔ اور لکیر (—) کو زوج کہتے ہیں۔ فرد زندہ ہے اور زوج مردہ ہے۔ جس جگہ پر فرد زوج ہوجائے (٥×٥=—) تو نقطہ کی روحانیت ختم ہوجاتی ہے شکل طریق (⁞) میں چاروں عناصر کے نقطے موجود ہیں اس لحاظ سے یہ شکل بہت طاقتور ہے۔ اور ساری کی ساری روحانیت اس کے اندر موجود ہے۔ زائچہ میں اس کا آنا نہایت ہی مبارک ہے۔ اس کے برعکس سولہویں[۱۶] شکل کو دیکھیں۔ جو کہ طریق کی باہم ضرب سے بنی ہے۔ (⁞×⁞ = ☰) اس میں ایک بھی عنصر کا نقطہ موجود نہیں ہے لہٰذا یہ شکل مردہ ہے۔ اور اسکی روحانیت زائل ہوگئی ہے۔ یہ شکل بندش وجادو سحر رجعت اور آسیبی اثرات وغیرہ سے منسوب ہے۔ زائچہ میں اس کا آنا نحس ہے۔ ناچیز کی تحقیق اور تجربہ ہے۔ کہ جب یہ شکل (☰) کسی سائل کے خانہ میزان (۱۵) میں آتی ہے۔ تو سائل آسیبی اثرات یا جادو سحر کی وجہ سے بندش کا شکار ہوتا ہے۔ یا اکثر ایسے لوگوں کے زائچے میں یہ شکل آتی ہے۔ جو کہ رجعت کا شکار ہوتے ہیں! اب دائرہ ابجد لکھا جاتا ہے۔

دائرہ ابجد

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحیان	حمرہ	نصرۃ الخارج	بیاض	قبض الخارج	اجتماع	عتبۃ الخارج	انکیس	عقلہ	قبض الداخل	فرح	نصرۃ الداخل	نقی	عتبۃ الداخل	طریق	جماعت

اشکال یاد کرنیکا آسان طریقہ

ابجد	عدد	عنصر	
ا	۱	آتش	٥
ب	۲	باد	—
د	۴	آب	—
ح	۸	خاک	—

مثلاً شکل اول کس طرح بنی ہے۔ دیکھو ا کا عدد ایک ہے۔ اس کے مقابل فرد (٥) ہے۔ یہ پہلی شکل ہے۔ یاد رہے۔ کہ ان چار عناصر میں جس جگہ فرد ہوگا۔ اس کا عدد ہوگا۔ باقی جس جگہ پر زوج ہوگی۔ اس کا کوئی عدد نہ ہوگا۔

دوسری شکل دیکھیں۔ ب کے مقام پر فرد ہے۔ ب کے عدد دو ہیں۔ اسلئے یہ دوسری شکل ہوگی۔ مثلاً شکل اجتماع ( ) کو یاد کرنا ہے۔ اور دیکھنا ہے۔ کہ یہ کونسی شکل ہے۔ دیکھو ا کے مقابل زوج ہے۔ اسکو چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس کا عدد نہیں ہے۔ ب کے مقام پر فرد (٥) ہے۔ عدد اس کے دو ہیں اسی طرح آگے دال کے مقام پر فرد ہے۔ عدد اس کے چار ہیں۔ لہٰذا عدد ب کے ۲ اور دال کے چار جمع کئے۔ تو مجموعہ چھ ہوا۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوا۔ کہ یہ چھٹی شکل ہے۔ باقی شکلوں کو بھی اسی طرح یاد کریں۔ امید ہے کہ قارئین کو اب دائرہ ابدح یاد کرنے کیلئے کوئی مشکل پیش نہ آئیگی۔

ابدح	عدد	عنصر
ا	۱	آتش
ب	۲	باد
د	۴	آب
ح	۸	خاک

دائرہ ابدح میں سولہ (۱۶) اشکال ہیں۔ چار چار اشکال پر عنصر ہر سمت جنس وغیرہ سے منسوب ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں۔

اشکال آتشی

۱ ۳ ۵ ۷

جنس: مذکر
سمت: مشرق

اشکال بادی

۲ ۶ ۱۱ ۱۴

جنس: مذکر
سمت: مغرب

اشکال آبی

۴ ۱۲ ۱۳ ۱۵

جنس: مؤنث
سمت: شمال

اشکال خاکی

۸ ۹ ۱۰ ۱۱

جنس: مؤنث
سمت: جنوب

دائرہ ابدح کی سولہ (۱۶) اشکال میں سے چار اشکال خارج و چار اشکال منقلب چار اشکال داخل اور چار اشکال ثابت ہیں۔ جو کہ اس طرح ہیں۔

اشکال خارج

انکو شناخت کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا پر فرد (٥) ہو اور مقام ح پر زوج ہو۔ خارج اشکال کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر پہلی شکل لیحان ( ) دیکھیں۔ اس میں ا کے مقام پر فرد ہے۔ اور ح

کے مقام پر زوج ہے۔ اگر سائل کا سوال خروج کے بارے میں ہو۔ تو خانہ مقصد میں یہ اشکال آجائیں۔ تو حکم یہ ہوگا۔ کہ سائل کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

ا - ۱ ٥
ب - ۲ —
د - ۴ —
ح - ۸ —

دیکھو ایک سائل کا زائچہ کشید کیا گیا۔
خانہ میزان میں شکل قبض الخارج آئی ہے۔ نقطہ ضمیر کو حرکت دی جو کہ سیر کرتا ہوا خانہ اوّل پر پہنچی ہوا۔ سائل کا طالع اچھا ہے۔ اور ارادہ سفر کا رکھتا ہے۔ یہ ان دلائل سے کیا گیا۔ کہ ضمیر کا نقطہ سیر کرتا ہوا خانہ اوّل میں گیا ہے۔ یہاں پر شکل نصرۃ الخارج ہے۔ جسکا تعلق نقل و حرکت اور خروج سے ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ شکل لیحان ( ) خانہ نہم میں ہے۔ جو کہ بیرونی سفر سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک قاعدہ یہ بھی ہے۔ کہ موجودہ زائچہ میں لیحان ( ) شکل کو دیکھو۔ کہ کس خانہ میں ہے۔ وہ جس خانے میں ہو وہ خانہ ضمیر کا ہوگا۔ موجودہ زائچہ میں شکل لیحان ( ) خانہ نہم میں ہے۔ شکل لیحان کا تعلق خروج سے ہے۔ اور خانہ نہم کا تعلق بیرونی سفر سے ہے۔ اس لئے سائل کو کہا گیا۔ کہ آپکا سوال سفر کے بارے میں ہے۔ اشکال خانہ ا و ۹ میں سعد خارج ہیں۔ سفر ضرور ہوگا۔ شکل خانہ سوم میں نحس منقلب ہے۔ اور خانہ چہارم جو کہ سائل کا گھر ہے۔ شکل نحس خارج ہے۔ سائل کو بتایا گیا۔ کہ آپ بیرونی ملک ضرور جائیں گے۔ لیکن تھوڑی سی رکاوٹ ہوگی۔ جو کہ آپ کے بہن بھائیوں نزدیکی سفر اور گھر سے ہوگی۔ آپ جس ملک میں جا رہے ہیں۔ وہاں پر آپکو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

(واللہ اعلم بالصواب)

اشکال داخل:

انکو شناخت کرنیکا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا پر زوج ہو اور مقام ح پر فرد ہو۔ داخل اشکال کہلاتی ہیں۔ اگر سائل کا سوال حصول یا وصول سے ہو۔ تو خانہ مقصد میں اگر یہ اشکال آجائیں تو سائل کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

ا - ۱ (—)
ب - ۲
د - ۴
ح - ۸ (٥)

مثلاً ایک سائل نے سوال کیا۔ کیا میری فلاں لڑکی سے شادی ہو جائیگی؟
قرعہ سائل کے ہاتھ سے ڈلوایا گیا۔ شکل خانہ اوّل سعد داخل اور شکل خانہ ہفتم نحس داخل ہے۔ سائل کے خانہ سوئم میں شکل حمرہ ( ) آئی ہے۔ اور تکرار اس کا خانہ نہم میں ہے۔ حکم اس کا یہ ہے۔ کہ سائل کی شادی تو ہو جائیگی۔ لیکن سائل کے بہن بھائی اس شادی میں خوش نہیں ہیں۔ اور وہ مخالفت کریں گے۔ اور دوران نکاح صورت لڑائی جھگڑے کی پیش آسکتی ہے۔ ساتواں خانہ جو کہ لڑکی کا طالع ہے۔ شکل انکیس آئی ہے۔ اور خانہ سوئم میں حمرہ ( ) اور خانہ چہارم میں طریق ( ) شکل ہے حکم اس کا یہ ہے کہ لڑکی کے گھر میں جادو سحر کے اثرات کی وجہ سے بندش ہے۔ جسکی وجہ سے ان کے رشتے آکر واپس چلے ہیں۔ اور اس کا اپنے بہن بھائیوں

سے ہر وقت لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اشکال منقلب :

انکو شناخت کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا اور ح دونوں میں فرد (۵) ہوں۔ منقلب اشکال کہلاتی ہیں۔

← ا - ۱ (۵)
ب - ۲
د - ۴
← ح - ۸ (۵)

اشکال ثابت :

انکو شناخت کرنیکا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ شکل جسکے مقام ا اور ح دونوں میں زوج (—) ہو۔ ثابت اشکال کہلاتی ہیں۔

ا - ۱ (—)
ب - ۲
د - ۴
ح - ۸ (—)

اصُولُ وقواعِدُ احکامَاتُ شِکلیہ

اوّل = ارادہ خروج۔ اور خرچ کے وخارج ہونا

دوم = دخول۔ قبضہ و دخل کے ہیں۔ جن کا تعلق حصول یا وصول سے ہو۔

سوم = انقلاب۔ تغیر و تبدیلی

چہارم = ثبوت۔ ثبوت کار و توقف

۱۔ خروج :۔ سے مُراد سفر کرنا۔ بیماری سے صحت پانا۔ قید و حوالات سے رہا ہونا۔ حمل سے بچہ کا باہر آنا۔ اگر سوال خروج کا ہو۔ شکل خارج خانہ سوال میں ہو۔ حکم بر آنے اس کام کا ہوتا ہے۔

۲۔ دخول :۔ سے مُراد حصول مال وصال دوستاں نکاح اور نامہ وپیغام کا ملنا۔ یا کسی شئے پر قبضہ کرنا آمد و غائب وشادی ونکاح۔ اگر سوال دخول کا ہو۔ اور شکل داخل خانہ سوال میں ہو۔ تو حکم اور میسر آنیکا اس کام کے ہوتا ہے۔

۳۔ انقلاب :۔ سے مراد مکان بدلنا۔ لباس بدلنا۔ غسل کرنا۔ کسی دوسری جگہ جانا۔ منقلب سے ہونے نہ ہونے میں اندیشہ۔

۴۔ ثبوت :۔ سے مراد مکان بنانا۔ باغ لگانا۔ عہد وپیما(ا) کرنا وہ۔ امر جسکا تعلق استقلال وقیام سے ہو۔ ثابت میں توقف کا حکم ہوا کرتا ہے۔

خوفناک قبرستان

محمد ارشد

میرا نام محمد ارشد ہے اور میرا تعلق ایک درمیانے طبقے سے ہے اور ہماری کالونی لاہور سے شیخوپورہ روڈ پر اٹمیکو کالونی ہے میں اس وقت ایک پرائیویٹ کمپنی میں بطور ویلڈر کام کرتا ہوں۔ اور کمپنی کی طرف سے ہمیں مختلف شہروں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے یہ جو واقعہ میں سنانے والا ہوں یہ خود میرے ساتھ پیش آیا اور اب بھی جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک دم میرے جسم میں لہر سی دوڑتی ہے جو ریڑھ کی ہڈی تک چلی جاتی ہے اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ ایسے کام کر کے لوگوں کو کیا ملتا ہے جو مجھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ میرے رونگٹے کھڑے کر دینے والا واقعہ تھا۔ ہوا کچھ اس طرح کہ میں کمپنی کی طرف سے جھنگ شہر سے ۳۵ کلو میٹر سرگودھا روڈ پر ایک سٹاپ ہے جھامرہ وہاں پر ہماری کمپنی کی رہائش گاہ تھی اور ہم وہاں پر رہتے تھے اس کمپنی میں میری دوستی ایک میری ہی برادری کے لڑکے محمد اقبال سے ہو گئی دوستی کیا تھی ہم دونوں بھائیوں کی طرح رہتے تھے اور اب بھی رہتے ہیں محمد اقبال کا دوست غلام حسین جو کہ ضلع شیخوپورہ کا رہنے والا تھا دوست بھی تھا اور شاگرد بھی مجھے اقبال کی معرفت اس سے دوستی کرنا پڑی اور جو کہ ایک مثالی دوستی قائم کر گئی اور ایک دفعہ ہمارے تینوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا جس کی وجہ غلام حسین تھا اس کی وجہ سے مجھے بہت غصہ آیا زیادہ تر محمد اقبال پر غصہ میں ہی میں وہاں سے نزدیک ایک بہت پرانا قبرستان تھا میں وہاں پر چلا گیا ہم پہلے بھی جمعرات کو چلے جایا کرتے تھے کیوں کہ ہر جمعرات وہاں ختم ہوا کرتا تھا۔ اور ہم وہاں جا کر وہاں کے ملنگ سے باتیں کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے میری ملنگ سے واقفیت بن گئی وہاں پر ایک دربار تھا وہاں کے ملنگ کا نام بابا کالے شاہ تھا اور لوگ اس کو کالے شاہ کے نام سے پکارتے تھے اور جب میں اقبال اور غلام حسین ہم تینوں میں جھگڑا پیدا ہوا تو میں اس وقت غصے کے عالم میں میں نے قبرستان کی طرف منہ کر لیا جس کا کسی کو علم نہ تھا اس وقت رات کے سات بجے کا وقت تھا ان دنوں بہت گرمی ہوتی تھی قبرستان پہنچ کر میں نے مغرب کی نماز پڑھی یہ جمعۃ المبارک کی رات تھی یہ واقعہ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے میں نے نماز سے فارغ ہو کر ملنگ سے بات چیت شروع کر دی یہاں ہم دونوں کے علاوہ اور ایک آدمی بھی تھا جو کہ میرے لئے اجنبی تھا اسے دیکھ کر ایسے لگتا تھا کہ جیسے یہ زندگی میں کبھی مسکرایا ہی نہ ہو ہم نے بھی اس سے مزید باتیں کرنا مناسب نہ سمجھا ملنگ نے مجھے کھانے کے لئے پوچھا لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ میں پہلے ہی بڑا پریشان تھا کھانا کیا کھاتا تھا۔ پھر مجھے وہاں کمپنی کے دو آدمی ملے جو کہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے کہنے لگے یار تم ابھی تک یہاں بیٹھے ہو چلو چلتے ہیں لیکن میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ادھر کیا کر رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم ویسے چلتے چلتے ادھر کو آ گئے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ چلیں میں ابھی کچھ دیر بعد آ جاتا ہوں اور ان سے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر میرے بارے میں کوئی پوچھے تو اس کو کچھ نہ بتانا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اقبال اور غلام حسین مجھ کو ڈھونڈ رہے ہوں گے اور آپ دونوں نے ان کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔ ان کے چلے جانے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک میرا دوسرا شاگرد اور ایک میرا دوسرا دوست آتے ہوئے دکھائی دیئے جب انہوں نے

ہے اور اس جگہ جو دیکھا تو ان کے چہرے پر خوشی کے ابھار نمایاں ہوگئے اور وہ جب میرے پاس آئے تو کافی پریشان لگ رہے تھے میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ کمپنی میں یہ خبر عام ہو گئی ہے کہ ارشد کہیں چلا گیا ہے۔ اور اب ہم دونوں کو اقبال نے بھیجا ہے۔ کہ قبرستان بھی دیکھ کر آؤ اور اقبال بہت پریشان ہے اس لئے آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا جب میں جانے سے انکار کرنے لگا تو وہ بھی ضد کرنے لگے لیکن میرے باربار اصرار کرنے پر وہ جانے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اور میں ان دونوں سے وعدہ بھی لیا کہ اگر کسی کو پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں تو تمہاری خیر نہیں اور وہ اس بات پر رضا مند ہو گئے جب ہم تینوں لوگ باتیں کر رہے تھے تو اس وقت ہمارے پاس کوئی بھی نہ تھا اس لئے ملنگ اور دوسرے آدمی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں ان کے جانے کے بعد ملنگ مجھے آتا ہوا نظر آیا۔ اور ملنگ کے ہاتھوں میں کچھ برتن تھے جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ ملنگ کے ہاتھوں میں کھانے کے برتن تھے تین روٹیاں تھیں اور ایک پلیٹ میں سالن تھا اور جگ میں لسی تھی ملنگ قبرستان سے کچھ دور ایک پہاڑی نما ٹیلہ تھا اس پر رہائش پذیر تھے ملنگ نے کھانا میرے پاس رکھا اور مجھے کھانے کے لئے کہا لیکن میں نے انکار کر دیا لیکن ملنگ کے باربار اصرار سے میں نے تین چار نوالے کھالئے اور پھر ملنگ مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا تم کمپنی کے کیمپ پر نہیں جاؤ گے۔ تو میں نے کہا کہ باباجی میں نے یہاں پر ایک منت مانگی تھی جو کہ میری پوری ہو گئی ہے اور میں نے کہا تھا کہ اگر میری مراد پوری ہو گئی تو ایک رات یہاں گزارونگا اسلئے آج کی رات یہاں گزارنا چاہتا ہوں جس کی اجازت ملنگ نے باآسانی دے دی بعد میں میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور عشاء کی اذان بھی میں نے ہی دی ملنگ اور دوسرے آدمی اور میں نے عشاء کی نماز ادا کی اور پھر ملنگ مسجد میں سے اپنے جھونپڑے نما مکان میں چلا گیا اب مسجد میں اجنبی آدمی اور میں موجود تھے پھر وہ آدمی مجھ سے پوچھنے لگا میں نے اپنے بارے میں سب کچھ بتایا اسکے بعد اس نے بتایا کہ اسکو کچھ روحانی تکلیف ہے جو کہ یہاں سے دور کرنے آیا ہے میرے ذہن میں آیا کہ اس کو ایسی کونسی تکلیف ہے کہ صرف یہاں ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اور پھر میں نے زیادہ گہرائی میں جانے کی کوشش نہیں کی ہم دونوں کو باتیں کرتے کرتے تقریباً رات کے بارہ بج چکے تھے اب تو مجھے اس قبرستان سے خوف آتے لگا تھا اور خوف کی وجہ سے میری آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی اور وہ آدمی جو میرے ساتھ باتیں کر رہا تھا وہ بھی اٹھ کر دربار کی طرف چلا گیا اور مجھے تاکید کر کے گیا تھا۔ کہ آرام سے سونا ہے اور کچھ جاننے کی کوشش نہ کرنا اس وقت میں نے کہا کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں نے اس کو اپنی طرف سے مطمئن بھی کر دیا ان الفاظ کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا میں نے اب اپنے آپ کو حوصلہ دیا کہ گھبراؤ نہیں رات ہے گذر ہی جائے گی لیکن رات تھی کہ گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اب اور اس وقت مجھے احساس ہو رہا تھا کہ میں نے اقبال کے ساتھ ناراض ہو کر یہاں آنے کی بہت بڑی غلطی کی ہے ان باتوں کے بعد اچانک میرا خیال اس آدمی کی باتوں کی طرف چلا گیا جو کہ مجھ سے کہہ کر گیا تھا کہ کچھ دیکھنا نہیں اس کی باتوں نے مجھے اور پریشان کر دیا کہ نجانے اب یہ کیا کرے ابھی میں ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے ہلکی ہلکی رونے کی آواز آئی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کہ جیسے ابھی حلق میں سے باہر آجائے گا میں نے جلدی سے اپنے چاروں طرف دیکھا مگر وہاں پر میرے سوا اور کوئی نہیں تھا اب تو مجھے اور زیادہ اس آدمی پر شک ہونے لگا میں سوچنے لگا کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے اس آدمی کی شکل میرے ذہن میں آنے لگی۔ میں مسجد میں ہی سویا ہوا تھا اور مسجد کی دیوار بھی اتنی بڑی نہیں تھی باہر سے ہر چیز آسانی سے نظر آجاتی تھی اور دربار بھی مسجد کے ساتھ ہی تھا مسجد کی دیوار کچھ اس طرح بنی ہوئی تھی کہ اس میں بہت سارے سوراخ تھے۔ میں نے سوراخ میں دیکھا کہ وہی آدمی دربار کے دروازے کے سامنے برہنہ حالت میں لیٹا ہوا تھا اور سر کو دونوں طرف زور زور سے ہلائے جا رہا تھا پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں جو کہ اس نے کی تھی لیکن میں پریشان اس بات پر تھا کہ رونے کی آواز کہاں سے آرہی ہے پھر میری نظر آگے گئی اور میں نے دیکھا کہ ایک قبر جو کہ آج سے بہت پرانی تقریباً ۱۲۵ سال پرانی تھی اس میں سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی یہ دیکھتے ہی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور اب میں اور بھی زیادہ پریشان ہو گیا یہ قبرستان صدیوں پرانا تھا اور اسمیں میں اکیلا تھا اور دوسرا وہ آدمی جس سے مجھے بہت خوف آرہا تھا اس

نے مجھے اور پریشان کر دیا پھر سامنے والی قبر میں روشنی آہستہ آہستہ تیز ہونا شروع ہو گئی اس سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ رونے کی آواز بھی اس قبر سے ہی آرہی تھی اب اس قبر میں روشنی میں اور بھی مزید اضافہ ہو چکا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے قبر میں سے ایک دھماکے کے ساتھ قبر پھٹ گئی اس میں سے ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ نمودار ہوا جس کو دیکھتے ہی میں سکتے کی حالت میں آگیا۔ اور اس سے پہلے میں یہ ہی سوچ رہا تھا کہ ارشد آج تمہاری آخری رات ہے اور صبح کو اقبال تمہاری لاش ہی لے کر جائے گا یہ سوچتے ہی میرا جسم زور زور سے کانپنے لگا۔ اور جسم پسینے سے شرابور تھا جسم ایسے تھا کہ اگر اس کو کاٹو تو خون کا نام ونشان نہ تھا بس پھر وہ لاش ہڈیوں کا ڈھانچہ آہستہ آہستہ چلتے چلتے دربار کی طرف بڑھنے لگا مجھ پر تو جیسے عزرائیل نازل ہو گیا ہو میری حالت اس طرح کی تھی مجھے تو اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ میرے ساتھ بھی کبھی زندگی میں اس طرح ہوگا میں باربار اپنی آنکھوں کو ہاتھوں سے ملتا لیکن وہ تو ایک حقیقت تھی جو کہ میں نہ ماننے کے باوجود بھی ماننے پر مجبور تھا میں آج تک یہ سنتا تھا کہ اس دنیا میں ایسے واقع ہوتے رہتے ہیں لیکن میں ایسی باتوں پر یقین نہیں کرتا تھا لیکن آج میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا اور یقین کر لیا اور میں نیچے پڑے ہوئے آدمی کو بھول گیا اور زندہ لاش کی طرف دیکھنے لگا جو ہڈیوں کی صورت میں زندہ تھی صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں تھی جو کہ اندھیرے میں بہت زیادہ خوفناک لگ رہی تھی اور یہ سب کارروائی میں مسجد کی دیوار کے سوراخ سے دیکھ رہا تھا اگر میں کھڑا ہو جاتا یقیناً وہ میرا آخری وقت ہوتا لاش آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس آدمی کے پاس آئی اس وقت میرے اور اس لاش کے درمیان صرف دیوار کا فاصلہ تھا میں نے غور سے دیکھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ آدمی جو کہ چند منٹ پہلے صحیح سلامت لیٹا ہوا تھا اب وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکا تھا اس کا سر جسم سے تقریباً ۳۰ انچ کے فاصلے پر تھا دونوں بازو علیحدہ اور دونوں ٹانگیں بھی علیحدہ تھیں میں دیکھ کر بہت خوفزدہ تھا اور مجھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ میں چند منٹ کے لئے بے ہوش ہو گیا چند منٹ بعد جب مجھ کو ہوش آیا تو میں نے اپنے دل میں حوصلہ پیدا کیا اور ان کی تمام کارروائی دیکھنے کا ارادہ کیا مجھے پسینہ اتنا آیا تھا کہ میرے کپڑے گیلے ہو گئے تھے اور مجھے سردی سی محسوس ہو رہی تھی پھر میں نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ بہادر بنو اور سب کچھ دیکھو لیکن حوصلے کے باوجود بھی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا پھر بھی اس طرح دل کو تسلی دینے سے تھوڑا سا خوف کم ہو گیا تھا میں نے جب لاش کو دیکھا تو وہ اس آدمی کے پاس بیٹھ گئی اور جب وہ لاش بیٹھی تو ایسی آواز آئی جس طرح سوکھی لکڑی کو کوئی زبردستی توڑ رہا ہو اس آدمی کا سر ابھی تک کبھی دائیں اور کبھی بائیں حرکت کر رہا تھا اور جو اس آدمی کے دھڑ سے کچھ فاصلے پر تھا لاش جب اس کے قریب بیٹھ گئی تو پھر اس نے اپنے ہڈی نما ہاتھوں سے اس آدمی کے سر کو تھاما میں نے غور سے دیکھا تو اس کی آنکھوں کی جگہ دو بڑے بڑے سوراخ تھے اور ان سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی جو کہ آدمی کے جسم کے ٹکڑوں پر پڑ رہی تھی پھر اس لاش نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سر کو پکڑ کر دھڑ کے ساتھ جوڑ دیا اور پھر دونوں بازو پکڑ کر جوڑ دیئے میرے لئے یہ منظر بالکل ایسے تھا جیسے کوئی خواب ہو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ میں یہ سب کبھی دیکھوں گا اور وہ لاش جب اپنا کام کر چکی تو وہ آدمی چند لمحوں بعد اٹھ کر بیٹھ گیا، جب میں نے اسے بیٹھے ہوئے دیکھا تو ایک دم لرز اٹھا کیونکہ اب وہ لاش آدمی کے آگے ہاتھ کر رہی تھی لیکن وہ آدمی بغیر کچھ کئے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا وہ جیسے جیسے پڑھتا جاتا لاش کو تکلیف ہوتی جاتی اور اس سے ایسی آوازیں آئیں کہ ابھی پورا قبرستان اٹھ جائیگا آدمی مسلسل منہ میں پڑھتا رہا چند منٹ بعد وہ لاش وہاں سے اٹھی اور اپنی قبر کی جانب بڑھنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ قبر میں اتر گئی اور قبر ایسے بند ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو پھر وہ آدمی وہاں سے اٹھا اور ہاتھ اٹھا کر کچھ دعا وغیرہ پڑھی اور وہاں سے اٹھ کر قبرستان کے درمیان میں چلا گیا میرا پسینے سے برا حال تھا اب تو کوئی ہلکی سی بھی آہٹ ہوتی تو دل تڑپ جاتا کہ ابھی پھر کوئی قبر پھٹے گی اور مردہ قبر سے باہر آجائے گا اور چاروں طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ آدمی قبرستان کے درمیان میں اونچی سی جگہ پر چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اس وقت میری گھڑی پر ۳:۳۸ منٹ تھے۔ اب مجھے قبرستان میں اتنا خوف آنے لگا کہ یہاں میرا حال

بہت خراب تھا جس سے ایک منٹ بھی بڑی مشکل سے گزر رہا تھا پھر میں مصلیٰ بڑی ہمت سے مصلیٰ اور چادر ہاتھ میں لئے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اور میری آنکھوں میں آدمی کے جسم کے ٹکڑے آرہے تھے اور لاش کا خیال میرے ذہن سے جا ہی نہیں رہا تھا مصلیٰ اور چادر میرے ہاتھ میں تھی جس پر میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا جو مجھے ملنگ بابا نے دیئے تھے اور میں اس آدمی کی طرف نہ چاہتے ہوئے بڑھنے لگا اور مجھے اس طرح معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی سب قبریں دھماکے سے پھٹ جائیں گی۔ اور تمام لاشیں باہر آجائیں گی اور جیسے یہ میری آخری رات ہوگی میں نے اس آدمی کے تھوڑا قریب ہو کر اسے ڈرتے ہوئے اور کانپتے ہوئے آواز دی اور میری آواز سنتے ہی وہ ایک دم چونک پڑا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم ابھی سوئے نہیں ابھی تک جاگ رہے ہو لیکن میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ادھر مسجد میں بہت زیادہ مچھر ہیں جس سے میں بہت تنگ آگیا ہوں اور ادھر میں اکیلا بھی ہوں جس کی وجہ سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ کو یہاں دیکھا اور ڈر کے مارے آپ کے پاس آگیا ہوں اور اس آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ تم سوئے کہاں تھے میں نے جھوٹ بولا کہ میں مسجد کی دوسری سائیڈ پر سویا تھا میں یہ جانتا تھا کہ اگر میں نے اس کو سب کچھ بتا دیا تو یہ آدمی یقیناً مجھے کوئی نقصان پہنچائے گا۔ اس طرح میں نے اس کو بڑی آسانی سے ٹال دیا پہلے تو اس آدمی کو مجھ پر کچھ شک ہونے لگا لیکن اس کے بارے میں اس نے میرے ساتھ کوئی بات نہ کی اور مجھے کہا کہ اچھا اب تم نیچے مصلیٰ بچھا دو اور لیٹ جاؤ ابھی تھوڑی دیر بعد اذان ہونے والی ہے اس لئے اب تم یہاں ہی لیٹ جاؤ جب میں وہاں لیٹ گیا تو میرے ذہن میں لاش کا خیال بار بار آرہا تھا اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ میرے چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں ہیں جس کی وجہ سے میں بہت گھبرا گیا۔ مجھے ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ ہڈیوں والی لاش میرے چاروں طرف ناچ رہی ہے اور ڈر کے مارے میں اپنی آنکھیں تو بند کر لیتا لیکن وہ لاش والا سین تو کسی فلم کی مانند میری آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔ بار بار اس آدمی کی طرف دیکھتا تو وہ ایسے سویا ہوا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور میں بار بار یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس آدمی نے ایسا کیوں کیا ہے لیکن اس کا

یہ کام میری سوچ سے باہر تھا یہی خیال ذہن میں آتے آتے نہ جانے کب نیند کی لہر مجھ پر مہربان ہوگئی ابھی مجھے سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ وہی ہڈیوں والی لاش کھڑی ہو کر مجھ کو آوازیں دے رہی ہے اس وقت میری ڈر کے مارے زوردار چیخ نکل گئی وہ آدمی چیخ کی آواز سن کر بڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ کیا ہوا ہے میرا دل تو کرتا تھا کہ اس آدمی کا گلہ دبا دوں جس کی وجہ سے میرے ساتھ یہ سب مشکلیں پیش آرہی تھیں اور پھر میں نے اس آدمی کو لاش کے بارے میں بتایا کہ مجھے ہڈیوں کی لاش آوازیں دے رہی ہے تو اس نے چاروں طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ یہاں تو کوئی لاش وغیرہ نہیں ہے لیکن میں نے کہا کہ میں نے اس لاش کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ لاش مجھ کو بلا رہی تھی اس وقت خوف کے مارے میرا برا حال تھا اور میرا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔ اس آدمی نے میری یہ حالت دیکھ کر اپنے منہ سے کچھ پڑھ کر مجھ پر پھونک ماری جس کی وجہ سے مجھ میں کچھ حوصلہ ہوا اور پھر اس آدمی نے کہا کہ اب لیٹ جاؤ اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا ابھی تھوڑی دیر بعد اذان ہوگی تو فجر کی اذان کے بعد سب خوف ختم ہو جائے گا۔ پھر اس آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ تم پہلے بھی کبھی ایسی جگہ پر سوئے ہو میں نے جواب دیا کہ زندگی کا پہلا موقع ہے اور آئندہ کے لئے میری تو کانوں سے بھی زیادہ توبہ اور میرے باپ کی بھی توبہ اب کبھی بھی میں ایسی کسی قسم کی جگہ پر رات گزاروں اور وہ آدمی ہلکا سا مسکرایا اور کہنے لگا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے میرے حوصلے میں تھوڑا اور اضافہ ہوا اور پھر میں اس کی چارپائی کے ساتھ نیچے مصلے پر لیٹ گیا۔ اور پھر دل میں قرآنی آیات پڑھنے لگا کبھی کوئی سورت پڑھتا اور کبھی کوئی آیات پڑھتا جو کچھ مجھے قرآن میں سے یاد تھا اس قرآن کے حصے کو میں بار بار پڑھتا رہا کہ اسی دوران مجھے دور سے بابا ملنگ آتا ہوا دکھائی دیا۔ جس کو دیکھ کر میرا باقی کا خوف بھی ختم ہوتا ہوا دکھائی دیا میں نے دل میں سوچا کہ بابا ملنگ کو سب کچھ بتا دوں لیکن پھر یہ سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ میں بابا ملنگ کو سب کچھ بتاؤں تو وہ مجھے کوئی نقصان پہنچا دے بس

اس خیال کے آتے ہی دل سے یہ نکال دیا کہ میں بابا ملنگ کو اس حقیقت سے آشنا کروں پھر ملنگ بابا آہستہ آہستہ چلتے ہمارے پاس آگیا وہ اس وقت ہاتھوں میں تسبیح لئے کچھ پڑھ رہا تھا۔ بابا جی نے مجھے اٹھاتے ہوئے کہا بیٹا اٹھو اور کوئی نفل وغیرہ پڑھو اور اس کے بعد اذان بھی دو بس پھر میرا باقی کا خوف بھی جو تھوڑا رہ گیا تھا وہ بھی دور ہوگیا اذان اور نعت پڑھنے پر سب کا سب خوف دور ہوتا گیا دل میں جو تھا وہ مجھے پریشان بھی کر رہا تھا کہ ملنگ بابا کو بتایا جائے کہ نہیں ایک طرف میرا دل ہاں کرتا تھا اور دوسری طرف میرا دل نہ کرتا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا بس ایک انجانا سا خوف تھا جو یہ سب کچھ بابا ملنگ کو بتلانے سے منع کر رہا تھا پھر میں وہاں سے اٹھا اور وضو کر کے جب میں دربار کے سامنے گزرا تو مجھے اس جگہ سے خوف آنے لگا لیکن میں نے وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا مسجد کے اندر آکر سپیکر چالو کیا اور نعت نبی اکرم ﷺ شروع کر دی اور پھر تین چار نعتیں پڑھنے کے بعد اذان کا وقت ہوگیا میں نے پھر فجر کی اذان دی اور پھر نماز ادا کر کے میں وہاں بیٹھ گیا اور وہ آدمی بیٹھا نفلیں ادا کر رہا تھا۔ اور ملنگ بابا بھی نفل پڑھ رہا تھا تھوڑی دیر بعد دونوں فارغ ہوئے تو میں نے ان سے اجازت مانگی اور میں اس آدمی کا چہرہ دیکھا تو وہ میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا اور مجھے اس طرح لگ رہا تھا کہ یہ مجھ سے اب یہ پوچھے گا کہ واقعی تم نے رات کو کچھ نہیں دیکھا میں ابھی مسجد میں ہی تھا کہ وہی دو لڑکے جو کہ شام کو میرے پاس آئے تھے وہی صبح کو آگئے اور مجھے کہنے لگے کہ اب تو ہم آپ کو لے کر ہی جائیں گے میں نے ان سے کہا کہ آپ اس راستے سے چلیں۔ میں اس دوسرے راستے سے آتا ہوں اور میں ان دونوں کو اس فیصلے پر راضی کر لیا اور میں مسجد سے سیدھا ایک درخت سے مسواک لینے کے بعد جب قبرستان سے باہر نکلا تو مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ میں نے جو رات اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ حقیقت ہے پھر میں جب کمپنی کی رہائش پر گیا ہر کوئی پوچھ رہا تھا کہ ارشد بھائی آپ رات کہاں تھے کیونکہ میرے جانے کے بعد اقبال اور غلام حسین مجھے بہت تلاش کر رہے تھے اور انہوں نے رات کو کہہ دیا تھا کہ ارشد واپس گھر چلا گیا ہے لیکن صبح جب میں اقبال کے قریب سے

گزرا تو ایک دفعہ وہ بھی حیران ہوگیا لیکن میری طبیعت اسوقت بہت خراب ہو رہی تھی کیونکہ جو میں نے رات کو دیکھا تھا وہ میرے ذہن سے نہیں نکل رہا تھا پھر کچھ نہ پوچھئے بخار نے ایسا گھیرا جیسے بخار صرف میرے لئے ہی تھا پھر اقبال اور غلام حسین نے مجھ سے معافی مانگی جو کہ میں نے معاف کر دیا لیکن رات جو میرے ساتھ ہوا تھا یہ میں نے کسی کو نہیں بتایا اور جب میں نے شہزادہ صاحب کا اعلان پڑھا تو دل یہ لکھنے پر مجبور ہوگیا کہ اس سے دل کا بوجھ ہلکا ہوگا اور پھر میں نے اس کے بعد اس قبرستان کی طرف کبھی رخ نہیں کیا اب بھی جب کبھی مجھے وہ رات یاد آتی ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ لاش مجھے دیکھ لیتی یا میں اس آدمی کو رات کا واقعہ بتا دیتا کہ میں سب کچھ دیکھ لیا ہے تو میرا کیا ہوتا لیکن کہتے ہیں کہ خدا جو بھی کرتا ہے بہتر ہی کرتا ہے میری تمام قارئین سے گذارش ہے کہ کبھی بھی کسی بھی قبرستان میں رات گزارنے کا مت سوچیں کیونکہ یہ نہ ہو کہ کوئی وہاں پر ایسا آدمی ہو جو آپ کو پریشان کرے۔

الرجی دور کرنے کیلئے

اگر کسی کو الرجی کا مرض ہو تو مندرجہ ذیل نقش جمعہ کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر لکھ کر مریض کے گلے میں نیلے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔ انشاءاللہ الرجی سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ر	ح	ی	م
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ			
ر	ح	ی	م

اگر بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو

اگر بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو تو یہ عزیمت لکھ کر ایک بچے کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک پلنگ کے پائے میں باندھ دیں۔ انشاءاللہ پیشاب کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔

عزیمت یہ ہے۔ معصوم ۱۸ ھی لا لا لا لا لا لا لا

ھیا ھیا ھیا ھیا ھیا رو رو رو

راز کی باتیں

- اگر بُرے خواب آتے ہوں تو انگوٹھی میں زمرّد کا نگینہ لگوا کر پہنیں۔
- اگر دہانہ فرہنگ کو انگوٹھی میں لگوا کر پہنیں تو دردِ گردہ نہیں ہوگا۔ اور پتھری ہوگی تو خارج ہوجائے گی۔ انگوٹھی لوہے کی ہونی چاہیے۔
- شادی کے تحائف میں سے کسی کو تحفہ دینا بدقسمتی کا باعث بنتا ہے۔
- جھاڑو کبھی کھڑی کرکے نہ رکھیں۔ اس سے گھر میں نحوست آتی ہے۔
- زمین پر سفر کے لئے چاند کے پہلے چودہ دن اور سمندری سفر کیلئے آخری پندرہ دنوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔
- بچے کی تعلیمی بسم اللہ کا آغاز اس دن کرنا چاہیئے جو اس کی پیدائش کا دن ہو۔
- طاق دنوں، طاق مہینوں، اور طاق سالوں میں شادی، نکاح اور معاہدے اچھا اثر ڈالتے ہیں۔
- اگر پھٹکری تکیئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں تو بُرے خواب نظر نہیں آئیں گے۔
- جب بھی نئے گھر میں منتقل ہوں تو سب سے پہلے پانچ چیزیں وہاں لیجا کر رکھ دیں۔ پھر چوبیس گھنٹے کے بعد دوسرا سامان منتقل کریں وہ پانچ چیزیں یہ ہیں۔ قرآن مجید، روٹی، شہد، چاندی کا کوئی بھی زیور، نمک۔
- عورت کی شادی اُس تاریخ میں کرنی چاہیئے جس تاریخ میں وہ پیدا ہوئی ہو۔ البتہ مرد کیلئے سالگرہ کے دن شادی کرنا مبارک ہے۔
- مقناطیس کو اگر چیونٹیوں کے سوراخ پر رکھ دیں تو چیونٹیاں بھاگ جاتی ہیں۔
- سِل کا بٹّا اگر ٹوٹ جائے تو اس کو گھر میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ باہر پھینک دینا چاہیئے۔ ورنہ نحوست پیدا ہوگی۔
- کنگھا بار بار کرنے سے بلغم ختم ہوجاتا ہے۔
- موسم سرما میں سرسوں کے تیل کی مالش سے گیس کی بیماری ختم ہوجاتی ہے۔
- کھانا کھانے کے بعد پیشاب کرنے سے پتھری کے امکانات پیدا نہیں ہوتے۔
- پیشاب بے وجہ روکنے سے مثانے کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔
- ہڑ کا مربّہ کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔
- آلو بخارا کھانے سے لکنت ختم ہوجاتی ہے۔
- بَرص اور بواسیر سورۂ یٰسین کو برتن میں لکھ کر شہد سے دھو کر پینے سے یہ دفع ہوجاتی ہے۔
- دہی کھانے سے دل قوی اور معدہ صاف ہوجاتا ہے۔
- پانی میں نمک ملا کر فرش دھونے سے دیمک، چیونٹیاں اور دوسرے کیڑے مکوڑے پیدا نہیں ہوتے۔
- نیم کے پتے کمرے میں جلانے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔
- جس گھر میں ہدہد دفن ہوتا ہے وہاں جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔
- دماغی کام لیٹ کر نہیں کرنا چاہیئے۔

قبرستان کی وہ رات

یہ ان دنوں کی بات ہے۔ جب میری شادی کو پورے پانچ سال بیت گئے تھے۔ میرے شوہر نامدار بڑے وجیہہ اور دلکش خدوخال کے مالک تھے۔ ہمارے عزیز واقارب ہماری جوڑی کو بے مثال قرار دیا کرتے تھے لیکن ان میں سے کچھ حسد اور بری نظروں سے بھی دیکھتے تھے۔ ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ تھا اس وقت جب پیسہ بہت کم لوگوں کے پاس تھا۔ ہمارے تصرف میں شیور لائٹ کار۔ کوٹھی کے علاوہ کئی ایکڑ زرعی اراضی بھی تھی۔ لیکن ایک چیز جس کی شدت سے کمی تھی وہ میں اولاد جیسی نعمت سے ابھی تک محروم تھی۔ میری شادی کو ایک طویل عرصہ گزر چکا تھا لیکن نخل امید بنجر تھی۔ میں نے اپنی دانست میں بہتیرے علاج کرائے روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہایا ٹوٹے ٹوٹکے بھی کئے مگر ہمارے دلوں کی امید بر نہیں آئی۔ ڈھیر ساری جائیداد کا کون وارث ہوگا۔ بہو جو آنے والی نسلوں کی وارث ہوا کرتی ہے۔؟ میرا خاوند آخر کب تک صبر کرے گا پھر زندگی کے آخری دن کیسے گزریں گے ایسی سوچیں اکثر مجھے افسردہ کرتیں اور میں گھنٹوں سوچتی رہا کرتی تھی میرا خاوند مجھے سوچوں کے حصار میں گھرا دیکھ کر اکثر و بیشتر مجھے تسلیاں دے کر مطمئن کرتا رہتا تھا لیکن اولاد نہ ہونے کا دکھ جو مجھے اندر ہی اندر کھائے چلا جا رہا تھا میری دن بدن صحت بگڑتی چلی گئی جب میں محلّے کے بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتی تو دل مسوس کر رہ جاتی آنکھوں کے گوشے آپ ہی آپ بھیگ جاتے تھے خوبصورت سا بچہ کسی عورت کی گود میں دیکھتی تو دل بے قرار ہوجاتا دل سے ہوک اٹھتی۔ کاش یہ بچہ میرا ہوتا۔ میری ان ہی محرومیوں اور اداسیوں کو دیکھ کر کچھ دنوں کیلئے میرے خاوند نے مجھے اماں کے پاس بھیج دیا تھا۔ میرے ماں باپ ایک دور افتادہ گاؤں میں رہتے تھے۔ گاؤں میں میری ایک بہترین سہیلی رہتی تھی اس کی شادی میری بعد ہوئی تھی مگر اس کے آنگن میں کئی پھول کھلے ہوئے تھے۔ مگر میں سوختہ جاں ابھی تک ان پھولوں سے محروم تھی۔ خدیجہ کے بچے دیکھ کر میرے دل میں بچوں کی محرومی کا احساس اور شدید ہوگیا خدیجہ نے میری کیفیت محسوس کرکے مجھے تسلی دی۔ وہ کہنے لگی یہاں سے چند میل دور ایک بڑے بزرگ رہتے ہیں وہاں سے اکثر بے اولاد عورتوں کو فیض حاصل ہوتا ہے میرا پہلا بچہ بھی ان ہی کی کرامت کا نتیجہ ہے۔ میں تجھے اپنے ساتھ لے چلوں گی فکر کرنے کی کوئی بات نہیں میں خوش ہوگئی دوسری صبح وہ خوب بن ٹھن کر آگئی جیسے ہم کسی پیر سے ملنے کی بجائے کسی شادی پر جا رہے ہوں۔ میں سادہ سا لباس پہن کر اپنی سہیلی کے ساتھ چل پڑی۔ پیر صاحب کے آستانہ پر پہنچیں تو وہاں پر کافی عورتیں موجود تھیں ہر ایک عورت نے زرق برق لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ پیر صاحب کا آستانہ ایک بڑی حویلی پر مشتمل تھا بڑے سے آنگن میں رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے۔ پیر صاحب کی دو خوبصورت عورتیں تھیں۔ بڑی بڑی مخمور آنکھوں والی عورتیں رنگین پلنگوں پر استراحت تھیں کئی ایک نوکرانیاں پیر صاحب کی بیگمات کی خدمت پر مامور تھیں۔ ان نوکرانیوں میں سے ایک نوکرانی نے ہم سے حال احوال پوچھا اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ میں نے اپنی سوختہ نصیبوں کی کہانی اسے سنائی۔ وہ نوکرانی اپنی معیت میں مجھے پیر صاحب کے کمرے میں لے گئی کمرہ کیا تھا دنیاوی زندگی کا ایک خوبصورت ڈرائینگ روم تھا جس کے

درو دیوار سے خوشبوؤں کی بھینی بھینی مہک دل کی دنیا میں ایک طلاطم برپا کر رہی تھی۔ نوکرانی نے میرے آنے کا مقصد بیان کیا۔ میں نے لمبا سا گھونگھٹ نکالا ہوا تھا جی کیا نام ہے تمہارا۔ براہ راست ــــ پیر صاحب نے پوچھا۔ تو میں نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ بندی کو کنیز فاطمہ کہتے ہیں دیکھیں کنیز فاطمہ ہم فقیروں سے کیا پردہ گھونگھٹ اٹھائیں۔ بارعب لہجہ میں پیر صاحب نے حکم دیا تو میں نے ڈرتے ڈرتے گھونگھٹ اٹھا دیا۔ ماشاء اللہ قربان جاؤں۔ اس بھگوان پر جس نے اتنی خوبصورت مورت بنائی ہے۔ پیر صاحب نے میرا خوبصورت چہرہ دیکھ کر کہا اور میں شرم کے مارے پانی پانی ہو گئی۔ بی بی تمہیں آج کی رات یہاں پر رہنا ہوگا ہم رات کے کسی سمے اٹھ کر تمہارے لئے تعویذ لکھیں گے۔ پیر صاحب کے حکم سے سرتابی ناممکن تھی اس لئے میں خاموش رہی باقی عورتیں چلی گئیں لیکن میں اور خدیجہ پیر صاحب کی حویلی میں رہ گئیں۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد حویلی میں گھپ اندھیرا چھا گیا ـــ پیر صاحب کے کمرے میں ایک لالٹین جلا دی گئی۔ لالٹین کی مدہم روشنی میں پیر صاحب کا چہرہ بڑا بھیانک نظر آرہا تھا۔ وہ ایک چارپائی پر بیٹھے کچھ بڑبڑا رہے تھے۔ ان کی ہوسناک نظریں اور ان کے دل میں چھپی ہوئی خباثت اندھیرے میں بھی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ میں پیر صاحب کی یہ حالت دیکھ کر اس لمحہ کو یاد کر کے تڑپ رہی تھی جب میں نے گھر سے باہر قدم رکھا تھا۔ پیر صاحب کی حریصانہ نظریں باقاعدہ طور پر میرے جسم کے خدوخال میں الجھی ہوئی تھیں۔ رات آہستہ آہستہ بھیگتی چلی جا رہی تھی اور میں دل میں ہی دل میں خدا کو یاد کر رہی تھی۔ میری جو حالت اس وقت تھی وہ خدا کی ذات ہی بہتر جانتی تھی۔ میں پیشاب کے بہانے باہر نکل آئی اس وقت گاؤں میں شہروں کی طرح بیت الخلا نہیں ہوتے تھے۔ باہر نکلی تو ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا پچھلی راتوں کا بے نور چاند اپنی بے کسی پر نوحہ کناں تھا۔ میں نے ہمت نہ ہاری دل مضبوط کر کے کھیتوں کے درمیان میں چلتی رہی چلتے وقت اس شیطان نما پیر کی آنکھیں ابھی تک میرے ذہن پر مسلط تھیں رات کی پراسراریت اور خوف کی وجہ سے بچہ کی خواہش خود بخود دم توڑ گئی تھی۔ کھیت اور کھلیانوں کے اکا دکا درخت جن اور بھوتوں کی طرح نظر

آ رہے تھے۔ میرا پورا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا خوف کے مارے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہوتی جا رہی تھیں۔ چاروں طرف ہو کا عالم تھا۔ راستے ہی میں ایک بہت بڑا قبرستان آگیا شہر خموشاں کو اچانک سامنے پا کر میرے دل کی دھڑکنیں جامد ہو گئیں لیکن دوسرے لمحہ میری نظر قبرستان میں موجود ایک کمرے پر پڑی۔ اس کمرے میں سے ہلکی ہلکی روشنی نظر آرہی تھی۔ روشنی کو دیکھ کر میری جان میں جان آئی دل کو کچھ حوصلہ ملا اور میں کمرے میں چلی گئی۔ مگر وہاں کا دل خراش منظر دیکھ کر میری چیخ نکل گئی۔ ایک بدصورت عورت بال کھولے کفن میں لپٹے ہوئے بچے کو لوریاں سنا رہی تھی۔ میں الٹے پاؤں پیچھے کو بھاگی تو وہ بدصورت عورت کسی میکانکی عمل کے تحت میرے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور بچے کو اب اس نے بالوں سے پکڑ رکھا تھا۔ اف میرے خدایا۔ موت کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر میرے جسم کی ساری توانائیاں ختم ہو گئیں۔ میں غش کھا کر گر پڑی میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوب گیا ـــ اس بدصورت عورت نے جب بالوں سے مجھے اوپر اٹھایا تو مجھے محسوس ہوا۔ میں ابھی زندہ ہوں۔ اس نے ایک بھرپور طمانچہ میرے گالوں پر رسید کرتے ہوئے وہ مردہ بچہ میری طرف پھینک دیا۔ جوں ہی وہ مردہ بچہ میرے جسم سے ٹکرایا۔ میرے تمام جسم میں آگ سی لگ گئی آگ کے خونخوار شعلے مجھے اپنی لپیٹ میں لینے لگے میں نے جسم کی ساری توانائیاں جمع کر کے وہاں سے بھاگنا چاہا۔ تو میرے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بچے کفن میں لپٹے ہوئے مجھ کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ میں پاگلوں کی طرح بچاؤ بچاؤ کہتی ہوئی ان بچوں سے اپنے آپ کو بچانے کی خاطر قبرستان میں دوڑنے لگی۔ مجھے قبرستان سے باہر نکلنے کا کوئی بھی راستہ نہیں مل رہا تھا۔ خوف اور پریشانی کے عالم میں جسم کے تمام حصہ میں سنسناہٹ پھیلی ہوئی تھی بھاگتے بھاگتے اچانک میں ایک قبر سے ٹکرائی تو قبر کا دہانہ کھل گیا اور میں دھڑام سے اندر چلی گئی میں نے چیخنا اور چلانا چاہا لیکن میری قوت گویائی سلب ہو گئی۔ میں ہڑبڑا کر قبر سے اٹھی تو ایک سیاہ ناگ پھن پھیلائے میرے سامنے بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھوں کے شعلوں سے آگ برس رہی تھی جوں ہی میں نے بھاگنا چاہا وہ پھن سمیٹ کر

مجھے کھانے کو دوڑا میں چیختی چلاتی موت کو اپنے تعاقب میں دیکھ کر بے تحاشہ بھاگ پڑی نہ جانے اس وقت میرے جسم میں اتنی ساری توانائیاں کیسے آگئی تھیں۔ میں منہ سے کف بہاتے ہوئے بھاگی چلی جا رہی تھی میرے قدم من من کے ہو رہے تھے بدن ٹوٹ رہا تھا خوف اور دہشت کے مارے میری عقل میں کوئی بات بھی سمجھ نہیں آرہی تھی بس ایک ہی فکر تھی کہ میں کسی طرح اس پُراسرار قبرستان سے نکل جاؤں۔ میں نے ایک سمت کا تعین کر کے بھاگنا شروع کر دیا ذرا آگے بڑھی تو سامنے ایک درختوں کا جھنڈ نظر آیا اور ساتھ ہی ایک بوڑھا آدمی لالٹین تھامے جھنڈ سے باہر نکل رہا تھا۔ بوڑھے آدمی کو مشیت ایزدی سمجھ کر میں نے اس کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ رات کے پُرہول سناٹے میں وہ بوڑھا آدمی مجھے اپنی طرف یوں آتا ہوا دیکھ کر سہم گیا۔ پھر اونچی اونچی آواز میں پوچھنے لگا۔ تم ـــ ت ـــ تم کون ہو۔ بھوت ہو۔ جن ہو یا چڑیل ـــ م ـــ میں ـــ ایک مصیبت کی ماری لڑکی ہوں۔ میں بھاگ کر بوڑھے آدمی سے چمٹ گئی اس کے بعد مجھے کوئی ہوش نہ رہا میرا ذہن مکمل طور پر تاریکی میں ڈوب گیا۔ ہوش و خرد کی دنیا میں واپس آئی تو صبح ـــ کاذب کی سُرخی سامنے نظر آرہی تھی چڑیوں کی چہکار نے دل کو بہت حوصلہ دیا۔ میں نے دوسری طرف دیکھا تو ایک بوڑھا آدمی آنکھیں بند کئے خدا کی یاد میں ڈوبا ہوا تھا یہ غالباً وہی رات والے باباجی تھے۔ باباجی جب میں نے انہیں مخاطب کیا تو وہ یکدم چونک گئے۔ بیٹی تم ہوش میں آگئی ہو باباجی نے پدرانہ شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔ ہاں باباجی۔ میں نے بمشکل اتنا ہی کہا تھا کہ میری آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو بہہ نکلے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ پڑے تھے اور میں دہاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ باباجی مجھے چپ کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے لیکن میں متواتر روئے چلی جا رہی تھی مجھے روتا دیکھ کر باباجی بھی پریشان ہو گئے۔ پھر جب روتے روتے میری آنکھیں خشک ہو گئیں تو میں نے باباجی سے پوچھا۔ میں کہاں ہوں۔ باباجی کہنے لگے۔ بیٹی تم اس وقت میرے کمرے میں ہو اور میں حضرت کوٹھے شاہ کا متولی ہوں۔ رات کا نہ جانے وہ کون سا پہر تھا جب میری اچانک آنکھ کھل گئی جب میری آنکھ کھلی تو

کسی ماورائی عمل کے تحت مجھے محسوس ہوا کہ قبرستان میں مجھے کوئی چیخ چیخ کر بلا رہا ہے۔ میں نے اسے واہمہ سمجھا لیکن جب آواز میں تیزی آگئی تو میں لالٹین اٹھا کر باہر آگیا باہر اس پُرہول ماحول میں تم میری طرف بھاگی چلی آرہی تھیں۔ تمہیں یوں بھاگتے دیکھ کر میں گھبرا گیا لیکن پھر میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی۔ میں نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پا لیا بلکہ میں ہر خوف سے بے نیاز ہو کر تمہاری طرف بڑھ گیا۔ تم کسی خوف زدہ بچے کی طرح مجھ سے چمٹ گئیں اور پھر تم پر غنودگی چھا گئی میں تمہیں اٹھا کر اپنی کٹیا میں لے آیا اور خدا کے حضور گڑگڑا کر تمہارے ہوش میں آنے کی دعائیں مانگنے لگا۔ کئی گھنٹوں کی ریاضت کے عوض خدا نے میرے جذبوں کی لاج رکھ لی ہے اور اب تم میرے سامنے بیٹھی مجھ سے باتیں کر رہی ہو۔ اتنا کہہ کر باباجی اس خدا کے آگے سجدہ ریز ہو گئے جس نے مجھے ایک نئی زندگی عطا کی تھی۔ میں نے گھر سے نکل کر باباجی سے ملاقات تک کے تمام واقعات انہیں سنا دیئے میری مجبوریاں اور معاشرہ کی بے حسی جان کر وہ کافی دل گرفتہ ہوئے وہ مجھے گھر کے دروازے پر چھوڑ کر چلے گئے میرے کافی اصرار پر وہ اندر نہ آئے۔ میں گھر پہنچی تو اماں میری ابتر حالت دیکھ کر پریشان ہو گئیں وہ سوال پر سوال پوچھ رہی تھیں لیکن میں خاموش ان کا منہ دیکھ رہی تھی کئی گھنٹے مجھ پر ہذیانی کیفیت طاری رہی کچھ دیر بعد مجھے قدرے سکون ملا تو میں نے تمام کہانی اماں کو سنا دی اماں میری آپ بیتی سن کر حیران و پریشان ہو گئیں اماں نے اسی وقت میرے سر کا صدقہ دیا۔ میری سہیلی اس روز کے بعد مجھے نہیں ملی چند دن گاؤں میں آ کر مجھے جس بربادی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں آج تک اس غم کو نہیں بھول پائی ہوں۔ میرا خاوند چند سال بعد فوت ہو گیا تھا خاوند کی فرقت میں کئی ماہ تک میرا ذہنی توازن مفلوج ہو کر رہ گیا تھا لیکن پھر یہ سوچ کر میں مطمئن ہو گئی کہ ہر کام خدا کی ذات کی طرف سے ہوتا ہے۔ میرے نصیب میں جو کچھ تھا مجھے مل گیا۔ میں نے کبھی بھی کسی سے کوئی شکوہ نہ کیا بلکہ خاوند کی وفات کے بعد میں نے اپنا دھیان اللہ کی طرف کر لیا۔ میں ہر وقت خدا کو یاد کرتی رہتی تھی خدا کی یاد میں مجھے کافی سکون ملتا تھا گاہے گاہے میرا دل دنیا کے جھمیلوں سے اچاٹ ہوتا چلا گیا۔ میں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ میرے

خاوند کی وراثت میں چونکہ کافی جائیداد تھی اس لئے خاوند کے کئی رشتہ دار اپنی ہمدردی جتانے کے لئے آئے مگر میں نے کسی کو گھاس نہ ڈالی بلکہ جائیداد کا کچھ حصہ ایک دینی مدرسہ کے نام منتقل کر دیا کئی سال بعد جب میں دوبارہ گاؤں گئی تو میں اپنے اس بوڑھے محسن کو ملنے کیلئے قبرستان کی طرف چلی گئی قبرستان میں پہنچ کر میرا دل بری طرح خوف کی وجہ سے دھڑکنے لگا اتنے سال گزرجانے کے بعد بھی قبرستان کی وہ رات میری آنکھوں کے سامنے آگئی لیکن اب میرا دل خدا کی یاد میں معمور تھا۔ میں نے قرآنی آیتوں کی تلاوت شروع کر دی خدا کا نام میرے لبوں پر آتے ہی میرے ذہن پر چھائی تمام گھبراہٹ ختم ہو گئی میں نے باباجی کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ پچھلے سال فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے قبر کا معلوم کیا تو ایک لڑکی نے میرے ساتھ چل کر قبر کی نشاندہی کر دی۔ باباجی کی قبر پر میں نے فاتحہ پڑھی تو میری آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا وہ میرے محسن تھے انہوں نے اس مشکل وقت میں مجھے موت کے منہ سے بچایا تھا میں جو آج زندگی کی سانسیں لے رہی تھی ان ہی کی مرہون منت تھیں۔ میں نے چند دنوں کے بعد مولوی صاحب کو بلا کر باباجی کی قبر پر قرآن خوانی کروائی گورکن اور قبرستان کے دوسرے لوگ تجسس اور پریشان ہو کر مجھ سے باباجی کے متعلق پوچھنے لگے کہ وہ آپ کے کیا لگتے تھے میں نے کہا وہ میرے محسن تھے میرے دکھ کے شریک تھے۔ میری منطق ان کی سمجھ میں نہ آئی وہ کھسر پھسر کرتے ہوئے چلے گئے۔ آج اس لرزہ خیز واقعہ کو کافی عرصہ بیت چکا ہے لیکن میں روزانہ ہی اخبارات میں ان بے راہرو اور پیروں کے ہاتھوں نجانے کتنی معصوم اور بے گناہ عورتوں کے لٹنے کی خبریں پڑھتی ہوں میں نے اس کوڈے شاہ سے بچ گئی تھی خوش قسمت تھی لیکن ہر عورت تو میری طرح خوش قسمت نہیں ہوتی روزانہ نجانے کتنی معصوم بچیاں ان ظالموں کی درندگی کی بھینٹ چڑھ کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں کاش ان کالی بھیڑوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اے کاش ایسا ہو جائے ___ ؟

نماز نہ پڑھنے والے کے لئے پندرہ ۱۵ عذاب

دنیا کے چھ ۶ عذاب

(۱) عمر میں برکت کم ہو جائے گی۔
(۲) چہرے سے ایمان کا نور رخصت ہو جائے گا۔
(۳) کسی بھی عمل کا ثواب نہیں ملے گا۔
(۴) دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔
(۵) ذلت مسلط کر دی جائے گی۔
(۶) نیک بندوں کی دعائیں اس کے حق میں قبول نہیں ہوں گی۔

موت کے وقت کے تین عذاب

(۱) موت سختی اور ذلت کے ساتھ آئے گی۔
(۲) بھوک کی حالت میں آئے گی۔
(۳) شدید پیاس کی حالت میں آئے گی۔

قبر کے تین عذاب

(۱) قبر شدت کے ساتھ دبائے گی۔ جس سے پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔
(۲) قبر میں آگ ہوگی۔
(۳) ایک بہت ہی زبردست خوفناک سانپ قیامت تک روزانہ دن میں پانچ مرتبہ ڈسے گا۔

قیامت کے تین عذاب

(۱) جہنم کی طرف ہنکایا جائے گا۔
(۲) بوقت حساب اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جائے گا۔
(۳) اس کے حق میں دوزخی ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

افلاس اور غربت کو دفع کرنے کیلئے

اکابرین کا فرمان ہے جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر اپنے گھر سے نکلے۔ اور جب گھر میں داخل ہو۔ اس وقت بھی وہ آیت الکرسی پڑھے تو حق تعالیٰ اس شخص کو افلاس اور غربت سے نجات عطا کرے گا ___ اور اس کے گھر میں خیر و برکت شروع ہو جائے گی۔

بھیانک حویلی

حافظ محمد ساجد نورانی

دسمبر کی سرد رات تھی حویلی سے خوفناک چیخ کرمو نے صاف سنی تھی جس طرح کوئی بکرے کی گردن پر چھری چلا رہا ہو کرمو اپنی بیٹی کی شادی کے لئے کچھ سامان خریدنے شہر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر اس کو بہت دیر ہو گئی جب وہ گاؤں واپس آ رہا تھا تو رات کے ساڑھے دس بجے تھے جب وہ حویلی کے قریب سے گزرا تو اسے ایک بھیانک چیخ سنائی دی کرمو کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تو کرمو آیت الکرسی پڑھتے ہوئے بھاگا اس کا یقین ہو گیا کہ آج رات پھر کوئی بدنصیب بھیانک حویلی میں بدروحوں کا شکار ہو گیا ہے صبح صبح کرمو باہر آیا تو معلوم ہو کہ بابا روفی نکلے والے کے لڑکے کو بدروحوں نے رات بری طرح ہلاک کیا وہ رات حامد خان کے کھیتوں میں پانی لگانے گیا تھا تو صبح نہ آنے پر بابا روفی پریشان ہو گیا تو بابا روفی اور گاؤں کے کچھ لوگ اس کی یعنی ساجد کی تلاش میں نکلے تو اس کی لاش حویلی کے قریب پڑی ہوئی ملی جس کی آنکھوں کی جگہ گڑھے تھے اور پیٹ پھاڑ کر دل گردے نکال لئے گئے تھے اس کی لاش دیکھ کر گاؤں کے دو لڑکے بے ہوش ہو گئے لاش چارپائی پر ڈال کر گھر لائے تو سب گاؤں والے بابا روفی کے گھر چیخ و پکار کر رہے تھے اس کی ماں بار بار بے ہوش ہو رہی تھی ساجد کی لاش کو عصر کے وقت دفن کیا گیا بابا روفی کی کمر ٹوٹ چکی تھی کیونکہ اس کا ایک ہی بیٹا تھا اور آج وہ بھی حویلی کی بدروحوں نے اس سے دور کر دیا تھا ماں صدمے سے بیمار ہو گئی تھی حامد خان شہر سے واپس آیا تو وہ اس وقت افسوس کرتے بابا روفی کے گھر گیا اس کو بہت دکھ تھا کہ اس کا بیٹا بدروحوں کے ہاتھوں مارا گیا حامد خان بابا روفی اور اس کی بیوی کو اپنی حویلی میں لے آیا اور ان سے وعدہ کیا کہ وہ تمہارے بیٹے ساجد کا بدلہ ضرور لے گا کیونکہ یہ گاؤں کا ساتواں آدمی تھا جو بھیانک حویلی میں بے دردی سے قتل کیا گیا ایک دن حامد خان کو معلوم ہوا کہ اس کے گاؤں کے لوگ دوسرے گاؤں جا رہے ہیں۔ تو حامد خان نے سب گاؤں والوں کو اپنی حویلی میں بلایا۔ جب سب لوگ آگئے تو حامد خان نے کہا کہ میرے بزرگوں اور بھائیوں میں نے تم سب کو اس لئے زحمت دی ہے کہ اس مسئلے کا کیا حل ہونا چاہئے سب نے کہا کہ کسی بڑے عامل سے بات کی جائے کرمو نے کھڑے ہو کر کہا کہ پہلے بھی عامل آئے مگر سب ناکام گئے کرمو نے کہا کہ بھیانک حویلی کو آگ لگا دے حامد خان نے کہا نہیں اس طرح وہ سب گاؤں والوں کی دشمن ہو جائیں گی۔ سب اپنی اپنی رائے دے کر چلے گئے رات کو حامد خان کی آنکھ اچانک کھل گئی اس کو نیند نہیں آ رہی تھی پھر وہ لیٹے لیٹے بھیانک حویلی کے بارے میں سوچتا رہا کہ اس کو کس طرح ختم کرے وہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی جب اس نے گھڑی دیکھی تو رات کا سوا ایک بجا تھا اس نے سوچا کون ہو سکتا ہے اس وقت حامد خان نے دروازہ کھلا تو سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی وہ کچھ پریشان تھی حامد خان نے لڑکی کو پہلی بار اپنے گاؤں میں دیکھا تھا وہ اس گاؤں کی نہیں تھی حامد خان ایک بہادر آدمی تھا اس نے لڑکی سے پوچھا تو کون ہے لڑکی نے کہا کہ میں ساتھ والے گاؤں کی لڑکی ہوں اگلے گاؤں جا رہے تھے میرے بابا کہ ہم پر کسی نے حملہ کر دیا میں بچ کر اس حویلی میں آگئی آپ مہربانی کر کے ہماری مدد کریں۔ میں زندگی بھر آپ کا یہ احسان نہیں بھولوں گی حامد خان نے اسلحہ اٹھایا اور چل پڑا حویلی کا مین گیٹ خود حامد خان نے

کھولا اس نے یہ نہیں سوچا کہ لڑکی اندر کس طرح آئی ہے اور چل پڑا حویلی سے باہر آنے کے بعد لڑکی آگے آگے چل رہی تھی کافی دور آنے کے بعد حامد خان نے محسوس کیا کہ لڑکی بھیانک حویلی کی طرف جا رہی ہے خان صاحب نے پوچھا کتنی دور ہے لڑکی نے کوئی جواب نہیں دیا بس چل رہی تھی خان نے دوبارہ پوچھا تو لڑکی نے کہا بس آنے والی ہے وہ جگہ حامد خان نے محسوس کیا کہ لڑکی کی آواز بدل چکی ہے حامد خان کو کچھ خوف محسوس ہوا حامد خان نے ہمت کی اور لڑکی سے کہا رک جاؤ ورنہ گولی مار دونگا لڑکی رک گئی اس نے مڑ کر دیکھا تو حامد کی چیخ نکلتے نکلتے بچی کہ لڑکی کی آنکھوں کی جگہ دو گڑھے تھے پاؤں مڑے ہوئے ہاتھوں کے ناخن بڑے بڑے منہ میں دانت لمبے لمبے خون منہ سے نکل رہا تھا بہت ہی بھیانک شکل جسم کے لمبے بال کالی شکل جس طرح جلے ہوئے آلو حامد خان کو سامنے اپنی موت نظر آئی حامد خان نے ہمت کی اور بھاگ کھڑا ہوا چڑیل بھی اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی خان نے آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دی جو کچھ یاد تھا پڑھتا گیا تو اس کو کچھ حوصلہ ہوا اس نے رک کر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری چڑیل کو جھٹکا لگا تو وہ رک گئی اور آواز دینے لگی حامد خان آیت الکرسی پڑھتا بھاگا جا رہا تھا تو حامد خان کو آواز آئی حامد خان ہم کو ختم کرنے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دے اگر تم حویلی کے اندر آجاتے تو واپس کبھی نہ جاتے اگر آیت الکرسی نہ پڑھتے تو زندہ بچ نہیں سکتے تھے۔ خوش قسمت ہو تم مگر تم کو زندہ اب نہیں چھوڑیں گے حامد خان جب اپنی حویلی میں آیا تو سامنے روفی بابا کو کھڑے پایا جو بہت پریشان تھے خان صاحب سے پوچھا بیٹا خیریت تو ہے اتنی سردی میں تم کو بہت پسینہ آرہا ہے حامد خان نے ساری حقیقت بابا کو بتا دی انہوں نے کہا اللہ کا شکر ہے بیٹا کہ تم بچ گئے ہو بہر حال صبح ان کا حل بھی کرتے ہیں صبح صبح ہم دریا کے کنارے ایک درویش رہتے ہیں ان سے بات کرتے ہیں کچھ دیر بعد فجر کی اذان ہو گئی دونوں ہی مسجد کی طرف چل دیئے نماز سے فارغ ہو کر دونوں نے ناشتہ کیا دو گھوڑے منگوائے دونوں نے تیار ہو کر سفر شروع کیا دریا زیادہ دور نہیں تھا اس لئے یہ دوپہر تک دونوں درویش کے گھر تھے درویش کو ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا بیٹا میں حساب لگاتا ہوں درویش اپنے حساب میں لگا رہا جب فارغ ہوا تو کہا بیٹا حویلی بہت بھیانک اور پرانی ہے اور یہ کسی ہندو کی حویلی تھی کسی وجہ سے ہندو کی حویلی پر قبضہ کیا بدروحوں نے اور بدروحوں نے اس کے خاندان کو ختم کیا اب تمہارے کسی آدمی کی غلطی کی وجہ سے وہ تم سب کی دشمن ہو گئی ہے بہر حال تم یہ پانی لے جاؤ اور یہ تعویذ لے جاؤ تعویذ اپنے گلے میں ڈال لینا پانی حویلی کے گرد چھڑک دینا پانی سے یہ ہو گا کہ بدروحیں قید ہو جائیں گی اس کے بعد تیل ڈال کر حویلی میں آگ لگا دینا اور تعویذ نہیں اُتارنا جو کچھ بھی ہو جائے وہ کوشش کریں گے کہ تم تعویذ اتار دو تعویذ اتارتے ہی تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی اب یہ کام جمعرات بارہ بجے کرنا ہے ایک کالا بکرا لے کر حویلی میں ذبح کر دو اس کے بعد پانی چھڑک دو پھر حویلی کو آگ لگا کر بھاگنا ہے کہ پیچھے نہیں دیکھنا اور آیت الکرسی پڑھتے ہی جانا ہے شاید تم کو وہ آوازیں بھی دیں تم نے نہیں رکنا اور ڈرنے کی ضرورت نہیں دونوں نے درویش بابا کا شکریہ ادا کیا اور واپس چل پڑے شام تک دونوں ہی گھر آچکے تھے رات خیریت سے گزر گئی اب حامد خان رات کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا اس نے صبح ہی بکرا منگوا لیا تھا شام کو بابا روفی اور حامد خان نے کھانا کھایا اور رات ساڑھے گیارہ بجے اپنی حویلی سے نکل کر بھیانک حویلی کی طرف چل پڑے یہ دونوں حویلی کے قریب جیسے ہی آئے تو ایک دم اتنی تیز آندھی آئی کہ اپنے آپ کو بہت مشکل سے بچایا جب حویلی میں داخل ہوئے تو سب کچھ رک چکا تھا۔ آندھی بھی نہیں تھی ہاں چیخوں کی آوازیں جیسے مل کر بہت ساری بدروحیں رو رہی ہوں ساتھ ساتھ گیدڑوں کی رونے کی آواز بھی خوفناک منظر پیش کر رہی تھی۔ ماحول بہت خوفناک بھیانک حویلی میں نحوست بڑھ رہی تھی حامد خان بکرا حویلی میں لے آیا مگر چھرا باہر گر گیا خان صاحب چھرا تلاش کرنے لگے تو بابا روفی حویلی میں تھا تو بابا کو اپنا ساجد سامنے سے آتا ہوا نظر آیا بابا اپنے جذبات کو قابو نہ کر سکا اور اس کی طرف چل دیا تو لڑکے نے کہا بابا آپ یہ تعویذ اتار کر مجھے دے دیں یہ بدروحیں مجھے بہت تنگ کرتی ہیں یہ تعویذ مجھ کو دے دیں روفی نے یہ نہ سوچا کہ اگر تعویذ اتار دیا تو اس کا کچھ نہیں بچ سکتا وہ اتار ہی رہا تھا کہ پیچھے سے حامد خان کی آواز آئی بابا جی یہ کیا کر رہے ہیں تعویذ مت دینا بابا کے ہاتھ رک گئے

اس نے پیچھے دیکھا حامد خان کھڑا تھا اس نے جب ساجد کی طرف دیکھا تو اب ساجد کی جگہ ایک بھیانک بدروح جس کے بڑے بڑے لمبے دانت آنکھیں انگاروں کی طرح سُرخ پاؤں مڑے ہوئے جسم پر کالے بال منہ جگہ جگہ سے پھٹا ہوا منہ سے خون نکل رہا تھا بابا کی طرف بڑھ رہا تھا حامد خان نے آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تو وہ رک کر دور سے ہی غرا رہا تھا بابا روفی دیکھتے ہی بے ہوش ہو گیا تھا حامد خان نے بابا کو اٹھا کر حویلی سے باہر ڈالا اور آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری اور خود حویلی میں آیت الکرسی پڑھتا ہوا داخل ہو گیا اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے بہت سی بدروحیں اس کے گرد ہوں اس نے آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تو بہت خوفناک چیخ سنائی دی اور آواز آئی حامد خان یہ کام ترک کر دے ہم تجھے کچھ نہیں کہتے اس نے کوئی توجہ نہیں دی بکرا ذبح کیا تو حامد خان کو بہت خوف آنے لگا۔ اس نے آیت الکرسی کا ورد زور زور سے پڑھنا شروع کر دیا تو کچھ خوف کم ہوا اور وہ حویلی سے باہر آکر اس نے بابا کو ہوش میں لانے لگا وہ جلدی ہی ہوش میں آگیا تو دونوں ہی نے حویلی کو پانی چھڑکا جس سے ان حویلی میں سے رونے کی اور گیدڑوں کے رونے آوازیں اتنی تیز آنے لگیں کہ ان کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے انہوں نے جلدی جلدی تیل پھینک کر حویلی کو آگ لگا دی ان کو رونے کی آوازیں مسلسل آرہی تھیں اور بھاگ رہے تھے بابا نے محسوس کیا جیسے ساجد بابا کو آواز دے رہا ہو بابا بھاگتے بھاگتے رک گیا حامد خان نے اس کو بازو سے پکڑ کر بھاگنے لگا بابا روفی رو رہا تھا کہ میرا بیٹا مجھ کو بلا رہا ہے تو حامد خان نے حویلی میں آکر دم لیا کچھ دیر آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے تو کچھ دیر بعد اذان ہو گئی حامد خان نے نماز سے فارغ ہو کر مسجد میں ہی خوشخبری سنائی کہ حویلی ختم ہو گئی کسی کو یقین نہیں آرہا تھا جب وہ وہاں گئے تو سب کو حیرت ہوئی کہ وہاں حویلی کا نام نشان نہیں رہا جب حامد خان گھر واپس آیا تو ملازم نے بتایا کہ بابا روفی فوت ہو گیا حامد خان کو بہت افسوس ہوا کہ اس کو بھی اس کا بیٹا لے گیا۔ بیوی پہلے ہی فوت ہو گئی تھی حامد خان نے نماز جنازہ پڑھی شام پانچ بجے سب گاؤں والوں نے اشک بار آنکھوں سے بابا روفی کو دفن کر دیا اور اس طرح گاؤں والوں کو بھیانک حویلی سے نجات مل گئی۔

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

کوئی بھی جائز مقصد ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل دو تعویذ تیار کریں۔ تعویذ نمبر ایک ۷۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تیار کریں۔ اور بہتے پانی میں آٹے میں گولی بنا کر ڈال دیں۔ تعویذ نمبر دو کو دو سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر لکھیں۔ اور ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ مقصد میں بہت جلد کامیابی ملے گی۔

تعویذ نمبر ایک یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۹		۱
۶	فلاں ابن فلاں کا کام جلد کرادو ۷ ۳ ۲		۱۴
۴	۸	۱۱	۵

فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا اور والدہ کا نام لکھیں

یا بدوح

اس جلالی نام کا واسطہ میرا کام جلد کرو

العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا

استقرار حمل کا مجرب نسخہ

جو میاں بیوی اولاد سے مایوس ہو گئے ہیں وہ اس فارمولہ کو اپنائیں۔ انشاء اللہ اولاد کی نعمت سے سرفراز ہونگے دیسی مرغی کے دو انڈے لیں دونوں کو اُبال لیں اور چھلکا اتار لیں۔ ایک انڈے پر لکھیں۔ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَّإِنَّا لَمُوسِعُونَ دوسرے پر لکھیں وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ پہلا انڈا مرد کھائے اور دوسرا انڈا عورت کھائے۔ اس کے بعد دونوں خلوت کریں۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ اگر درمیان میں ایام آجائیں تو ایام کے آنے تک عمل کو ترک کر دیں۔ خلوت ۴۰ دن میں کم سے کم چار مرتبہ ضروری ہے۔ انشاء اللہ بیوی کے حمل قرار پائے گا۔

خطا ہوگی

- آسیبی مرض کے مریض کو کسی قصاب کی دکان پر نہیں جانا چاہیئے۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسا گھر یا مقام جہاں پر جنات قابض ہوں۔ وہاں پر کسی معمول پر حاضرات ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسی جگہ یا گھر جہاں پر کسی کی موت غیر طبعی ہوئی ہو۔ وہاں پر حاضرات کے اعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- آسیبی مرض کے مریض پر اگر جنات حاضر ہوتے ہوں تو گھر والے اُن جنات سے کسی طرح کی بھی بات جیت نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر گھر میں کوئی آسیبی مرض کا مریض ہو تو اس جگہ پر حاضرات وغیرہ کے اعمال ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- بروز جمعرات گوشت لے کر کسی ویرانے یا قبرستان کے قریب ہرگز نہ کریں۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر جنات کسی کے پاس آتے ہوں۔ پیسے دیتے ہوں، کام کرتے ہوں تو یہ راز کسی کو مت دیں ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر کوئی شخص آسیبی مرض کا شکار ہے تو اس کو کسی مرنے والے کے گھر یا قبرستان میں نہیں جانا چاہیئے ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر دورانِ چلّہ کوئی ذی روح حاضر ہو تو اس سے بات چیت مت کریں۔ جب تک چلّے کا اختتام نہ ہو۔ ورنہ خطا ہوگی۔
- اگر گھر میں کوئی آسیبی مرض کا مریض ہو تو اپنے بچّوں کو اس سے دور رکھیں (کیوں کہ بچّے میڈیم ہوتے ہیں، فوری اثرات ہوتے ہیں) ورنہ خطا ہوگی۔
- ایسے لوگ جو کہ آسیبی مریض ہوں یا ماضی میں بھی رہے ہوں۔ ان کو حاضرات یا دوسرے اعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ورنہ خطا ہوگی۔

ملازم حسین (پاکستان)

سید عظمت علی

اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے؟

آج کے مشکل زمانے میں اکثر لوگ تشویش انگیز زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ ان کے چہروں سے ان کی پریشانیاں پڑھ سکتے ہیں تشویش ایک اندرونی جذبہ ہے جو بے حد نقصان پہنچاتا ہے تشویش میں مبتلا انسان کو زندگی بے رنگ اور بوجھ لگتی ہے اور وہ اعصابی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ پریشانیوں کا علاج یہ ہے کہ اُن کا سامنا کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ ہمیں جس چیز کا اندیشہ ہے اس کے وقوع پر ہمیں کیا نقصان ہوگا اور کتنا ہوگا اور اس کی کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں، پریشان حال آدمی کو چاہیئے کہ وہ ہر دن اور ہر لمحہ اچھی طرح گزارنے کی عادت ڈالے۔ کل اپنی فکر آپ کرے گا آنے والا کل اس وقت ہمارا نہیں تو خواہ مخواہ کیوں پریشان رہا جائے وہ خطرات جو غیر واضح ہیں ان کے بارے میں ہمارا طرزِ عمل منفی کے بجائے مثبت ہونا چاہیئے جبکہ ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی چیز ہمارے سامنے آتی ہے تو ہم بلا وجہ کسی ناخوشگوار تجربے یا واقعے کو اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں اور یہ سوچنے لگتے ہیں کہ آئندہ وہی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے اس طرح ہمارے اعصاب پر ایک انجانا سا خوف طاری ہو جاتا ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اپنے آپ کو پریشان خیالی سے محفوظ رکھیں۔ اخبارات کے ہولناک واقعات پڑھنا اور خوفناک خبریں سننا ہرگز ضروری نہیں۔ آپ خود سکون حاصل کرنے کے راستے دریافت کر سکتے ہیں۔ وہ کام کیجئے جن سے دل شاد ہوتا ہے۔ اُن اُلجھنوں میں پڑنے سے کیا حاصل جو آپ کے مزاج میں برہمی اور اکتاہٹ پیدا کرتی ہیں۔ آپ اگر رنجیدہ رہتے ہیں تو اس کا سبب معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ جسمانی ہے یا ذہنی، سبب اگر جسمانی ہے تو اپنی خوراک پر توجہ دیجئے۔ کھلی ہوا میں ورزش اور سیر کیجئے پوری نیند سونے اور آرام کرنے سے اپنی صحت بہتر بنائیے یہی ایک آسان اور بہتر راستہ ہے۔ اگر اس کا سبب ذہنی ہے۔ تو معاملہ سہل نہ ہوگا آپ کو اپنی زندگی اور عادت کا تجزیہ کرنا ہوگا۔ جو افراد کسی چیز کی طرف پوری توجہ نہیں دے پاتے وہ آسانی سے بیرونی ناموافق حالات سے متاثر ہو جاتے ہیں سب سے پہلے ذہنی کمزوری کا سبب معلوم کر کے اصلاح کا نقشہ تیار کرنا ہوگا اور اپنی قوتِ مدافعت میں بتدریج اضافہ کرنا ہوگا۔ اکثر اوقات ہم وہم کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے کہ دوسرے لوگوں کی موجودگی میں کام نہیں ہو سکے گا اس وہم سے نجات حاصل کر کے یہ تجربہ کیجئے کہ ایک کمرے میں بہت سے لوگ باتیں کر رہے ہوں اور آپ کامل توجہ سے اپنا کام کئے جا رہے ہوں تو شاید شروع میں ناکامی ہو مگر چند بار مشق سے آپ کے اندر توجہ مرتکز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کو جن چیزوں سے قدرتی دلچسپی ہوتی ہے اُن پر آپ خوب توجہ دیتے ہیں لیکن اُن اشیاء پر بھی توجہ دینی چاہیئے جن میں آپ کے لئے کوئی دلچسپی نہ ہو۔ اس طرح آپ کی قوتِ مشاہدہ میں اضافہ ہوگا اور زندگی میں دلچسپی لینے کی عادت پڑ جائے گی اور مشکل کام سرانجام دینے آسان ہو جائیں گے۔ ہمیں اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح سمجھنا اور ان کے ساتھ تحمل سے پیش آنا ضروری ہے ہمارا اگر اخلاقی پیمانہ اونچا ہے تو دوسروں سے اس معیار کی توقع نہیں کرنی چاہیئے ورنہ سخت الجھن مایوسی اور مزاج میں برہمی پیدا ہوگی ممکن ہے کہ دوسرے لوگوں کی حرکات اور

> پریشانی آشوبش اور ڈپریشن صنعتی دور کی منفی پیداوار ہیں۔ اگر آپ پریشانیوں کی بنیادی وجوہات معلوم کر کے ان کا سدّباب کرنا چاہتے ہیں تو یہ مضمون آپ کیلئے بڑا اہم ثابت ہوگا۔ کردار سازی پر مبنی یہ تحریر ان لوگوں کے لئے بطورِ خاص ہے جو ذہنی اور روحانی سکون کے خواہاں ہیں۔

عادات کا انحصار ایسے اسباب پر ہو جوان کے اختیار سے باہر ہوں مثلاً وراثت، ماحول اور پرورش، عادات اور خصائل پرہم ہونے کے بجائے ہمارے اندر خود اپنے آپ پر قابو پانے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ کسی دوست کے مزاج میں کوئی خرابی ہے تو اسے نظرانداز کر دینا ہی بہتر ہوگا۔ آپ کو بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو معاشرتی زندگی سے اپنے آپ کو الگ تھلگ رکھتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ ملنا جلنا نہیں چاہتے بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتے اگر آپ ایسے لوگوں میں سے ہیں تو سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کے پاس معاشرے کو دینے کے لئے کیا ہے آپ اگر ہر وقت یہی سوچتے رہتے ہیں کہ معاشرے سے آپ کیا کچھ حاصل کر سکتے ہیں تو نا امیدی کے سوا معاشرہ کچھ اور نہ دے سکے گا۔ اگر آپ ہر وقت تھکے ماندے رہتے ہیں تو کوئی آپ کی ذات میں افادیت محسوس نہیں کرے گا اور آپ سے دور دور ہی رہے گا۔ لوگ اُن افراد کی تلاش میں رہتے ہیں جن کی باتوں میں شگفتگی اور دلکشی ہوتی ہے۔ اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ دوسروں میں دلچسپی لینا شروع کریں اور اپنے آپ کو بھی خوشگوار بنائیں آپ کی معلومات مختلف چیزوں کے بارے میں وسیع ہونی چاہئیں۔ فنونِ لطیفہ بھی انسان کی شخصیت میں کشش پیدا کرتے ہیں۔ معاشرے سے دور رہنے کا سبب بالعموم ڈر اور خوف ہوتا ہے یعنی اپنی محدود قابلیت کے باعث دوسروں کی نظروں میں بے وقوف بننے کا خوف۔ سوال یہ ہے کہ اس خوف سے نجات پانے کا راستہ کیا ہے؟ اس کا علاج اپنے ڈر اور خوف کو بالکل نظرانداز کرنے میں ہے آپ کی جو خواہش ہے اُس کے مطابق کر گزریئے الگ تھلگ رہنے سے انسان میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہوتی وہ خدشات اور وسوسوں میں گھرا رہتا ہے اور ہر کام کرنے سے ڈرتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسروں سے میل جول رکھیں تو یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ کیا کرتے اور کیا سوچتے ہیں۔ دوسروں کے نظریات اور خیالات میں دلچسپی لیجئے اس طرح آپ اپنے خول سے باہر آجائیں گے۔ زیادہ باتیں نہ کیجئے بلکہ دوسروں کی باتیں خوش دلی اور خوش مزاجی سے سنتے رہئے۔ دوسروں پر انحصار کرنے اور ماضی میں کھوئے رہنے کے بجائے اپنی سمجھ بوجھ پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت اونچے خیالات بھی طبیعت کے اندر بے چینی اور مایوسی پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ اپنے مقصد کی طرف مضبوطی مگر آہستگی سے بڑھنا چاہئے۔ ان اسباب کا جائزہ لینے سے ہم اپنے آپ کو اعصابی دباؤ، زود رنجی اور چڑچڑے پن سے نجات دلا سکتے ہیں۔

اذانِ بت کدہ

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

دہلی سے نکلنے والا ماہنامہ دین دنیا اپنے وقت کا مقبول ترین رسالہ ہے۔ اور یہ رسالہ آج بھی اپنے اندر مخصوص قسم کی کشش رکھتا ہے۔ اس رسالے میں دین و دنیا جائز طریقے سے ایک دوسرے کے گلے ملتے نظر آتے ہیں۔ اس رسالے کو پڑھکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان دین و دنیا کی ذمہ داریاں نبھاکر ہی اچھا انسان اور مومن کامل بن سکتا ہے اس رسالے میں ہر ماہ سیاسی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں جن میں جاذبیت بھی ہوتی ہے اور علمیت بھی۔ لیکن گاہ بگاہ ایسی تحریریں بھی اس رسالے میں چھپ جاتی ہیں جنہیں پڑھکر چودہ طبق روشن ہوجاتے ہیں۔ طبیعت پھڑک اٹھتی ہے لیکن بات کسی اہل سر کے پلے نہیں پڑتی۔

مثلاً نومبر ۲۰۱۰ء کے شمارے میں ایک عجیب وغریب مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "جامع مسجد دہلی سے اتحاد کا نعرہ" اس مضمون میں رسالے کے ایڈیٹر آصف فہمی صاحب نے جو اُپدیش دیا ہے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگاکر بھی پوری طرح سمجھ میں نہ آسکا۔ انہوں نے بسم اللہ کی گنبد میں بیٹھکر شاید باوضو یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"نئے شاہی امام سید احمد بخاری نے اس اہم منصب پر نامزد ہونے کے بعد پہلے خطبۂ جمعہ میں مسلمانوں سے اتحاد کی اپیل کی ہے انہوں نے خصوصی طور سے علماء کو مخاطب کرتے ہوئے اتحاد ملت کے لئے ان کی خدمات کو وقت کی اہم ضرورت بتایا ہے۔"

اپیل تو اس دنیا میں کسی بھی چیز کے لئے کی جاسکتی ہے کیونکہ بھانت بھانت کے لوگوں کے سامنے تقریر کرنے والا اپیل کرنے کے سوا اور کر ہی کیا سکتا ہے۔ وہ بے چارہ حکم دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو صرف اپیل کرنے پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ وہ اس بات سے بہت اچھی طرح باخبر ہوتا ہے کہ اس کی اپیل کرنے سے اتنا بھی اثر ہونے والا نہیں جتنا اثر کسی قبرستان میں اذان دینے سے ہوتا ہے۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ برائے رسم اپیل کرکے وہ اپنے سامعین سے اپنا پیچھا چھڑا لیتا ہے۔

احمد بخاری اچھی طرح جانتے ہیں کہ مسلمانوں سے بڑی سے بڑی بھلائی کی امید کی جاسکتی ہے اور بڑی سے بڑی نیکی خواہ بطورِ حادثہ ہی سہی ان سے سرزد ہوسکتی ہے لیکن اتحاد فکر کا صدور ان سے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ بلاشبہ ان مسلمانوں کا قبلہ ایک ہے کلمہ ایک ہے۔ قرآن ایک ہے اور ان کا رسول ایک ہے لیکن یہ سب آپس میں جدا جدا ہیں۔ اور یہ بیچارے کس طرح متحد الخیال ہوسکتے ہیں جنہیں ازراہِ پالیسی طرح طرح کے اختلافات میں الجھایا گیا ہے ان مسلمانوں کے باہم دست و گریباں ہونے سے لیڈروں کا۔ قوم کے ٹھیکیداروں کا۔ اور علماء کا بھی کاروباری فائدہ ہے۔ اگر مسلمانوں کے مختلف فرقے آپس میں برسرپیکار نہیں ہوں گے تو دین و دنیا کے بہت سے کاروبار بند ہوجائیں گے۔ اور علماءِ دین سے بھی عوام کو دلچسپی نہیں رہے گی۔ مثلاً اگر دیوبندیوں اور بریلویوں میں سرپھٹول نہیں ہوگی تو پھر اپنے اپنے حلقوں میں جلسے کیسے منعقد ہوں گے۔ مناظروں اور مباحثوں کی مجلسیں کیسے رنگ پکڑیں گی۔ مقررین کو دھوئیں دار تقاریر کرنے کے بعد نذرانوں کی تھیلیاں باادب باملاحظہ وصول کرنے کی نوبتیں کیسے آئینگی۔

اگر خدانخواستہ مسلک کی لڑائیاں بند ہوگئیں اور سب مسلمان اختلافات سے پیچھا چھڑا کر آپس میں شیروشکر ہوگئے تو معاملہ ہی چوپٹ ہو جائے گا۔ دینی مدارس بند ہو جائیں گے۔ کتب خانوں میں تالے پڑ جائیں گے چوپالوں، چبوتروں مسجدوں اور منبروں کی رونقیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اس دنیا میں ہوش رُبا سناٹوں کے سوا کیا بچے گا۔ دیکھا جائے تو ساری رونق اور سارا مزا ان اختلافات ہی سے ہے۔ کوئی کسی کو لڈو بتا رہا ہے۔ کوئی کسی کو ۴۲ نمبری۔ کسی کو دشمنِ رسول ثابت کیا جا رہا ہے اور کسی کو دشمنِ صحابہ۔ کوئی حسین کا دلدادہ ہے اور کوئی یزید کی بے گناہی ثابت کر کے اپنی لِلّٰہیت ثابت کر رہا ہے کسی کے دل پہ تالے پڑے ہوئے ہیں کسی کی عقل پہ۔ حیرت کی بات ہے کہ احمد بخاری صاحب نے علماء سے خاص طور سے اتحاد کی اپیل کی ہے۔ شاید انہیں یہ نہیں معلوم کہ مسلمانوں کے ستر فی صد اختلافات کی وجہ بھی یہ علماء ہیں۔ مسلمانوں میں اختلافات علماء کی تعداد کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔

کیونکہ آج کا عالم خواہ دینِ اسلام کے حق میں مخلص نہ ہو لیکن وہ اپنے مسلک کے حق میں ضرور مخلص ہو گا۔ اور جو اپنے مسلک کے حق میں مخلص ہو گا وہ چپ نہیں بیٹھے گا۔ وہ دوسرے مسالک پر انگلی بھی اُٹھائے گا اور زبان سے ان کے لتّے بھی لے گا۔ کیونکہ بزرگوں نے صدیوں پہلے یہ فرما دیا تھا کہ مُلّا آں باشد چُپ نہ شود۔ مولوی اسی کو کہتے ہیں جو کسی بھی حال میں چپ نہ رہے۔ یعنی جہاں بولنے کی ضرورت نہ ہو وہاں بھی بولے۔ اور اچھے مولوی کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ صرف اپنی کہے اور دوسرے کی بالکل نہ سنے۔ کیونکہ دوسرے کی سُننے میں اپنے عقائد کی تباہی کا خطرہ ہے۔

مسلمانوں میں ۲۵ فیصد اختلافات کی وجہ ہمارے نیتا ہیں۔ جو مسلمانوں کو نسلی، علاقائی اور ذات پات کے اختلافات میں اُلجھا کر ان سے ووٹ پرا پت کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں پانچ فیصد اختلافات کی وجہ مسلمانوں کی جہالت اور بدعقلی ہے۔ لیکن زیادہ تر اختلافات مذہبی نوعیت کے ہیں اور ان اختلافات کو علماء بڑھاوا دیتے ہیں۔ پھر ان ہی علماء سے اتحاد کی اپیل کرنا بے سود ہے کیونکہ مسلمانوں کے اختلافات سے سب سے زیادہ فائدہ علماء ہی کو ہوتا ہے جب دیوبندی بریلوی تنازع پیدا ہو گا۔ تو اپنے اپنے پالوں میں دونوں قسم کے مولویوں کی پوچھ ہوگی۔ اور دونوں ہی مکتب فکر کے اسٹیجوں پر مولویوں کو مداریوں کی طرح پیش کیا جائیگا۔ جہاں وہاں وہ مذہبی قسم کی اُچھل کود کر کے اپنا اپنا لوہا منوائیں گے اور منہ مانگے دام وصول کریں گے۔ ان نقد فوائد کے ہوتے ہوئے علماء حضرات اتحادِ فکر کی آرزو بھی کیوں کریں گے؟۔

آصف صاحب مزید فرماتے ہیں۔

"نئے شاہی امام نے اتحادِ ملت کے لئے علماء کرام کو جو آواز دی ہے وہ صدا بہ صحرا نہیں ہونی چاہئے کیونکہ علماء کرام کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ میدانِ عمل میں آئیں اور ملت کے مختلف دھاروں کو ایک لڑی میں پرو دیں۔"

مجھ صاحبِ ہوش کی رائے یہ ہے کہ اگر شاہی امام کی آواز صدا بہ صحرا نہ بن کر صدا بہ شہر بن گئی۔ اور مسلمانوں اور علماء کے کانوں پر جوں رینگ گئی اور مسلمانوں اور علماء نے سوءِ اتفاق سے ان کی آواز پر لبیک کہنے کی غلطی کر لی۔ تو سمجھ لیجئے کہ مسلمانوں کی محفلوں اور مجلسوں سے رونق اور چہل پہل کا کام تمام ہوا۔ کیونکہ ساری رونقیں اور ساری لذتیں تو ایک دوسرے کے ساتھ منہ زوری کرنے ہی میں ہیں۔ اگر لوگوں نے اختلافات سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ تو پھر گلی کوچوں میں موت کی سی خاموشی کے سوا کیا بچے گا! آج جب کوئی مسلمان نماز پڑھنے کے لئے کسی مسجد میں جاتا ہے۔ تو پچاس قسم کے اعتراضات اس کے دماغ میں کُل بلاتے ہیں اور وہ مسجد ہی میں جا کر بیچارہ اپنی زبان کھولتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ مناسب جگہ اسے پوری دنیا میں دستیاب نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہر مسجد میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد جو چائیں چائیں ہوتی ہے وہ کبھی نہ کسی پر اعتراض ہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر اعتراض کے لئے کسی کے خلاف کوئی مسالہ دستیاب نہیں ہوتا تو بے چارے امام ہی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور امام پر اُنگلی اُٹھانے کا نمازیوں کو قانونی حق حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر بیوی کا ایک ہی خصم ہوتا ہے لیکن لے دیکر ایک امام ہی ایسی جورو ہے جس کے بیک وقت سو خصم ہوتے ہیں۔ اور متولی سُسر کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس پر اعتراض کرنا از بسکہ آسان ہے۔ ذرا سوچئے اگر لوگ مسجدوں میں چپ چاپ آکر چپ چاپ نکل جائیں گے تو یہ پانچوں وقت کی

نماز تو اچھی خاصی جنازے کی نماز ہو جائے گی۔ بھلا پھر مسجدوں میں دل کیسے لگے گا۔ آج تو صورتِ حال یہ ہے کہ بے شمار مسلمانوں کی حسرتیں مسجد ہی میں نکلتی ہیں جب باہمی رسّہ کشی باقی نہیں رہے گی۔ اور لوگ ازراہِ بدنفسی اگر متحد ہوگئے تو پھر مساجد کی چار دیواریوں میں ہا ہو کا عالم ہو جائیگا اور پھر لوگ گھروں ہی میں نماز پڑھنے لگیں گے۔

میں لنگڑے پیر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایک مسجد میں دو ایسے مسلمانوں کو داڑھی کے سائز پر بحث کرتے ہوئے دیکھا ہے جو دونوں داڑھی رکھنے کی غلطی سے محفوظ تھے دراصل بحث کے لئے نہ علم کی ضرورت ہوتی ہے نہ علم کی۔ بس تھوڑی بہت بے حیائی میسر ہونی چاہئے۔ اگر بے حیائی تھوڑی سی بھی ہاتھ لگ جائے تو پھر کہیں بھی اُلجھ جائیے اور کسی سے بھی بھڑ جائیے۔ بے حیائی چھوٹے بڑے کی تفریق کو مٹا دیتی ہے۔ علم اور جہل کے امتیاز کو ختم کر دیتی ہے۔ انسان اس بے حیائی سے اپنا رشتہ قائم کر کے لوگوں کے سروں پر چڑھ جاتا ہے۔ اور عبادت گاہوں میں بھی ہنہنانے سے باز نہیں آتا۔ سوچئے اگر اختلافاتِ امت کا بیڑہ غرق ہو گیا اور کسی فقیر کی بددعا سے مسلمانوں کو متحد اور متفق ہونے کی توفیق ہو گئی تو مساجد اور عبادت گاہوں کا کیف بھی ختم ہو جائے گا کیونکہ کچھ اللہ والے ایسے بھی ہیں جو عبادت گاہوں میں آتے ہی اس لئے ہیں کہ ان سے اچھی جگہ بحث و مباحثہ کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔ بحث کا فائدہ ایک یہ بھی ہے کہ اسمیں کسی طرح کے عمل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ کا عمل کچھ بھی ہو۔ لیکن آپ کو بحث اپنے ہی عمل کے خلاف کرنیکا بھی پورا پورا حق حاصل ہے۔ ہم ایسے بہت سے لوگوں سے واقف ہیں جو شب برات کے موقعہ پر حلوا کھلم کھلا کھاتے ہیں لیکن اس حلوے کو وہ بزبان خود بدعت قرار دینے سے بھی باز نہیں آتے۔ آپ اکثر احادیث وغیرہ پر ایسے لوگوں کو بحث کرتے دیکھیں گے کہ جن کے باپ دادا کو یہ خبر نہیں ہوگی کہ صحیح حدیث کسے کہتے ہیں۔ یہی تو بحث کی کرامت ہے کہ اس کو اپنانے کے لئے نہ کسی علم کی ضرورت ہے نہ کسی فہم کی۔ آدمی چرب زبان ہو اور کسی قدر بے شرم ہو تو سمجھ لیجئے کہ اس سے زیادہ اچھی بحث کوئی نہیں کر سکے گا۔ اور اس طرح کے بحث کرنے والے اس مرحوم ملت میں ایک ڈھونڈو گے تو ہزاروں ملیں گے اور یہ سب کے سب الاّ ماشاء اللہ ایسے ہوں گے جنہیں پارسائی کی خوبو بھی میسر نہیں ہوگی لیکن جو پارسائی پر دن میں کئی لیکچر دیتے نظر آئیں گے۔ اور یقین کر لیں اس طرح کے جیالے اُن اختلافات کی دین ہیں جو مسلم سماج میں خودرو گھاس کی طرح پیدا ہو رہے ہیں۔

اور یہ بھی اختلاف ہی کی کرامت ہے کہ زبان زوری اور پگڑی اُچھال قسم کی طبیعت کی وجہ سے بعض مہمل قسم کے لوگوں کو اس دنیا میں مقامِ اعلیٰ نصیب ہو جاتا ہے اور گدھے اپنی دُم پر تاؤ دیکر گھوڑوں کے اغل بغل میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ اگر مسلمانوں نے ان اختلافات سے جو وجہ ترقی بھی بنے ہوئے ہیں اور جن سے مختلف اسٹیجوں پر مقررین کو لائق لائٹ بھی مل رہی ہے اپنا پیچھا چھڑا لیا تو یہ پہاڑ جیسی زندگی کیسے کٹے گی۔ کیونکہ اس امت کے اکثر اوقات ایک دوسرے کی غیبت، ایک دوسرے پر لعن طعن، ایک دوسرے پر الزام تراشی، ایک دوسرے کے خلاف زہر افشانی کرنے میں گذر رہی ہے جب اختلافات ہی ختم ہو جائیں گے تو یہ سارے اوصاف جن کا ابھی تذکرہ کیا گیا ہے یہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ اور جب یہ اوصاف نہیں رہیں گے تو دامنِ مسلم میں خزاؤں اور اُداسیوں کے سوا کیا بچے گا۔ جو مسلمان مذہب کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ صرف مذہب کی خاطر ایک دوسرے سے لڑ بھڑ سکتے ہیں وہ اختلافات سے محروم ہو کر کتنے دن زندہ رہ سکیں گے۔ خدا ان مذہبی اختلافات کو زندہ رکھے دینِ مسلمان کی ساری رونق ان ہی کے دم سے نظر آتی ہے۔ اور جہاں اختلافات نہیں ہیں وہاں کا ماحول سُونا سُونا دکھائی دیتا ہے۔ اور ہر شکل مُرجھائی مرجھائی نظر آتی ہے۔

علماء کا بھرم بھی مذہبی اختلافات کی وجہ سے قائم ہے۔ امت میں پھیلے ہوئے اختلافات ہی کی وجہ سے جگہ جگہ دارالافتاء کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور قسم قسم کے مفتی دنیا کے ہر ہر خطے میں اُبھر رہے ہیں۔ اور اب ایسی جھگڑوں کی وجہ سے دارالقضاء بھی دن دونی رات چوگنی ترقیاں کر رہے ہیں۔ اگر اختلافات کا ملیامیٹ ہو جائیگا تو مدرسوں میں اور افتاء کے مرکزوں میں تالے پڑ جائیں گے اس لئے امت سے اتحاد کی اپیل کرنا ایک طرح کی سازش ہے۔

اور اسمیں کسی غیر ملکی ہاتھ کا بھی اندیشہ ہے۔

آصف صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔

"اس لئے اب ضروری ہے کہ مسلمان سیاسی طور پر بیدار ہوں اور علماء کرام کی باتوں کو غور سے سُنیں اور فوراً اتحادِ ملت کے لئے کوشاں ہو جائیں۔"

عجیب بات ہے۔ شاہی امام صاحب تو علماء سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ گویا کہ علماء اپنے فرضِ منصبی سے غفلت برت رہے ہیں۔ تب ہی تو اپیل کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن ہمارے آصف صاحب جنھوں نے شاہی امام کے پیغام کو ہم تک پہونچانے کی غلطی کی ہے وہ عوام سے اس بات کی اپیل کر رہے ہیں کہ وہ علماء کی بات کو غور سے سُنیں۔ اگر علماء اتحاد کی بات کر رہے تھے تو ان سے اتحاد کی اپیل کیوں کی جا رہی ہے۔ اور اگر وہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو پھر ان کی باتوں کو غور سے سُننے کی تاکید کیوں کی جا رہی ہے۔؟

کیا آصف صاحب بھی یہ چاہتے ہیں کہ عوام علماء کی لن ترانیاں غور سے سُننے کے بعد مزید اختلافات کا شکار رہوں۔ اس بات کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے کہ علماء بلا شبہ مسلکی اختلافات کو ہوا دینے کے ذمہ دار ہیں۔ دینِ اسلام میں کہنے سُننے کو بہت کچھ ہے۔ پھر اختلافی مسائل ہی پر زبان کیوں کھولی جاتی ہے محض اس لئے نا کہ یہ طرزِ تقریر آسان ہوتا ہے۔ اور اسمیں پیسے بھی اچھے ملتے ہیں اور سستی قسم کی شہرت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے خیال سے علماء اختلافات سے اپنا دامن نہیں بچا سکتے۔ اسمیں ان کا نقصان ہے۔ اور جب تک علماء اختلافات سے دامن نہ بچائیں ان کی بات کو غور سے سُننے کی نصیحت کرنا۔ درخت پر بیٹھکر آرا چلانے کے برابر ہے۔ لیکن علماء کی بات سُننے سے یہ فائدہ ضرور ملے گا کہ اختلافات کا زور اور بڑھ جائے گا۔ اور مسلم محلوں کی رونق میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ تمام پھٹ بھیوں کو علماء کی تقریر ہی سے تو مواد ملتا ہے۔

آصف صاحب فرماتے ہیں۔

"دور کیوں جائیں کچھ سال قبل ہریجنوں اور دلتوں کے نام پر ایک پارٹی بہوجن سماج قائم کی گئی تھی۔ شروع میں اس پارٹی کے کانشی رام سے کم ہی لوگ واقف تھے کانشی رام نے اپنے ساتھ ہریجنوں کو دلتوں کو لیا اور اتحاد کا نعرہ بلند کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ پارٹی ملک کی قومی پارٹیوں میں شامل ہو گئی۔ اور بہوجن سماج پارٹی نے اپنا وجود منوا لیا۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس ہریجنوں اور دلتوں سے زیادہ وسائل ہیں مسلمان ان سے زیادہ مالدار اور ان سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ سماجی اعتبار سے بھی ان سے زیادہ بلند ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ناکام و نامراد ہیں۔ اور اس کی خاص وجہ آپسی بکھراؤ اور سیاسی انتشار ہے۔"

آصف صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ بہوجن سماج پارٹی قائم کرنے والا اپنی قوم کی حد تک مخلص تھا۔ اور اس کی قوم بھی کسی افتراق و انتشار کا شکار نہیں تھی۔ ان میں کوئی شیعہ سُنی نہیں تھا۔ کوئی حسینی یزیدی نہیں تھا۔ کوئی دیوبندی بریلوی نہیں تھا کوئی قاسمی مدنی نہیں تھا کوئی شافعی اور حنفی نہیں تھا۔ وہ سب کے سب ہریجن تھے اس لئے ان میں اونچ نیچ کا بھی کوئی اختلاف نہیں تھا اس لئے کانشی رام کو زبردست کامیابی ملی۔ مسلمانوں میں معاملہ دگرگوں ہے۔ ہمارے یہاں جو لیڈر قوم کی بھیڑ جمع کر کے ایوانِ حکومت تک رسائی حاصل کرتا ہے وہ ایوانِ حکومت میں گھستے ہی قوم کو فراموش کر دیتا ہے۔ اور اپنی انگلیوں کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ وہ تر کس طرح ہوں گی۔ اور پھر بہت جلد وہ کسی گوشۂ وزارت میں جا چھپتا ہے۔ بے چاری قوم اس کی تلاش میں سرگرداں۔ سڑکوں پر ماری ماری پھرتی ہے۔ پھر یہ قوم کسی طرح اپنے لیڈر کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور سرِ راہ چلتے چلتے اسے قیمتی کار میں جاتے دیکھکر شور مچا کر اس کی گاڑی کو روک لیتی ہے۔ لیڈر صاحب حیران و پریشان ہو کر پوچھتے ہیں۔ بھئی آپ لوگ کون ہو؟

آپ نے ہمیں نہیں پہچانا۔

ارے بھئی۔ اگر نہیں پہچانا تو کیا کوئی جرم کر دیا میں نے۔ تم خود بتاؤ۔ تم ہو کون۔ اور اس طرح تم نے میری گاڑی کو کیوں روکا۔

آگے بڑھکر۔

درد بھری آواز میں ایک بوڑھا آدمی کہتا ہے۔ عالی جناب ہم آپ کے ووٹر ہیں۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنے گھروں میں آگ لگائی تھی۔ ہم نے آپ کی خاطر گھر گھر جا کر آپ کا پرچار کیا تھا۔ آپ کی ریلی کی شان بڑھانے کے لئے ہم نے اپنی ٹرولیاں داؤ پر لگا دی تھیں۔ آپ کا وعدہ تھا کہ آپ ایم پی کا الیکشن جیت کر ہمارے وارے کے نیارے کریں گے۔

ہاں ہاں۔ یاد آیا۔ تم لوگ گھبراؤ نہیں۔ میں آج بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ اور یہ میرا فون نمبر کل صبح ۸ بجے میرے فون پر بات کرنا۔ پھر میں تمہیں اپنے آفس میں بُلا کر تمہاری فریادیں سنوں گا۔ لیڈر اپنی جان بچانے کے لئے اپنی قوم کے افراد کو جھانسا دیکر چلتا بنتا ہے۔ دکھوں کی ماری یہ اُمید پرست قوم اپنے لیڈر کی بے وفائیوں کی تاویلیں شروع کر دیتی ہے۔ کہ دیکھا کتنا بھلا آدمی ہے کتنے پیار سے باتیں کر رہا تھا۔ اور ہزار مصروفیات کے باوجود ہمیں پہچان بھی لیا تھا۔ ہماری بھی تو غلطی تھی کہ ہم نے اس کی صحیح معنوں میں تلاش نہیں کی۔ اگر دغا باز ہوتا تو اپنا فون نمبر کیوں دیتا۔؟

ہزار تاویلیں کر کے بے چاری قوم۔ پھر راضی برضا ہو کر اگلے دن اپنے لیڈر کو فون کرتی ہے۔ اُدھر سے جواب ملتا ہے ایم۔ پی صاحب باتھ روم میں ہیں۔ ۲۰ منٹ کے بعد پھر فون کیا جاتا ہے۔ تو اُدھر سے جواب ملتا ہے کہ ابھی باتھ روم ہی میں ہیں۔ جی ہاں جتنی دیر میں ہر عورتیں چھٹی نہا لیتی ہیں اتنی دیر میں ہمارے ملک کے ایک نیتا کا غسل نہیں ہو پاتا۔

آدھے گھنٹے کے بعد پھر کال کی جاتی ہے تو جواب ملتا ہے۔ ایم۔ پی صاحب میٹنگ میں ہیں۔ دس منٹ کے بعد پھر کال کی جاتی ہے تو اطلاع ملتی ہے کہ ایم پی صاحب اچانک اس ملک سے باہر چلے گئے۔ اور دس دن کے بعد آئیں گے۔

پانچ سال کے بعد یہی لیڈر کوئی نیا فارمولہ لیکر۔ جو قوم کو ہراساں کرنے والا ہو۔ لیکر پھر حاضرِ خدمت ہو جاتا ہے اور قوم اپنی جہالت اپنی ناسمجھی اور اپنی عاقبت نا اندیشی کے کارن اس لیڈر کو اپنا ووٹ نت نئی اُمیدوں کے ساتھ دے دیتی ہے۔ ان لیڈروں کو زندگی کے گل چھرے اُڑاتے ہوئے ایک بار بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ان کی قوم فقر و فاقے میں مبتلا ہے۔ اور بربادی اور ذلت کے آخری مرحلوں سے گذر رہی ہے۔ لیڈر کو اپنا اقتدار باقی رکھنے کے لئے جو بھی فارمولہ دستیاب ہوتا ہے اس کو وہ استعمال کر کے بار بار اپنی قوم کا اُلو بنا لیتا ہے اور اپنا اُلو سیدھا کر کے اتراتا پھرتا ہے۔ اور جہالتِ قوم کا پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

کانشی رام۔ اپنی قوم کے لئے ہمارے مسلم لیڈروں سے زیادہ معتبر ہے۔ اسی لئے وہ ایک پارٹی بنانے میں کامیاب رہا پھر اس کی قوم بھی مذہبی اور سماجی انتشار کا شکار نہیں ہے اس لئے بھی اس کو اپنا راستہ بنانے میں کسی بڑی دشواری کا سامنا کرنا نہیں پڑا۔ ہمارے یہاں اگر کسی لیڈر کو ذرا سی بھی مقبولیت ملتی ہے تو قوم کے مختلف ذہنوں کے لوگ اس کا حساب کتاب شروع کر دیتے ہیں اس بات کی تحقیقات شروع ہو جاتی ہیں کہ یہ لیڈر دیوبندی ہے یا بریلوی۔ شیعہ ہے یا سُنی انصاری ہے یا پٹھان۔ اور پھر وہ جو کچھ بھی ثابت ہو اس کی مخالفت کا کوئی نہ کوئی سرا ڈھونڈ نکالتے ہیں۔ اور اسے ذلیل کرنے کی اسکیمیں مرتب کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں کسی بھی لیڈر کی مخالفت جس قدر آسان ہے اس قدر آسان کسی قوم میں نہیں ہے۔ آصف صاحب کی یہ بات شاید درست ہے کہ مسلمان ہریجنوں کے مقابلے میں زیادہ تعلیم یافتہ ہے۔ اور زیادہ مالدار ہے۔ یہ مالداری ہی کی علامت ہے کہ ہر مسلم گھر میں ٹی وی رکھا ہوا ہے۔ اور گھر گھر میں ڈش انٹینا لگے ہوئے ہیں۔ ہوٹلوں اور قحبہ خانوں میں پوری چہل پہل دکھائی دیتی ہے۔ جس مسلمان کو دیکھو کچھ نہ کچھ کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہے کوئی حلیم کھا رہا ہے۔ کوئی تحری کو لپٹا ہوا ہے۔ کوئی کھڑا گنے کا رس پی رہا ہے۔ کوئی سیک کے کباب تناول کر رہا ہے۔ غرضیکہ پوری قوم کھانے میں مصروف نظر آتی ہے اور ظاہر ہے کہ مالداری کے بغیر یہ ٹھاٹ باٹ ممکن نہیں ہیں۔ بے چارے ہریجن اور دلت اس قوم کے مقابلے میں کیا کھائیں گے۔ اور کیا سیر سپاٹے کریں گے۔ رہا تعلیم کا معاملہ تو وہ بھی اب مسلمانوں میں ریل پیل کے ساتھ جاری ہے۔ ترقیٔ تعلیم کا حال یہ ہے کہ جو لوگ خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے انہوں نے بھی اسکول کھول لئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے باقاعدہ کسی اسکول سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ وہ بچوں کو پڑھانے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اور انہیں ملازمت اس لئے مل جاتی ہے کہ یہ پڑھے لکھے ٹیچروں کے مقابلے میں بہت کم تنخواہ پر راضی ہو جاتے ہیں۔ یقین جانئے کہ مسلمانوں میں اب تعلیم کا زور پورے شباب پر ہے۔ لیکن

فہم کا عالم یہ ہے کہ ایک دن ایک عورت مجھ سے کہہ رہی تھی کہ میری ایک لڑکی نے عربی اور انگریزی خوب پڑھی ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا کہ کہاں تک پڑھا ہے تو اس نے کہا کہ قرآن شریف کے ۲ سپارے پڑھے ہیں۔ اور انگریزی میں وہ دس تک کی گنتی پھرا پھر سنا دیتی ہے۔

کاش ہم نے حقائق کی گہرائیوں میں جھانک کر دیکھا ہوتا تو ہمیں اندازہ ہو جاتا کہ ہماری قوم تعلیم کے میدان میں اور عقل و فہم کے میدان میں بہت پیچھے ہے کس قدر افسوس کی بات ہے کہ کل تک جس قوم کو برہمنوں اور اعلیٰ ذات کے ہندؤں سے تشبیہ دی جاتی تھی۔ آج آصف صاحب اسی قوم کے لوگوں کو ہریجنوں اور دلتوں کے مقابلے میں پیش کر رہے ہیں، اسمیں قصور آصف صاحب کا نہیں اس قوم کا ہے جو عروج سے پستی کی طرف جا رہی ہے۔

آصف صاحب فرماتے ہیں۔

"امام احمد سید بخاری نے مسلمانوں کو متحد ہونے کی جو کال دی ہے اس پر سنجیدگی سے سوچیں، خصوصاً علماء کرام اس پر غور فرمائیں اور مسلمانوں کے درمیان آئیں ان کو سمجھائیں اور بتلائیں کہ ان کے تھوڑے سے مفاد سے ملت کو کتنا نقصان پہونچ سکتا ہے۔"

یہاں آصف صاحب نے علماء کی کھلی توہین کر ڈالی ہے ان کا اندازِ بیان کچھ ایسا ہے جیسے علماء اور عوام کے درمیان کوئی ربط نہ رہا ہو۔ حالانکہ علماء ہر سال اپنی قوم کے لوگوں سے بار بار ملاقات کرتے ہیں۔ ماہِ مبارک میں وہ چندہ لینے کے لئے اپنی قوم کے دروازوں پر انتہائی پابندی کے ساتھ دستک دیتے ہیں۔ مالِ قوم کا میل کچیل خود لیکر قوم کے مال کی تطہیر کرتے ہیں۔ اس کے بعد عیدِ قرباں کے موقعہ پر جانوروں کی کھالیں وصول کرنے کے لئے انہیں پھر قوم کے گھروں تک پہونچنا پڑتا ہے۔ اور قوم کو سمجھانا پڑتا ہے کہ کھالوں کا صحیح مصرف کیا ہے اور علماء کو عوام سے ہمدردی نہ ہوتی تو اس طرح گھر گھر بھٹکنے کی کیا ضرورت تھی۔ قوم کی ہمدردی علماء سے کیسے کیسے کام کرا دیتی ہے۔ پھر اور بھی کئی موقع آتے ہیں جنمیں علماء بہ نفسِ نفیس قوم کے افراد سے ملتے ہیں۔ بیاہ شادی کی تقاریب میں بھی علماء اپنی قوم کے شانہ بشانہ کھڑے رہتے ہیں۔ اور قوم کو خوش رکھنے کے لئے اپنے فوٹو بھی ہنسی خوشی کھنچوا لیتے ہیں۔ ان سب حقائق کے ہوتے ہوئے علماء کو یہ تلقین کرنا کہ قوم کے درمیان آئیں اور انہیں سمجھائیں کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا یہ علماء کی توہین نہیں ہے؟

رہی بات اتحاد کی ہے تو علماء یہ کام کیسے کر سکتے ہیں مسلمانوں کے اتحاد سے علماء کا نقصان ہے۔ اگر مسلمان کسی ایک پلیٹ فارم پر آگئے تو اتنے بہت سارے علماء کا جو ہندوستان کے کونے کونے میں بکھرے پڑے ہیں کیا ہوگا۔ یوں بھی اختلاف عوام میں نہیں ہے اختلاف تو علماء کے درمیان ہی ہے۔ اور یہ اختلاف غیر دانستہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ اختلافات اسلئے شروع کئے گئے ہیں کیونکہ ان ہی کے دم سے اپنے اپنے حلقوں میں روٹی روزی اور عزت و مقبولیت موصول ہوتی ہے۔ اگر یہ اختلافات نہیں ہوں گے تو نہ جلسے ہوں گے اور نہ کتابیں چھپیں گی۔ اس لئے علماء کو اس کام پر مجبور نہ کریں جو ناممکن ہے۔ اور جس سے سراسر علماء کا نقصان ہے۔ بھئی علماء کی آؤ بھگت اسی وقت تک ہے جب تک قوم میں سر پھٹول ہو رہی ہے جس دن مسلمان ایک رنگ میں رنگ گئے اُس دن علماء کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ جائیں گے۔ شبِ برات کا حلوہ محرم کا شربت ربیع الاول کی کھیر، رجب کے کونڈے، بسم اللہ کی تقریب، تیجہ، گیارہویں، تیرہویں، چہلم اور بھی بہت سے ایسے موضوعات ہیں جو کھانے سے تعلق رکھتے ہیں بریلوی حضرات کو اس طرح کے مواقعات پر خوب کھانے کو ملتا ہے اور دیوبندی حضرات جب ان موضوعات کے خلاف لچھے دار تقریریں کرتے ہیں تو بریلوی مکتبِ فکر کے مخالفین علماءِ دیوبند کو اپنے سروں پر بٹھاتے ہیں اور ان کی خوب خاطر مدارات کرتے ہیں اس طرح دونوں طرف کے علماء کی پانچوں تر رہتی ہیں۔ اگر یہ امت اپنی جہالتوں سے باز آکر کسی فکر صحیح سے وابستہ ہو جائے اور اختلافات سے خلاصی حاصل کرلے تو اس کا سب سے زیادہ نقصان ان مولوی حضرات کو پہونچے گا جن کے گھروں میں چولہے ان ہی اختلافات کی بدولت جل رہے ہیں۔

آصف صاحب نے اپنے مضمون کے اختتام پر فرمایا ہے۔

"ان مسلم ورکروں سے درخواست ہے جو اپنے اپنے علاقے کے مختلف سیاسی لیڈروں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں کہ ملت کے مسائل کو حل کرائیں اور اپنی وفاداریاں کسی جگہ گروی نہ رکھکر ایک مرکز پر جمع ہوں۔"

آصف صاحب! پہلے مسلمانوں کے پاس بہت کچھ تھا عزت تھی۔ وقار تھا۔ علم و عمل کی گھن گرج تھی۔ یہ لوگ اقتدارِ اعلیٰ سے مزین تھے۔ ان کے پاس دولتِ دنیا کے ساتھ ساتھ تقوے اور پرہیزگاری کے خزانے بھی تھے۔ شرافت اور نجابت کی پاکیزہ ہوائیں ان کے گھروں میں چلا کرتی تھیں۔ بہاریں ان کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو کر چمن میں جاتی تھی۔ سنجیدگی اور متانت کا سرمایہ بھی انہیں میسر تھا۔ یہ لوگ بہر اعتبار مالدار اور سُرخرو تھے۔ اب ان بے چاروں کے پاس محدود اور مشکوک قسم کی وفاداریوں کے سوا اور بچا ہی کیا ہے۔؟ اگر کسی دوسری قوم سے خوشیاں اور راحتیں انہیں قرض لینی ہوں تو اگر یہ وفاداریوں کو گروی نہ رکھوائیں تو پھر کیا چیز گروی رکھوائیں۔ اب ان کے پاس ہے ہی کیا۔

ہمارے بڑوں نے اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے ملک کی آزادی کے موقعہ پر مسلمانوں کا وقار کانگریس کی چوکھٹ پر رہن رکھوا دیا تھا۔ پچاس برس گذر جانے کے بعد۔ جبکہ کانگریس مسلمانوں سے اپنے قرض کا سُود در سُود وصول کر چکی ہے لیکن اس نے مسلمانوں کا وقار واپس نہیں کیا۔ وہ آج بھی کانگریس کے مہاجنوں کے پاس پڑا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کے پاس اب کسی اور پارٹی کے پاس انہیں رکھوانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اس لئے کوئی دوسری پارٹی انہیں خوشیاں اور راحتیں قرض دیتے ہوئے بھی ڈرتی ہے۔

بے چارے ہمارے معصوم عن الخطا علماء، اس لئے کانگریس ہی کی ہاں میں ہاں ملاتے پر مجبور ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ قوم کا وقار پچاس سال سے گروی پڑا ہے۔ اس لئے قوم کو اِدھر اُدھر بھٹکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے علماء مسلمانوں کو یہ سمجھانے پر مجبور ہیں کہ دین و دنیا میں اپنی بھلائی چاہئے ہو تو درِ کانگریس پر سر جھکاؤ۔ اور سونیا گاندھی سے بغل گیر ہو کر لائف لائن اختیار کرلو۔ ورنہ موت یقینی ہے، علماء اس بات سے واقف ہیں کہ مسلمانوں کی اصل قاتل کانگریس ہے اور کانگریس کے قتل کا انداز فرقہ پرست پارٹیوں سے مختلف ہے یہ قتل کر کے بھی ثوابِ دارین حاصل کر لیتی ہے۔ جبکہ فرقہ پرست پارٹیاں مسلمانوں کا قتل کر کے ثوابِ دنیا بھی حاصل نہیں کر پاتے۔ اس لئے ہمارے علماء کانگریس ہی کے گیسو سنوارنے کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کانگریس ہر قسم کے قتل کا تجربہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کا وقار کانگریس کے دفاتر میں گروی بھی پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اگر مسلمان نے اِدھر اُدھر جھانکنے کی بھی کوشش کی تو یہ کانگریس انہیں چنو کی طرح بھنوا دے گی۔ اس لئے علماء مسلمانوں کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ کچھ بھی ہو عشق کانگریس ہی سے جاری رکھو۔ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ علماءِ دیوبند اور علماء بریلی جو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔ یہ دونوں ہی کانگریس کے متوالے رہے ہیں۔ جنہیں دینِ اسلام ایک نہ کر سکا یہ بھی کانگریس کی چوکھٹ پر جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ خدا تو معاف بھی کر دیتا ہے لیکن کانگریس معاف نہیں کرے گی اس لئے دونوں ایک ساتھ آواز اٹھا کر کانگریس کی ہمنوائی کرتے ہیں اور اپنے اپنے حلقوں میں کانگریس کے لئے اتنا کچھ کرتے ہیں کہ اگر اتنا دینِ اسلام کے لئے کرلیں تو اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے۔

آصف صاحب! ہماری رائے میں آپ مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دینے کے بجائے کسی دوسری بات کی ترغیب دیں۔ کیونکہ آپ کی یہ خواہش کہ مسلمان متحد ہو جائیں پوری ہونے والی نہیں ہے۔ اول تو اس تجویز کو مسلمان ہی ٹھکرا دینگے۔ اور اگر مسلمانوں کی کھوپڑی میں آپ کی بات اُتر گئی تو علماء اس تجویز کا قتلِ عام کر دیں گے کیونکہ انہیں مسلمانوں کے اتحاد سے کاروباری نقصان ہے اور اگر بالاتفاق مسلمان متحد بھی ہو جائیں تو بھی کہاں جائیں۔ یہ متحد ہو کر بھی اس ملک میں ۱۵ ر فیصد ہی رہیں گے متحد ہو کر بھی ۸۵ ر فیصد کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

مسلمانوں کو تو اس بات کی تلقین کریں کہ یہ جہالت گردی سے باہر نکلیں اپنے علماء کی اندھی تقلید نہ کریں۔ کسی ایک پارٹی کے غلام محض بنکر نہ رہیں۔ ہر پارٹی کے اچھے کنڈی ڈیٹ کو آگے بڑھائیں اس طرح ہندوستان کی تمام پارٹیاں مسلمانوں کی ضرورت محسوس کریں گی۔ مسلمانوں کا ووٹ کانگریس کا بینک ووٹ بنا دیا۔ بس یہی بات آج مسلمانوں کی موت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اور اب مسلمانوں کو جب کانگریس کی طرف ہنکایا جاتا ہے تو دوسری پارٹیاں یہ سمجھنے پر مجبور ہوتی ہیں کہ شاید مسلمانوں کا نکاح کانگریس کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اور نکاح کے بعد کسی اور پارٹی سے

تعلق رکھنا چونکہ شرعاً ناجائز ہے اس لئے کانگریس جیسی کیسی ہے اسے نبھاؤ۔ اور اسی کے پلے پر نمازِ محبت ادا کرتے رہو۔

مجھ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسی ایک پلیٹ فارم پر لانے کے بجائے ان میں شعور پیدا کیا جائے۔ تاکہ یہ لوگ اپنے نیتاؤں کی سازشوں اور خود غرضیوں کو سمجھیں اور حماقتوں سے نجات حاصل کر کے یہ عقل کے ناخن لیں۔ اگر مسلمان خواہ مخواہ کسی ایک سیاسی پارٹی کا غلام بنا دیا۔ یا مفاد پرست لیڈروں کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا تو اس کا حشر اس سے بھی زیادہ خراب ہو سکتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہر لیڈر اتحاد کی بات کرتا ہے لیکن ہر لیڈر اتحاد کے خود ہی پرخچے بھی اُڑاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر مسلمانوں میں اتحاد ہو گیا تو ان جیسے بے صلاحیت اور ننگ قوم لیڈروں کو کہاں گھاس پڑے گی آج مسلمانوں کے افتراق و انتشار کی وجہ سے کچھ گدھے گھوڑے بن گئے ہیں۔ اور ان کا گدھاپن اسی وقت تک پوشیدہ ہے جب تک قوم کی آنکھیں نہیں کھل جاتیں اس لئے آج کے لیڈروں کی اصل خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کی قوم جہالت کے بستر پر پڑی خراٹے لیتی رہے۔ اور وہ خود اقتدار پر قابض ہو کر مال ملیدے اُڑاتا رہے۔

احمد بخاری کی یہ اپیل کہ علماء اتحاد و اتفاق کی ترغیب دیں۔ ایک ایسی اپیل ہے جس کا حشر بھری دوپہر میں بُرا ہوتا ہے۔ خود احمد بخاری بھی مسلمانوں کے اتحاد سے کچھ وصول نہیں کر سکیں گے ان کا بھرم بھی اسی وقت تک باقی ہے جب تک مسلمان ایک دوسرے سے بھڑ رہے ہیں اور خوابِ غفلت کا شکار ہیں جس دن مسلمانوں نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اور اپنی عقل کے دروازوں پر چڑھے ہوئے تالوں کو توڑ دیا۔ اس وقت وہ متحد ہو یا نہ ہو اتنا ضرور سمجھ لے گا کہ نیتاؤں نے انہیں قربانی کا بکرا بنوا کر بار بار ذبح کروایا ہے۔ قوم تو بے چاری اس طرح اپنی جان گنوا بیٹھی ہے اور تو اب سیاست سارا کا سارا نیتاؤں کے قبضے میں آیا ہے۔ جس دن قوم آنکھیں کھول دی گی اُس دن سب سے پہلے وہ نیتاؤں کے گلے گھونٹے گی جنہوں نے تقریروں سے انہیں متحد کر کے کسی بھی سیاسی پارٹی سے ان کا سودا کر لیا ہے۔ کب آنکھیں کھولے گی یہ تو خود ہی جانتے۔ آج تو اس قدم کی ضد لئے [illegible] ہے۔ اُن کا جو مرض ہے وہ اہل مدد جانیں۔ میرا یہ پیغام جہالت ہی جہاں تک پہنچے

صحت کے نادر اصول

صبح اُٹھ کر چہل قدمی کریں اور رفتہ رفتہ حسب برداشت مندرجہ ذیل میں سے کوئی ورزش کیا کریں۔ کبڈی، کرکٹ، فٹ بال کھیلنا، ہاکی، گھوڑے کی سواری اور جمناسٹک کھیلنا، کودنا، ڈنڈ پیلنا، پیدل سیر کرنا، ٹینس کھیلنا، دوڑ لگانا اور کشتی لڑنا وغیرہ یہ ورزشیں عمدہ قسم کی سمجھی جاتی ہیں۔

بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ کمی نیند کی وجہ سے انسان کئی ایک مہلک امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر تندرست اور نوجوان آدمی کو کم از کم آٹھ گھنٹے اور بوڑھوں کو اور ناتواں اور کمزور افراد کو دس گھنٹے سونا کافی ہے۔

طلوع آفتاب سے ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر نیند سے بیدار ہونا صحت کے لئے مفید ہے۔ اس کا حامل تمام دن چیست و چالاک اور خوش دل رہتا ہے بلکہ کئی خبیث امراض اس کے نزدیک تک نہیں آتے اور اس طرح دم دبا کر بھاگتے ہیں جیسے شیطان لاحول سے، آفتاب نکلنے پر بھی استراحت میں پڑا رہنا کئی امراض کا سبب ہے۔ مثلاً خیالی اور شہوانی خیالات کا غلبہ جلق اور اغلام کی بدعادات وغیرہ وغیرہ۔

بستر خواب سے بیدار ہوتے ہی میل دو میل کے فاصلے پر کھلے میدانوں اور باغوں میں حاجات ضروریہ سے فارغ ہونے کے لئے جانا چاہئے۔ ایک تو صبح کی سیر دوران خون کو درست کرتی ہے۔ دوسرا باد نسیم کے جھونکے کئی ایک امراض کو بدن سے دور کرنے میں طبیب حاذق کا کام دیتے ہیں۔

حاجات ضروریہ سے فارغ ہو کر مسواک کرنا دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔ ہمیشہ اس پر عمل پیرا ہونے سے دانتوں کو کئی امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ دوسرا رات کی کھائی ہوئی خوراک کے وہ ذرات جو دانتوں میں بوجہ خلال یا غرغرے نہ کرنے کے رہ کر متعفن اور گندے مواد پیدا کرتے ہیں انہیں مسواک مسوڑھوں سے نکال کر دانتوں کی جڑوں کو کمزور ہونے سے بچاتی ہے۔ عموماً سرد پانی سے روزانہ غسل کرنا صحت کے لئے بہت مفید ہے جبکہ غسل کے بعد صاف تولئے سے تمام جسم کو اچھی طرح خشک کیا جائے لیکن کمزور آدمیوں کو حسب برداشت بلحاظ موسم نیم گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ بہ نسبت اس پانی کے سر پر ڈالنے والا پانی ٹھنڈا ہونا چاہئے جس سے کہ غسل کیا جائے۔

قسط ۲۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

جواب میں حارب خاموش ہی رہا کیوں کہ اب وہ تہہ خانے میں داخل ہو گئے تھے۔ عزازیل ان سب کو لے کر ایک ایسے تہہ خانے میں داخل ہوا جہاں سردار اثور اور اس کا بیٹا سوریان اپنے محافظوں کے ساتھ کھڑے تھے اور ان کے سامنے دو جوان موٹی موٹی زنجیروں میں تہہ خانے کے ستونوں کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اُن دونوں جوانوں میں ایک یوناف تھا۔ وہ سب اثور اور سوریان کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔

"دیکھو یوناف اس وقت کیسی عبرت خیز حالت میں ہے۔ یہ وہی یوناف ہے۔ جو کبھی ان گنت قوتوں کا مالک ہوا کرتا تھا۔ اور تم سب کیلئے ناقابل تسخیر بنا ہوا تھا۔" عزازیل تفاخر سے پُر لہجے میں بولا....

پھر وہ دوسرے ستون کے ساتھ جکڑے ہوئے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ "اس کا نام اسیلہ ہے۔ یہ سردار اثور کے قبیلے کا سب سے طاقتور جوان ہے۔ اس نے ایک بار چوں کہ اثور کے خلاف بغاوت کی تھی۔ اس لئے اسے ان تہہ خانوں کا اسیر بنا دیا گیا ہے۔ میرا اور اثور کا ارادہ ہے کہ یوناف اور اسیلہ کو آپس میں ٹکرا کر تماشا دیکھا جائے اور یہ مقابلہ یقیناً تم چاروں کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔"

"یقیناً یہ مقابلہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔" یافان نے مطمئن اور مسکراتی آواز میں کہا۔ "مجھے یہ کیسا عجیب اور اجنبی سا لگ رہا ہے کہ یوناف اپنی ساری قوتوں سے محروم، ہمارے سامنے زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے۔"

اس دوران میں سردار اثور آہستہ آہستہ اپنے قبیلے کے جوان اسیلہ کی طرف بڑھا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "اے اسیلہ! میں جانتا ہوں کہ تیرا گناہ بڑا بھیانک اور تیرا جرم بڑا اکریہہ ہے اس کے باوجود میں ایک شرط پر تجھے آزاد اور معاف کرنے کو تیار ہوں۔"

"میری معافی اور آزادی کی شرط کیا ہے۔" اسیلہ نے بے چینی اور بے یقینی سے پوچھا۔

"یہ جوان۔" اثور نے یوناف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "جو تیرے ساتھ یہاں زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے یوناف ہے۔ اگر تو اس کے ساتھ مقابلہ کر کے اُسے زیر کر لے تو میں تجھے معاف کر کے تیری آزادی کو بحال کر دوں گا۔"

"مجھے یہ شرط منظور ہے۔" اسیلہ نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس جوان سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں۔ جس کا نام یوناف ہے۔"

"ان دونوں کو زنجیروں سے آزاد کر دو۔" سردار اثور نے اپنے محافظوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ "تاکہ اس مقابلے کی ابتدا ہو۔"

اثور کے محافظ فوراً آگے بڑھے اور انہوں نے یوناف اور اسیلہ کو زنجیروں سے آزاد کر دیا۔ جب اسیلہ کی زنجیریں کھل گئیں تو وہ بڑی خونخواری سے حملہ کرنے کیلئے یوناف کی طرف بڑھا۔

"اے اجنبی جوان!" یوناف نے اسیلہ کو مخاطب کرتے ہوئے سمجھانے کے انداز میں کہا۔ "میں نہیں جانتا تو کون ہے اور کس جرم کی پاداش میں تجھے یہاں لایا گیا ہے۔ پر سُن رکھ میرے ساتھ مقابلے میں تجھے تباہی، بربادی اور اپنی ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ اس مقابلے سے باز رہ اور اپنے اس حال پر قانع رہ ورنہ اس مقابلے کے بعد تجھے پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ملے گا۔"

لیکن اسیلہ نے یوناف کی اس نصیحت پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ اور آگے بڑھ کر ایک زوردار مکہ، یوناف کی گردن پر جڑ دیا۔ یوناف اس اچانک حملے سے لڑکھڑا کر انتہائی بے بسی کے عالم میں فرش پر

گر گیا۔ اس موقعے پر یوناف کی اس بے بسی پر عارب، یافان، ہیوسا اور نبیطہ کے علاوہ عزازیل نے بھی خوشی کے قہقہے بلند کیے۔ زمین پر گرے ہوئے یوناف پر اسیلہ نے لگاتار اپنے پاؤں سے کئی ضربیں لگائیں جس کے نتیجے میں یوناف کی پیشانی سے خون بہہ نکلا۔

پھر دفعتاً یوناف برق کے کوندے کی سی تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ انتہائی غضب ناک دکھائی دے رہا تھا۔ اسیلہ نے پھر آگے بڑھ کر جب یوناف پر ضرب لگانا چاہی تو یوناف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر چیلنج دیتی نگاہوں سے اس نے اسیلہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تجھ میں ہمت ہے تو اپنا بازو مجھ سے چھڑا کر دکھا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف نے اس کے جسم کے مختلف حصّوں پر دو چار ضربیں لگا کر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور سر سے بلند کر کے تہہ خانے کے فرش پر پٹخ دیا۔ اسیلہ تکلیف کی شدت سے کراہنے لگا۔ اور جب اس نے دیکھا کہ یوناف انتہائی قہرمانیت کے ساتھ پھر اس کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس نے کراہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر یوناف سے منت کرنے کے انداز میں کہا۔

"مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے خطا ہوئی جو میں تمہارے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے رضامند ہو گیا۔"

اسیلہ کی یہ حالت دیکھ کر یوناف رُک گیا۔ عین اسی وقت عزازیل نے عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے عارب! کیا تم یوناف سے اپنے انتقام کی ابتدا اس تہہ خانے میں نہ کرو گے۔ آگے بڑھ کر اس سے ٹکرا جاؤ۔ پہلے اپنی طبعی حالت میں اس سے مقابلہ کرو۔ اگر تم غالب رہے تو بہتر.... لیکن اگر تم یہ دیکھو کہ تم یوناف کو زیر نہیں کر سکتے تو پھر اپنی سرّی قوتوں کو عمل میں لاؤ اور یوناف کو مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دو۔"

عارب فوراً آگے بڑھا اور یوناف کی پشت کی طرف سے ہو کر ایک زوردار گھونسا اس کی گردن پر رسید کر دیا۔ یوناف اس حملے کے لئے تیار نہ تھا۔ لہٰذا وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور تہہ خانے کے فرش پر گر گیا۔ لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پلٹ کر دیکھا۔ عارب پر نگاہ پڑتے ہی اس کی حالت بدل گئی۔ اس کی کیفیت ایسی ہو گئی تھی جیسے اس نے کوئی تلخ مشروب پی لیا ہو۔ اس کے چہرے پر قہر کی بارش ہونے لگی تھی۔ سینے سے چنگاریاں پھوٹنے لگی تھیں اور اس کی آنکھیں آگ برسانے لگی تھیں۔

"اے عارب! کیا تو بھی مجھ سے ٹکرانے لگا؟" اس نے عارب کو مخاطب کر کے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "کیا میں نے اس سے قبل تجھے ایک بار کوہستانِ نور میں اور دوسری بار جبل قاسیون میں شکست سے دوچار نہیں کیا تھا۔؟ پر اس میں تیرا کیا قصور... تو آدمؑ کے جس بیٹے کی نسل سے ہے۔ وہ بھی ایسا ہی تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اپنے بھائی ہابیل کو کیوں قتل کرتا۔"

پھر یوناف آہستہ آہستہ عارب کی طرف بڑھا۔ عزازیل، یافان، ہیوسا، نبیطہ بڑے انہماک اور دلچسپی سے اُن دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ قریب آ کر یوناف نے عارب پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ اُچھلتا ہوا دور جا گرا۔

پھر یوناف اس پر پل پڑا اور اُسے دَم نہ لینے دیا۔ عارب نے سنبھلنے کی بڑی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ کیوں کہ یوناف نے اس پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کر دی تھی۔ عارب کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے کوئی نادان اور کمسن بچّہ اپنے غضب ناک باپ کے ہاتھوں پٹ رہا ہو۔ عزازیل، یافان، ہیوسا اور نبیطہ اب پریشان اور فکرمند دکھائی دے رہے تھے۔ عارب کے جسم کے کئی حصّوں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور اس کا جسم یوناف کی ضربوں سے زخم زخم ہو رہا تھا۔ اچانک عارب اپنی سرّی قوّتوں کو حرکت میں لایا۔ اور یوناف کے نیچے لیٹے لیٹے اس نے ایسا حربہ استعمال کیا کہ یوناف بُری طرح اچھل کر تہہ خانے کے سنگی ستون سے جا ٹکرایا۔ اس کے بعد جو عارب نے یوناف کو مارنا شروع کیا تو الاماں....

عارب نے اپنی سرّی قوّتوں سے یوناف کو مار مار کر ادھ موا کر دیا پھر یوناف کے سَر کے بال پکڑ کر اس کے مُنہ پر زوردار طمانچہ مارتے ہوئے عارب نے پوچھا۔ "کیا تم میرے ہاتھوں اپنی شکست تسلیم کرتے ہو؟"

"ہاں میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں۔" یوناف نے مُردہ سی آواز میں کہا۔ تب عارب نے یوناف کو چھوڑ دیا۔ ابلیکا نے احتیاط کے طور پر یوناف کے گلے میں جو چمڑے کا ٹکڑا ڈالا تھا جس پر وہ تحریر کندہ تھی جسے پڑھ کر یوناف اپنی ساری کھوئی ہوئی قوّتیں حاصل کر سکتا تھا۔ یوناف اس تحریر سے کام لینا بھی بھول چکا تھا۔ کیوں کہ عزازیل نے اس پر ایسا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی ساری سرّی، لاہوتی اور وہ قوّتیں بھول گیا تھا جو ابلیکا سے وابستہ تھیں۔ اس موقع پر سردار اثور نے گرج کر اپنے چار محافظوں سے کہا کہ اُن دونوں کو جکڑ کر سونے کی کانوں میں کام کرنے کیلئے لے جائیں۔ وہ چاروں محافظ حرکت میں آئے۔ انہوں نے یوناف اور اسیلہ کو زنجیروں میں جکڑا اور سونے کی کانوں میں کام لینے کیلئے انہیں باہر لے گئے۔ عارب، عزازیل، یافان، ہیوسا اور نبیطہ بھی سردار اثور اور اس کے بیٹے سوریہ کے ساتھ تہہ خانوں سے نکل کر بستی کی طرف بڑھ گئے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنا قیام ارض فلسطین میں ہی رکھا ہوا تھا یہاں آپ نے قطورا نام کی ایک اور عورت سے بھی شادی کر لی تھی۔ جس کے بطن سے آپ کے بیٹے زمران، یقشان، مدان، مدین، اشبق اور شوخ پیدا ہوئے تھے۔ جن دنوں ابراہیمؑ کے بڑے فرزند اسمٰعیلؑ ابھی شیر خوار ہی تھے تو خدائے واحد نے ابراہیمؑ کو وحی کی۔ "ہم تمہیں کعبۃ اللہ کی دوبارہ تعمیر کے عظیم الشّان کام پر مامور کرتے ہیں۔ ہم تمہیں اس جگہ کی نشان دہی کر دیں گے جہاں کعبہ کی تعمیر کرنا ہوگی۔ تاکہ اس تعمیر ہونے والے گھر کو پاک صاف کر کے طواف اور نماز سے آباد کرو۔ لیکن اس گھر کی تعمیر سے پہلے اپنے چہیتے لختِ جگر اسمٰعیلؑ اور اپنی رفیقۂ حیات ہاجرہ کو اس سنسان و بیابان جگہ چھوڑ آؤ۔ جہاں کعبہ کی تعمیر ہونا ہے۔ تاکہ تمہارے اس بیٹے کی وجہ سے یہ زمین آباد ہو جائے۔"

اللہ کے اس حکم کی تعمیل کے لئے جبرائیلؑ براق لے کر ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تاکہ تعمیلِ ارشادِ ربّانی میں تاخیر نہ ہو ابراہیمؑ اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کے ساتھ اس براق پر ارضِ حجاز کی طرف روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر میں جب آپ کا گزر کسی بستی کے اوپر سے ہوتا تو آپؑ جبرائیلؑ سے پوچھتے "کیا یہی ہمارا مقصودِ سفر ہے۔؟" اس کے جواب میں جبرائیلؑ فرماتے کہ نہیں ابھی آپ کا سفر جاری ہے۔ سفر کرتے ہوئے آپ ایک ایسی سرزمین میں داخل ہوئے جس کی زینت صرف خاردار جھاڑیاں اور ببول کے درخت تھے اور ہر طرف خشک اور بے آب و گیاہ گھاٹیاں تانک جھانک کر رہی تھیں۔ پھر ایک ناہموار اور خشک ٹیلے کے پاس یہ سفر تمام ہوا۔ اور جبرائیلؑ نے اُس سرخ ٹیلے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"یہ وہ جگہ ہے جہاں آنے والے دور میں آپؑ کو بیت اللہ کی تعمیر کرنا ہوگی"۔ چنانچہ جبرائیلؑ آپ کو وہاں چھوڑ کر چلے گئے۔ ابراہیم کو بھی وہاں رُکنے کی بجائے کوچ کر جانے کا حکم تھا۔ لہٰذا آپ نے ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیلؑ کو زمزم والی جگہ پر ایک درخت[۱] کے نیچے بٹھایا اور دونوں ماں بیٹے کو آرام کرنے کی تلقین کر کے جب وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہاجرہ نے پوچھا۔

"اس لق ودق صحرا اور چٹیل میدان میں ہمیں یک و تنہا چھوڑ کر آپ کہاں جا رہے ہیں۔ جب کہ یہاں نہ کوئی ہمارا مونس و مددگار ہے اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے جس سے حیات کا سلسلہ جاری رہ سکے۔"

ابراہیمؑ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور وہاں سے وہ روانہ ہو گئے۔ ہاجرہ آپ کے پیچھے بھاگیں اور آپ کا دامن تھام کر پوچھا۔

"کیا یہ مشیّتِ ایزدی ہے اور کیا خداوندِ مہربان نے آپ کو ہمیں یہاں چھوڑ جانے کا حکم دیا ہے۔؟"

"ہاں یہ مشیّتِ ایزدی ہے۔" ابراہیمؑ نے کہا۔ "اور میرے رب نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

ابراہیمؑ سے یہ جواب سننے کے بعد ہاجرہ نے بڑی طمانیت اور سکون سے کہا۔ "اگر یہ اس کا حکم ہے جو ہم سب کا رب ہے تو پھر آپ ضرور تشریف لے جائیے۔ اب میں فکرمند نہیں ہوں۔ اب وہ ہمیں ضائع نہ کرے گا۔ اس رب پر ہمیں کامل بھروسہ ہے۔" پھر ہاجرہ واپس لوٹیں اور اسمٰعیلؑ کو گود میں لے کر اس سنسان صحرا اور سنگستان میں بے یار و مددگار بیٹھ گئیں۔[۳]

ابراہیمؑ رخصت ہونے کے بعد جب ثنیہ[۴] نامی ٹیلے کے پاس پہنچے تو یہاں آپ کو یقین ہو گیا کہ ہاجرہ اب ان کا پیچھا نہیں کر رہی ہیں۔ آپ اُس ٹیلے کے پاس بیٹھ گئے اور مڑ کر پیچھے دیکھا۔ آپ نے اپنا رُخ اس سرخ ٹیلے کی طرف کیا جس پر بعد میں کعبۃ اللہ کی تعمیر ہونے والی تھی اور اس موقعے پر آپ نے انتہائی عاجزی اور انکساری سے اپنے رب سے دعا کی۔

"اے ہمارے رب! میں اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے قریب ایک چٹیل میدان میں جو ناقابلِ زراعت ہے، آباد کرتا ہوں۔ تاکہ وہ نماز کا اہتمام کریں تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرما دے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔"[۵]

یوں ابراہیمؑ رخصت ہو کر ارضِ فلسطین کی طرف چلے گئے۔ حضرت ہاجرہ کے پاس پانی کا جو ذخیرہ تھا۔ وہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس پینے کو پانی کا ایک قطرہ نہ رہا اور اسمٰعیلؑ پیاس

---

۱ ماخوذ از تاریخ مکہ ص۸۴ ۲ تاریخ مکۃ المکرمہ۔

۳ بخاری شریف، کتاب الانبیاء، البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص۱۵۴ (ابن کثیر)

۴ ثنیہ نام کا یہ ٹیلہ آجکل موجودہ مکۃ المکرمہ کے محلہ شبیکہ کی جانب واقع ہے۔

۵ قرآن مقدس (سورۂ ابراہیم)

کی شدت سے تلملانے لگے حضرت ہاجرہ کبھی تو اپنی تنہائی اور بے کسی کا خیال کرتیں اور کبھی پیاس سے بے حال ہوتے اسمٰعیلؑ کی طرف دیکھتیں۔ اس بھیانک جنگل میں نہ تو کسی انسان کا گزر تھا۔ نہ ہی کوسوں دور کسی بستی کا نشان۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ـــــــ اس بے آب وگیاہ وادی میں پانی ملنے کی کوئی امید بھی نہ تھی۔

اسمٰعیلؑ کا اضطراب اور بے چینی دیکھ کر حضرت ہاجرہؓ دل برداشتہ سی ہو کر اٹھیں اور قریب ہی جبلِ صفا کی طرف بھاگیں۔ جبلِ صفا پر چڑھنے کے بعد آپ نے اپنی متجسسانہ اور مضطربانہ نگاہیں ہر سمت دوڑائیں کہ شاید کوئی بھولا بھٹکا انسان دکھائی دے یا کہیں پانی کی نشان دہی ہو جائے لیکن وہاں تو مایوسی اور محرومی کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ کی نگاہ قریبی پہاڑ ـــ پر پڑی جو جبلِ مروہ تھا۔ لہٰذا آپ صفا سے اُتریں۔ درمیانی وادی کو انہوں نے بڑی تیزی سے طے کیا۔ پھر وہ جبلِ مروہ پر چڑھ گئیں۔ پوری توجہ اور یک جہتی کے ساتھ گرد و پیش کا جائزہ لیا۔ لیکن وہاں بھی کچھ نہ تھا مایوس ہو کر آپ نے دوبارہ جبلِ صفا کا رُخ کیا۔ اس طرح حضرت ہاجرہؓ نے صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور اس سعی و کشمکش کے دوران آپ بھاگ کر اپنے بچّے کو بھی دیکھ آتیں۔ اسمٰعیل کی بگڑتی حالت دیکھ کر آپ کے غم واندوہ اور کرب و ملال میں ہر لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

ساتویں مرتبہ حضرت ہاجرہ جب جبلِ مروہ پر آئیں تو انہیں کوہستانوں اور وادیوں کے اندر گونجتی ہوئی ایک پُرکشش اور دلفریب آواز سنائی دی۔ جبلِ مروہ کے اوپر آپ ہمہ تن گوش ہو کر کھڑی ہو گئیں۔ اور دوبارہ اس آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگیں۔ وہ خوش گوار آواز پھر آپ کو سنائی دی۔ آپ نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے حیرت و پریشانی سے کہا۔

"بارِ الٰہ! یہ کیسی آواز ہے۔؟" آپ کے کان جب پھر اس روح پرور آواز سے لطف اندوز ہوئے تو آپ نے اندازہ لگا لیا کہ یہ آواز اس طرف سے آ رہی ہے۔ جدھر آپ کے بیٹے اسمٰعیل ہیں۔ لہٰذا وہ دیوانہ وار اس طرف بھاگیں۔ جب قریب گئیں تو دنگ رہ گئیں۔ وہاں ان کے بیٹے اسمٰعیلؑ کے قریب اللہ کے مقرب فرشتے جبرائیلؑ کھڑے تھے۔

ہاجرہ جب قریب پہنچیں تو جبرائیلؑ نے پوچھا "ابراہیمؑ آپ کو اس سنسان اور بیابان جنگل میں کس کے سپرد کر گئے ہیں۔؟"

"اللہ کے سپرد" حضرت ہاجرہ نے بڑی متانت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو وہ کافی و شافی ہے"۔ جبرائیلؑ نے کہا۔

"کیا میری دادرسی بھی ہوگی۔؟" حضرت ہاجرہ نے پھر جبرائیلؑ سے پوچھا۔

اس سوال کے جواب میں جبرائیلؑ نے اپنی ایڑی[6] زمین پر رگڑی تو خدائے بزرگ و برتر نے وہاں پانی کا ایک چشمہ جاری کر دیا۔ جبرائیلؑ وہاں سے روپوش ہو گئے۔

حضرت ہاجرہ نے اپنا مشکیزہ پانی سے بھرنا شروع کر دیا جب مشکیزہ بھر گیا تو انہیں خیال گزرا کہ یہ پانی اِدھر اُدھر نہ ضائع ہو جائے اس لئے انہوں نے اس کے ارد گرد مٹی کی باڑ باندھنی شروع کر دی اور ساتھ ہی یہ بھی کہنے لگیں "زم زم ـــ زم زم" یعنی رک جا... رُک جا۔ اس طرح اللہ نے چشمہ جاری کر کے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کے رہنے کیلئے وہاں ایک سبب بنا دیا اور دونوں ماں بیٹا وہاں سنسان و بیابان میں زندگی گزارنے لگے۔ تاہم ابراہیمؑ اپنی بیوی اور بیٹے سے ملنے ہر سال وہاں آتے تھے۔

تھوڑے ہی عرصے بعد عربوں کے قبیلے بنو جرہم کا ایک تجارتی کارواں، صحرا میں بھٹک کر اس جگہ کے قریب پہنچ گیا۔ جہاں حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ نے قیام کیا ہوا تھا۔ یہ تجارتی کارواں جو بہت بڑا تھا یمن سے شام کی طرف بغرض تجارت جا رہا تھا جب یہ لوگ صحرا میں بھٹک گئے تو انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ اس تجارتی کارواں کے تین بڑے سردار تھے۔ ایک سعید بن اسامہ بن اکیل دوسرا مفاض بن عمر اور مہلیل بن سعد بن عوف تھا۔

پڑاؤ کرنے کے بعد یہ تینوں سردار ایک خیمے کے باہر ایک سائے میں بیٹھے تھے کہ ایک جوان بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا اور اپنے اُن تینوں سرداروں کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے سردارانِ جرہم! ذرا اوپر فضاؤں میں تو دیکھو"۔ ساتھ ہی اس جوان نے اپنے ہاتھ سے فضا میں ایک طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے دیکھا، ایک پرندہ پرواز کرتا ہوا جا رہا تھا۔

سعید بن اسامہ نے کہا "یہ پرندہ اس صحرا میں کیسے؟"

"اے سردار! یہ صرف پرندہ ہی نہیں بلکہ آبی پرندہ ہے"۔

---

[6] تاریخ مکۃ المکرمہ ۷ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جبرائیلؑ نے انگلی کا اشارہ کیا اور چشمہ جاری ہو گیا ۸ مولانا محمد عبد المعبود نے اپنی کتاب تاریخ مکۃ المکرمہ جلالوی میں اس پرندے کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

"میں اسے پہچان چکا ہوں"۔ سعید بن اسامہ بولا۔ "اسی لئے تو میں نے پوچھا تھا کہ یہ پرندہ اس صحرا میں کیسے آ گیا"۔

اس پرندے کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ اس صحرا میں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے۔ جہاں سے یہ پرندہ آیا ہے یا وہاں جا رہا ہے"۔ بنو جرہم کا دوسرا سردار مفاض بن عمر و پرندے کو گھورتے ہوئے بولا۔

پھر سعید بن اسامہ نے تین جوانوں کو ارد گرد کا جائزہ لینے کا حکم دیا ـــ اور اگلے ہی لمحے تین اونٹ سرپٹ اس جانب روانہ ہو گئے۔ جہاں سے پرندہ آیا تھا۔

حضرت ہاجرہ، اسمٰعیلؑ کے ساتھ دشت و بیابان میں پھوٹنے والے اس چشمے کے کنارے بیٹھی تھیں کہ بنو جرہم کے وہ تین اونٹ سوار ان کے پاس آئے۔ اس صحرا میں پہلی بار کسی انسان کو دیکھ کر آپ بے حد خوش ہوئیں۔ ان تین سواروں میں سے ایک نے پوچھا۔

"اے خاتون! تم اور تمہارا یہ بیٹا کہاں سے آئے ہو۔؟ اور اس چشمے کا کیا راز ہے۔؟ جبکہ پہلے یہاں پانی کا کوئی چشمہ نہ تھا۔ ہمارا تعلق یمن کے قبیلے بنو جرہم سے ہے۔ ہمارا تجارتی کارواں راہ بھٹک گیا تھا۔ اس دوران میں فضا میں ہمیں ایک آبی پرندہ اُڑتا نظر آیا۔ جو اس طرف سے گیا تھا۔ لہٰذا ہمیں شک ہوا کہ اِدھر ضرور پانی کا ذخیرہ ہے۔ اس لئے ہمارے سردار نے ہمیں اس طرف روانہ کر دیا۔ اور اب اس چشمے اور اس کے ارد گرد جمع ہو جانے والے پانی کو دیکھ کر ہمارا اندازہ درست ثابت ہو گیا ہے"۔

جواب میں حضرت ہاجرہ نے اپنے پورے حالات، ابراہیمؑ کے وہاں اس دشت میں چھوڑنے اور چشمہ جاری ہونے تک کے سارے واقعات تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے۔ یہ حالات سُن کر وہ تینوں سوار وہاں سے چلے گئے تھے۔

بنو جرہم کے تینوں سردار اسی طرح ایک خیمے کے پاس سائے میں بیٹھے تھے کہ وہ تینوں سوار ان کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے خوشی سے چلّاتے ہوئے کہا۔

"اے سردارانِ جرہم! ہم ایک معجزہ دیکھ کر آ رہے ہیں۔ اس صحرا میں پانی کا ایک چشمہ جاری ہے اور اس چشمے کے کنارے ایک خاتون اور اس کا بیٹا بیٹھے رہتے ہیں۔ عورت کا نام ہاجرہ اور اس کے بیٹے کا نام اسمٰعیل ہے"۔ اس کے بعد اُس نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کے پورے حالات اپنے سرداروں کو سنا ڈالے جب وہ خاموش ہوا تو نائب سردار مفاض بن عمرو نے کہا۔

یہ سوار یقیناً بہت اچھی خبر لائے ہیں۔ اگر یہاں پانی وافر ہے تو پھر ان صحراؤں میں آباد ہو کر ہم اپنے لئے خوب غلّہ اور اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس تجارت سے خاصا کما سکتے ہیں۔ یہ زمین برسوں سے پانی کی منتظر ہے۔ اسے کسی نے جوتا ہی نہیں اور جب ہم اسے جوت کر پانی دیں گے تو یہ ہمارے لئے بے شمار غلّہ اور پھل پیدا کرے گی۔

چشمے کی نوید سُن کر بنو جرہم کے چہروں پر ایک نوع کی مسرت کی چمک دوڑ گئی تھی۔ انہیں ایک نئی زندگی کی نوید مل گئی تھی۔ چنانچہ وہ خوشی خوشی اٹھ کھڑے ہوئے اور آنکھوں میں ہزارہا خواب سجائے چشمے کی جانب روانہ ہو گئے۔

جس وقت بنو جرہم وہاں پہنچے تو سب سے پہلے وہ پانی کے ذخیرے کے پاس خیمہ زن ہوئے۔ پھر بنو جرہم کے تینوں سردار حضرت ہاجرہ کے پاس آئے۔ پھر سعید بن اسامہ نے حضرت ہاجرہ کو مخاطب کر کے پوچھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم یہاں مستقل طور پر قیام کر لیں۔ اس طرح آپ کے پاس بارونق بھی ہو جائے گی۔ اور ہم اس پانی سے فائدہ اُٹھا کر یہاں غلّہ اور پھل پیدا کریں گے۔ اور اس علاقے کو بارونق بنا دیں گے"۔

"مجھے خوشی ہوگی۔ اگر تم لوگ یہاں آباد ہو جاؤ"۔ حضرت ہاجرہ نے کہا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی کے مالکانہ حقوق میرے پاس رہیں گے"۔ بنو جرہم کے سرداروں نے اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور وہاں آباد ہو گئے۔

آریاؤں کے دونوں سرداروں کاواشٹ اور سانمبر نے ہندوستان کے قدیم باشندوں دراوڑوں کے خلاف جو لائحہ عمل تیار کیا تھا۔ اُسے انہوں نے عملی صورت دینے کیلئے اپنا کام شروع کر دیا۔ سانمبر نے اپنے جوانوں کے دو گروہ تیار کئے۔ ایک گروہ اس نے ہڑپّہ کی طرف روانہ کیا۔ اس گروہ نے ہڑپّہ شہر کی سب سے مقدس و محترم دیوی دشستا کا بت توڑ دیا۔ اور اس ٹوٹے ہوئے بت کے مندر میں دیوار پر انہوں نے کوئلے سے نمایاں کر کے لکھ دیا کہ یہ کام انہوں نے بھارت شہر کے بڑے پجاری بھریک کے ایما پر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کیا ہے۔

جوانوں کا دوسرا گروہ بھارت شہر میں داخل ہوا۔ وہاں انہوں نے شہر کی سب سے ہر دلعزیز دیوی اوشا کا بُت توڑ دیا۔ اس بُت کے مندر کے اندر یہ تحریر لکھ دی کہ یہ بُت انہوں نے ہڑپّہ شہر کے بڑے پجاری وسوامتر کی خواہش اور خوشی کی خاطر توڑا ہے۔

اُن کی اس حرکت کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ جب بھارت اور ہڑپہ شہروں میں وہاں کے بڑے پجاریوں بھریک اور وسوامتر کے نام استعمال کرتے ہوئے دشستا اور زادشا دیوی کے بُت توڑے گئے تو دونوں بڑے پجاریوں نے ایک دوسرے کے خلاف محاذ کھڑا کر لیا۔ اور انہوں نے اپنے ماتحت مندروں کو بھی حکم دے دیا کہ وہ ایک دوسرے خلاف آوازیں بلند کریں۔

ہڑپہ اور بھارت دونوں حکومتوں کے حالات دن بہ دن بدتر ہونے لگے۔ دراوڑوں کی اس وقت شمالی ہندوستان میں تقریباً دس کے قریب حکومتیں تھیں۔ گویا دس بادشاہ وہاں حکومت کر رہے تھے۔ ہڑپہ کے بادشاہ انوس اور بھارت کے بادشاہ سوداس نے دوسرے بادشاہوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوششیں شروع کر دی تھیں۔ ان کوششوں کے نتیجے میں چار بادشاہ انوس کے ساتھ اور چار سوداس کے ساتھ مل گئے۔ پھر ان دس[1] بادشاہوں کے درمیان خوفناک جنگ ہوئی جس میں بھارت کے بادشاہ سوداس اور اس کے حامیوں کو شکست ہوئی اور ہڑپہ کا بادشاہ انوس کامیاب رہا۔ لڑائی کے بعد اُن سب نے آپس میں صلح کر لی لیکن اس جنگ نے انہیں کمزور کر دیا تھا۔ اور آرین پر ضرب لگانے کے لئے پَر تول رہے تھے۔

سردار ایطال اور بڑا پجاری لطین بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایطال کی بیٹی کیتم بھی وہاں آ گئی۔

"اے میرے باپ! آپ جانتے ہیں کہ یوناف مجھے بھائیوں جیسا عزیز ہے۔ آج کئی روز سے اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ہے۔ میں اس کے لئے بے حد پریشان ہوں۔"

"میں نے اور لطین نے قبیلے کے کچھ لوگ یوناف کی تلاش پر مامور کئے تھے۔ لیکن وہ سب ناکام لوٹ آئے ہیں۔ انہیں یوناف کا کہیں سراغ نہیں ملا۔ میں تو خود یوناف کے متعلق پریشان ہوں۔ میں بھی اسے بیٹوں کی طرح چاہنے لگا تھا۔ اور پھر میرے پاس وہ ایک طرح سے میری تقویت کا باعث بھی تھا۔" کیتم نے کوئی جواب نہ دیا اور مایوس سی اُٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

(باقی آئندہ)

---

[1] تاریخ میں یہ جنگ دس بادشاہوں کی جنگ کہلاتی ہے۔

کاروبار میں برکت کے لئے

کاروبار میں برکت کیلئے مندرجہ ذیل نقش روزانہ ایک لکھ کر پانی میں بہادیں۔ ساتوے دن دو نقش بنائیں۔ ایک پانی میں بہادیں۔ اور دوسرا دکان میں لٹکادیں۔ انشاءاللہ دُکان خوب چلنے لگے گی۔ نقش ہمیشہ باوضو لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اسط			الـ
اسط	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	الـ
اسط	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	الـ
اسط	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	الـ
سط	سط	سط	سط

پیغامِ نکاح کیلئے

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کو یہ نقش لکھ کر دیں اس نقش کو کنگھے میں باندھ کر لڑکی صبح و شام کنگھا کرے۔ انشاءاللہ ۳ ماہ کے اندر اندر پیغام موصول ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ		اللہ
یاقیوم		یاحیُّ
اللہ		اللہ
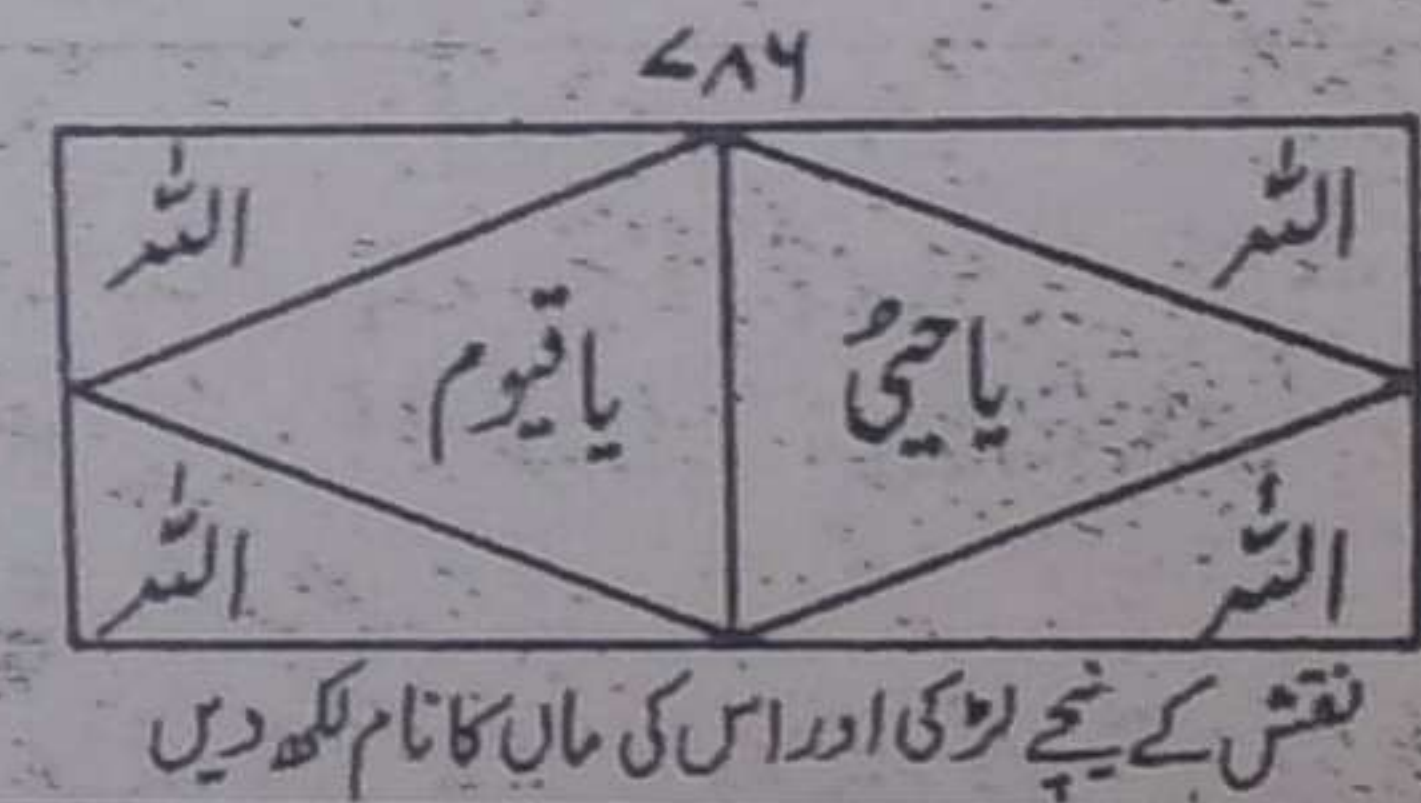
نقش کے نیچے لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں

تسخیر خلائق کے لئے

لوگوں کی نظروں میں محبوب ہونے کیلئے چاندی کی انگوٹھی پر "یاعزیز" شرف قمر میں کندہ کر کے اسکو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لیں۔ اور ہر روز نمازِ فجر کے بعد ۱۰۱ مرتبہ "یاعزیز" پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ انشاءاللہ لوگوں کی نظروں میں محبوب ہو جائیں۔ اور جو بھی دیکھے گا وہ محبت اور عقیدت کی نظروں سے دیکھے گا۔

موقع کی بات

آپ ملازمت پیشہ ہوں یا تجارت پیشہ، کامیابی کے مواقع آپکے اردگرد منڈلا رہے ہیں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان مواقعوں سے کتنا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

ایک چپل بنانے کی بہت بڑی کمپنی نے ایک افسر کو کسی جزیرے پر جائزہ لینے کے لئے بھیجا کہ وہاں کمپنی کی پروڈکٹ کے لئے کیا امکانات ہیں۔ وہ افسر جزیرے پر پہنچا تو اسے بے انتہا حیرت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس جزیرے پر انسانوں کی بہت بڑی تعداد آباد تھی لیکن ان کے پیر جوتے یا چپل سے عاری تھے۔ مذکورہ کمپنی کے اس افسر نے اپنی کمپنی کے ہیڈ آفس خط لکھا کہ "یہاں ہماری پروڈکٹ کے لئے کوئی گنجائش موجود نہیں ہے کیونکہ یہاں کے باشندے اپنے پیروں میں جوتا یا چپل پہننے سے بالکل لاعلم ہیں۔"

کمپنی نے اس افسر کو فوراً واپس بلوایا اور ایک دوسرے افسر کو مذکورہ جزیرے پر روانہ کر دیا۔ دوسرا افسر جب وہاں پہنچا تو اسے بھی اتنی ہی حیرت کا سامنا کرنا پڑا جتنی حیرت اس سے پہلے آنے والے افسر کو ہوئی تھی۔ اس نے کمپنی کو فوراً تار ارسال کیا کہ: "یہاں ہماری پروڈکٹ کی کھپت کے نہایت روشن امکانات موجود ہیں کیونکہ یہاں کے تمام باشندوں کے پیروں میں جوتا یا چپل نہیں ہے۔"

مذکورہ واقعہ سے انسانی سوچ کی دو اقسام واضح ہو کر ہمارے سامنے آ گئی ہیں۔ ایک سوچ کے حامل فرد نے اپنے اردگرد موجود کامیابی کے روشن امکانات پر بالکل توجہ نہیں دی بلکہ اسے صرف اور صرف ناکامی کے اندھیرے دکھائی دیئے۔ دوسرے فرد نے اسی ناکامی کے اندھیروں سے کامیابی کی کرن دریافت کر لی۔

بہترین امکانات اور اچھے مواقع مختلف نوعیتوں اور شکلوں میں آپ کے سامنے سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن وہ آپ کے سروں پر کبھی سایہ فگن نہیں ہوتے۔ اگر آپ کا مشاہدہ اچھا ہے تو آپ اس طرح کے ہر امکان کو بخوبی پہچان سکتے ہیں اور اس کا جائزہ لے سکتے ہیں بلکہ کامیابی کو بھی پا لیتے ہیں۔

عربی کی ایک مشہور کہاوت ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ چار چیزیں کبھی جا کر واپس نہیں پلٹتیں۔ ایک تو آپ کے منہ سے نکلا ہوا لفظ، دوسرے کمان سے نکلا ہوا تیر، تیسری گزری ہوئی زندگی اور چوتھا ایک موقع جو ہاتھ سے نکل گیا ہو۔

جس طرح فٹ بال کا ایک اچھا کھلاڑی گیند پا کر فوراً تیز رفتاری کے ساتھ گول کی جانب لپکتا ہے اسی طرح جب آپ کو ایسا موقع ہاتھ آئے جس سے کامیابی کے دریچے کھل سکتے ہوں تو فوراً اسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ پکڑ لیجئے اور حاضر دماغی کے ساتھ اپنے "گول" کی جانب بڑھیے۔ کامیابی آپ کی منتظر ہوگی۔

ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک تحقیقی رپورٹ شائع ہوئی ہے

دنیا میں ایسے امکانات ھر لمحہ ھمارے اردگرد موجود رھتے ھیں جن سے فائدہ اٹھاکر ھم زندگی میں کامیابی کی شاھراہ پر آگے بڑھ سکتے ھیں یہ مواقع یا امکانات اس شخص کے پاس نھیں آتے جو ھاتھ پر ھاتھ دھرے ان کا منتظر ھے۔ ھاں البتہ جو کامیابی کے امکانات کے لئے ھمہ وقت جدوجھد اور کوشش میں مصروف رھتا ھے اُسے وہ ضرور مل جاتے ھیں۔ اچھے مواقع ھمیشہ ان لوگوں کی جانب کھنچتے ھیں جو محنت اور جانفشانی سے اپنا کام سرانجام دیتے ھیں یھی کامیابی کا بھترین نسخہ ھے۔

جس میں امریکہ کے ان کامیاب بزنس مینوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے جو ترقی کے انتہائی بلند ترین مقام تک پہنچے۔ اس تحقیق میں ان بزنس مینوں کی غیر معمولی ترقی کا راز دریافت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں مثلاً ان لوگوں کی حد سے زیادہ محنت کام کی اس قدر دھن سوار کر لینا کہ پھر بیوی بچے، چھٹی، تفریح غرض عام آدمی کے لئے جو چیزیں لازمۂ حیات شمار کی جاتی ہیں وہ ان کے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر جائیں۔ لیکن ہمارے خیال میں ان سب باتوں میں جو بات فیصلہ کن اور اہم ترین ہے وہ مذکورہ تحقیقی رپورٹ کے الفاظ میں یہ ہے کہ "یہ لوگ کامیابی کے مواقع کو پہچاننے کے ماہر ہوتے ہیں اپنی ترقی اور کامیابی کے کسی بھی موقع کو فوراً استعمال کرنے سے وہ کبھی نہیں چوکتے۔"

کامیابی کے مواقع بالکل پوشیدہ ہرگز نہیں ہوتے بلکہ ان کا اندازہ اکثر لوگ کر ہی لیتے ہیں لیکن ایک قدم آگے بڑھ کر جرأت و ہمت کے ساتھ ان کو استعمال کرنے والے ان اکثر افراد میں بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ کامیابی کے موقع کو عین اس وقت پر استعمال کرنے کا ہی دوسرا نام کامیابی ہے خواہ یہ ارادتاً ہو یا اتفاقی طور پر۔ آپ کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو، آپ کو چاہئے کہ آپ ہمیشہ چوکنا رہیں اور جیسے ہی کوئی مواقع حالت سامنے آئے فوراً ہی اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے پیش کر دیں۔ یاد رکھئے کہ موقع صرف ایک بار آتا ہے دوسری بار کی امید میں بیٹھے رہنے والے افراد اگلے مواقع کو کھو بیٹھتے ہیں۔

کامیابی کے مواقع کو کھو دینے والے افراد دراصل چیلنج کا سامنا کرنے سے کتراتے ہیں۔ انہیں موافق حالات میں بھی خطرات کے پہلو نمایاں نظر آتے ہیں یوں مستقبل کی کامیابی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور جو لوگ تحفظات کے چکر میں پڑ جاتے ہیں وہ اپنی زندگی میں کبھی خاص کامیابی اور ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ مثلاً اگر آپ نوجوان ہیں اور اپنی ملازمت میں حال کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو مستقبل کی کامیابی آپ کے ہاتھ کبھی نہ آسکے گی۔ ہمارے خیال میں نوجوانوں کو محفوظ ملازمت یا کاروبار میں مالی تحفظ کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے کیونکہ انسانی زندگی کا یہی وہ حصہ ہے جہاں انسان محنت کرکے زیادہ سے زیادہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ ایسی ملازمت یا کاروبار کو اختیار کریں جہاں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے زیادہ امکانات موجود ہوں۔

امریکہ کے سابق صدر آئزن ہاور نے ایک مرتبہ نوجوان امیدواروں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کیا خوب کہا تھا کہ "اگر آپ تحفظ پسند انسانوں کی کوئی بہترین مثال دیکھنے کے خواہشمند ہیں تو کسی جیل یا قید خانے میں جاکر اس شخص کو دیکھ لیجئے جو کسی سنگین جرم کی بنا پر تاحیات قید کی سزا بھگت رہا ہے۔"

اگر آپ نوجوانی کے دور سے کئی قدم آگے بڑھ چکے ہیں۔ تب بھی آپ کو کسی قسم کے تحفظات کی زیادہ پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ تحفظات کا وزنی لنگر آپ کو ترقی کے سمندر میں آگے بڑھنے سے روک دے گا۔

امریکہ کے ایک نفسیات داں کا کہنا ہے کہ آدمی سب سے زیادہ جس بات میں اپنا وقت برباد کرتا ہے وہ اس کا ہر وقت ماضی کی تلخیوں کو یاد کرکے غمزدہ رہنا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سوچ سوچ کر کڑھتے ہیں کہ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو میرا جو کام بگڑ گیا وہ نہ بگڑتا —— اگر میں نے یہ تدبیر کی ہوتی تو میں نقصان سے بچ جاتا وغیرہ وغیرہ۔ ایسا کرنا درحقیقت اپنے وقت اور اپنی قوتوں کو ضائع کرنا ہے۔

یاد رکھئے! جو وقت گزر گیا وہ پلٹ کر واپس نہیں آجائیگا تاکہ آپ اپنی غلطی کو درست کرلیں۔ یہ صحیح رویہ ہرگز نہیں ہے۔ ماضی کی غلطی کو درست کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حال میں ایسی تدبیر کریں کہ مستقبل میں کبھی بھی آپ سے وہ غلطی دہرائی نہ جائے۔

یوں آپ افسوس اور کڑھنے میں اپنے قیمتی وقت کو برباد کرنے اور اپنی قوتوں کو ضائع کرنے سے بچ جائیں گے بلکہ جو چیز آپ کے لئے صرف تلخ یاد کی حیثیت رکھتی تھی وہ اب آپ کے لئے ایک قیمتی تجربے کی حامل بن جائے گی۔ ایسا تجربہ جس میں مستقبل کے لئے بہترین سبق ہے اور آئندہ کے لئے نئی روشنی۔

آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کامیابیوں سے فائدہ اٹھانا عقل مندی نہیں ہے بلکہ اصل اور اہم بات یہ ہے کہ نقصانات

سے فائدہ اٹھایا جائے۔ کامیابیوں سے تو ہر ایک فائدہ اٹھا لیتا ہے لیکن نقصانات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ذہانت درکار ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ایک سمجھدار اور ایک بے وقوف کے درمیان فرق پیدا کرتی ہے۔

یہ دنیا تغیرات کی دنیا ہے یہاں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپ ہمیشہ موافق حالات کے درمیان موجود رہیں اور کامیابیوں سے بے روک ٹوک فائدہ اٹھاتے رہیں۔ آپ کو ناموافق حالات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، آپ خود کو مشکلات اور نقصانات کے درمیان موجود پائیں گے۔

ایک صاحب کا بڑا جنرل اسٹور تھا جسے وہ نہایت کامیابی کے ساتھ چلا رہے تھے۔ ایک بجلی کے شارٹ سرکٹ سے ان کے اسٹور میں آگ لگ گئی۔ آگ نے ان کے اسٹور کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ اب تک تو وہ موافق حالات میں کامیابی کے ساتھ بزنس کر رہے تھے لیکن اب ان کا سرمایہ برباد ہو چکا تھا۔ انہوں نے کریڈٹ پر سامان حاصل کیا اور اپنی دکان پر ایک بڑا سا بینر لگا دیا جس پر تحریر تھا۔

"ہماری دکان... مارکیٹ کی واحد دکان ہے جہاں صرف نیا سامان موجود ہے۔"

دکان کے آگ لگ جانے کے معنی ہی یہ ہیں کہ پرانا سامان ختم ہو چکا ہے۔ اب دکان میں نیا سامان موجود ہے۔ خریدار کی نفسیات ہی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ نیا سامان پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ مذکورہ صاحب نے جب یہ بینر باندھ دیا تو لوگوں کی تعداد خریداری کے لئے ٹوٹ پڑی۔ یوں ان صاحب نے اپنے نقصان کو بہت زیادہ سیل کے ذریعے پورا کر لیا۔ آپ کو چاہئے کہ کسی بھی حالت میں مایوسی کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ نقصانات سے دوچار ہونے کے بعد فوراً ہی نئے اور روشن امکانات کی تلاش میں لگ جائیں۔ آپ یقیناً کامیابی کے ایک سے زیادہ بہتر امکان کو اپنا منتظر پائیں گے۔ یہاں آپ کا رویہ ایسا ہی ہوگا کہ جیسے کسی جگہ سڑک کی مرمت ہو رہی ہو اور درمیان میں ایک عارضی بورڈ پر تحریر ہو "سڑک بند ہے" اب آپ ظاہر ہے دائیں یا بائیں گھوم کر دوسرا راستہ اختیار کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ "سڑک بند ہے" کا مطلب کبھی بھی یہ نہیں ہوتا کہ راستہ ہی بند ہو گیا ہے اور آپ واپس پلٹ جائیں بلکہ منزل تک پہنچنے کا یہ راستہ بند ہے لہٰذا دوسرا راستہ اختیار کر لیا جائے۔

آپ زندگی کے کسی بھی شعبے سے وابستہ ہوں، کسی بھی میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا رہے ہوں کامیابی کے کسی ایک امکان کو اپنے لئے بند پاکر جد و جہد نہ چھوڑیں بلکہ دوسرے امکان کو تلاش کریں۔ دوسرے مواقع کے لئے منصوبہ بندی کریں۔ اگلی صف میں جگہ نہ مل رہی ہو تو پچھلی صف میں اپنے لئے جگہ حاصل کریں۔ دوسرے آپ کا ساتھ نہ دے رہے ہوں تو تنہا کام کا آغاز کریں۔ چھت کی تعمیر کا سامان نہ ہو تو کم از کم بنیاد ضرور ڈال دیجئے بندے ساتھ چھوڑ دیں تو خدا کا ساتھ پکڑ لیجئے ہر بند سڑک کے پاس ایک کھلی سڑک ضرور ہوتی ہے لیکن صرف آنکھوں والے اسے پا لیتے ہیں۔

دودھ بڑھانے کے لئے

اگر گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا دودھ بڑھانا ہو تو یہ نقش روٹی پر لکھ کر کھلائیں۔ اور اگر عورت کا دودھ بڑھانا ہو تو زعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دھو کر پلائیں۔ اور اس عمل کو ۷ دن تک روزانہ کریں۔ انشاء اللہ دودھ بڑھ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاالٰہ	الااللہ	محمد رسول اللہ
بحق	اھیا	اشراھیا
یاجلال	یادافع	یانافع
یاستار	برحمتک یاارحم	الراحمین

ولادت کی آسانی کے لئے

دردِ زہ کے وقت یہ حروف لکھ کر عورت کی بائیں ران پر باندھے جائیں۔ سرخ کپڑے میں، انشاء اللہ بچہ بآسانی پیدا ہوگا۔

ج ح خ ط ظ ع غ ق ی ک ل م

اششم ۱۵۵۵ اسوک ل م